حرم کی پاسبانی

عطا محمد جنجوعہ

مرتبہ: راجہ محمد ارشاد

www.KitaboSunnat.com

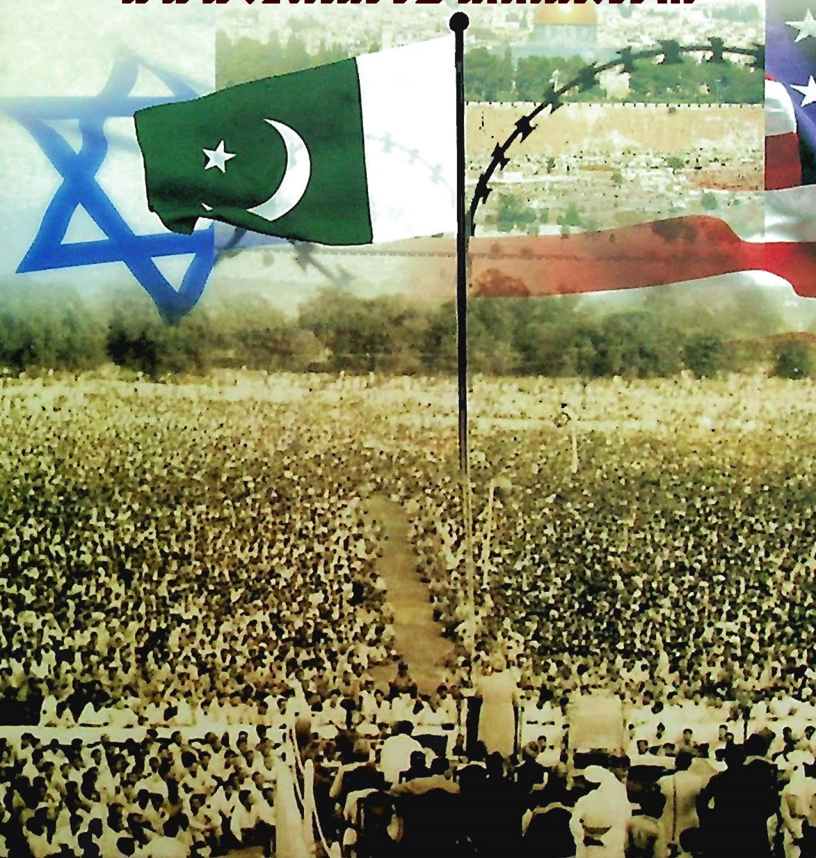

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرم کی پاسبانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حرم کی پاسبانی

عطا محمد جنجوعہ

مرتبہ

راجہ محمد ارشاد

دار النوادر

الحمد مارکیٹ، اردو بازار، لاہور فون: ۸۸۹۸۶۳۹ ۔۰۳۰۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

۲۰۱۶ء

نام کتاب: .... حرم کی پاسبانی

مصنف: .... عطامحمد جنجوعہ

مرتبہ: .... راجہ محمد ارشاد

ناشر: .... دار النوادر

مطبع: ....

جلد ساز: .... بنیامین

ڈسٹری بیوٹرز

کتاب سرائے

پبلشرز، ڈسٹری بیوٹرز، مشیران کتب خانہ جات

فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ

اردو بازار، لاہور فون: 37320318 فیکس: 37239884

ای میل: Kitabsaray@hotmail.com

فضلی بک

فضلی بک سپر مارکیٹ

اردو بازار، نزد ریڈیو پاکستان، کراچی۔

فون: 32212991-32629724

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

مولانا محمد علی جوہرؒ، ڈاکٹر محمد اقبالؒ،
سیّد ابوالحسن علی ندویؒ، شاہ فیصل بن عبدالعزیزؒ
اور اتحادِ امت کے لیے علمی و عملی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے دیگر احباب
گرامی کے نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترتیب

- ♦ پیش لفظ ۹
- ♦ عرضِ مرتب ۱۱
- ♦ حرفِ چند ۱۲
- ♦ معمارِ حرم باز بہ تعمیر جہاں خیز! ۱۶
- ♦ اقوامِ متحدہ یا قیامِ خلافہ ۱۹
- ♦ غلامی کی زنجیر ۳۲
- ♦ اقوامِ متحدہ صہیونی ادارہ ہے ۴۰
- ♦ احیائے خلافت کے جامع اصول وضوابط ۵۱
- ♦ دفاعی تقاضے ۵۷
- ♦ مسلم اقلیتوں کا تحفظ اور ان کی ذمہ داریاں ۶۳
- ♦ عالم اسلام کا معاشی لائحہ عمل ۷۶
- ♦ عربی زبان وسعت اور اہمیت ۹۷
- ♦ عالمی اسلامی عدالت ۱۰۰
- ♦ اُمید کی کرن ۱۰۲
- ♦ ایشیاء کے وسائل پر قبضہ کی سازش ۱۰۶
- ♦ صہیونی جنگ کے شعلے ۱۱۳
- ♦ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا ۱۳۳
- ♦ صہیونیت کا بھیانک منصوبہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر ۱۴۶
- ♦ اُمت مسلمہ کو غیر مسلح کرنے کی سازش ۱۶۲
- ♦ صہیونی تنظیم کا چیلنج اور مسلم راہنماؤں کی ذمہ داری ۱۶۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- او آئی سی اقوام متحدہ کی تابع ہے ۱۷۳
- سیکولر عالمی اداروں کی تائید میں اسلامی تاریخ سے جواز تلاش کرنا ۱۸۴
- OIC امریکی فوج کے انخلا کو مشروط بنا کر عراق میں مسلم فوج تعینات کرے ۱۸۹
- او آئی سی کے متبادل اسلام کی ترجمانی کے لیے عالمی ادارہ کی ضرورت ۱۹۱
- ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے ۱۹۸
- اتحاد کی ضرورت کیوں؟ ۲۰۵
- کائنات کی امامت کے لیے محمد عربی ﷺ کا انتخاب ۲۱۵
- صہیونی اہداف کا توڑ سعودی عرب اور عالم اسلام کی ذمہ داری! ۲۳۰
- امریکی کانگرس تھنک ٹینک کی تجاویز پر عمل درآمد ۲۳۶
- سعودی عرب میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر انتخاب ۲۴۷
- سعودی عرب سے تعاون کی ضرورت ۲۵۲
- چراغ روشن ہوگا ۲۵۷
- مجرمانہ خاموشی کیوں؟ ۲۶۷
- برما میں مسلمانوں کے قتل عام پر مسلم حکمرانوں کی بے حسی اور حل ۲۷۰
- جرم کیوں نہیں؟ ۲۷۲
- ملت اسلامیہ کی پستی کا روحانی علاج ۲۷۵
- مسجد اقصیٰ کو ہیکل میں تبدیل کرنے کی دھمکی کیوں؟ ۲۸۷
- البغدادی کون؟ چند قابل غور نکات ۲۹۰
- سانحہ فرانس...... قابل غور پہلو ۲۹۴
- یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت ۲۹۹
- جہاد اور دہشت گردی میں فرق ۳۰۱
- خود مختار اسلامی ریاست کی علامات ۳۰۵
- یگانگت کی ضرورت ۳۰۷
- کامرانی کا ذریعہ ۳۰۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

تحریک نظام مصطفیٰ کے جوش وخروش کو سبوتاژ کرنے کے لیے سیکولر طبقہ پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کو متزلزل کر رہا تھا۔ تو اُس وقت میں نے قومی فریضہ سمجھتے ہوئے ''نظریہ پاکستان کا تاریخی ارتقاء'' تحریر کیا جس کا دوسرا حصہ ''اسلامی ریاست کی تشکیل کے لیے ناگزیر تقاضے'' پر مشتمل تھا۔ جو مختلف اخبارات ورسائل میں شائع ہوا۔ ملک کے ممتاز اہل قلم عطاء الحق قاسمی، امجد اسلام امجد، ظہور عالم شہید، ضیاء الاسلام انصاری، عبد القادر حسن اور مسکین علی حجازی، ڈاکٹر خالد رانجھا اور پروفیسر شیخ امتیاز علی وائس چانسلر قائداعظم یونیورسٹی جیسے دانش ور احباب نے خط لکھ کر میری حوصلہ افزائی کی اسی مناسبت سے سیکرٹری جنرل موتمر عالم اسلامی راولپنڈی نے درج ذیل خط تحریر کیا:

> ''آپ کا مضمون نظریہ پاکستان کا تاریخی ارتقاء نظر سے گزرا اس قدر معیاری گراں قدر تاریخی مجموعہ کی اشاعت پر یقیناً آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ نیک خواہشات اور دلی مبارک باد کے ساتھ آپ سے درخواست کروں گا کہ اسلامی ممالک میں باہمی اتفاق وتعاون کے لیے ضرور لکھیے تاکہ آپ کی ذہنی صلاحیتوں سے اس میدان میں بھی فیض یاب ہوا جا سکے۔''
>
> دعا گو

سیکرٹری موتمر عالم اسلامی راولپنڈی

25-05-1983

اس موضوع کو پیش نظر رکھ کر راقم نے مطالعہ جاری رکھا جس کی روشنی میں:

i......امت مسلمہ کے اتحاد و یک جہتی کی راہ میں حائل رکاوٹیں اور تدارک

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ii......حکومت کے اہم شعبوں کو اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کا طریقہ کار

iii......اسلامی ممالک کے مابین تعاون واشتراک کے لیے عارضی و مستقل نوعیت کے جامع اصول وضوابط۔

iv......بصورت دیگر عالمی سطح پر خلافت اسلامیہ کی داعی جماعت کے لیے لائحہ عمل

v......اقوامِ متحدہ صہیونی ادارہ ہے جو مسلمانوں پر یہودی ورلڈ آرڈر مسلط کرنے کے لیے سرگرمِ عمل ہے۔

میں نے اپنی معروضات کو بڑی عرق ریزی سے عام فہم انداز میں پیش کیا ہے اہل علم سے درخواست ہے کہ اگر میری گزارشات امت مسلمہ کے روشن مستقبل کے لیے مفید اور کار آمد ثابت ہوں تو میرے لیے ربّ کریم سے دعا کریں اگر کوئی علمی وادبی خامی نظر آئے تو ایک فرد کی تحقیق سمجھ کر اصلاح کر دیں۔ میں اُن تمام صاحب علم وفن کا بے حد ممنوں ہوں جن کی حوصلہ افزائی کرنے سے چند سطور لکھنے کے قابل ہوا۔

الٰہی! جن مؤلفین کی نگارشات پڑھ کر میرے ذہن کو جلا ملی اُن کی اور میری اس کاوش کو اپنے دربار میں قبول فرما۔ اور میرے مرحوم والدین کے لیے ذخیرہ آخرت بنا۔ آمین!

عطاء محمد جنجوعہ

مہر نصر عباس جنرل سٹور

کوٹ بھائی خان، نزد جھاوریاں، ضلع سرگودھا

فون:0313-8602130

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مرتب

"حرم کی پاسبانی" عطاء محمد جنجوعہ صاحب کی انتہائی قابل ستائش علمی وفکری کاوش ہے۔

موصوف نے اہم ترین اور سلگتے ہوئے عالم اسلام کے مسائل پر اپنے گہرے افکار کا اظہار کیا ہے۔

مسلمانوں اور دین اسلام کے خلاف یہود ونصاریٰ کی سازشوں کا صحیح ادراک حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔ جو لوگ اقامت دین، اعلائے کلمۃ اللہ اور اللہ تعالیٰ کی تشریح حاکمیت قائم کرنے کی دعوت میں سرگرم ہیں انہیں اس کتاب کا لازماً مطالعہ کرنا چاہیے۔

مسلمان اقوام کو امت کے رشتے میں منسلک کرنے کے لیے خلافت کا قیام اتنا ضروری ہے جیسے زندہ رہنے کے لیے آکسیجن کی ضرورت ہے۔

محترم عطاء محمد جنجوعہ صاحب نے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا ہے۔ جس سے ان کی گہری علمی بصیرت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس اعلیٰ اور گہری علمی تحقیق پر مصنف کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائیں اور دین اسلام کا درد رکھنے والے ہر مسلمان کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین

مجھے عطاء محمد جنجوعہ صاحب کی اس معرکۃ الاراء تصنیف کو مرتب کرنے سے گہری قلبی وروحانی مسرت محسوس ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو مزید زورِ قلم عطا کرے۔ آمین ثم آمین

راجہ محمد ارشاد

سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل سپریم کورٹ آف پاکستان، اسلام آباد

ہاؤس نمبر 324، سٹریٹ نمبر 102، سیکٹر I-8/4 اسلام آباد

فون: 0300-8561645

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفِ چند

مسلم دنیا کو کوئی بھی مسئلہ ہو، طویل عرصے سے نہ صرف یہ کہ لاینحل ہے بلکہ شدت میں اس کی مسلسل اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ لاکھوں مسلمانوں کا خون بہہ چکا، اور لاکھوں لوگ معذور ہو کر بیٹھ گئے لیکن جنگ روکنے کا کوئی بھی لائحہ عمل اقوام عالم کے پاس موجود نہیں ہے۔ کوئی بھی مسلم ملک ایسا نہیں ہے جسے عیسائیوں اور یہودیوں کی جانب سے مقتل نہیں بنا دیا گیا ہو اور عمارتیں جس کی کھنڈر نہ کر دی گئی ہوں۔ گہری سازش کے تحت ان کا معاشرہ اخلاق باختہ بنا دیا گیا ہے، معیشت خاک میں ملا دی گئی ہے، خاندان کا شیرازہ بکھیر دیا گیا ہے، حکمران بے حس کر دیے گئے ہیں، اور تعلیم کا ستیاناس کر دیا گیا ہے۔

دنیا کی تمام قوموں میں یہودی وہ قوم ہے جسے سب سے چھوٹی اقلیت گردانا جاتا ہے۔ سات ارب کی کل آبادی میں محض ڈیڑھ کروڑ۔ حیرت انگیز طور پر اپنی دو ہزار سالہ تاریخ میں یہودی کبھی دو کروڑ کی تعداد تک نہیں پہنچ سکے۔ لیکن تکلیف دہ حقیقت یہ بھی ہے کہ دنیا بھر کے جنگ وجدل اور قتل وخونریزی میں سب سے زیادہ حصہ اسی چھوٹی سی اقلیت کا ہے۔ جنگیں دراصل یہودیوں کے لیے کھیتیوں کی حیثیت رکھتی ہیں جن سے دو طرفہ مفاد حاصل کرتے ہیں۔ ایک طرف تمام معصوم انسانیت کو قتل کرتے ہیں اور دوسری طرف بھاری ومہلک ہتھیاروں کی فروخت سے اپنے بینک بیلنس بڑھاتے ہیں۔ بے رحمی کے ساتھ انسانوں کا خون بہانا ان کا دل پسند مشغلہ ہے۔ آئن اسٹائن بھی یہودی النسل ایک بے رحم فرد تھا جس نے دنیا کا مہلک ترین اور بھاری ہلاکت کا ہتھیار ایٹم بم ایجاد کیا تھا اور پھر جیتے جاگتے دو جاپانی شہروں کو آناً فاناً موت کی ابدی نیند سلا دیا تھا۔ یہودیوں کا نظریہ ہے کہ دنیا کی قومیں ہیں ہی اس قابل کہ انہیں زمین سے نیست ونابود کیا جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ دنیا تخلیق ہی صرف ان کی خاطر کی گئی ہے، اس لیے کسی بھی دیگر قوم اور مذہب کو یہاں زندہ رہنے کا حق نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقلیت میں ہونے کے باوجود اپنے علم، تدبر، دور اندیشی اور خاموشی کردار کی بنیاد پر انہوں نے آج ساری دنیا کو اپنی مرضی کا محتاج بنا لیا ہے۔ دنیا آج صرف اور صرف انہی کے غیر مرئی اشاروں پر چل رہی ہے۔ جہانِ عالم کے جس بڑے مسئلے کی طرف بھی ہم دیکھیں بوسینیا، کشمیر، برما، فلسطین، افغانستان، ایران، عراق، روانڈا، صومالیہ، کانگو وائرس، سوائن فلو، ایڈز، مالیاتی بحران، اخلاقی زوال، تعلیم کی بربادی، انسانیت کا خاتمہ، سرمایہ دارانہ استحصال، عورتوں کی تذلیل، مذہبی فرقہ واریت، تباہ ہوتی ہوئی معیشت، نسلی تعصب، قدیم تاریخی عمارتوں کی بربادی، پٹھو حکمرانوں کا تسلط، قرضوں کی جکڑ بندی، پانی کا عالمی بحران اور بم دھماکے وغیرہ، تو ان سب کے بارے میں محض تھوڑے سے تدبر کے بعد ہی یہ حقیقت سامنے آجائے گی کہ تمام تباہیوں، بربادیوں اور بدنامیوں کے پیچھے صرف اور صرف ایک ہی قوم پائی جاتی ہے۔ یہودی!

نہ صرف یہ کہ وہ احسان فراموش ہیں، (جس کا کھاتے ہیں، انہی کے خلاف سازشیں کرتے ہیں)، بلکہ ریاست کے اندر ریاست کی بھی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کا سازشانہ کردار اتنا ہمہ پہلو اور اس قدر ہمہ جہت ہے کہ ایک عام انسان کے لیے ان کا احاطہ کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ ایک طرف اگر وہ اپنی واحد عالمی حکومت کے لیے اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں لاتے ہیں، تو دوسری طرف انٹرنیشنل مونیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) کی تشکیل کرتے ہیں تاکہ ساری دنیا کی معیشت ان کے آگے سجدہ ریز رہے۔ مغربی دانشوروں نے اسی باعث انہیں زمین کا ناسور کہا ہے۔ کیا یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ آج کے اس ترقی یافتہ، جدید، سائنسی اور جمہوری دور میں بھی یہودیوں نے ہولوکاسٹ کے خلاف لکھنا، بولنا اور تصنیف کرنا قابل سزا جرم بنا دیا ہے۔ سازشانہ ذہنیت کی یہ ایک ادنیٰ مگر مکمل مثال ہے!

ذرائع ابلاغ کو مکمل طور پر اپنی گرفت میں لے لینے کے باعث وہ دنیا کے ذہنوں پر اپنی پسند کا جو بھی رخ مسلط کرنا چاہتے ہیں، کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد پڑھے لکھے اور غیر پڑھے لکھے دونوں قسم کے لوگ ان کی پیش کردہ معلومات پر ایمان کی حد تک یقین لے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس صدی کے سب سے بڑے، مدلل اور پُر شفقت مذہب اسلام کو سب سے بڑے دہشت گرد مذہب کی حیثیت سے دنیا بھر سے تقریباً منوا ہی لیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم اب اسی انداز میں سوچنے لگے ہیں کہ "جو مسلمان ہوگا، وہ دہشت گرد بھی ہوگا۔" عالمی طور پر آج ہر فلسطینی دہشت گرد، جبکہ ہر اسرائیلی پر امن ہے۔ سوائے ان چند مٹھی بھر پالتو مسلم حکمرانوں کے، جنہیں اپنی قوم سے زیادہ یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ پیار ہے۔

لوگوں کو شاید یہ بات ناقابل یقین محسوس ہو لیکن حقیقت ہے کہ آج کی سپر طاقت اور خود یہودیوں ہی کی سرپرست ریاست امریکہ کو بھی ان یہودیوں نے اپنے دشمن نمبر ایک کی حیثیت سے رکھا ہوا ہے۔ اسے نیست و نابود کر دینا اور امریکیوں کو دنیا بھر کی لعنت و ملامت کا نشانہ بنا لینا، ان کے خفیہ مشن میں سے اہم مشن ہے، بدقسمتی سے خود امریکی عوام بھی جسے اب تک نہیں سمجھ پائے ہیں۔ آخر کوئی وجہ تو ہوگی کہ ہالی ووڈ اور نائٹ کلبس قائم کر کے انہوں نے امریکہ میں تعلیم اور اخلاق کا جنازہ نکال دیا ہے۔ وہ حقیقت جس کا واویلا امریکہ کے بعض دانشور حضرات خود بھی برملا کر رہے ہیں! نیز آئے دن امریکی یہودی جاسوس بھی، امریکہ مخالف ممالک کو اس کی حساس معلومات منتقل کرتے ہوئے پکڑے جاتے ہیں۔

زیر نظر کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہودیوں کے اسی سازشانہ صورتِ حال کی عکاسی کرتے ہوئے تصنیف کی گئی ہے۔ موضوع کے لحاظ سے اسے وقت کی ایک اہم تصنیف تسلیم کیا جانا چاہیے۔ محترم عطا محمد جنجوعہ نے مستند حوالوں اور اعداد و شمار کے ساتھ اس میں چشم کشا اور قابل تفکر حقائق بیان کیے ہیں، اور عمدگی کے ساتھ قارئین کو سمجھایا ہے کہ مسلمانوں پر ایک صدی سے بیتنے والی درد انگیز بپتا کا واحد علاج اب سوائے احیائے خلافت اسلامیہ کے اور کوئی نہیں ہے۔ نیز اپنے مفاد کی خاطر صیہونیوں کے قائم کردہ عالمی ادارے اقوامِ متحدہ سے بھی، جس کے خوشہ چین اس وقت تمام مسلم ممالک ہیں، مسلمانوں کو قطع تعلق کر لینے کی سخت ضرورت ہے۔ اپنی ساٹھ سالہ مدت میں اس ادارے نے مسلمانوں کو سوائے نقصان دینے کے اور کیا کیا ہے؟ محترم جنجوعہ صاحب اصرار کے ساتھ کہتے ہیں کہ ایک خلیفہ اور ایک پرچم کے تحت ہی ملت اسلامیہ اب اپنا آپ منوا سکتی، اور مغرب کے مدمقابل کھڑی ہو سکتی ہے۔ جنجوعہ صاحب کی صداقت کی آواز ہے۔

مقصد کی خاطر انہوں نے بے شمار قابل عمل تجاویز دی ہیں۔ کم از کم پاکستان کی حد تک تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتماد کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ مغرب کا متعارف کردہ نظام ہمارے لیے سراسر ایک سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ کھیل بنا رہا ہے۔ نتیجہ میں عوام کے حصے میں گزشتہ چھیاسٹھ سالوں میں سوائے غربت، محکومی اور ملک وقوم کی بربادی کے بھلا اور کیا ہاتھ آیا ہے؟ یہی وہ جمہوریت ہے جس نے مصر میں سو فیصد منتخب عوامی جمہوری حکومت کو حال ہی میں محض ایک سال کے عرصے میں اس جرم میں چلتا کر دیا کہ وہ ملک میں رحمتوں اور برکتوں والا دین نافذ کرنے کا پروگرام رکھتی تھی۔ وہ جو علامہ اقبال نے کبھی صدا لگائی تھی کہ

لا اک بار پھر وہی بادہ و جام اے ساقی

تو ملت اسلامیہ کے لیے وہ آبِ بقائے دوام آج یہی احیائے خلافت قدیم ہے!

مصنف محترم نے معروف اسلامی تنظیم ''او آئی سی'' Organization of Islamic Countries کے نیم دلانہ وفدویانہ اقدامات کو بھی خاصی تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور زور دیا ہے کہ مسلمان اس سے جان چھڑا کر وہی اپنی قدیم طرزِ خلافت دوبارہ بحال کریں کیونکہ اسی سے انہیں تمام عالم میں سربلندی حاصل ہو سکے گی۔

کتاب نہ صرف یہ کہ آپ کے ذہن کے دریچوں کو روشن کرنے میں مدد دیتی ہے بلکہ عمل کے کئی راستے بھی وا کرتی ہے۔ عام افراد کے لیے تو اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہی ٹھہرتا ہے لیکن ان شخصیات کو بھی اس کتاب سے ہرگز دور نہیں رہنا چاہیے جن کے ہاتھوں میں ملک وملت کے مقدر کا ستارہ ہے۔ کیونکہ انہی لوگوں کے طرزِ عمل سے قومیں بنتی اور بگڑتی ہیں۔ اگر یہ صحیح ہو جائیں تو ملت اسلامیہ کی تقدیر بدلنے میں پھر دیر ہی کیا رہ جائے گی؟

رضی الدین سید

نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ۔ کراچی

۵/ جولائی ۲۰۱۴ء

0331-2646109

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معمارِ حرم باز بہ تعمیر جہاں خیز!

تحریک خلافت برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کی ایک ہمہ گیر جدوجہد تھی جس نے ان کی زندگی کے ہر گوشہ کو متاثر کیا تھا عام مسلمان جو اپنے گردوپیش میں کم ہی دلچسپی کا اظہار کرتا ہے اُس کے دل میں دور دراز کے مسلمان بھائیوں کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوئے اور یوں ان کے اندر پین اسلازم کا بیج بار آور ہوا چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اہل علم خاص طور پر اور دیندار طبقہ عام طور پر امت مسلمہ کے مسائل کے بارے میں آج بھی مضطرب رہتے ہیں۔

موجودہ صدی میں عالم اسلام بظاہر مغربی استعمار سے آزاد نظر آتا ہے۔ لیکن یہ آزادی صرف جغرافیائی حد تک ہے یہ تصور بلکہ تاثر بحراوقیانوس کے ساحل نائیجیریا سے لے کر بحر الکاہل کے جزائر انڈونیشیا تک محیط ہے۔ عملی اور نظری اعتبار سے یہاں بدستور مغربی اور امریکی تسلط کی حکمرانی ہے۔ اہل مغرب کے اداروں سے پڑھی لکھی اور امریکہ کی تربیت یافتہ وتابعدار سیاسی لیڈر شپ حکام، نوکر شاہی، فوج، عدلیہ، میڈیا اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی اجارہ داری ہے جو ملک اور قوم کو پوری طرح جکڑے ہوئے ہیں۔ مسلم ممالک میں انفرادی ترقی ہے اور نہ اجتماعی بہتری ہاں اُن کے لیڈر اور حکمران ارب کھرب پتی ہیں۔ دنیا کی کثیر آبادی اور زرخیز وسائل کے باوجود کسی بین الاقوامی مسئلہ پر ان کا باہمی اتفاق رائے ہے اور نہ یورپی یونین اور امریکہ جیسا متفقہ موقف۔ ہمسایہ ہمسائے کا دشمن ہے۔

ایک زبان، ایک تہذیب اور ایک تاریخ والے عرب درجنوں ریاستوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ گو مسلمان ممالک کا ولی نعمت اور سرپرست بلکہ خداوند وقت ایک امریکہ ہے مگر اس اشتراک کے باوجود وہ باہم دست بگریباں ہیں۔ مسلمان افلاس، بدامنی، ناانصافی اور ظلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و جہالت کا شکار ہیں۔ یہ المیہ کب اور کہاں جا کر ختم ہوگا؟ خرابی کہاں ہے؟ مسئلہ کیا ہے اور حل کیا ہے؟ اہل بینش اس صورت احوال پر دل گرفتہ بھی ہیں اور جگر سوختہ بھی۔ دماغ سوزی بھی کرتے ہیں اور دل کے دیئے روشن بھی مگر ڈور کا سرا نہیں ملتا۔ بات جہاں تھی وہیں رہتی ہے۔ آبادی کے ساتھ ساتھ خرابی بھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پہلے افغانستان پھر عراق، لیبیا، شام، الجزائر، پاکستان، مصر پر ایک تاریکی ہے جو ہر سو بڑھتی جارہی ہے۔ فاضل مصنف جنجوعہ صاحب نے انہی سوالوں کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے۔ موصوف کو بچپن سے اخبارات اور رسائل پڑھنے اور قومی حالات سے باخبر رہنے کا شوق ہے۔ مزید معلومات کے لیے بی بی سی اور وائس آف جرمنی کے باقاعدہ سامع رہے۔ وہ ڈاکٹر حمید اللہ لائبریری اسلام آباد سے بھی خاطر خواہ تک استفادہ کرتے رہے ہیں۔ اُن کی تحریریں المنبر ، الاعتصام، تسخیر، شمس الاسلام، الفاروق، خیر البشر میں شائع ہوتی رہی ہیں۔

جنجوعہ صاحب کو مطالعہ کا بہت شوق ہے اور دل میں مسلمانوں کا درد ہے۔ امریکہ اور یہود سے نفرت ہے وہ مسلمانوں کی ہر ابتلا کو دونوں کے گٹھ جوڑ کا شاخسانہ قرار دیتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی زبوں حالی کی داخلی وجوہات پر بحث نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے دل میں امریکہ کے زبردست حلیف سعودی عرب کے بارے بہت نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ البتہ وہ او۔ آئی۔ سی کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہیں۔ جنجوعہ صاحب پنجاب کے دور افتادہ اور جدید سہولتوں سے محروم قصبہ میں بیٹھ کر کڑھتے ہیں اور شیرنگ کے لیے قلم سنبھال لیتے ہیں اُن کا جذبہ فزوں، لگن بے طلب، حوصلہ بلند اور ھدف جذباتی بلکہ ایمانی ہے۔

مصنف کا بنیادی موضوع ''ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے'' ہے اور یہ بات محض تعمیراتی یا Physicaly حالات تک محدود نہیں بلکہ اسلام کی بطور دین حفاظت کا تقاضا ہے۔ حرم ہی تو اسلام کے پیغام اور اس کی تعلیم کی زندہ علامت ہے۔ اس سلسلہ میں جنجوعہ صاحب کے نزدیک سب سے بڑی رکاوٹ صہیونی سازش ہے جو اصل میں اسلام سے متضاد فکر اور دنیا پر قابض ہونے کے متلاشی یہودی مذہب کا نام ہے۔ امریکہ اس عالمی فکر اور گلوبل مذہب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے اثر ونفوذ کا نتیجہ بھی ہے اور اب تو توسیع پسندی اور سازشوں کا آلہ کار بھی۔ مغرب کی گہری ہم آہنگی کے علاوہ اقوام متحدہ، او۔ آئی۔ سی اور دیگر علاقائی تنظیمیں بالواسطہ امریکہ کی حاشیہ بردار اور صہیونی عزائم کی تکمیل میں مدد ومعاون ہیں۔ اس مقصد کے لیے دنیا کی سپر پاور اپنی مرضی کے انقلاب، پسند کے حکمران، اقتصادی وفنی امداد، وسیع الاثر میڈیا اور آفاقی سائبر ٹیکنالوجی اور تعلیمی وظائف کے ذریعے تسلسل اور منصوبے کے ساتھ حملہ آور ہے۔

''حرم کی پاسبانی'' جنجوعہ صاحب کے مضامین کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً ملک کے مختلف دینی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔

جنجوعہ صاحب کا لہجہ متین اور شائستہ ہے۔ سطر سطر سے اُن کا اخلاص جھلکتا ہے۔ ان کا مقصد بلاشبہ اعلیٰ ہے کیونکہ وہ امت مسلمہ کے مصائب ومسائل کی وجہ سے بے چین ہیں۔ انہوں نے پوری دردمندی سے کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کے نکبت وادبار، انتشار اور بے محکمی کی وجوہ تلاش کریں اور موجودہ حالات کے تناظر میں اجتماعی اصلاح اور ترقی کی راہ متعین کریں۔

فجزاهم الله تعالى

صاحبزادہ انوار احمد بگوی

سابق ایڈوائزر وایڈیشنل سیکرٹری صحت

حکومت پنجاب

مؤلف تذکار بگویہ (سہ جلد) وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقوامِ متحدہ یا قیامِ خلافہ

آج کا مسلمان گوناگوں آزمائشوں سے دوچار ہے۔ اس کے جسد پر یہود وہنود اور نصاریٰ ہر طرف سے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ یہ دشمن قوتیں آپس میں کسی اور بات پر متفق ہوں یا نہ ہوں لیکن جب بھی مسلمانوں کو زک پہنچانے کا کوئی موقع نکلتا ہے تو آپس میں متحد ہو جاتی ہیں۔ ایسے تازہ ترین مواقع جو ان قوتوں کو ملے ہیں ان میں فلسطین کشمیر اور بوسنیا شامل ہیں، اقوامِ متحدہ اپنے چارٹر کے بلند بانگ دعوؤں کے باوصف بھی ان مسلمانوں کی دستگیری نہیں کر سکی، بلکہ وہ ان جارح قوتوں کی آلہ کار بن گئی ہے۔

ان واقعات کو دیکھ کر ہر حساس مسلمان متفکر اور مغموم ہو جاتا ہے اور وہ اپنی سوچ کی حد تک کوئی نہ کوئی تجویز پیش کرتا ہے۔ اس مضمون کے مصنف (عطاء محمد جنجوعہ) نے بھی اسی جذبہ سے ایک نتیجہ اخذ کیا ہے، جو قارئین ''تسخیر'' کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے، تاکہ وہ اس امر کا جائزہ لے سکیں کہ اقوام متحدہ سے مسلمان اگر قطع تعلق کر لیں تو پھر ان کے پاس متبادل کیا رہ جاتا ہے؟ اور فاضل مصنف کی تجویز ''خلافت علیٰ منہاج النبوۃ'' کے قیام کے لیے کیا حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی؟ اس سلسلہ میں جو عملی تجاویز موصول ہوں گی ''تسخیر'' انہیں بصد شوق شائع کرے گا۔ (صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی'')

یہود، ہنود اور نصاریٰ نے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت فلسطین، کشمیر اور بوسنیا میں مسلمانوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ وہاں کے مسلمان انفرادی سطح پر حریف قوتوں سے زور آزمائی کر رہے ہیں، اسلامی ممالک اعلانیہ طور پر مظلوم بہن بھائیوں کی فوجی امداد کیوں نہیں کر سکتے؟

❀...... اسرائیل نے عرب دنیا کی ناک میں دم کر رکھا ہے قبلہ اوّل کی آزادی مسلم دنیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے، فلسطینی در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، انہیں لبنان کے محصور کیمپوں میں اپنے مردہ بھائیوں کا گوشت کھانے پر مجبور کیا گیا۔ یہودی مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسرائیل نے پارلیمنٹ کے دروازے پر جلی حروف میں یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں کہ ''اے اسرائیل! تیری سرحدیں نیل سے فرات تک ہیں۔'' ان کا کہنا ہے کہ یہ وہ سرحدیں ہیں جو خود بائبل میں خدا کی جانب سے یہودیوں کو عطا کی گئی ہیں۔ صہیونی نقشہ کے مطابق اسرائیل جن علاقوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے، ان میں دریائے نیل تک مصر پورا لبنان، شام اور عراق کا فرات تک کا علاقہ اور مدینہ منورہ تک حجاز کا بالائی علاقہ شامل ہے۔

۱۹۶۷ء میں بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے بعد موشے دایان نے اعلان کیا تھا کہ ہم نے یروشلم پر قبضہ کرلیا ہے اور اب ہم مدینہ منورہ اور بابل کی طرف بڑھنے والے ہیں۔ اسرائیل نے حال ہی میں لبنان پر بمباری کر کے سینکڑوں مسلمانوں کو شہید کر دیا اور کثیر آبادی کو گھر چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

❀...... بھارتی درندے کشمیر میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں، لوٹ مار اور قتل و غارت کے واقعات روزمرہ زندگی کے معمول بن چکے ہیں، ہماری سینکڑوں ماؤں، بہنوں کی عصمتوں کو داغدار کر دیا گیا۔ حتیٰ کہ بھارتی افواج نے سرینگر میں 49 مسلمانوں کو زندہ جلا دیا، جدہ ریڈیو کے مطابق 5 جولائی 1993ء تک کشمیر میں 35 ہزار مسلمان شہید اور 62 ہزار معذور ہوگئے، کشمیر میں ہی نہیں بلکہ پورے ہندوستان میں شدت پسند تنظیموں نے مسلمانوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہندوستان میں رہنا ہے تو ہندو بن کر رہو ورنہ ہندوستان سے نکل جاؤ۔ بھارت میں 40 ہزار مسلمانوں کو ہندو بنانے پر مجبور کر دیا گیا، بھارت میں مسلمانوں کی تاریخی بابری مسجد کو ہندوؤں نے الٹی میٹم دے کر شہید کر دیا، جب مسلمانوں نے جمہوری طریقہ کے مطابق احتجاج کیا تو بھارتی خونخوار بھیڑیوں نے مسلمانوں پر فائرنگ کھول دی۔ سینکڑوں مسلمانوں کو شہید اور ان کے مکانوں کو نذر آتش کر دیا۔ تامل باغیوں نے مشرقی سری لنکا میں بھارت پر شب خون مار کر 170 مسلمانوں کو ہلاک کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تامل گوریلوں نے دو مساجد پر حملہ کر کے 200 نمازیوں کو شہید کر دیا۔ برما میں مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹا جا رہا ہے۔ وہ وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ فلپائن، اریٹیریا، قبرص اور صومالیہ میں مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کی مہم جاری ہے۔

❀...... بوسنیا کا علاقہ جسے خلافت عثمانیہ کے دور میں سلطان محمد الفاتح نے فتح کیا، طویل عرصہ تک مسلمانوں کے زیر قبضہ رہا پھر اس پر کیمونسٹوں نے قبضہ کر لیا۔ بوسنیا کا علاقہ، جو یوگوسلاویہ کی خود مختار ریاستوں میں سے ایک ہے، کیمونسٹوں کے خاتمہ کے بعد یہ ریاستیں آزاد ہوئیں تو اقوامِ متحدہ نے بوسنیا کو تسلیم کر کے رکن بنا لیا، مگر صلیبی ریاست سربیا جو اسلحہ سے لیس تھی، نے بوسنیا کے نہتے مسلمانوں پر چڑھائی کر دی، عیسائی فوجیوں نے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا، دوسری طرف سے کروشیا کی صلیبی ریاست نے بھی حملہ کر دیا۔

ایک اندازہ کے مطابق ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کو شہید کر دیا، 4 لاکھ پناہ گزین بننے پر مجبور ہو گئے، مسلمان عورتوں کی عصمت کو داغ دار کر دیا گیا، بوسنیا میں پناہ گزین کیمپ دہشت کی علامت بن چکے ہیں، مسلمانوں کے ساتھ انسانیت سوز سلوک جنگ عظیم دوم کے بعد مظالم کی بدترین مثال ہے، فرار ہونے والے بوسنیائی قیدیوں نے جو لرزہ خیز داستان سنائی ہے اس کے مطابق "40 ہزار بوسنیائی مسلمان قید میں ہیں، عیسائی ظالم حسینہ مونیکا بوسنیائی قیدیوں کی آنکھیں نکال دیتی تھیں۔ اس 18 سالہ مونیکا حسینہ کو قیدیوں خصوصاً نوجوانوں پر تشدد کر کے ایک خاص لطف حاصل ہوتا تھا، کئی قیدیوں کی ناک اور کان بھی کاٹ ڈالے، ٹوٹی بوتل قیدیوں کے پیٹ میں اتار دیتی تھی، بعض قیدیوں کو بھوکے کتوں کے آگے ڈال دیا جاتا تھا۔"

اقوامِ متحدہ کے ادارہ اطفال کے ماہرین کی رپورٹ کے مطابق "بوسنیائی دارالحکومت میں 700 بچے ہلاک اور 85 ہزار سسکتے کا شکار ہو گئے۔ یہ تعداد صرف محصور علاقوں سے فراہم ہوئی ایک بچے کو اس کمرہ میں رہنے پر مجبور کیا گیا جس میں اس کے بھائی اور بھابھی کی لاش پڑی تھی، ویت نام، کمبوچیا، لبنان اور افغانستان سے بھی جنگی علاقے دیکھئے جو بربریت یہاں ہوئی اس کی مثال نہیں ملتی، ایک رپورٹ کے مطابق مسلمان بچوں کو ذبح کر کے والدین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو خون پینے پر مجبور کیا جاتا ہے، عیسائی مشنریاں مسلمان بچوں کو پرورش کے بہانے لے گئیں تاکہ انہیں عیسائی بنا دیا جائے اور اس علاقے سے مسلمانوں کی نسل کو ختم کیا جائے۔

بوسنیا میں مسلمان عورتوں اور بچوں کو خوراک دینے کے بہانے جمع کر کے گولیوں سے بھون دیا جاتا ہے، محصور کیمپوں میں 55 ہزار مسلمان فاقوں کا شکار ہیں، صلیبی ریڈیو نے اپنی رپورٹ میں واشگاف الفاظ میں کہا کہ بوسنوی مسلمان عورتوں کی بھول تھی کہ سرب جارحیت کی صورت میں پچاس اسلامی ملک ان کی مدد کریں گے۔ ہائے افسوس! ان مظلوم و مجبور مسلمانوں کو دفاعی اسلحہ دینا تو کجا خوراک مہیا کرنے کے لیے بھی اقوامِ متحدہ کے دربار پر سجدہ ریزی کرنا پڑتی ہے۔ ؎ ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

خلافت اسلامیہ کا دور امن و سلامتی کا زمانہ تھا جب مسلمانوں اور ذمیوں کی عزت، جان اور مال کو کوئی خطرہ نہ تھا، اسلامی حکمرانوں کے عدل و انصاف پر اپنوں کو اعتماد اور غیروں کو بھی پختہ یقین تھا اس بات کی مزید وضاحت کے لیے دو واقعات پیش کرتا ہوں:

① ...... دیبل کی بندرگاہ پر ڈاکوؤں نے عربوں کے تجارتی جہاز کو لوٹ لیا اور مسلمان عورتوں کو قید کر لیا ان عورتوں کا پیغام سن کر حجاج بن یوسف کی رگ حمیت پھڑک اٹھی۔ یہی واقعہ برصغیر میں اسلامی لشکر کی آمد کا سبب بنا۔ نہ صرف مسلمان عورتیں آزاد ہوئیں، بلکہ راجہ داہر کے ظلم و ستم سے تنگ آئے ہوئے غریب ہندوؤں نے بھی سکھ کا سانس لیا۔ محمد بن قاسم کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مقامی آبادی حلقہ بگوش اسلام ہوئی۔

② ...... اندلس کے ساحلی علاقہ سیٹہ Ceota پر کاؤنٹ جولین کی حکومت تھی جس کی حسین و جمیل لڑکی فلورنڈا رواج کے مطابق شاہی محل میں زیر تعلیم تھی، یہ دوشیزہ بوڑھے راڈرک کے ہاتھوں اپنی عزت و ناموس سے محروم ہو گئی۔ کاؤنٹ جولین کو جب اس کی بربادی کا علم ہوا تو اس کی غیرت کو سخت ٹھیس پہنچی وہ اپنی لڑکی کو ساتھ لے کر گھر پہنچا اور آتے ہی طنجہ کے مسلمان گورنر طارق بن زیاد سے ملاقات کی۔ اس کو صورت حال سے آگاہ کیا اور راڈرک سے بدلہ لینے کے لیے اندلس پر حملہ کرنے کی دعوت دی اور ہر قسم کی معاونت کا وعدہ کیا۔ طارق بن زیاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اندلس کے ساحل پر کشتیوں کو آگ لگا دی۔ مسلمان جوانمردی سے لڑے۔ ''گواڈالٹ'' کی فیصلہ کن جنگ میں راڈرک کو شکست ہوئی اور شاہی محل پر اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی۔

ہمارے اسلاف توحید کے داعی اور سنت کے شیدائی تھے۔ وہ کردار کے غازی اللہ کے سوا دنیا کی کسی طاقت سے نہ ڈرتے تھے۔ وہ شہادت کی خاطر میدانِ جہاد میں سینہ سپر رہتے تھے۔ اللہ ذوالجلال نے ان پر رحمت ونصرت کی بارش برسائی۔ ان کو قیصر وکسریٰ کے تخت کا وارث بنا دیا، جبکہ موجودہ دور میں فلسطین، کشمیر اور بوسنیا کے مظلوم مسلمان صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم اور سلطان محمد الفاتح ؒ کی روح کے متلاشی ہیں۔ آج دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب بیس کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے ایک سو گیارہ لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی اسلامی دنیا آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چوتھائی اور رقبہ کے لحاظ سے خشکی کا پانچواں حصہ ہے۔ پچاس سے زائد اسلامی ممالک قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں، ایف 16 بھی ہیں اور میزائل بھی دستیاب ہیں، لیکن پھر بھی جہاد نہیں کرتے۔ جمہوری دور کے جلوسوں اور ہڑتالوں کی سیاست کو مسلمانوں نے جہادی راستہ سمجھ کر اپنا لیا ہے۔

یورپ کے عیسائی ملکوں نے صلیبی جنگ کا انتقام لینے کے لیے اسلامی دنیا کو نوآبادیاتی نظام کی شکل میں ایک صدی تک کنٹرول کیا، اب استعماری قوتوں نے پس ماندہ اور ترقی پذیر ممالک کو اقوامِ متحدہ کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ کتنی بے بسی کی بات ہے کہ اسلامی ممالک بوسنیا کے مسلمانوں کی فوجی امداد نہیں کر سکتے۔ بوسنیا کے مسئلہ کے حل کے لیے اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کا اجلاس ہوا، جس کی قرارداد پڑھ کر حیرت ہوئی۔ ''اگر اقوامِ متحدہ نے اجازت دی تو ہم اٹھارہ ہزار امن فوج بھیجنے کو تیار ہیں'' جس کو اسلامی لشکر تصور نہ کیا جائے محصور کیمپوں میں گھرے ہوئے بچوں اور عورتوں کو خوراک پہنچانے کے لیے بھی اقوامِ متحدہ کے دروازہ پر دستک دینی پڑتی ہے۔

چارٹر کی رو سے اقوامِ متحدہ کے بنیادی مقاصد کا لب لباب یہ ہے:

۱: بین الاقوامی امن وسلامتی کے قیام اور فروغ کے لیے مؤثر اجتماعی تدابیر اختیار کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲: نسل، رنگ، زبان یا مذہب کی بنا پر تفریق کو ختم کرنا اور ہر فرد کے انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا احترام کرنا۔

۳: عالمی سلامتی کونسل اقوامِ متحدہ کا اہم ادارہ ہے جو بین الاقوامی امن وسلامتی رکھنے کا ذمہ دار ہے۔ سلامتی کونسل کے کل ممبران کی تعداد 15 ہے جن میں پانچ مستقل ممبران امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور عوامی جمہوریہ چین ہیں۔ ان کو ویٹو کا حق حاصل ہے، اگر ان ممالک میں سے کوئی ملک کسی قرارداد کے خلاف ووٹ دے دے تو اسے منظور نہیں کیا جا سکتا۔ باقی 10 غیر مستقل ارکان کا انتخاب 2 سال کے لیے ہوتا ہے۔

اقوامِ متحدہ کے بنیادی مقاصد اور سلامتی کونسل کا کردار سامراجی قوتوں کی دورخی پالیسی کا آئینہ دار ہے۔

پانچ مستقل ممبران میں کوئی اسلامی ملک شامل نہیں، ایٹمی قوت کا اعلانیہ دھماکہ کرنا موجودہ دور میں ترقی یافتہ ملک کی علامت ہے۔ ایٹمی مظاہرہ کے بل بوتے پر پانچ غاصبوں کا اقوامِ متحدہ پر راج ہے، جبکہ مسلمانوں کے لیے خصوصاً پرامن مقاصد کے حصول کے لیے بھی ایٹمی توانائی کے حصول پر پابندی عائد ہے، خلاف ورزی کی صورت میں اقتصادی وتجارتی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ دنیا بھر میں حق رائے دہی اور آزادی رائے کی آڑ میں جمہوری سیاسی نظام کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں، لیکن سلامتی کونسل کا ڈھانچہ ان اصولوں کی نفی کرتا ہے۔ جمہوری نظام میں ہر بالغ شہری کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے لیکن عالمی امن وسلامتی جیسے اہم مسائل کے حل کے لیے اقوامِ متحدہ کے 184 ممبران میں سے سلامتی کونسل کے 15 ارکان کو منتخب کر کے باقی ارکان کو کیوں محروم کیا گیا؟

مغربی جمہوری نظام میں عالم اور جاہل کی رائے میں کوئی فرق نہیں۔ سب کے ووٹ کی قدر وقیمت یکساں ہے۔ اس اصول کو مدنظر رکھ کر پس ماندہ، ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک کے ووٹ کی قدر وقیمت برابر ہونی چاہیے، لیکن اقوامِ متحدہ میں پانچ ترقی یافتہ ممالک کو ویٹو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاور حاصل ہے جو اس اصول کا مذاق اڑاتا ہے جمہوری اصول کے مطابق فیصلے کثرت رائے پر ہوتے ہیں لیکن سلامتی کونسل کے فیصلے ان پانچ غاصبوں کی صوابدید پر ہوتے ہیں۔

سلامتی کونسل کے پانچ ارکان کی حیثیت مستقل ہے جبکہ باقی 10 ارکان ان کی مرضی سے صرف 2 سال کے لیے منتخب ہوتے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پانچ بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتی تھی۔ افسوس کا مقام ہے کہ اقوامِ متحدہ میں شامل اسلامی ممالک نے پانچ غاصبوں کے ویٹو پاور کو تسلیم کر کے اللہ ذوالجلال کے سپر پاور ہونے کا انکار کر دیا، اسلامی سربراہان اپنے اقتدار کی بقا کی خاطر ان کے دروازوں پر دستک دیتے ہیں، وہ اس حقیقت کو بھول گئے کہ اللہ ہی کی ذات قادر مطلق ہے جس کو حکومت دے تو ساری دنیا کی قوتیں مل کر اس سے اقتدار نہیں چھین سکتیں، جب وہ کسی سے اقتدار چھین لے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے اقتدار کی کرسی پر نہیں بٹھا سکتی۔ ویٹو پاور کا حق اسلامی ممالک کے خلاف اکثر استعمال ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آج تک عالم اسلام کا کوئی مسئلہ اقوامِ متحدہ کے ذریعے حل نہیں ہوا، بلکہ مسلمانوں کے سیاسی مسائل میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔

علامہ اقبال نے مجلس اقوام کے بارے میں فرمایا تھا:

من ازیں بیش ندانم کہ کفن دزدے چند
بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

''میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا کہ تقسیم قبور کے لیے چند کفن چوروں نے ایک ''انجمن'' قائم کر لی ہے۔''

موجودہ اقوامِ متحدہ بھی ویسی ہی کفن چوروں کی انجمن ہے۔ یہاں قبروں کی تقسیم کا بڑا حصہ ان پانچوں کے تصرف میں ہے جنہیں سلامتی کونسل میں حق استبداد حاصل ہے۔

عالمی حالات کا جائزہ لیں تو اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق اور آزادی کے تحفظ کی پالیسی مسلمانوں کے لیے دوہرے معیار کی آئینہ دار ہے۔

برطانیہ نے جنگ عظیم میں یہودیوں کی مالی حمایت کے بدلے میں یورپ کے یہودیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو فلسطین میں آباد رکھا۔ 1948ء میں فلسطینی علاقے پر صہیونی ریاست کے قیام کا اعلان کردیا۔ بعد میں جب مشرق وسطیٰ کے ممالک سے تیل نکلنا شروع ہوا تو امریکہ کے منہ میں پانی بھر آیا، اور مشرق وسطیٰ میں اسرائیل امریکہ کی ضرورت بن گیا، امریکہ نے صہیونی حکومت کو جدید اسلحہ سے لیس کردیا تو یہودیوں نے سارے فلسطین پر قبضہ کرلیا۔

اقوامِ متحدہ نے اس وقت اسرائیلی انخلاء کی کئی تجویزیں منظور کیں لیکن اسرائیل نے سب ہی کو ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ سلامتی کونسل کی قرار دادوں کو امریکہ مسترد کرتا رہا۔ اسرائیل کے خلاف کسی قسم کی کارروائی نہ ہوئی بلکہ عرب ممالک پر دباؤ بڑھتا گیا کہ ''تم اسرائیل کو تسلیم کرلو۔''

جب عراق نے کویت پر قبضہ کیا تو اقوامِ متحدہ نے قرار داد منظور کی، جب عراق کی قیادت نے کویت خالی کرنے سے انکار کیا تو امریکہ کی اور اس کے اتحادیوں نے عراق کی ابھرتی ہوئی فوجی قوت کو تباہ کردیا۔ دوسری طرف سعودی عرب اور کویت کے مال وزر کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ لیا اور کنگال کر کے رکھ دیا۔ آج عرب ممالک اسلحہ قرض پر خرید رہے ہیں، جبکہ بھارت نے کشمیر میں استصواب رائے کی قرار داد پر عمل نہ کیا تو صلیبیوں نے اس کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کیوں نہیں کی؟

صلیبی سربوں کی جارحیت کا دفاع کرنے کے لیے بوسنوی مسلمانوں پر فوجی اسلحہ لینے پر پابندی عائد ہے۔ اس کے برعکس یونان، روس اور بلغاریہ کی طرف سے سربوں اور جرمنی، آسٹریا، سلوانیا اور ویٹی کن کی طرف سے کرٹوں کو اسلحہ مہیا ہو رہا ہے تاکہ یورپ کے عین وسط میں مسلمانوں کی آزاد ریاست قائم نہ ہونے پائے۔ کیونکہ عیسائیوں کے لیے یورپ میں مسلمانوں کا وجود ناقابل برداشت ہے اور وہ بوسنیا میں مسلمانوں کا نام ونشان مٹنے تک ہر کارروائی کو مؤخر کرتے رہیں گے۔ بوسنی مسئلہ میں عالمی امن اور حقوق انسانی کے ٹھیکیدار نے اس لیے خاموشی اختیار کرلی ہے کہ یہ مسیحی اور اسلامی تہذیب کے درمیان تصادم ہے۔

مغربی ممالک بوسنیا کے تنازعہ کے حل کے لیے نسلی بنیادوں پر تین خطوں میں تقسیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے پر تلے ہوئے ہیں، لیکن بھارت کو سکھ ہندو اور مسلمان وغیرہ کی بنیاد پر مختلف حصوں میں تقسیم کرنے کی حمایت کیوں نہیں کرتے؟ بھارت میں آزادی کی تحریکوں کو فوجی طاقت کے بل بوتے پر کچلا جا رہا ہے، لیکن اقوامِ متحدہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔

جب افغانستان کے مسلمان مجاہدین روس کے خلاف سینہ سپر تھے تو امریکہ کو اس وقت پاکستان کے پرامن توانائی ایٹمی پروگرام پر کوئی اعتراض نہ تھا بلکہ اس نے پاکستان سے تعلقات بہتر کر کے افغانستان کے مجاہدین کو اقتصادی وفوجی امداد دی۔ افریقہ، یورپ اور عرب کے ممالک سے مسلمان جسد واحد کی طرح افغان جہاد میں شامل ہوئے۔ اس وقت امریکہ وغیرہ کو اس پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ تھا۔ روس کی تباہی کے بعد وہی مسلم مجاہدین امریکہ کی آنکھ میں تنکے کی طرح کھٹکنے لگ گئے، امریکہ کا پاکستان پر دباؤ بڑھ گیا کہ عرب مجاہدین پر دہشت گردی کے مقدمات قائم کیے جائیں یا ان کو متعلقہ حکومت کے سپرد کیا جائے مزید برآں پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام بیک رول کرے تاکہ مستقبل میں اسرائیل کے لیے کوئی خطرہ نہ رہے۔

طاغوتی قوتیں افغانستان میں جہادی طمانچہ کھا کر مسلم دنیا سے خوفزدہ ہو گئیں۔ یہود ونصاریٰ اور ہنود نے مسلم مجاہدین کو ختم کرنے کے لیے آپس میں گٹھ جوڑ قائم کر لیا، اسرائیل کا بھارت سے دفاعی معاہدہ ہو چکا ہے۔ اسرائیل جہاد کشمیر کو کچلنے میں پوری طرح ملوث ہے۔ ٹیکنالوجی اور مہارت فراہم کر رہا ہے۔ اسرائیل اور بھارت پاکستان کے پرامن ایٹمی پروگرام کو ختم کرنے کی ریہرسل کر چکے ہیں۔ امریکہ وسط ایشیا پر کنٹرول کرنا چاہتا ہے۔ پاکستان اس کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے بھارت سے تعلقات بہتر بنا لیے ہیں۔

اسرائیلی وزیر خارجہ کے دورہ کے نتیجہ میں چین نے بھی مشرق وسطیٰ مسلم ممالک کو اسلحہ نہ دینے کے معاہدہ پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ بھارتی وزیراعظم نے چین کا دورہ کیا جس کے بعد بھارت نے چین کی سرحد سے دو بکتر بند ڈویژن فوج کو ہٹا لیا ہے جس میں سے ایک ڈویژن کشمیر میں مسلم کشی کے لیے مزید بھیج رہا ہے۔ چین کے مسلم اکثریت کے صوبہ سنکیانگ میں مسجد کی بے حرمتی پر احتجاج ہوا تو مسلمانوں پر تشدد کیا گیا۔ امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کی تکمیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں چین کی فوجی قوت حائل ہے امریکہ نے چین سے احتجاج کیا کہ وہ ایران اور پاکستان کو ممنوعہ اسلحہ فروخت کر رہا ہے جس پر امریکہ کو خفت اٹھانی پڑی۔ پھر امریکہ نے چین سے فوجی تعاون کا معاہدہ کر لیا کہ عالمی امن کے قیام کے لیے چین اور امریکہ مشترکہ کوششیں کریں گے۔

دنیا بھر میں غیر مسلم قومیں مسلمانوں کو اپاہج کرنے کے لیے مشترکہ منصوبے پر کام کر رہی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اقوامِ متحدہ نے کشمیر، فلسطین، بوسنیا، فلپائن، صومالیہ اور برما میں مسلمانوں پر کیے گئے مظالم کو چھپایا ہے۔ اگر ان ممالک میں مسلم آبادی نے اپنا دفاع کرنے کے لیے جہاد کو اپنایا تو امریکہ نے انہیں دہشت گرد گردانا اور ان کی جدوجہد آزادی کو کچلنے میں مدد دی، بعض مسلم ممالک نے اقوامِ متحدہ کے دروازے پر اس زیادتی کے خلاف دستک دی، زیادہ سے زیادہ ان کی اشک شوئی، قرار دادوں کی منظوری تک ہوئی، اور عملی طور پر مسلم آبادی کی تباہی کا انتظار کیا جا رہا ہے، برطانوی وزیر اعظم کے خط کا متن اخبار میں شائع ہوا ہے کہ

> ''مسلم ممالک اور اسلامی کانفرنس بوسنیا کو بچانے کے لیے کچھ نہیں کر سکتی ہے اور نہ ان میں ہماری مخالفت کی ہمت ہے۔ ہم ان کی حکومتوں کو کنٹرول کرتے ہیں افغان مجاہدین کو روسی فوج کے خلاف تیار کرنے کی غلطی دہرانا نہیں چاہتے یہی پالیسی مستقبل میں مسیحی تہذیب پر مبنی مستحکم یورپ کے مفاد میں ہوگی۔''

آپ اس کا بغور جائزہ لیں تو صلیبی منصوبوں اور مسلمانوں کی محرومیوں کی عکاسی صاف ظاہر ہو رہی ہے۔ حضرت مخبر صادق ﷺ کی پیشین گوئی ہے ''وہ وقت قریب ہے کہ دنیا کی تمام امتیں، جملہ فرق ضالّہ اور سب کافر تمہارے خلاف تم پر چڑھائی کرنے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح پکاریں گے جس طرح کسی دستر خوان پر کھانے کے لیے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔'' کسی نے پوچھا: کیا ہم مسلمان ان دنوں میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم مسلمان ان دنوں بہت ہو گے لیکن پانی کے بہاؤ کے ساتھ کوڑے کرکٹ کی طرح ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا رعب ختم کر دے گا، اور تمہارے دلوں میں ''وہن'' پیدا کر دے گا۔'' کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ ''وہن'' کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ .)) ''دنیا سے محبت کرنا اور موت کو برا سمجھنا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سنن ابوداود، کتاب الملاحم، حدیث نمبر: ۴۲۹۷)

امام کائنات ﷺ کے فرمان کی روشنی میں ہمیں عہد کرنا چاہیے ایسے دنیوی آرام و آسائش کو ترک کردیں گے جو ہمیں آخرت کی فکر سے غافل کردے۔ آج بوسنیا اور کشمیر کے بھائیوں کا جرم فقط یہ ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے والے ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن سے وابستہ ہیں۔ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے آزاد مسلمانوں پر جہاد فرض قرار دیا ہے:

﴿وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا٥﴾ (النساء: 75)

''تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کے لیے جنگ نہیں کرتے جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال جہاں کے لوگ ہم پر ظلم ڈھا رہے ہیں اور اپنی خاص عنایت سے ہمارے لیے حامی اور مددگار بنا۔''

اس آیت کی روشنی میں ملت اسلامیہ کے مظلوموں کے مسائل کا حل جہاد ہے جس سے اسلامی ریاستوں کا حکمران طبقہ کنارہ کشی کی راہ اختیار کررہا ہے کیونکہ اقوامِ متحدہ کے مالیاتی اوارہ نے اسلامی ممالک کو اقتصادی لحاظ سے اس حد تک مفلوج کردیا ہے کہ وہ سیاسی سطح پر غلام ہوگئے ہیں۔ اقوام متحدہ امریکہ کی زرخرید لونڈی ہے۔ مسلم سربراہوں کو اقوامِ متحدہ کے ضابطوں کی خلاف ورزی کی پاداش میں اقتدار سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ نتیجتے بوسنوی اور کشمیری مجاہدین پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے جارہے ہیں لیکن کسی اسلامی ملک نے بھی جہاد کا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ وہ مغربی پریس کی تقلید میں ان کو حریت پسند کہتے ہیں تاکہ دنیا کے دوسرے مسلمان اسے جغرافیائی آزادی کا مسئلہ سمجھ کر کوئی اہمیت نہ دیں۔ اسی طرح مشرق وسطیٰ میں عرب نیشنلزم کا بت تراشا گیا۔ بیت المقدس کی بجائے آزادیٔ فلسطین کا شوروغوغا بلند کرکے دیگر مسلمانوں کی توجہ سے دور کیا گیا۔ پی۔ ایل۔ او، کو جہادی راستہ سے ہٹا کر ٹیبل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹاک پر آمادہ کرلیا۔ نتیجتاً معاہدہ فلسطین واسرائیل کی ان خفیہ دفعات نے اسلامی غیرت کا جنازہ نکال دیا۔ (یاسر عرفات نے آخر کار اسرائیل کو تسلیم کر ہی لیا تھا۔ ر۔ض)

- ''سب سے پہلے تنظیم آزادی فلسطین حکومت اسرائیل اور سرزمین فلسطین میں یہودی وجود کے شرعی حق کو تسلیم کرتی ہے، اسی طرح حکومت اسرائیل بھی تنظیم آزادی فلسطین کو انتخاب کے بعد ایک خود مختار عبوری حکومت تسلیم کرتی ہے۔
- پی۔ ایل۔ او اس بات کا عہد کرتی ہے...... کہ اسرائیل کو تباہ کرنے یا یہودیوں کو قتل کرنے کے لیے فلسطینیوں کی طرف سے ہونے والے سیاسی وفوجی ہر طرح کے حملوں کو ختم کرے گی (تاکہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے مخالف کیا جائے۔)
- فلسطینی حکومت سیاسی طور پر خود مختار نہ ہوگی بلکہ صرف انتظامی حدود کے اندر آزاد ہوگی اسی طرح فلسطینی کرنسی یا فلسطینی پاسپورٹ بنانے کا حق بھی نہ ہوگا'' (اردو ترجمہ ''البلاغ'' بمبئی)

اس کے برعکس بوسنیا ہرگوزوینا میں صلیبی سرب مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر پیش قدمی کررہے تھے۔ تو چند عرب مجاہدین نے وہاں دعوت وجہاد پر عمل شروع کیا تو مقامی مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوگئے۔ آج وہ صلیبی سربوں اور کروٹوں کا ڈٹ کا مقابلہ کررہے ہیں اسی طرح درگاہ حضرت بل کے اردگرد بھارتی فوج کا محاصرہ جاری ہے۔ محصور مجاہدین کسی قیمت پر ہتھیار ڈالنے کو تیار نہیں۔ مجاہدین کے حوصلے بلند ہیں۔ وہ اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان پر عمل پیرا ہیں:

> ''دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے آزاد کردیا ہے: ایک تو وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگی اور دوسری وہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گی۔''

(نسائی، کتاب الجہاد، حدیث نمبر: ۳۱۷۷)

امریکہ یا اقوامِ متحدہ کے فریب میں آکر بوسنیا ہرزیگوینا اور کشمیر کے بارے میں کسی قسم کی سودے بازی قبول نہ کی جائے بلکہ یہود وہنود اور نصاریٰ کے خلاف ہمہ جہت جہاد جاری رکھا جائے جب تک وہ اسلام دشمنی سے باز نہ آجائیں۔

اسلامی دنیا پر لازم ہے کہ وہ برسر پیکار مجاہدین کی دامے درمے سخنے امداد کریں جو اسلامی ممالک ایٹمی صلاحیت سے پوری طرح آگاہ ہیں وہ دھماکہ کرکے اپنی ایٹمی قوت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعلان کریں تا کہ سامراجی قوتوں کو مسلمانوں پر چڑھائی کرنے کی جرأت نہ ہو۔

اسلحہ رکھنے کا لائسنس نو آبادیاتی دور کی لعنت ہے۔ جو غلامی کے زمانے کی علامت ہے۔ اس صلیبی قانون کو ختم کیا جائے۔ اسلحہ رکھنے، خریدنے یا تیار کرنے پر کسی قسم کی پابندی عائد نہ ہو اور ہر عاقل، بالغ مسلم شہری کے لیے فوجی ٹریننگ لازمی قرار دی جائے۔

اقوام متحدہ مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے بلکہ اس کی دوغلی پالیسی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ اقوامِ متحدہ کی آڑ میں امریکہ انسانی حقوق اور عالمی امن کا داعی بن کر دنیا میں نیو ورلڈ آرڈر قائم کرنا چاہتا ہے تاکہ دنیا کے دیگر ممالک خصوصاً اسلامی ممالک دست نگر بن کر رہیں۔ مسلمانوں کے لیے فلاح کا واحد راستہ یہ ہے کہ وہ اقوامِ متحدہ سے عملاً قطع تعلقی اختیار کریں اور خلافت علی منہاج النبوۃ کی بناء پر متحد ہو جائیں۔

خلافت اسلامیہ کے قیام کے لیے مسلمانوں کی نظریاتی یگانگت ضروری ہے، اتحاد کی راہ میں حائل رکاوٹ انسان کے بنائے ہوئے نظام ہیں جو نو آبادیاتی دور میں اسلامی علاقوں میں متعارف ہوئے۔

آج بھی مسلمان جغرافیائی آزادی کے بعد سیاسی طور پر سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا﴾ ''سب مل کر مضبوطی سے اللہ کی رسی (اسلام) کو تھام لو اور فرقوں میں مت بٹو۔'' (آلِ عمران: ۱۰۳) اور پھوٹ نہ ڈالو'' پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اسلام ہمہ گیر ضابطہ حیات ہے جو روزمرہ زندگی سے لے کر امور حکومت تک ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ ★

☆ طبع ہفت روزہ ''تسخیر'' یکم نومبر تا ۷ نومبر ۱۹۹۵ء۔ ☆ طبع الفاروق کراچی، شوال ۱۴۱۴ھ۔

☆ طبع ہفت روزہ الاعتصام لاہور، ۲۵ فروری تا ۲۱ مارچ ۱۹۹۴ء۔ ☆ طبع المنبر، جنوری ۱۹۹۴ء۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

غلامی کی زنجیر

مدینہ منورہ میں ایک مسلمان عورت یہودی قبیلہ بنو قینقاع کے بازار میں آئی تو ایک یہودی نے شرارت کے طور پر اسے بے پردہ کرنے کی کوشش کی۔ ایک غیرت مند مسلمان یہ دیکھ کر بے تاب ہوگیا۔ اس نے یہودی کا سر قلم کردیا۔ بازار کے تمام یہودی مسلمان پر ٹوٹ پڑے اور اسے شہید کردیا۔ مدنی ریاست کے سربراہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے یہودی قبیلہ کا محاصرہ کرلیا ان کو مدینہ سے جلا وطن ہونے پر مجبور کردیا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: ۳/۴۲۷)

یہ تو اس دور کا واقعہ ہے جب مسلمان مدینہ میں نو وارد تھے۔ ان کی تعداد بھی کم تھی۔ لیکن آج کشمیر، بوسنیا اور چیچنیا میں مسلم عورتوں کی آبروریزی کے واقعات روز مرہ کے معمول بن چکے ہیں۔ وہ اسلامی ملکوں کی مدد کے لیے پکار رہی ہیں، ایک ارب مسلمانوں میں سے غیور مسلمان کو تلاش کررہی ہیں وہ محمد بن قاسم، صلاح الدین ایوبی اور قتیبہ بن مسلم کی راہ دیکھ رہی ہیں۔ یہ اٹل حقیقت ہے کہ اگر پچاس اسلامی ممالک سیاسی طور پر خود مختار ہوتے یا تنظیم اسلامی کانفرنس جاندار ہوتی تو اسلام دشمن قوتوں کو مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوتی۔ اور نہتے مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح نہ کاٹا جاتا۔

اسلامی ممالک کی سیاسی جماعتوں میں اقتدار کی جنگ جاری ہے وہ کبھی کبھار عوامی حمایت کے لیے بیان بازی کرکے اپنے قد کاٹھ میں اضافہ کرلیتی ہیں۔ جبکہ ارباب اقتدار انفرادی یا اجتماعی سطح پر اقوامِ متحدہ سے اپیل کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کرسکتے۔ عملی طور پر مظلوم مسلمانوں کو دفاعی ہتھیار نہیں دے سکتے کیونکہ اقوامِ متحدہ کی تلوار ان کے سروں پر لٹک رہی ہے۔ اسلامی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ملکوں کو خطرہ لاحق ہے کہ چونکہ اقتدار کی کرسی اقوامِ متحدہ کے چمپئن امریکہ کے پاس ہے، اس لیے وہ اقوام متحدہ کی خوشنودی کے لیے ہر وہ کام کرتے ہیں جو اسلامی غیرت کا جنازہ نکالنے کے مترادف ہوتا ہے۔ وہ اقوام متحدہ میں دست بدستہ سوالی بن کر التجا کرتے ہیں کہ

"جناب عالی! ہم بنیاد پرست نہیں بلکہ انسانی حقوق کے علمبردار ہیں۔ ہم بہبود آبادی کے پروگرام پر عمل پیرا ہیں۔ انگریزی زبان کو ہمارے ملک میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ہمارے ملک میں عورتوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہیں۔ غیر مسلموں کو مذہبی وسیاسی ہر قسم کی آزادی دے رکھی ہے۔ ہمارے ملک میں جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہیں۔ سودی معیشت کا دامن نہیں چھوڑا۔ جناب عالیٰ! اسلام کا نام لینا ہماری مجبوری ہے۔ ورنہ ہمارا تمام تر نظامِ حکومت اسلام سے متصادم ہے۔ مزید برآں ہم نے کمیونزم کا خطرہ ٹل جانے کے بعد جہادی تحریکوں پر پابندی عائد کردی ہے۔ ان کی نقل وحرکت پر کڑی نگاہ رکھی ہوئی ہے۔ بیشتر مجاہدین پر ہم نے مقدمات بنا کر انہیں پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا ہے باقی ماندہ کو کال کوٹھڑیوں میں بند کردیا ہے۔ الجزائر اور مصر میں مذہبی جماعتوں میں فرقہ پرستی کو ہوا دے کر سیاسی سطح پر کریش کیا جارہا ہے۔ عبادت گاہوں میں بموں کے دھماکے کے خوف سے ان کی رونق مدھم پڑ گئی ہے۔ جناب عالیٰ! اگر ہم دہشت گرد ہوتے تو بوسنیا، کشمیر اور چیچنیا کے مسلمانوں کو آپ کے رحم وکرم پر نہ چھوڑتے بلکہ ان کے دکھ درد میں شامل ہوتے۔"

اقوام متحدہ کا دوہرا معیار کسی باخبر مسلمان سے پوشیدہ نہیں رہا، عراق نے کویت پر چڑھائی کی تو اقوام متحدہ نے عراق کی دفاعی قوت کو بھسم کردیا۔ دوسری طرف عربوں کی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ لیا۔ لیکن کشمیر کی استصواب رائے کی قرار داد کو زمین میں دفن کردیا۔ صلیبی درندوں نے بوسنیائی مسلمانوں پر چڑھائی کی تو اقوامِ متحدہ نے بوسنیا پر ہتھیاروں کی فراہمی پر پابندی عائد کردی۔ صلیبی سربوں کو کھلی چھٹی دے دی کہ وہ اقوام متحدہ کے محصور کیمپوں میں گھرے ہوئے مسلمانوں کو تہ تیغ کردیں۔ جنوبی افریقہ کو خوراک کی ضرورت تھی تو ان کو اسلحہ دے دیا تاکہ آپس میں لڑ کر ختم ہوجائیں۔ بوسنیا کے مسلمانوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہتھیاروں کی بجائے ڈبل روٹیاں تقسیم کردیں۔ چیچنیا میں جون 1995ء تک 40 ہزار مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا لیکن اقوام متحدہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ روس ان کو غیر مسلح کرنے پر تلا ہوا ہے تاکہ مزاحمت کا دروازہ بند ہو جائے۔ افغانستان میں امریکی مفاد تھا تو وہاں سب کچھ جائز تھا۔ ایک طرف افغانستان میں اقتدار کی جنگ جاری ہے دوسری طرف بھوک اور بیماری کی بناء پر مقامی مسلمان موت کی وادی میں داخل ہو رہے ہیں تو اقوام متحدہ نے افغانستان میں عالمی ریڈ کراس تنظیم کی مالی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔

ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے اقوام متحدہ کے پچاسویں اجلاس کے بائیکاٹ کا اعلان کر کے ایمانی جرأت کا مظاہرہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور کا واقعہ ہے کہ عرب سفیر اس شان بے اعتنائی سے ایرانی دربار میں داخل ہوئے کہ سب درباریوں پر ہیبت طاری ہوگئی۔ جب گفتگو شروع ہوئی تو نعمان بن مقرنؓ نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔ پھر کہا کہ ہم دنیا کے سامنے دو چیزیں پیش کرتے ہیں: جزیہ یا تلوار، (الفاروق شبلی نعمانی، ص: ۸۵) آج ہم نعمانؓ سفیر کے پیروکار کے متلاشی ہیں جو اقوامِ متحدہ کے اجلاس میں دوٹوک الفاظ میں اپنا موقف پیش کرے اور پوچھے:

''ہیروشیما اور ناگاساکی پر کس نے ایٹم بم برسائے؟ وہ دہشت گرد صلیبی تھے یا مسلمان؟ امریکہ موت کا سوداگر بن کر پس ماندہ قوموں کو آپس میں کیوں لڑاتا ہے؟ 1964ء میں موت کا سامان بیچ کر 156 ملین ڈالر کس نے کمائے؟ حقوق انسانی کا راگ الاپنے والو! تم اپنے ملکوں میں کالے ہم وطنوں سے سوتیلی ماں کا سلوک کیوں کرتے ہو؟ ان کو سیاسی وسماجی حقوق سے کیوں محروم کیا ہوا ہے؟ حقوق نسواں کے علمبردار بن کر تم نے عورت سے ماں، بہن، اور بیٹی کا مقدس رشتہ چھین لیا۔ اسے رقاصہ، طوائف اور ماڈل گرل بنا کر آزادی کے داعی بن گئے۔ تم نے ہم جنس پرستی کو قانون کا درجہ دے کر مرد عورت کے فطری افزائش نسل کو کیوں تار تار کردیا ہے؟ جس پر عیسائی ملک برطانیہ کی سربراہ ملکہ نے رسمی دستخط کرتے ہوئے اظہار افسوس کیا کہ عورتوں کا یہ حق بھی مردوں نے چھین لیا۔ وہ جمہوری نظام جس کی تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری قوموں کو دعوت دیتے ہو تم ان جمہوری نظام کے بنیادی اصولوں پر اقوام متحدہ میں عمل کیوں نہیں کرتے؟ کیونکہ اقوام متحدہ کے فیصلے کثرت رائے کی بجائے پانچ غاصبوں کی صوابدید پر ہوتے ہیں۔ مسلم سربراہان اپنے اقتدار کے بچاؤ کے لیے جی حضوری کا کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ اقوام متحدہ کے پانچ مستقل ممبروں کے ویٹو پاور تسلیم کر کے اللہ کے سپر پاور ہونے کی نفی کرتے ہیں۔"

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب کرۂ ارض کے نصف حصہ پر اسلام کا پرچم لہرایا تو کفار نے گرم جنگ کی بجائے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے سرد جنگ کا یوں ٹیڑھا راستہ اختیار کیا کہ

۱: خلافت اسلامیہ کی مرکزی حیثیت کو ختم کرنے کے لیے مسلمانوں میں مذہبی، لسانی اور نسلی اختلافات کو جنم دیا۔

۲: مسلمانوں میں جہاد کو حرام یا معطل کرنے کے لیے مہدی و مسیح موعود کے فتنوں کی سرپرستی کی۔

۳: اسلام کو سیاست سے جدا کرنے کے لیے جدید تعلیم کے نام پر مسلمانوں میں سیکولر جراثیم سرایت کیے۔

مسلمانوں نے یہود ونصاریٰ کی سازش کا شکار ہو کر اللہ کی کتاب اور نبی کریم کی سنت کو پس پشت ڈال دیا۔

اشداء علی الکفار کی پالیسی ترک کر کے مغربی تہذیب وتمدن کے اسیر ہو گئے۔ رحماء بینھم کا سبق بھلا کر آپس میں دست گریباں ہو گئے۔ 1918ء میں وہ دور بھی آیا کہ دنیا کے کسی خطہ پر مسلمانوں کی حکومت نہ رہی۔ یہودی ونصاریٰ نے مسلم علاقوں پر کنٹرول حاصل کر لیا۔ 1924ء میں خلافت اسلامیہ کو ختم کر کے ملت اسلامیہ کی ریڑھ کی ہڈی کو چکنا چور کر دیا۔ حکام طبقہ نے جدید تعلیمی پالیسی رائج کی جس کے نتیجہ میں انہوں نے مسلمانوں پر سیاسی، اقتصادی، عدالتی اور ثقافتی سطح پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ بااثر افراد کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سپوتوں کی لندن و ماسکو میں اعلیٰ تعلیم کی آڑ میں برین واشنگ کی۔

تاریخ کے اس نازک دور میں مشائخ عظام اور علمائے کرام نے آسمان کے سائے تلے اور زمین کے فرش پر بیٹھ کر قال اللہ وقال رسول اللہ کی شمع روشن رکھی۔ دوسری طرف آزادی کی خاطر ان سامراجی طاقتوں کے خلاف برسر پیکار رہے (اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو منور فرمائے۔) جب مقامی آبادی کی طرف سے آزادی کا مطالبہ شدت اختیار کر گیا تو حکام طبقہ نے جدید تعلیم کو اقتدار سونپ دیا۔ خلافت اسلامیہ کو چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی صورت میں آزاد کر دیا۔ ان نو آزاد مسلم ریاستوں کو اقوامِ متحدہ کی زنجیروں میں جکڑ دیا۔ عیسائی اقوام کو مسلمان آبادی پر کنٹرول کرنے کے لیے مقامی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ آج اقوام متحدہ کی آڑ میں ان پر پہلے سے زیادہ گرفت قائم ہے۔ آج ان ریاستوں کی دفاعی، سیاسی، اقتصادی، تعلیمی پالیسیوں کی تشکیل اقوام متحدہ میں ہوتی ہے جو امریکہ کی لونڈی ہے۔ امریکہ کی تمام پالیسیاں یہودی وضع کرتے ہیں۔ اب اقوام متحدہ کے روپ میں ملت اسلامیہ کو صیہونیت کے زیر سایہ کر دیا گیا۔

جہاد افغانستان میں کمیونزم کا بت پاش پاش ہو گیا تو اقوامِ متحدہ کے پانچ غاصبوں نے اسلام کو اپنا ہدف بنا لیا۔ (چین نے بھارت سے سرحدی سمجھوتہ کر لیا، دوسری طرف اسرائیل سے بھی فوجی تکنیکی مہارت سے استفادہ کرنے کا معاہدہ ہو چکا ہے۔) امریکہ اس وقت استحصالی طبقات کی پوری دنیا میں نمائندگی کر رہا ہے۔ انسانی حقوق، آزادی نسواں، اور جمہوری اصولوں کی بنا پر پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف سرد جنگ کا سرغنہ ہے۔ مذکورہ بالا مذموم مقاصد کے علاوہ ان کے جدید حربے یہ ہیں:

۱: مسلمان ممالک کے اندر مختلف جماعتوں کی قیادت میں داخل ہو کر ان میں اپنے آلہ کار بنانا، پھر ان کٹھ پتلی حکومتوں کے ذریعے اسلام کو غلط رنگ دینے کے علاوہ ایسے پُر فریب فعل کرنا جس سے اسلام کی بدنامی اور رسوائی ہو۔

۲: مسلم وغیر مسلم دانش وروں کی خدمات حاصل کر کے ساری دنیا کے مذاہب کو آپس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گڈ مڈ کر کے اس دنیا کو سیکولر دنیا میں تبدیل کرنا اسے مذہبی، سیاسی رواداری کے لبادے میں ان کو ایک سیاسی جمہوری ڈھانچہ میں ڈھال دیں۔

۳: پس ماندہ اقوام کو غیر پیداواری صورتوں (مثلاً بہبود آبادی) میں سودی قرضے دے کر معاشی طور پر کمزور کرنا پھر ان ملکوں کی ثقافت اور تعلیم کو سیکولر رخ پر تبدیل کرنا۔

۴: سرمایہ کاری اور آزادانہ تجارت کو فروغ دینا۔

۵: آزادی کے نام پر مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنا۔ قاہرہ کانفرنس اور بیجنگ کانفرنس میں منظور شدہ قرار دادیں اس کا بیّن ثبوت ہیں۔

۶: اقوام متحدہ کو ہر سیاسی کشمکش میں استعمال کرنا اور مختلف ممالک میں اقوامِ متحدہ کی چھتری لیے امریکی فوج کو داخل کرنا۔ دوسرے ممالک کے معاملات میں مداخلت، وہاں کی حکومتوں کی تبدیلی، انِ اقدامات میں شامل ہے۔

۷: اسلام کو دہشت گردی کا نام دے کر دوسرے ملکوں میں بدنام کرنا۔

اسلام امن وسکون کا داعی ہے۔ یورپ و امریکہ میں خاندانی نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ ان میں باہمی اخوت ومحبت کا رشتہ ختم ہو گیا ہے۔ وہ سکونِ قلب کے متلاشی ہیں۔ ان میں تبلیغی وفود کی محنت سے اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ اسلام کی روز افزوں ترقی سے سخت خائف ہیں۔ وہ دنیا بھر میں دہشت گردی کی وارداتیں خود کرتے ہیں۔ پھر ان کو مسلمانوں کے ساتھ مشروط کر کے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ 1989ء سے اب تک امریکہ میں دہشت گردی کے 33 واقعات ہوئے ہیں۔ ان میں سے 32 واقعات میں مقامی افراد ملوث پائے گئے۔

دراصل امریکہ دہشت گردی کر کے مسلم تنظیموں کے فنڈ منجمد کر رہا ہے تاکہ اسلام کی اشاعت رک جائے۔ جبکہ یہودیوں کی بے شمار تنظیمیں جن کی دہشت گردی مسلمہ ہے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی بلکہ ان سے چشم پوشی کر لی۔

تیسری دنیا کے ممالک کے سربراہوں کا فرض ہے کہ وہ اقوامِ متحدہ کے اجلاس میں بانگ دہل آواز اٹھائیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱: امریکہ اپنے وفاق میں شامل ریاستوں کو آزاد کردے، یا ون ووٹ فارون کنٹری One Vote For One Country کی بنیاد پر اقوام متحدہ کے فیصلے کثرت رائے پر کروائے۔

۲: امریکہ، یورپی ممالک اپنے اپنے ملکوں میں دفائی وجوہری ہتھیاروں کے پلانٹوں کو سیل کردے۔ بصورت دیگر کسی ملک کو دفائی صنعت میں خود کفیل ہونے کی پاداش میں دہشت گرد نہ کہا جائے۔ نہ ہی اس کے خلاف اقتصادی پابندی عائد کی جائے۔

۳: مذہبی رواداری کا نعرہ ترک کردے یا یورپ وامریکہ میں اسلامی تشخص اپنانے والے پر کسی قسم کی پابندی عائد نہ کی جائے۔

۴: ایٹمی دھاکہ اگر مستقل ممبر بننے کے لیے ضروری ہے تو مسلمانوں اور دیگر پس ماندہ اقوام پر ایٹمی توانائی کے حصول میں دیوارِ چین حائل نہ کی جائے۔

آخر میں ہفت روزہ ''تسخیر'' لاہور میں شائع ہونے والی رپورٹ کا اقتباس پیش خدمت ہے:

''دوسری جنگ عظیم کے بعد دو کروڑ 20 لاکھ سے زائد افراد ہلاک کیے جا چکے ہیں جن میں سے 84 فیصد سویلین تھے جبکہ جنگوں کے نتیجے میں بے گھر ہونے والوں کی تعداد 4 کروڑ 20 لاکھ تھی۔ جنگوں میں لقمہ اجل بننے والوں اور مہاجرت کی زندگی پر مجبور ہونے والوں میں سب سے زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے۔''

یہ سب کچھ مجلس اقوام متحدہ کی موجودگی میں ہوا جو امن عالم کے لیے قائم کی گئی تھی۔

۵: ایسی اقوام متحدہ جو صلیبیوں کے حقوق کی نگہباں ہو۔ جس کے پالیسی ساز یہودی ہوں اسلام اور مسلمانوں کو ٹھیس پہنچانا جن کا وطیرہ ہو۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی ممالک ایسی اقوام متحدہ سے قطع تعلق کرلیں۔

گھاگ دشمن امریکہ ہمیں ہڑپ کرنے کے لیے بہانوں کا متلاشی ہے۔ ایک طرف تبلیغی وفود دنیا کے دور دراز علاقوں میں جا کر عملی دعوت کا نمونہ پیش کر رہے ہیں تو اس سے غیر مسلم لوگ جو مغربی تہذیب وتمدن سے بیزار ہو چکے ہیں اسلام قبول کر کے سکونِ قلب کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف مغربی مفکرین یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی حدود و تعزیرات پر عمل کیے بغیر چوری، ڈکیتی، زنا اور قتل و غارت پر قابو نہیں پایا جا سکتا۔

مختلف اسلامی ملکوں میں امارت اسلامیہ کے قیام کے لیے پر امن جدوجہد جاری ہے جس سے مغربی دنیا بالخصوص امریکہ خائف ہے۔ لیکن وہ دعوت و عزیمت کا پرچم بلند کیے ہوئے ہیں۔

وہ دن دور نہیں جب اسلامی ملکوں میں اسلامی قانون کی حکمرانی ہوگی۔ جب ہر اسلامی ریاست میں امارت اسلامیہ قائم ہوگی تو اسلامی امارت مل کر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کے لیے علامہ محمد اقبال کے خواب کی تعبیر کو سچ کر دکھائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ جمال الدین افغانی، مفتی محمد عبدہ، اور شاہ فیصل کی سرگرمیوں کی عملی پیش رفت ہوگی، جس کے اولین مقاصد یہ ہوں گے:

۱: خلافت اسلامیہ دفاع، خارجہ، اقتصادیات، مواصلات اور ذرائع ابلاغ کے شعبوں میں خود مختار ہونا۔

۲: امارات اسلامیہ کے مابین تنازعات کا فیصلہ کرنا۔

۳: خلافت میں شامل کسی ریاست پر دشمن کی طرف سے حملہ ہو تو اس کا دفاع کرنا۔

۴: عالمی پالیسی میں مظلوم اقوام کی حمایت کرنا جبکہ ظالم اور غاصب اقوام کی مخالفت کرنا۔

۵: غریب پس ماندہ اسلامی ملکوں کی اقتصادی خوشحالی کی حتی المقدور کوشش کرنا۔

۶: خلافت اسلامیہ کو ہر قسم کے جدید اسلحہ سے لیس کرنا۔ ایٹمی دھماکہ کر کے شامل اکائیوں کا تحفظ کرنا۔

۷: ماسوائے شرعی معذور کے تمام مسلمانوں کو دفاعی تربیت دینا۔ ☆

☆ طبع ہفت روزہ "تسخیر" یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء۔

☆ طبع پندرہ روزہ المنبر، فیصل آباد، مارچ ۱۹۹۶ء۔

☆ طبع ماہنامہ الفاروق کراچی، ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ۔

☆ طبع الاعتصام، ۸ مارچ ۱۹۹۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقوامِ متحدہ صہیونی ادارہ ہے

عراقی سات برس سے اقوامِ متحدہ کی پابندیوں کے باعث خوراک اور ادویات کی قلت کا شکار ہیں۔ اور 400 عراقی بھوک اور بیماری سے نڈھال ہو کر تڑپ تڑپ کر مر رہے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق 5 لاکھ عراقی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ ان سنگین حالات کے باوجود امریکہ، برطانیہ عراق کی رہی سہی فوجی واقتصادی قوت کو تباہ کرنے کے لیے پَر تول رہے ہیں۔ لیکن امریکہ کا پیمانہ انصاف کے تقاضوں کے بالکل برعکس ہے۔ عراق کو جن ایٹمی ہتھیاروں کی بنا پر سزا دی جا رہی ہے۔ برطانیہ کے چینل 4 نیوز کے دعویٰ کے مطابق ان کیمیائی اور بیالوجیکل ہتھیاروں کی تیاری میں خود امریکہ نے عراق کی مدد کی تھی۔ اس کے برعکس اسرائیل کو انھی جرائم کی بناء پر کچھ بھی نہیں کہا جا رہا۔ وہ پہلے بھی اقوامِ متحدہ کی قرار دادوں کی خلاف ورزی کر چکا ہے۔ اب بھی نہایت ہٹ دھرمی سے فلسطین کے علاقے میں کئی یہودی بستیاں تعمیر کر رہا ہے اور دنیا بھر کے یہودیوں کو فلسطین کے علاقے میں آباد کرنے کی مہم جاری ہے۔ یہودی خوش فہمی میں اپنے مسیح کے لیے حالات سازگار کر رہے ہیں جب کہ حقیقت میں اسرائیل دجالی فتنہ کی آماجگاہ بن چکا ہے۔

او۔ آئی۔ سی کو معرضِ وجود میں آئے ہوئے ربع صدی سے زائد کا عرصہ گزر گیا۔ اس کے آج تک آٹھ سربراہ اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔ لیکن نہ مسلم حکومتوں کے مابین پائیدار اتحاد کی طرف کوئی پیش رفت ہوئی اور نہ ہی اُن کے استعماری قوتوں کے جنم کردہ جغرافیائی تنازعات ختم ہو سکے۔ اگر او۔ آئی۔ سی مؤثر ادارہ ہوتا تو ایران، عراق اور خلیجی جنگ کی نوبت نہ آتی اور افغانستان کے مجاہدین خانہ جنگی کا شکار نہ ہوتے۔ اگر او۔ آئی۔ سی بااختیار ادارہ ہوتا تو بوسنیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البانیہ، برما، چیچنیا اور کشمیر میں مسلمانوں کا قتلِ عام نہ کیا جاتا۔ او۔ آئی۔ سی ان غاصبوں کے خلاف فوجی قدم اٹھانے یا اقتصادی بائیکاٹ کرنے کی قوت سے محروم کیوں ہے؟

اس لیے کہ

او۔ آئی۔ سی کو متحرک وفعال بنانے والوں کو خفیہ دہشت گردی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

اور او۔ آئی۔ سی میں شامل ممالک مجلس اقوامِ متحدہ کے دستور کے پابند ہیں۔

جس کی باگ ڈور چابک دست ریفری یہودی قوم کے پاس ہے۔

یہودی اپنے قومی منشور کو عملی جامہ پہنانے کے لیے دن رات کوشاں ہیں۔ انہوں نے نصاریٰ سے مسیحی تعلیم کی روح سلب کرلی۔ اب عیسائیت گرجا گھروں میں چند رسومات تک محدود ہو کر رہ گئی ہے اور نصاریٰ کی اکثریت کو شراب، شباب اور کباب کا عادی مجرم بنا دیا ہے۔ اور سود خور بنا کر اپنی صف میں شامل کرلیا ہے۔ یہودی پریس نے صلیبی جنگوں کے واقعات کو مخصوص رنگ میں پیش کر کے مسلمانوں کے خلاف نصاریٰ سے گٹھ جوڑ قائم کرلیا۔

یہودی، امریکہ و یورپی ممالک میں سرمایہ دارانہ نظام کی وجہ سے اُمورِ حکومت پر چھائے ہوئے ہیں۔ ان ممالک میں سیاسی لیڈران چاہے اپوزیشن میں ہوں یا صاحب اقتدار۔ وہی لائحہ عمل اختیار کرتے ہیں جو ان کو پس پردہ یہودی قوت سے اشارہ ملتا ہے کیونکہ الیکشن میں سرمایہ وہی فراہم کرتے ہیں۔ مزید براں یہودیوں نے ریاست پر براہِ راست قبضہ کرنے کے سرمایہ درانہ نظام کے برعکس سوشلزم کا نظریہ پیش کیا۔ جس کے ذہنی قائدین یہودی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بالشویک انقلاب کے بعد یہودیوں نے حکومت کی مشینری پر قبضہ کرلیا۔

مولانا ظفر احمد انصاری امت مسلمہ کو باخبر کرتے ہیں:

''یہودی پروٹوکول میں ترکی کی خلافت ختم کرانے کا اور اسرائیل کے قیام کا منصوبہ بھی مذکور ہے۔ ان میں پورے کرۂ ارض پر قابض ہونے کا تفصیلی نقشہ موجود ہے۔ اقوامِ متحدہ کی تشکیل اسی نقشہ کے مطابق عمل میں آئی۔ یہ اقوام متحدہ جس سے آپ اَن گنت امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ اصل میں یہودیوں کے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والا ایک عالمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادارہ ہے۔ اس ادارہ کی تقریباً تمام ایجنسیاں صہیونیت کا آلۂ کار ہیں۔ یہودی قوم اسی عالمی ادارے کے ذریعے اپنے خوابوں کو حقیقت کا روپ دینا چاہتی ہے۔ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں۔ یہودی اکابرین نے اپنی تحریروں میں اس حقیقت کی طرف کئی بار اشارے کیے ہیں۔ نیویارک کے ایک مشہور یہودی قانون پیشہ ہنری کلین نے 1948ء میں ''صہیون دنیا پر حکمران ہیں'' Zions Rule The World کے زیرعنوان جو کچھ لکھا تھا اس میں سے ایک مختصر سا اقتباس پیش کرتا ہوں:

The United Nation is Zainism. It is the Super government mentioned many times in the Protocols of the Learned Elders of Zoins promlgated between 1897 - 1905.

اقوامِ متحدہ صہیونیت ہے۔ یہ وہی بالادست حکومت ہے جس کا ذکر کئی بار جلیل القدر صہیونی اکابرین کے پروٹوکول میں آیا ہے جو 1897ء اور 1905ء کے درمیان مرتب کیے گئے تھے۔

اس عالمی ادارے کے علاوہ اور بے شمار خفیہ تنظیمیں صہیونیت کے لیے کام کر رہی ہیں اور ان کے کام کرنے کا انداز اتنا ماڈرن اور سائنٹیفک ہے کہ ہر ملک کے دماغ ان میں شریک ہو جاتے ہیں۔ فری میسن خفیہ تحریک ہی کو لیجیے۔ یہ تحریک سو فیصد یہودی دماغ کی پیداوار ہے اور اس کے تمام ارکان شعوری یا غیر شعوری طور پر یہودیوں کی عالمی حکمرانی کے لیے کام کر رہے ہیں۔'' (ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ لاہور، نومبر 1966ء)

یو۔ این کے اہم عہدے دار کون؟

اقوامِ متحدہ کے اہم ترین عہدوں پر یہودی فائز ہیں۔ بشارت خان دہلوی کی رپورٹ حاضر خدمت ہے:

''اقوامِ متحدہ پر یہودیوں کے تسلط کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اقوامِ متحدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دس انتہائی اہم اداروں میں ان کے اہم ترین عہدوں پر 73 یہودی فائز ہیں۔ اقوام متحدہ کے صرف نیویارک کے دفتر میں بائیس شعبوں کے سربراہ یہودی ہیں اور یہ سب کے سب انتہائی حساس شعبے ہیں جو اس بین الاقوامی تنظیم کی پالیسیاں مرتب کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر یونیسکو (Unesco) میں نو شعبوں کے سربراہ یہودی ہیں۔ آئی۔ ایل۔ او (I.L.O) کی تین شاخیں یہودی افسران کی تحویل میں ہیں۔ ایف۔ اے۔ او (F.A.O) کے گیارہ شعبوں کی سربراہی یہودیوں کے پاس ہے۔ عالمی بنک (World Bank) میں چھ اور انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (I.M.F) میں نو شعبوں کے سربراہ وہ لوگ ہیں جن کا تعلق یہودیوں کی عالمی تنظیم سے ہے۔ یہ تمام عہدے جو یہودیوں کے پاس ہیں، انتہائی اہم اور حساس ہیں اور یہ لوگ ان کے ذریعے تمام بین الاقوامی امور پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بے شمار یہودی اور ان کے گماشتے ہر ہر شعبہ میں موجود ہیں۔ ذرا اندازہ لگایئے کہ اگر یہ افراد کسی مرکزی تنظیم کے زیر اثر کام کر رہے ہوں تو وہ عالمی سیاسیات، معاشیات اور مالیات کا رخ جس سمت چاہیں موڑ سکتے ہیں۔ اور بعینہٖ یہی کام ہے جو وہ سرانجام دے رہے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو یہ معلوم ہو کر حیرت ہوگی کہ دنیا کے تمام ممالک میں یہودیوں کی خفیہ تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ بہت سے ملکوں میں انہیں اپنی علیحدہ کوئی تنظیم قائم کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ چونکہ ان کے اپنے آدمی خفیہ طور پر ان ملکوں میں اہم مناصب پر تعینات کروائے جا چکے ہیں جہاں بیٹھ کر وہ ہر وہ کام کروا سکتے ہیں جس کی انہیں ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر بدنام زمانہ سی۔ آئی۔ اے (C.I.A) ان کے انگوٹھے کے نیچے ہے جسے براہِ راست اسرائیل سے ہدایت ملتی ہیں۔'' (ضرب مومن، جلد:۳، شمارہ: ۱۵)

یہودیوں کا وطیرہ رہا ہے کہ انسانیت کو نورِ ہدایت سے دور رکھا جائے۔ چنانچہ یہودی ادارہ اقوام متحدہ نے اسلام کو انسانی خود ساختہ مذہب ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ہے لیکن اسلامی ممالک میں کسی ممبر ملک نے اس کا نوٹس تک نہیں لیا۔ مفتی حماد کا سنسنی خیز انکشاف ملاحظہ فرمائیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن وسنت کے خلاف اقوام متحدہ کی ہرزہ سرائی:

اقوام متحدہ کے اہم ادارے ''یونیسکو'' نے اسلام کی بنیادوں پر جس انداز سے غلیظ اور خطرناک حملے کیے ہیں وہ ہماری ایمانی غیرت اور دینی حمیت کو جھنجھوڑنے کے لیے کافی ہیں۔

''یونیسکو'' نے انسانی، علمی وثقافتی ارتقاء کی تاریخ کے موضوع پر ایک ضخیم کتاب شائع کی ہے۔ اس کی جلد نمبر ۳ اور باب نمبر ۱۰ میں ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھا ہے:

۱: اسلام کوئی مستقل مذہب نہیں۔ یہ یہودیت، نصرانیت اور مجوسیت سے مرکب ایک مذہب ہے۔

۲: عربی لغت (گرائمر) کے اعتبار سے قرآن ایک گھٹیا اور گرا ہوا کلام ہے۔

۳: مسلمانوں کے پاس جو احادیث موجود ہیں وہ سب من گھڑت ہیں۔ مسلمانوں نے ان احادیث کو اپنے نبی کے بہت عرصے بعد خود گھڑا اور پھر انہیں اپنے نبی کی طرف منسوب کیا۔

۴: مسلم قانون دانوں نے ''فقہ اسلامی'' کے نام سے جو قانون مرتب کیا یہ روم وفارس، توراۃ اور گرجا گھر کے قوانین کی مدد سے تیار کیا گیا۔

۵: اسلامی معاشرہ میں عورت کی کوئی قیمت ہی نہیں۔

۶: اسلام نے جزیہ اور خراج کے ذریعے اپنے مخالفین کو دہشت زدہ کیا۔

(مجلّہ تمدن اسلامی، ص: ۵۰۸، جلد نمبر ۴۴، عدد ۷ (۱۹۷۷ء)

یہ سب کچھ کھلم کھلا اقوامِ متحدہ کی سرپرستی میں ہو رہا ہے تو اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہے کہ یو این یہودی مفادات کا علمبردار بلکہ ٹھیکے دار ہے۔ اس غلیظ تحریر سے اس دعویٰ کی بھی تصدیق ہو جاتی ہے کہ اقوام متحدہ کے ادارہ ''یونیسکو'' کے نو اہم عہدیدار اور سربراہ یہودی ہیں۔'' (ضربِ مومن ۱۷ رمضان ۱۴۱۸ھ)

مسلم ممالک استعماری قوتوں کی غلامی سے خلاصی پا کر یہودی سپر گورنمنٹ اقوامِ متحدہ کے رکن بن کر مفلوج ہو کر رہ گئے ہیں۔ اب وہ یو۔ این کے دستور قانون اور ضابطوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئینی طور پر مقلد ہیں۔ اس لیے وہ اقوامِ متحدہ کے دہرے معیار، منافقانہ کردار اور مسلم کش پالیسی پر تنقید نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انہیں فوجی کارروائی یا اقتصادی بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی پچاس سالہ کارگزاری کا جائزہ لیں تو آپ بخوبی اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ کرۂ ارض خصوصاً مسلم دنیا میں یہودی پروٹوکول کی پیش قدمی تیزی سے جاری ہے۔

یہودیوں کی تعلیم وتربیت میں علوم معاشیات کو اعلیٰ درجہ حاصل ہے۔ وہ معاشی جنگ کے ذریعے اپنا سکہ جما رہے ہیں۔ دنیا کے بیشتر ممالک ان کے رحم وکرم پر ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے مالیاتی اداروں نے غیر پیداواری شعبوں میں سودی قرضے دے کر اسلامی دنیا کو اقتصادی بحران میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہمارا حکمران طبقہ اس معاشی بحران پر قابو پانے کے چکر میں یہودی کمپنیوں اور اداروں کا طواف کرتا ہے۔ ان پر کٹھن حالات میں اقوامِ متحدہ کی اسلام دشمن پالیسی پر عمل درآمد کے لیے لیس سر کہتے جاتے ہیں۔ کیونکہ مسلم سربراہوں کو اقتدار عزیز ہے نہ کہ اسلام۔ چنانچہ امت مسلمہ تہذیبی وثقافتی لحاظ سے غلام بن چکی ہے اور مسلم حکمران سیاسی طور پر بے بس۔ یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ ’’ہم نے دنیا کو اس بری طرح جکڑ رکھا ہے کہ اگر کوئی حکومت ہمارے خلاف اقدام کے لیے سوچے گی بھی تو وہ اقدام کرنے سے اس لیے معذور ہوگی کہ اس سے خود اس کے بہترین مفادات پر آنچ آتی ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم بہت ہی طاقتور ہیں اور...... ہم شاہ گر بھی ہیں اور شاہوں کا سہارا بھی۔‘‘

جمہوری نظام میں آزادی، مساوات اور اخوت کا پرچار کیا جاتا ہے جب کہ یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ ’’زمانہ قدیم میں سب سے پہلے وہ ہم تھے کہ دنیا کو دھوکا دینے کے لیے آزادی، مساوات اور اخوت کا نعرہ لگایا اور پھر وقت کے احمق اس چکمے میں پھنس گئے اور رٹائے ہوئے طوطوں کی طرح آزادی، مساوات اور اخوت کی اس طرح رٹ لگائی کہ اس سے دنیا کی وہ خوشحالی جو معاشرہ میں فرد کی آزادی کی ضمانت تھی رخصت ہوگئی۔‘‘ (منہاج القرآن، جنوری ۱۹۹۷ء)

جب کہ جمہوری نظام سرمایہ دارانہ نظام کو تقویت دیتا ہے۔ اسی لیے یہودی سرمایہ دارانہ نظام نے مسلم ممالک میں مضبوطی سے پنجے گاڑ لیے ہیں۔ کیونکہ جمہوریت اور سرمایہ کا وجود ایک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس ملک میں جمہوری نظام رائج نہ ہو یا ہنگامی حالات میں معطل ہوجائے تو اقوامِ متحدہ کے مالیاتی ادارے اس کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کرتے ہیں۔

صہیونی مسلمانوں کو قطعاً یہ نہیں کہتے کہ تم اسلام کو چھوڑ کر یہودیت قبول کرلو کیونکہ کوئی بھی کلمہ گو مسلمان اسلام چھوڑ کر یہودیت قبول نہ کرے گا۔ اسی لیے یہودیوں کی مکارانہ پالیسی یہ ہوتی ہے کہ وہ مذہب سے بیزار کر کے اس کو سیکولر بناتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے ہر ملک میں اُن کی فری میسن لاج قائم ہیں۔

جب درسی نصاب میں شراب میں راحت، خنزیر کی تعریف، برہنہ حالت کا تصور اور نکاح سے قبل تین سالہ شادی کے معاہدہ کی تعلیم دی جائے تو ایسی پود میں اسلامی روح بسیرا کرسکتی ہے؟ قطعاً نہیں۔ یہ خرمستیاں جو یورپ وامریکہ کی یونیورسٹیاں انجام دیتی تھیں اب اسلامی ملکوں کے خودمختار تعلیمی ادارے جانشینی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ یہودی پروٹوکول کی پیش قدمی نہیں تو اور کیا ہے؟

یہودی پروٹوکول میں ہے کہ ہمارے لیے یہ ناگزیر ہوگیا ہے کہ ہم تمام مذاہب اور ادیان کی جڑیں کھود دیں اور لوگوں کے دل ودماغ سے خدا کا تصور، اس کی روح اور معانی نکال کر پھینک دیں اور اس کی جگہ صرف مادی معاملات اور مادی ضروریات سے اس کے دماغ کو پُر کردیں۔'' (ماہنامہ چراغ راہ کراچی، فروری ۶۷ء)

آج کی دنیا میں پریس عظیم قوت ہے جو یہودیوں کے قبضہ میں ہے۔ صہیونیوں نے پریس کی قوت سے پس پردہ رہتے ہوئے سارے عالم پر اثر انداز ہونے کی قوت حاصل کرلی ہے وہ چاہیں تو رائی کو پہاڑ بنادیں۔ چاہیں تو کوہ ہمالیہ کو نظروں سے اوجھل کردیں جس طرح ایک امریکی کے قتل کو اور توہین رسالت کے کیس کو پوری دنیا میں انسانی حقوق کا مسئلہ بنادیا۔ لیکن افغانستان میں ہزاروں بے گناہ طالب علموں کے قاتلوں کو پریس سے غائب کردیا۔ یہ پریس کا کرشمہ ہے کہ امریکہ میں نابینا عالم دین عمر عبدالرحمٰن پر دہشت گردی کا مقدمہ قائم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کے جیل میں اذیتیں دی جائیں۔ مگر فلسطینیوں اور کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم پر مغربی ذرائع ابلاغ خاموش تماشائی بن جائیں۔

یہودی اسلام کے ازلی دشمن ہیں۔ ان سے ملت اسلامیہ کی بھلائی کی توقع رکھنا سب سے بڑی حماقت ہے۔ ظہورِ اسلام سے انیسویں صدی عیسوی تک یہودیوں کی اسلام دشمنی کے واقعات جو مختلف کتب میں بکھرے پڑے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان واقعات کو مربوط انداز میں ''یہودیوں کا تاریخ اسلام میں منفی کردار'' کے تحت قلمبند کیا جائے۔ بیسویں صدی عیسوی میں یہودی منشور کی روشنی میں عالمی سطح پر تسلط جمانے کے اقدامات کو ''یہودی پروٹوکول کی پیش قدمی'' کے تحت مرتب کیا جائے اور عام کیا جائے۔ جس میں اقوام متحدہ کی آڑ میں اقتصادیات پر تسلط، پریس پر کنٹرول، اخلاقی و مادی تباہی کے سامان تیار کرنے اور خفیہ تنظیموں کی سرگرمیوں کو عالمی حالات وواقعات کے تحت صہیونی سرگرمیوں کو بے نقاب کیا جائے۔ اہم جگہوں پر سیمینار منعقد کر کے فارغ التحصیل طلباء، علماء اور صحافیوں کو یہودی خباثتوں سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ عوام الناس کو یہودیوں کی ریشہ دوانیوں سے بروقت مطلع کرتے رہیں۔

یہودی کمپنیوں کی مصنوعات کا استعمال ہماری روزمرہ زندگی کا معمول بن چکا ہے وہ ہماری دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ ان کا بائیکاٹ کرنے کی مہم چلائی جائے۔

عالمی مالیاتی ادارے کے چارٹر میں ایسی ترمیم کی جارہی ہے کہ آئی ایم ایف کو مقروض ممالک کے قومی ومقامی قوانین کی منسوخی کا اختیار مل جائے گا۔ جب کہ یہ اقدام خود مختاری پر خط تنسیخ کھینچنے کے مترادف ہوگا۔ چنانچہ مسلم حکومتوں کو مجبور کیا جائے کہ آئندہ اقوام متحدہ یا کسی غیر مسلم ملک سے سودی قرضہ نہ لینے کا آئینی بل پاس کریں۔

یہودیوں نے سرمایہ دارانہ نظام اور سوشلزم کے متضاد نظریات پیش کر کے سیاسی سطح پر اپنا وجود برقرار رکھا ہوا ہے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب ہٹلر کے پے در پے حملوں سے روسی فوجوں کے حوصلے پست ہوگئے تھے تو اشتراکی نظام کے سب سے بڑے دشمن ملک

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امریکہ نے روس کو بچانے کے لیے فوری اقدام کیوں کیا تھا؟ اسی طرح جب سفید سامراج کی کوششوں سے اسرائیل کی ریاست قائم ہوئی تو سرخ سامراج نے اس ریاست کو تسلیم کرنے میں پہل کیوں کی؟ ماضی قریب میں جب مسلم مجاہدین نے افغانستان سے روسی فوجوں کو دریائے آمور کے پار دھکیل دیا تو نکسن اور گورباچوف نے فوری طور پر آپس میں معاہدہ کر کے اسلام کے خلاف مشترکہ پالیسی اپنانے پر کیوں اتفاق کرلیا؟

اٹل حقیقت ہے کہ سرخ وسفید سامراج نے یہودیوں کو تحفظ فراہم کیا ہے بلکہ ان کے بھیانک منصوبوں کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ چنانچہ اسلامی ممالک اپنی بقاء کے لیے کسی ایک بلاک سے وابستہ ہونے کے بجائے آپس میں اتحاد قائم کریں کیونکہ ملت اسلامیہ کی بقا اتحاد میں مضمر ہے جبکہ اتحاد کی بنیاد کتاب وسنت ہے۔ چنانچہ یہودی نظریات مستعار لینے کی بجائے اسلامی دنیا میں قرآن وحدیث کی روشنی میں سیاسی، اقتصادی اور سائنسی سطح پر انقلابی اقدام کیے جائیں جو یہودی پروٹوکول کی پیش قدمی کے سامنے آہنی دیوار بن جائیں۔

خلافت اسلامی ورثہ ہے:

ہمارے اسلاف نے اللہ ذوالجلال کی عبادت، محمد عربی ﷺ کی اتباع اور امیر المومنین کی اطاعت کو اپنا شعار بنایا تو درند چرند نے اُن کی آواز پر لبیک کہی اور دریا پہاڑ ان کی راہ میں حائل نہ ہو سکے۔ یہی طرزِ عمل مسلمانوں کی عظمت کا راز تھا جس کو ہم نے بھلا دیا۔ آج دنیا کے مختلف علاقوں میں مسلمان جان کے نذرانے دے کر اپنے اسلاف کی تاریخ دہرا رہے ہیں۔ اگر وہ ایک خلیفہ کی اطاعت میں دعوت وجہاد کا فریضہ سرانجام دیتے تو کرۂ ارض میں امن وسلامتی کا پرچم لہراتا۔ جب تک خلافت کا ادارہ قائم رہا تو مسلمانوں کی عظمت کا سورج چمکتا رہا۔ حتیٰ کہ خلافت کے آخری دور میں بھی صلاح الدین ایوبی کی للکار یورپ میں تہلکہ مچا دیتی تھی اور بحیرہ روم کی نیلی سطح پر کسی قوم کا جہاز مسلمانوں کی اجازت کے بغیر ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ مگر یہود ونصاریٰ کی سازش سے خلافت کی جگہ مغربی جمہوریت نے سنبھال لی تو مسلمانوں میں نسلی ولسانی اختلافات نے شدت اختیار کرلی تو خلافت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامیہ پچاس سے زائد خود مختار ریاستوں میں بٹ کر رہ گئی۔ تا حال یہ سلسلہ جاری ہے۔ مزید برآں اقوام متحدہ کا ادارہ معرضِ وجود میں آیا تو ملت اسلامیہ میں احیائے خلافت کا احساس تک مٹ گیا۔

اسلامی دنیا کے گوشہ گوشہ میں برصغیر کے محمد علی جوہر برادرانؒ کی طرح تحریک خلافت کو ازسر نو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کی سرگرمیوں کا ایک ہی مقصد ہو۔ یعنی

''خلافت شوکتِ اسلام کا نشان ہے۔'' اور ''اقوامِ متحدہ یہودی منشور کا ترجمان ہے۔''

تا کہ ہر مسلم گھرانہ کے بچوں، بوڑھوں اور عورتوں میں یہودیوں سے نفرت اور خلافت کے لیے جان قربان کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

خلافت کی تعریف کیا ہے؟ علامہ ابن خلدون مقدمہ میں لکھتے ہیں:

انه نيابة عن صاحب الشريعة في حفظ الدين وسياسة الدين .

''بلاشبہ خلافت دین کی حفاظت اور دنیا کی سیاست (راہنمائی) میں صاحب شریعت ﷺ کی طرف سے نیابت ہے۔''

مسجد کا امام معصوم نہیں لیکن امامت کا اعزاز اُسے منکرات سے بچاؤ کے لیے ڈھال کا کام دیتا ہے۔ اسی طرح خلافت کی ذمہ داری خلیفہ کو احساس دلاتی ہے کہ وہ ڈکٹیٹر اور بے لگام حکمران نہیں بلکہ امامِ کائنات ﷺ کا نائب اور جانشین ہے۔

تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ عالم اسلام کی یک جہتی کے لیے ایک خلیفہ کا مقرر کرنا اہم فریضہ ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے دَور میں خلیفہ کی وفات کے بعد اہم امور کو مؤخر کر کے اپنے لیے نئے خلیفہ کے تقرر کو اوّلیت دی۔

قرآن وسنت کے احکام قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ قیامت تک ہماری راہنمائی کے لیے سرچشمہ ہیں۔ ربّ ذوالجلال کا ارشاد ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْ ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ۝﴾

(نور: 55)

''اللہ نے وعدہ کرلیا ہے ان سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ انہیں زمین میں ضرور خلافت دے گا۔ جیسی ان سے پہلے لوگوں کو دی اور اُن کے لیے ضرور جما دے گا اُن کا دین جو اُن کے لیے پسند فرمایا اور انہیں اُن کے خوف کے بعد امن دے گا۔ وہ میری عبادت کریں، کسی چیز کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کریں تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔''

آج بھی امت مسلمہ کے اہل اختیار اور اہل حل وعقد لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اقوام متحدہ سے بائیکاٹ اور احیائے خلافت کے لیے اپنی ذمہ داری کا احساس کریں۔ مکی دور کی طرح توحید پر قائم رہیں اور مدنی دور کی مانند دشمنانِ اسلام کے خلاف ہمہ وقت کمر بستہ رہیں۔ تب وہ اللہ کی آیت کا مصداق بن کر خلافت کے حق دار بن سکتے ہیں۔ ☆

☆ طبع ہفت روزہ ''الاعتصام'' ۸ مئی ۱۹۹۸ء۔ المنبر فیصل آباد ۲۸ اپریل تا ۲۷ مئی ۱۹۹۸ء۔

☆ ماہنامہ الفاروق کراچی صفر ۱۴۱۹ھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احیائے خلافت کے جامع اصول وضوابط

ملت اسلامیہ کے تمام مسائل کا واحد حل خلافت اسلامیہ کے قیام میں مضمر ہے۔ جب تک اسلامی دنیا میں شریعت اسلامیہ نافذ کر کے نظریاتی ہم آہنگی قائم نہ کی جائے اس وقت تک خلافت کا خواب ادھورا رہے گا، شرعی حکومت قائم کرنے کے لیے مسلمانوں کے فکر وتدبر اور کردار کی اصلاح ضروری ہے تاکہ معاشرہ صحیح معنوں میں اسلامی خطوط پر استوار ہو سکے۔

ملت اسلامیہ کے مجاہدین نہایت کٹھن حالات میں استعماری قوتوں کی عسکری یلغار کے سامنے سینہ سپر رہے اور اسلام کی شمع روشن رکھی اور کفار کو ہزیمت اٹھانا پڑی اور میدان کارزار سے بھاگ کھڑے ہوئے، پھر انہوں نے مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنے کے لیے فکری یلغار کا راستہ اختیار کیا۔

روس اور امریکہ کے درمیان فکری جنگ جاری رہی۔ اس سرد جنگ کے دوران سرخ وسفید سامراج نے سوشلزم اور جمہوریت کو دوسرے ممالک، خصوصاً اسلامی دنیا میں برآمد کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ اس طرح مسلم دانش وروں نے مادی ترقی کی خاطر سوشلزم اور جمہوریت کو مشرف بہ اسلام بنانے کی پالیسی اپنا لی اور اسلامی سوشلزم اور اسلامی جمہوریت کی اصطلاحات وضع کی گئیں جس کے نتیجہ میں اسلامی دنیا دو متصادم نظریات میں محدود ہو کر رہ گئی۔

سوشلزم اسلام کے خلاف باغیانہ نظام تھا جو جہاد کی ٹھوکر سے دم توڑ گیا، لیکن جمہوریت اسلام کے خلاف منافقانہ طرز عمل ہے۔ اس کی جڑیں اکثر اسلامی ملکوں میں پھیل چکی ہیں۔ مجبوراً دینی جماعتیں انتخابی طریقہ کار اپنا کر اسلامی حکومت قائم کرنے کے لیے دن رات کوشاں رہی ہیں۔ اسلامی ریاستوں کو استعماری قوتوں سے آزادی حاصل کیے ہوئے طویل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرصہ گزر گیا مگر تا حال جمہوری طریقہ کار سے شرعی حکومت قائم نہ ہو سکی، بلکہ علمائے کرام اور مشائخ عظام کا وقار مدہم پڑ گیا۔

اسلامی دنیا کی ہر ریاست میں ایسی تحریکیں موجود ہیں جو انتخابی سیاست میں حصہ لیے بغیر قرآن وسنت کی بالادستی اور امت مسلمہ کی بیداری کے لیے اصلاحی یا انقلابی طریقہ میں اختلاف کی بناء پر ایک دوسرے سے الگ تھلگ سرگرم عمل ہیں۔ سنگین حالات کے تحت ایسی مخلص قیادت کی اشد ضرورت ہے جو ان مختلف تنظیموں کو آپس میں تحریک احیائے امت میں مربوط ومنظم کرے اور سب تحریکوں کو ایک متفقہ امیر کی قیادت پر متفق کرے، تمام تنظیموں کے امراء کے مشورہ سے اہل افراد کی مجلس شوریٰ تشکیل دی جائے اس طرح مشائخ عظام، علمائے کرام، صحافی ودانشور احباب عظیم مقصد کے حصول کے لیے ایک تحریک کے پرچم تلے متحد ہو جائیں، اور تحریک ریاستی حدود میں محمدی انقلاب برپا کرنے کے لیے اصلاح نفس، اصلاح معاشرہ اور اصلاح حکومت کے لیے متفقہ لائحہ عمل اختیار کریں۔

اسلامی دنیا کے حکمران اقوام متحدہ کی زنجیر میں اس طرح جکڑے ہوئے ہیں کہ وہ اس کی منظوری کے بغیر اپنے ملک کی سیاسی، دفاعی، تعلیمی، صنعتی اور اقتصادی پالیسی وضع نہیں کر سکتے۔ اقوامِ متحدہ کی باگ ڈور یہودیوں کے قبضہ میں ہے۔ یہودی قوم سے ملت اسلامیہ کی فلاح کی توقع رکھنا احمقانہ فعل ہے اس لیے تحریک مسلمانوں میں اقوام متحدہ سے نفرت اور خلافت اسلامیہ کے قیام کے لیے سازگار فضا قائم کرے۔ رابطہ عالم اسلامی، موتمر عالم اسلامی ودیگر اسلامی ممالک سرگرم جماعتوں سے رابطہ قائم کر کے خلافت اسلامیہ کے قیام کے لیے متفقہ لائحہ عمل اختیار کریں جس کو اسلامی ممالک کی سربراہ کانفرنس او۔ آئی۔ سی کے اجلاس میں پیش کیا جائے اور اسلامی سربراہوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے میں سے کسی اہل تر کو خلیفہ منتخب کر لیں۔ خلافت قائم کر کے یہودی ورلڈ آرڈر کے ناپاک عزائم خاک میں ملا دیں اور رب کی زمین پر رب کی وحدانیت کا پرچم بلند کر کے خاتم النبیین ﷺ کی اس پیشین گوئی کا مصداق بن جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے سامنے اس طرح سمیٹ دیا کہ میں مشرق ومغرب بیک وقت دیکھ رہا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور میری امت کی حدودِ مملکت وہاں تک جا پہنچیں جہاں تک مجھے زمین کو سمیٹ کر دکھلایا گیا۔

جمہوریت میں حزب اقتدار انتخابی پوزیشن مضبوط کرنے کے لیے عدل وانصاف کا مذاق اڑاتی ہے، بالائی سطح پر سیاسی رشوت نے معاشرہ کے عام طبقہ کو بھی کرپشن کی بیماری میں مبتلا کردیا، سیاسی جماعتوں نے ہوس اقتدار کی خاطر نسلی، لسانی ومذہبی فرقہ واریت کو فروغ دے کر اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کردیا، حتی کہ جمہوریت کے عوامی اور آزادی کے شتر بے مہار نظریہ سے اسلامی معاشرہ میں سیکولر جراثیم سرایت کر گئے اور اسلام کو کثرت رائے کا محتاج بنا کر عوامی مذہب بنا دیا۔

اسلام آخری الہامی مذہب ہے جو مکمل ضابطہ حیات ہے، اس کو فلاحی، جدید، لبرل، سیکولر، جمہوری اور سوشلسٹ قسم کے سابقے لاحقے کی ضرورت نہیں، اس میں زندگی کے ہر شعبہ کی راہنمائی کے لیے واضح احکامات موجود ہیں، جو خالق کائنات نے انسانی فطرت کے عین مطابق جاری کیے ہیں، مسلم ممالک میں علمائے کرام ہی ایک ایسی کڑی ہیں جن سے عوام کا رابطہ براہِ راست ہوسکتا ہے اس لیے علمائے کرام دانشور فروعی وسیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر اسلامی امارت وخلافت کے قیام کے لیے متحد ہو جائیں، رب کی رضا کی خاطر مسلم معاشرہ کی ترقی اور اسلام کی حکمرانی کے لیے جدوجہد کریں، جس طرح امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، تحریر، تقریر اور تلوار سے باطل نظاموں کے خلاف سینہ سپر رہے اور مسلم حکمرانوں کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیا۔

آج امت مسلمہ کی بیداری کا عمل تیز تر کرنے کے لیے ایک منظم وفعال تحریک کی ضرورت ہے جو ہمہ جہت شعبوں کی اصلاح کے لیے امر بالمعروف کا فریضہ سرانجام دے اور اس میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے نہی عن المنکر کا شرعی طریقہ اپنائے، بسا اوقات فرقہ واریت کے خاتمہ یا نظام مصطفیٰ رائج کرنے کے لیے سیاسی جماعتوں کا اتحاد قائم ہوا تو اسلامی جمہوریت کی علمبردار جماعتیں اتحاد کے اصل مقصد کو پس پشت ڈال کر انتخابی سیاست میں شرکت کے لیے بے قرار ہوگئیں یا اقتدار کی کرسی کو سینے سے لگا لیا، اس لیے ایسی مذہبی وسیاسی جماعتوں کو فوری طور پر تحریک میں شامل نہ کیا جائے البتہ عقلی ونقلی دلائل دے کر ان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائل کیا جائے۔ نسلی، لسانی اور مذہبی فسادات پھیلانے والی جماعتوں کو بھی تحریک میں شامل نہ کیا جائے۔

اسلامی حکومت کے قیام کے لیے باکردار افراد کی ایک مضبوط ٹیم کا ہونا ضروری ہے اگر ایسی ٹیم نہ ہو تو خواہ ملک میں سیاسی خلاء بھی پایا جائے جس طرح فرعون اور اس کی فوجی قوت کے سمندر میں غرق ہو جانے کے بعد سیاسی خلاء تھا۔ خواہ اس خلاء کو پُر کرنے کے لیے بیک وقت دو پیغمبر بھی موجود ہوں تب بھی وہاں اسلامی حکومت کا قیام ممکن نہیں، بنی اسرائیل کے لوگ چالیس سال تک صحرا کی مشقتیں جھیلتے رہے تب جا کر نبی یوشع ؑ کی قیادت میں جہاد کر کے اپنی حکومت قائم کی۔ اس لیے کارکنوں کے لیے تعلیم وتزکیہ کا خصوصی اہتمام کیا جائے تحریک مختلف علاقوں میں اجلاس منعقد کر کے اپنا موقف واضح کرے شمولیت کرنے والے افراد کی فہرست تیار کی جائے۔ تحریک کو اپنے علاقے میں اجاگر کرنے میں ان کی کارکردگی، دلچسپی اور صلاحیت کو مدنظر رکھ کر کسی کارکن کو تحریک میں باضابطہ شامل کیا جائے۔ تحریک میں ان کارکنوں کو ذمہ داریاں سونپی جائیں جو علم وتقویٰ میں مصروف ہوں، جن کے کردار کا ماضی بے داغ ہو، بے لوث خدمت اور ایثار کی دولت سے مالا مال ہوں، نظم وضبط کے لیے ان میں اہل تر کارکن کو علاقہ کا امیر مقرر کیا جائے۔" نبی کریم ﷺ نے مکہ میں حکومت کی پیش کش کو قبول کیوں نہ کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی حکومت کے قیام کے لیے وہ معاشرہ درکار ہے جہاں لوگوں کے اندر اسلام کے حق میں آمادگی پیدا ہو چکی ہو جہاں وہ سیاسی اسباب جمع ہو چکے ہوں جو کسی اقتدار کو مستحکم کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ اس لیے اسلامی انقلاب کے لیے سازگار فضا ضروری ہے، تحریک کو اسلامی نظام کی برکات سے آگاہ کر کے عوام الناس میں شعور پیدا کیا جائے۔

مشائخ عظام اپنے علم، عمل اور تقویٰ میں اسلاف کا مقام پیدا کریں جس کی کشش سے حکام اور با اثر افراد رشد وہدایت کے لیے ان کی خدمت میں خود حاضر ہوں، ان کے در سے امانت، صداقت، روشن ضمیری اور استقامت کی دولت حاصل کر کے جائیں، علماء ودانش ور اپنی تحریر وتقریر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں حکومت اور بہتر نصیحت کا طریقہ کار اپنا کر ان سماجی، معاشی اور اخلاقی بیماریوں پر کاری ضرب لگائیں جو معاشرہ میں بدامنی، اقتصادی بدحالی اور اخلاقی پستی کا سبب بن رہی ہیں۔

دینی مدارس کی اصلاح پر خصوصی توجہ دیں تاکہ فارغ التحصیل علماء قرآن وسنت کی روشنی میں اہل مغرب کی فکری یلغار کے سد باب میں مؤثر کردار ادا کرسکیں، مثلاً:

① دینی درس گاہوں میں جدید علوم وفنون کی تعلیم کا اہتمام کیا جائے تاکہ ان مدارس سے فارغ ہونے والے نہ صرف دینی علوم سے مزین ہوں بلکہ وہ صحافت، طب، تجارت، قانون اور سیاست کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی اہمیت رکھتے ہوں۔

② دینی مدارس میں جدید نظام ہائے حکومت جمہوریت، سوشلزم، کمیونزم اور سیکولرازم کا اسلام سے تقابلی جائزہ کرایا جائے۔

③ مسلم فرقوں کے مابین مناظرہ، مجادلہ کی تعلیم کی بجائے مذاہب باطلہ یہودیت، عیسائیت، قادیانیت، ہندومت اور بدھ مت وغیرہ کی تردید سکھائی جائے تاکہ وہ بین الاقوامی سطح پر اسلام کی صداقت کا لوہا منواسکیں۔

④ طلباء کو قومی، ملی زبان کے علاوہ کسی ایک غیر ملکی زبان پر عبور کرایا جائے تاکہ اسلام کی روشنی سے پوری دنیا کو منور کرسکیں۔

⑤ دینی مدارس سرکاری گرانٹ لے کر حریت فکر کا سودا نہ کریں اور نصاب تدریسی معاملات میں بے جا مداخلت سے محفوظ رہیں۔

⑥ بااثر اور معقول افراد کو اس امر کی ترغیب دی جائے کہ وہ اپنی اولاد کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں تاکہ وہ اظہار حق بے باکی سے کرسکیں۔

علماء تحریک کسی سیاسی جماعت کا آلہ کار نہ بنیں اور نہ ہی انتخابی سیاست میں حصہ لیں بلکہ اصلاحی طریقہ کار اپنا کر کردار کے غازی بنیں اور قومی سیاست میں قائدانہ کردار ادا کریں۔

حقوق اللہ کی ادائیگی کے لیے جس طرح تبلیغی محنت ہو رہی ہے اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی کے لیے انفرادی طور پر بھرپور مہم چلائی جائے۔ اس مہم کے ابتدائی مرحلہ میں معاشرہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اثر انداز ہونے والے عوامل جیسے اساتذہ، ائمہ مساجد، صحافی، وکلاء، ڈاکٹرز، افسران و ممبران کو اپنی اپنی حد میں فرائض منصبی پر برانگیختہ کیا جائے اور انہیں یہ بات ذہن نشین کرائی جائے کہ ہمیں آپ کے نوٹ ووٹ کی ضرورت نہیں بلکہ ہم آپ سے صرف اور صرف قومی وملی ترقی کے لیے اپنے فرائض خوش اسلوبی اور دیانت داری سے سرانجام دینے کے خواہاں ہیں۔ انہیں اس امر کی طرف متوجہ کیا جائے کہ وہ اپنے زیر اثر حلقوں میں حقوق العباد کی ترویج پر زور دے کر امت مسلمہ میں بیداری کا عمل تیز تر کریں۔

علماء فروعی اختلاف اور سیاسی وفاداریوں سے بالاتر ہو کر امارت وخلافت کے قیام کے لیے متحد ہو جائیں اور امورِ حکومت کے مختلف شعبوں میں انقلابی اصلاحات کے لیے متفقہ لائحہ عمل حکومتِ وقت کو پیش کریں اور ان پر عمل درآمد کرانے کے لیے قوت محاکمہ کا کردار ادا کریں، اس نازک موقع پر کسی قسم کا سرکاری ضمنی عہدہ قبول کر کے اپنی صف بندی میں انتشار کا بیج نہ بوئے، بلکہ عند اللہ اجر کے متوقع رہیں۔ ﴿ان الله لا يضيع اجر المومنين﴾

''اللہ ربّ العزت کسی ایمان دار کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔''

زندگی کے انفرادی واجتماعی پہلوؤں کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی حتی المقدور کوشش کو بنیاد بنا کر پُر امن تحریک چلائی جائے تو امارت وخلافت کی منزل تک رسائی آسان تر ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ ☆

☆ طبع ہفت روزہ ''تسخیر'' یکم دسمبر تا ۷ دسمبر ۱۹۹۶ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفاعی تقاضے

ایران کا سپہ سالار رستم جس کا نام سن کر دلوں پر ہیبت طاری ہو جاتی تھی۔ اس کے سامنے ایک عرب بدو جس کے دماغ کو اسلام نے آسمان پر پہنچا دیا تھا۔ اُس نے مسلم فوج کا مقصد حیات بیان کیا:

''اللہ نے ہم کو اس کام پر مقرر کیا ہے کہ ہم ان لوگوں کو (جن کو اس نے چاہا) بندوں کی بندگی سے نکال کر خدائے واحد کی بندگی میں اور دنیا کی تنگی سے نجات دے کر دنیا کی وسعت میں داخل کریں۔''

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾

(الانفال: ۳۹)

''تم اہل کفر سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ مٹ جائے اور سارے کا سارا دین اللہ کے لیے ہو جائے۔''

دین اسلام کو غالب کرنے کے لیے امت مسلمہ خصوصاً اسلامی فوج میں دو خصوصیات کا ہونا ضروری ہے:

۱: اسلامی فوج میں نظم وضبط اور اتحاد ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اتحاد کے لیے اطاعت امیر کا ہونا لازمی ہے۔

۲: ربّ کی رضا کے لیے حتی المقدور جدوجہد کی جائے اور کامیابی کے لیے اللہ ہی کی ذات پر بھروسہ کیا جائے۔ سیّد الکونین ﷺ نے بدر کے میدان میں عملی نمونہ پیش کیا جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے اپنے آخری خطبہ میں مسلم فوج کا رب پر اعتماد کا تذکرہ یوں کیا:

''کائنات کے امام صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے میدان میں ۳۱۳ جانثاروں کو ایک ہزار مسلح لشکر کفار سے لڑایا، تو اس وقت کسی کے پاس تیر تھا تو تلوار نہ تھی، کسی کے پاس نیزہ تھا تو ڈھال نہ تھی۔ اگر تیر تھا تو بچاؤ کے لیے زرہ نہیں تھی۔ لیکن ان کے پاس ایک ایسی انمول دولت تھی جس کے سامنے افرادی قوت ٹھہر سکتی تھی نہ اسلحہ کے ذخائر راہ میں حائل ہو سکتے تھے۔ وہ دولت کیا تھی؟ رب کائنات پر کامل ایمان واعتماد تھا۔''

عظیم سپہ سالارِ امت نے دن میں مسلمانوں کی صف بندی کی، رات کے آخری حصہ میں اللہ قدیر کے دربار میں ان مومنوں کی کامیابی کے لیے رو رو کر دعا مانگی۔

اس لیے اسلامی ممالک کے سربراہوں کو چاہیے کہ وہ مدد کے لیے روس وامریکہ کی طرف نہ دیکھیں جو توہین رسالت کے مجرم ہیں، وہ بھلا اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کیسے دوست بن سکتے ہیں، مدد کے لیے دیکھنا ہے تو مشرق ومغرب کے رب کی طرف دیکھو جو ہر چیز پر قادر ہے۔ چاہے تو نہتے سرفروش مجاہدین کو بدر کے میدان میں کامیابی سے ہمکنار کردے، چاہے تو امریکی بحری بیڑے پر بھروسہ کرنے والے ایک لاکھ مسلح فوجیوں کو ڈھاکہ کی گلیوں میں رسوا کردے۔

میدانِ جنگ میں کامیابی کے لیے اسلحہ کی کثرت پر گھمنڈ کرنا مسلمان کا شیوہ نہیں لیکن اسلام ہمیں دفاعی امور میں خود کفالت اور تحقیق مزید کا حکم دیتا ہے۔ ربّ ذوالجلال کا ارشاد ہے:

﴿وَاَنۡزَلۡنَا الۡحَدِيۡدَ فِيۡهِ بَاۡسٌ شَدِيۡدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾ (الحدید : ۲۵)

''اور ہم نے لوہا اتارا کہ اس میں سخت لڑائی (کا سامان) اور لوگوں کے لیے فائدے بھی ہیں۔''

اسلام کے ابتدائی دور میں جب مسلمانوں اور رومیوں کا مقابلہ ہوا تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا:

''دشمنوں کے مقابلے کے لیے زیادہ سے زیادہ فوجی قوت پیدا کرو۔ تیر اندازی کی مہارت، تیر اندازی کی مہارت، تیر اندازی کی مہارت۔''

(صحیح مسلم۔ سنن ابن ماجہ، باب الجہاد)

سید الکونین ﷺ نے فرمایا: اسلام کی سربلندی کے لیے ''ایک تیر کی وجہ سے اللہ کریم تین آدمیوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔ تیر بنانے والے کو، تیر پھینکنے والے کو اور تیر پکڑانے والے کو۔'' (ابن ماجہ، نسائی)

''قرونِ اولیٰ میں ہمارے اسلاف اسلحہ اور قلعہ شکن آلات خود تیار کرتے تھے اور ایسی بھی مشین تیار کی جس میں بہت سی کمانیں لگی ہوئی تھیں اور بیک وقت بہت سے تیر پھینک سکتی تھی۔ نقاطون آتشیں گولوں کے ذریعے دشمن کی فوج میں آگ لگا دیتے تھے اور خود اس قسم کا لباس پہنتے تھے کہ اس پر آگ اثر انداز نہیں ہو سکتی تھی۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلامی بحریہ کی بنیاد ڈالی۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو بحری فوج کے جہازوں کی تعداد سترہ سو تھی، جہازوں کے راستہ کے تعین کے لیے عربوں نے قطب نما ایجاد کیا۔

''مسلمانوں نے تیر کو توپ کی جدید شکل میں ڈھال دیا جس کو افریقہ کے ایک سردار یعقوب نے ۱۲۰۵ء میں استعمال کیا تھا۔ سپین کے مسلم سائنس دان ابن قرتاس نے عینک، میزان الوقت اور طیارہ ایجاد کر کے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔''

یورپی اقوام نے سپین کی درس گاہوں سے علم حاصل کیا۔ اس علمی کاوش کو اپنی زبانوں میں منتقل کیا۔ پھر مسلمانوں کی ابتدائی سائنسی تحقیق کو بام عروج تک پہنچایا۔ مسلمانوں میں سائنسی تحقیق کا دروازہ بند ہو گیا اور وہ فن تعمیر اور ثقافت کی ترقی پر گامزن ہو گئے۔ میزائل، الیف ۱۶ اور ایٹم بم مسلمانوں کی ابتدائی تحقیق کی جدید ترقی یافتہ شکلیں ہیں جن پر اب غیر مسلموں کی اجارہ داری ہے۔ امریکہ و یورپی ممالک نے ترقی پذیر ممالک خصوصاً مسلمانوں کو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم نہ کرنے کے معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں۔

امت مسلمہ کے لیے چند راہنما مشورے:

ا: خلافت اسلامیہ (اسلامی ممالک) ہر ممکن طریقہ سے جدید ایٹمی ٹیکنالوجی حاصل کرے۔

i۔ تیل، قیمتی معدنیات اور نایاب مصنوعات ان کو دو، جو تم کو ایٹمی تھیوری میں خودکفیل بنائے۔

ii۔ امریکہ ویورپی اقوام کی دفاعی وصنعتی ترقی عربوں کی دولت کی مرہون منت ہے، اگر وہ پس وپیش کریں تو ان کے بینک خالی کر دو۔

iii۔ بصورت دیگر بھاری معاوضے دے کر دنیا کے جدید دفاعی ماہرین درآمد کیے جائیں جو اندرون ملک جدید اسلحہ تیار کریں۔ نیز فنی وسائنسی مسلم ماہرین کو تعلیم وتربیت دیں۔

۲: فنی وسائنسی تعلیم وتربیت کے معاہدے کیے جائیں، ان ممالک میں ملی جذبہ سے سرشار طلبہ کو بھیجا جائے اور وہ ان کے ہو کر نہ رہ جائیں بلکہ اپنے ملک کی خدمت کریں۔

ہر جائز وناجائز حربہ استعمال کر کے خلافت اسلامیہ کے لیے دفاعی امور میں ایٹمی ٹیکنالوجی میں خودکفیل ہونا، ملت اسلامیہ کی زندگی کی علامت ہے۔ ایٹمی توانائی آج دنیا میں سپر طاقت کا معیار ہے۔ خلافت اسلامیہ جب علی الاعلان ایٹمی دھماکہ کرے گی تو پھر کسی سامراجی قوت کو مسلم اقلیت پر ظلم وستم کا بازار گرم کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔

دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ دوسری چھوٹی مسلم ریاستیں اپنے تحفظ کے لیے خود بخود خلافت اسلامیہ سے الحاق کریں گی یا ان کے عوام ان کو مجبور کر دیں گے۔ اقتصادی پابندیاں عائد ہو جائیں تو ان کو خاطر میں نہ لایا جائے۔ بہبود آبادی وثقافتی ترقی جیسے منصوبوں پر وہ سود پر قرضہ دیتے ہیں جن کی ہمیں ضرورت ہی نہیں۔

۳: خودکفیل ہونے تک غیر پیداواری اشیاء کی بجائے جدید اسلحہ درآمد کیا جائے۔ دفاعی تھیوری کا ملی وقومی زبان میں ترجمہ کیا جائے۔

۴: ملک کے تعلیمی اداروں میں فنی وسائنسی تعلیم ملی یا قومی زبان میں دی جائے تاکہ اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھنے اور مزید تحقیق کرنے میں آسانی ہو۔

۵: فوج کو فنی مہارت سکھانے کے علاوہ ان میں اسلامی تعلیم وتزکیہ کا خصوصی اہتمام ہو۔ نماز اور ذکر الٰہی سے غافل نہ ہوں۔ ہمارے اسلاف کا یہی طرہ امتیاز تھا، دن کو دشمن کے سامنے سینہ سپر رہتے اور رات کو ربّ کی بارگاہ میں عاجزی کرتے۔

۶: سیرت طیبہ ﷺ اور نامور مجاہدین کے بے مثال کارناموں سے آگاہی کے لیے خصوصی لیکچرز دیئے جائیں اور دارالمطالعہ قائم کیے جائیں تاکہ ان میں جذبہ جہاد پیدا ہو اور وہ پوری دنیا میں اسلامی پرچم لہرانے کا عزم کریں۔

۷: فوجی جوانوں کو معاشی فکر سے آزاد کیا جائے۔ معقول تنخواہ دی جائے۔ سستی کرنے والوں کو نکال دیا جائے۔ غداری کرنے والوں کو عبرت ناک سزا دی جائے۔

۸: غیر مسلموں خصوصاً اسلام کے نام پر گمراہ مذاہب مرزائی، سبائی وغیرہ سے منسلک افراد کو اسلامی فوج میں شامل نہ کیا جائے۔ ان کی وفاداریاں مشکوک ہیں۔ انہوں نے تاریخ اسلام میں ہمیشہ منفی کردار ادا کیا ہے۔

۹: مذہب، قوم کی بقا کے لیے یہود ونصاریٰ اور ہنود کے نزدیک عورت کی عصمت کو داؤ پر لگا دینا کوئی عیب نہیں۔ وہ ذمہ دار عہدے داروں کے گھروں میں گھس جاتی ہیں۔ اہم فوجی راز ونیاز سے دشمن کو آگاہ کرتی ہیں اس لیے خفیہ رپورٹ کے ذریعے ان پر کڑی نظر رکھی جائے۔

۱۰: شرعی عذر کے علاوہ ہر شہری کو جہاد کے لیے فوجی تربیت دی جائے تاکہ ضرورت پڑنے پر ہر شہری جنگ میں مجاہدانہ کردار ادا کر سکے۔ پہلے مرحلہ پر سول ملازمین کو تربیت دی جائے اور آئندہ ملازمت کے حصول کے لیے فوجی تربیت یافتہ ہونا لازمی قرار دیا جائے۔

۱۱: اسلحہ لائسنس کی لعنت ختم کی جائے جو دورِ غلامی کی یادگار ہے، ہر شہری کو ابتدائی نوعیت کا اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جائے تاکہ اپنی عزت، جان اور مال کا دفاع کر سکے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناگزیر حالات کی بناء پر اسلام اور وطن کا دفاع کر سکے۔ بصورت دیگر حکومت کی طرف سے امن عامہ کے عملہ کے علاوہ کسی کو اسلحہ رکھنے کی اجازت نہ ہو۔

۱۲: مستقل فوج کی فوجی تربیت گوریلا طرز پر ہو تاکہ آب وہوا اور موسم کا تغیر وتبدل ان کی راہ میں حائل نہ ہو۔ ریگستانی وپہاڑی علاقوں میں لڑنا ان کے لیے مشکل نہ ہو۔

۱۳: خلافت اسلامیہ کے قیام تک عظیم اسلامی کانفرنس کے تمام یا چند رکن آپس میں دفاعی معاہدہ کرلیں تاکہ کسی جارحیت کی صورت میں وہ ایک دوسرے کی عملی طور پر امداد اور دنیا کے کسی خطہ میں مسلم اقلیتوں کے تحفظ کے لیے فوجی مدد کرسکیں۔

۱۴: حرمین شریفین کا تحفظ ازحد ضروری ہے۔ منافقین کی مدت سے سازش رہی ہے کہ کسی طرح مقدس مقامات پر قبضہ کرکے اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ اس لیے سعودی حکومت کو کسی معتمد اسلامی ملک سے مل کر دفاعی معاہدہ میں پہل کرنی چاہیے تاکہ مقدس مقامات کے تحفظ کے لیے سامراجی طاقتوں کا سہارا نہ لینا پڑے۔ ☆

☆ طبع ہفت روزہ الاعتصام ۱۴ مارچ ۱۹۹۷ء۔ پندرہ روزہ ''المنبر'' ۲۲ راپریل، ۲۱ مئی ۲۰۰۴ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم اقلیتوں کا تحفظ اور ان کی ذمہ داریاں

اسلاف کی تبلیغی محنت کا ثمر ہے کہ دنیا کے ہر خطہ میں آج مسلمان آباد ہیں۔ تازہ اعداد وشمار کے مطابق دنیا کے غیر مسلم ممالک میں اقلیت کی صورت میں بسنے والے مسلمانوں کی تعداد ۳۵۰ ملین بتائی گئی ہے۔ جو دنیا کے تمام مسلمانوں کی کل تعداد کا ایک چوتھائی ہے۔

اہل مغرب کے وہ لوگ جو سکونِ قلب کے متلاشی ہیں وہ اسلام کی دولت سے اپنے دل کی دنیا کو آباد کر رہے ہیں۔ طاغوتی طاقتیں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے خوفزدہ ہیں۔ اس لیے وہ منظم منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں کے خلاف سرگرمِ عمل ہیں۔ دشمن کے مذموم عزائم کو ناکام بنانے کے لیے مسلم اقلیتی ممالک کے مسلمانوں پر چند ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں:

۱: حجۃ الوداع کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن کر دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل گئے۔ مقدس جماعت کے بعد بھی مسلمانوں نے تجارت کا پیشہ اپنا کر تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان کے حسن اخلاق اور اعلیٰ کردار کی بناء پر مقامی آبادی نے اسلام قبول کیا۔ اب بھی ۳۵۰ ملین مسلمان اپنی زندگی کو اُسوۂ حسنہ ڈھال لیں تاکہ غیر مسلموں کے لیے مشعل راہ ثابت ہو۔ اللہ کے ہاں ان کی تجارت، ملازمت اور محنت، عبادت تصور ہوگی۔ اگر اُن کی تبلیغ سے کسی کو ایمان کی دولت میسر آ گئی تو ان کی آخرت کی زندگی سنور جائے گی۔

۲: اہل مغرب کے ضعیف العمر لوگ اولاد کے سہارے سے محروم، اور اولاد ماں باپ کی شفقت اور سرپرستی سے محروم ہوگئی ہے۔ حتی کہ امریکہ اور یورپ کا خاندانی نظام درہم برہم ہوگیا ہے۔ وہ شراب اور موسیقی کے ذریعے سکون حاصل کرنے کی ناکام کوشش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ مسلم اقلیتی ممالک کے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ خاندانی نظام کو مستحکم کریں۔ اسلامی اصولوں پر سختی سے عمل پیرا ہوں۔ بڑوں کا ادب کریں۔ چھوٹوں پر شفقت کریں۔ ہمسایوں کو تنگ نہ کریں۔ رشتہ داروں سے قطع تعلقی نہ کریں۔ بلکہ ان کے دکھ درد میں ہاتھ بٹائیں۔ اس طرح وہ اہل مغرب کے بھولے بھٹکے لوگوں کی راہنمائی اور توجہ کا سبب بن سکتے ہیں۔

۳: اہل مغرب کی عورتیں اسلام کے شرعی پردہ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر رہی ہیں۔ اس لیے مسلم عورتوں کو چاہیے کہ وہ گھر کی چار دیواری سے نمود و نمائش کے لیے باہر نہ نکلیں بلکہ ضرورت کے تحت نکلیں تو شرعی پردہ کا خیال رکھیں اور اپنی بیٹیوں کو بچپن میں پردہ کی ترغیب دلائیں تاکہ جوان ہونے پر پردہ کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔

۴: مسلمان آپس میں ازدواجی رشتہ کی زنجیر کو مضبوط تر کریں۔ مسلمان مرد مسلمان عورت سے نکاح کرے۔ اگرچہ وہ غریب ہو۔ اگر اہل کتاب کی عورت سے نکاح کرنا پڑے تو اُسے اسلامی زندگی گزارنے کی تعلیم و تربیت دے۔ لیکن اسلام کے اس اصول پر سختی سے عمل کیا جائے کہ مسلمان عورت کو کسی غیر مسلم کے نکاح میں نہ دیا جائے۔

۵: گھریلو ماحول بچوں کی پہلی درس گاہ ہے۔ اس لیے ذکر الٰہی سے گھروں کو معطر کریں۔ درسِ قرآن و تلاوت سے منور کریں۔ نفلی عبادات گھر میں ادا کرنے سے بچوں کو نماز کا عادی بنائیں۔ اسلامی سنٹر قریب نہ ہو تو باجماعت نماز کا اہتمام کریں اور جانوروں کو ذبح کرنے کا مسنون طریقہ سکھائیں۔

۶: مسجد عبادت کی جگہ ہے اور ایک دوسرے کے دکھ درد سے آگاہی کا ذریعہ بھی ہے۔ اس لیے محلہ کی سطح پر انتظام نہ ہو سکے تو قصبہ کی سطح پر مسجد کا انتظام کیا جائے جہاں مع اہل وعیال باجماعت نماز ادا کریں اور ایک دوسرے کے مسائل سے آگاہ ہو کر حل کرنے کی کوشش کریں۔ مسجد میں بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے معقول انتظام کیا جائے۔ مسجد قریب نہ ہو تو اہل وعیال سمیت خطبہ جمعہ کے لیے مسجد میں ضرور جائیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خواہ طویل سفر کیوں نہ کرنا پڑے۔

۷: ایمانداری، سچائی اور ایفائے عہد سے نجی و سرکاری فرائض سرانجام دیں۔ ممنوعہ کاروبار کی کمائی سے بچیں۔ ڈیوٹی کے دوران نماز کی پابندی کا خیال رکھیں۔

۸: خطیب مقرر کرتے وقت فرقہ پرستی کو جنم دینے والے علماء کی تقرری سے پرہیز کیا جائے۔ خطیب اسلامی عقائد اور احکام و مسائل سے بخوبی واقف ہو۔ اسلام کی حلال وحرام اشیاء کو جدید طبی تحقیق کی روشنی میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اور اس ملک کے اکثریتی مذہب سے اسلام کے تقابلی جائزہ کو حکمت عملی سے بیان کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔ نیز خطیب اس ملک کی زبان سے واقف ہو۔

۹: سالانہ کانفرنس کے موقع پر اپنے اپنے آبائی وطن سے فرقہ پرست یا مسلک کی پہچان کو اُجاگر کرنے والے علماء کو دعوت نہ دی جائے بلکہ اسلام کے ترجمان کو دعوت سخن دی جائے۔ جو اس ملک کے تقاضوں کو مدنظر رکھ کر اسلام کی حقانیت بیان کریں۔ اور جدید نظریاتی یلغار کا سد باب کرے۔

۱۰: مختلف اسلامی ممالک سے آئے ہوئے مسلمان رابطے کے لیے عربی زبان کو ذریعہ بنائیں۔

۱۱: مسلمان آپس میں اتحاد اور منظم انداز سے زندگی بسر کریں۔ مسلم اقلیتی ممالک میں نسل، مذہب اور زبان کی بنیاد پر اور کام کرنے کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف تنظیمیں سرگرم عمل ہیں جن کا آپس میں رابطہ بھی کم ہے اور ایک مرکز کے تحت بھی نہیں نے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان بلا امتیاز رنگ و نسل اس اقلیتی ملک میں قصبہ سے لے کر مرکزی سطح تک اسلام کے اماراتی نظام کے ماتحت کام کریں۔ اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کے تحفظ کے لیے مختلف جماعتیں اپنے اپنے دائرہ کار میں آزاد ہوں۔ لیکن وہ امیر و شوریٰ کی پابند ہوں۔

۱۲: جس ملک میں رہائش پذیر ہوں اس ملک کی جدید ٹیکنالوجی دفاعی صنعتی میدان میں حاصل کریں اور اپنے ملک منتقل کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳: اس ملک میں سیاسی حقوق حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ سیاسی مقام پیدا کرنے کے لیے تمام مسلمانوں کا ایک پلیٹ فارم پر ہونا از حد ضروری ہے۔

۱۴: اسلامی ممالک کی بنی ہوئی مصنوعات استعمال کریں۔ دولت اپنے ملک میں منتقل کریں۔

- خلافت اسلامیہ اقلیتی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت اور فلاح و بہبود پر خصوصی توجہ دے۔ مساجد، مدارس اور رفاہِ عامہ کے لیے جگہ خریدنے اور آباد کرنے میں مالی تعاون کرے۔ کسی قسم کی قانونی رکاوٹ درپیش ہو تو اسے دور کرے۔
- سرکاری مدارس میں مسلمان زیرِ تعلیم طلباء کو اسلامی تعلیم دینے کے لیے مسلمان اساتذہ کا تقرر ممکن بنانا۔
- مسلم اقلیتی مسلمانوں کی دینی، فنی اور سائنسی تعلیم کے لیے مختلف اسلامی ممالک کے اعلیٰ اداروں میں مخصوص کوٹہ مقرر کرنا تاکہ وہ دیارِ غیر میں اسلامی تشخص بھی برقرار رکھ سکیں اور ہنرمند بن کر باعزت زندگی گزار سکیں۔
- جمعہ کو پورا دن نہیں تو نصف رخصت کی رعایت حاصل کرنا۔
- اقلیتی ممالک سے حج پر آنے والے زائرین کی قانونی رکاوٹوں کو دور کرنا اور خلافت اسلامیہ اپنے خرچ پر ہر سال ان ممالک کے غریب افراد کے لیے مخصوص کوٹہ مقرر کرے۔
- ان ممالک سے آنے والے حاجیوں سے رابطہ کیا جائے۔ اُن کی مشکلات سے آگاہ ہو کر ان کی فلاح و بہبود کے لیے کوشش کی جائے۔
- اقلیتی ممالک میں مظلوم مسلمانوں کی زبانی و عملی امداد کی جائے تاکہ وہ اپنا دفاع کر سکیں۔
- مسلم اقلیتی مسلمانوں کا تحفظ خلافت اسلامیہ میں مضمر ہے۔ فی الحال اقوام متحدہ میں مشترکہ لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔
- اگر ظالم قومیں تشدد کی پالیسی ترک نہ کریں تو اُن کا تجارتی، اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ اسلامی ممالک میں اس جارح ملک کے شہریوں کو نجی و سرکاری فرائض سے سبکدوش کر دیا جائے لیکن تنگ دستی کی نوبت نہ آئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سفیر کے فرائض:

سفیر دیارِ غیر میں اپنے ملک کی نظریات وجغرافیائی سرحدوں کا محافظ ہوتا ہے۔ اور اپنے ملک سے آئے ہوئے شہریوں کے حقوق وفرائض کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس لیے اسلامی ملک کا سفیر مقرر کرتے وقت مندرجہ ذیل اُمور کا خیال رکھنا چاہیے۔

ا: سفارت کا عہدہ سیاسی اعتبار سے کسی کو نہ دیا جائے۔ بلکہ اہلیت وقابلیت کی بنیاد پر سفیر مقرر کیے جائیں۔

۲: اسلامی سیرت اور عمدہ کردار کے حامل ہوں۔ سفارت خانہ کے عملہ کے لباس، خوراک اور رہائش میں اسلامی تشخص کی جھلک نظر آئے۔ اس ملک میں ہر قسم کے بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرے اور اسلام کے منافی سرگرمیوں میں حصہ نہ لے۔ گویا سفارت خانہ اسلامی تہذیب کے احیاء کا مرکز ہو۔

۳: اسلام اور دیگر نظام ہائے زندگی سوشلزم، جمہوریت اور سیکولرزم کے تقابلی جائزہ پر مکمل عبور رکھتا ہو تاکہ نئے دور کے فتنوں پر بحث کرتے وقت اسلام کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے بہتر نمائندگی کا حق ادا کر سکے۔

۴: اس ملک کی تاریخ اور تہذیب وتمدن سے واقف ہو۔ نیز اپنے ملک اور اُن کے درمیان تاریخی رابطوں اور سابقہ معاہدوں سے آگاہ ہو تاکہ ان کی روشنی میں اُن سے بہتر تعلقات قائم کر سکے۔

۵: غیر اسلامی ملک میں انگریزی زبان کے علاوہ اس ملک کی قومی وسرکاری زبان جانتا ہو۔ انشا پردازی یا فن خطابت میں سے کسی ایک خوبی کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اپنے مافی الضمیر کو احسن طریق سے بیان کر سکے۔

۶: سفارت خانہ سے ماہنامہ اطلاعات اس ملک کی قومی زبان میں شائع کیا جائے۔ جو دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات مضبوط کرنے میں معاون ہو۔ نیز وہ جریدہ ''اسلام عالمی امن کا داعی'' ہونے کا کردار ادا کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷: اسلامی ممالک میں سفیر عربی بول چال جانتا ہوتا کہ عربی کو اسلامی ملکوں میں فروغ حاصل ہو اور اسلامی سفیروں کو آپس میں رابطہ کرنے میں کسی ترجمان کی ضرورت نہ رہے۔

۸: اقوامِ متحدہ کا سفیر عربی زبان کے علاوہ انگریزی زبان میں ماہر ہو۔ نیز اقوامِ عالم کے تاریخی پس منظر اور عالمی دہشت گردوں کی ریشہ دوانیوں سے واقف ہوتا کہ ان کی روشنی میں وہ اسلام کا تحفظ اور عالم اسلام کی یک جہتی کے لیے بھرپور کردار ادا کر سکے۔

- اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی اسلام کی آئینہ دار اور غیر جانبدار ہو اور وہ سرخ و سفید سامراج کے تسلط سے آزاد ہو۔
- بین الاقوامی امور میں بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود اور امن عالم کو برقرار رکھنے کے لیے اسلامی نقطہ نظر سے ٹھوس دلائل و واقعات کی روشنی میں اظہارِ خیال کرے۔
- اقوامِ عالم میں جس قوم سے دوستی قرین مصلحت ہو، کی جائے۔ لیکن اسلامی نظریہ پر آنچ نہ آئے اور نہ ہی کسی اسلامی ملک کے خلاف کسی سے اتحاد کیا جائے۔
- سفیر اپنی ریاست کے تارکین وطن کا امیر ہوتا ہے۔ ان کے لیے بہترین معاون کا کردار ادا کرے اور ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کی صورت میں تحریری و تقریری احتجاج کرے اور حتی المقدور تلافی کرے۔
- دیگر اسلامی ممالک کے سفراء سے رابطہ قائم رکھے اور ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرے اور عالمی سطح پر ان کے موقف کی تائید کی جائے۔ مشترکہ طور پر اسلامی نظام کی خصوصیات کو اجاگر کرنے کی کوشش کریں۔ اور خلافت اسلامیہ کے قائم ہونے میں حائل رکاوٹوں کا سد باب کریں۔
- دنیا کے جن ملکوں میں مسلمان اقلیت میں ہوں، ان کے اسلامی تشخص اور جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانا۔
- دنیا کے جن حصوں میں مسلمان اکثریت میں ہوں اور ان پر غیر مسلم حکمران مسلط ہوں ان کے لیے علیحدہ امارتِ اسلامیہ کے قیام کے لیے جدوجہد کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اسلامی ممالک کے ساتھ تعلیمی، تجارتی، زرعی اور صنعتی ترقی کے معاہدے کیے جائیں تاکہ تمام مسلمان علمی اور معاشی لحاظ سے خود کفیل ہو سکیں۔
- ترقی یافتہ ممالک سے زرعی، صنعتی اور دفاعی ٹیکنالوجی کے میدان میں جدید تھیوری درآمد کرنے کی کوشش کرے۔ نیز ان ممالک سے فنی وسائنسی ماہرین کی خدمات اپنے ملک کے لیے مستعار لیں تاکہ طلباء کو باہر بھیجنے کی بجائے اندرونِ ملک ان کی تربیت کا خاطر خواہ انتظام ہو سکے۔
- ناگزیر حالات میں جو طلباء فنی تعلیم وتربیت کے لیے غیر اسلامی ممالک میں جائیں۔ سفیر کو چاہیے کہ ان سے رابطہ رکھے ان کے دکھ درد میں شریک ہو۔ نیز ان کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھے۔ ☆

اسلامی ذرائع ابلاغ:

ایک دور تھا جب اصحابِ منبر ومحراب تحریر وتقریر کے ذریعہ مسلم قوم کی مذہبی وسیاسی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ سائنس کی ترقی سے جدید ذرائع ابلاغ منظر عام پر آئے جن کی بدولت صحافت رائے عامہ ہموار کرنے کا مؤثر ذریعہ بنی۔ اور اپنی جداگانہ حیثیت کا لوہا تسلیم کرالیا۔ اس موقع پر اسلام دشمن عناصر نے مذہب کو سیاست سے جدا کرنے کی پالیسی کو ذرائع ابلاغ میں سمونا شروع کر دیا۔ اس طرح صحافت نے سیاسی راہنمائی پر اجارہ داری قائم کرلی۔ لیکن اب تک مسلمانوں کے پاس منظم خبر رساں ایجنسی نہیں جو غیر مسلم پروپیگنڈہ کا دفاع تو کجا اپنی اسلامی دنیا کی چشم دید صورتِ حال سے بروقت آگاہ کر سکے۔

مسلمانوں کی اس کمزوری سے اہل مغرب نے فائدہ اٹھایا اور مغرب کے نیٹ ورک اور سٹلائٹ سسٹم نے جہاں نما کو آئینہ نما بنا دیا۔ مغربی ایجنسیوں نے دنیا کے ہر چھوٹے بڑے ملک میں مختلف زبانوں پر عبور رکھنے والے نمائندوں کا جال پھیلایا ہوا ہے جو اس ملک میں ہونے والے واقعات سے اپنی ایجنسی کو بروقت مطلع کرتے ہیں۔ مجبوراً مسلم عوام کو دنیا سے

☆ طبع ماہنامہ الفاروق کراچی، جمادی الاول ۱۴۱۹ھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ گاہی کے لیے مغربی ذرائع ابلاغ پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ جن پر یہود و نصاریٰ کا تسلط ہے۔ مغربی مفکرین نے تبصروں اور تجزیوں کے ذریعے مسلم لیڈروں اور عوام کے شعور کو اس طرح بدل کر رکھ دیا ہے کہ وہ اہل مغرب کے ریموٹ کنٹرول کے مطابق سوچتے ہیں۔ اور رائے قائم کرتے ہیں۔ یہی سرد جنگ کا فلسفہ ہے کہ فوج کشی کر کے دوسروں کی نظروں میں ظالم وغاصب کہلانے کی بجائے اپنے نظریات کو دوسروں کے ذہنوں میں راسخ کر کے سیاسی فتح حاصل کی جائے جس پر وہ عمل پیرا ہیں۔

غیر مسلم قوتیں جدید ذرائع ابلاغ کے سہارے پر مذہبی وسیاسی فرقہ وارانہ فسادات بھڑکا کر مسلمانوں کو ایک دوسرے سے گتھم گتھا کرتے ہیں اور اپنی اقوام کو باور کراتے ہیں کہ اسلام قدامت پرستی کا دوسرا نام ہے اور دہشت گردوں کا مذہب ہے تاکہ مغرب کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی ماند پڑ جائے۔ دوسری طرف وہ مسلمانوں میں جنسی آزادی کو فروغ دینے کے لیے عریانی وفحاشی کو پھیلا رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو روح اسلام سے دور کر دیا جائے۔

جمال الدین افغانی رحمہ اللہ نے اتحادِ اسلامی کی تحریک چلائی تو ان کے جریدہ نے کفر کے ایوانوں میں ہلچل مچا دی اور برصغیر میں محمد علی جوہر رحمہ اللہ کی بے باک صحافت اور علامہ محمد اقبالؒ کی روح پرور شاعری نے امت مسلمہ کی بیداری کا عمل تیز کر دیا۔ اسی طرح آج بھی مسلم صحافی مغربی فکر وتہذیب کا رنگ زائل کرنے کے لیے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ محمدی انقلاب کے داعی بن کر خلافت کے گلشن میں آبیاری کا فریضہ سرانجام دیں۔ دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں میں نظم اور رابطہ قائم کریں۔ اور اس میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے اپنی خداداد صلاحیتوں کو صرف کر دیں۔

مسلم صحافی ممتاز علمائے کرام اور مشائخ عظام کے دست راست بن کر سیاست و مذہب میں ہم آہنگی کی فضا بحال کریں۔ صحافی صاحبان حالات وواقعات کا آئینہ ہی بن کر نہیں بلکہ مستقبل کے لیے راہنما بن کر کام کریں۔ حکومت کے مثبت پہلوؤں کی حوصلہ افزائی کریں اور منفی پہلوؤں کی حوصلہ شکنی کریں۔ اسلام کی خدمت کو بنیادی اہمیت دیں۔ اور تجارتی مفاد کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانوی حیثیت دیں۔ اسلام امن وسلامتی کا درس دیتا ہے۔ صلح وآشتی کی فضا، اسلام کے کارہائے نمایاں، میثاقِ مدینہ، صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کی روشنی میں بین الاقوامی امن کے لیے بھرپور کوشش کریں۔

صحافی اسلام کی روشنی میں ایسے واقعات پیش کریں کہ اسلام عدل وانصاف قائم کرنے اور دہشت گردی کو ختم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ مثلاً راجہ داہر اور عیسائی راڈرک دہشت گرد تھے۔ مسلمانوں نے ان کی بربریت ختم کر کے ایسا امن قائم کیا کہ مقامی آبادی نے ان کے گن گائے۔

اسلام جامع ضابطہ حیات ہے۔ اس کو کسی قسم کی پیوند کاری کی ضرورت نہیں۔ اُس لیے اخلاقیات، معاشرت، اقتصادیات، سیاست، آزادی اور مساوات کے مغربی تصور کا اسلام سے تقابلی جائزہ پیش کریں۔

مسلم ممالک کی تمام تر یونیورسٹیوں میں ''اسلامی صحافت'' کا شعبہ قائم کریں۔ اس کے ساتھ ایک انسٹی ٹیوٹ بنایا جائے جس میں مسلم صحافہ کے جملہ پہلوؤں کی تربیت دے کر ماہرین صحافت کی کھیپ تیار کی جائے۔

اسلامی خبر رساں ایجنسی جدہ کو فعال بنایا جائے اور اس کی شاخیں دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیلا دی جائیں۔ اس کے نمائندے متعینہ علاقوں کی زبانوں پر عبور رکھتے ہوں تاکہ وہ مصدقہ معلومات اپنے مرکز کو بروقت روانہ کرسکیں۔ ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو صحافتی کارڈ جاری کیے جائیں جو تمام عالم اسلام میں مسلمہ حیثیت کے حامل ہوں۔

اسلامی براڈ کاسٹنگ سنٹر اور اسلامی سٹلائٹ چینل اس طرح قائم کیے جائیں جن کی نشریات ریڈیو اور ٹی وی پر اطراف عالم میں سنی اور دیکھی جاسکیں۔

دنیا کی معروف زبانوں میں قومی اخبارات اور ہفت روزہ رسائل اسلامی ممالک سے ایک ہی نام سے ہر مسلم دارالحکومت سے شائع کیے جائیں جو اُس ملک کی قومی زبان میں ہوں۔

مسلم صحافی ودانشور جو دنیا کی مختلف ایجنسیوں میں کام کر رہے ہیں۔ اُن کی خاطر خواہ حوصلہ افزائی کر کے اُن کی فنی صلاحیتوں سے استفادہ حاصل کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم ممالک میں اسلامی نظریات اداروں سے بھرپور تعاون کیا جائے تاکہ وہ اسلام کے پیغام کو بہتر طور پر پہنچا سکیں۔

اسلامی ممالک ان اسلامی ذرائع ابلاغ کے ساتھ مالی تعاون کریں اور مسلم کاروباری اداروں، کمپنیوں کی اس طرف توجہ مبذول کرائی جائے کہ وہ اپنی مصنوعات کے اشتہارات واعلانات کی صورت میں تعاون کریں۔ یہود، ہنود اور نصاریٰ کی مصنوعات جو مسلم دنیا میں مقبولِ عام ہیں، کی حوصلہ شکنی کی جائے اور اسلامی مشترکہ منڈی قائم کرنے میں اہم کردار ادا کریں۔

عالمی سطح پر ہونے والے واقعات، اہل کفر کی منفی سرگرمیوں اور عالم اسلام خصوصاً مسلم اقلیتوں کے حالات وتقاضوں سے امت مسلمہ کو بروقت آگاہ کیا جائے۔ صحافت حالات وواقعات کا آئینہ ہی نہیں بلکہ مستقبل کی پیش بندی کا نام بھی ہے۔ اس لیے مسلم صحافی اپنے تجزیوں اور تبصروں میں اسلام دشمن عناصر کی پالیسی کے سد باب کے لیے امت مسلمہ کی راہنمائی کریں۔ مسلمانوں کے اتحاد کے لیے اپنی صلاحیتوں کو صرف کریں۔ غیر مسلم دنیا میں نسلی ولسانی بنیاد پر محروم اور مظلوم طبقہ کی حمایت کی جائے، مثلاً: امریکہ میں کالے لوگوں کی حق تلفی کو منظر عام پر لایا جائے۔

مسلم صحافی جہاں بھی ہوں اپنا اسلامی تشخص قائم رکھیں۔ اسلامی حقوق کو اجاگر کر کے اپنی ذمہ داریاں مسلم حیثیت سے نبھائیں۔

اسلامی ذرائع ابلاغ جو کچھ بھی شائع یا نشر کریں وہ اس یقین کے ساتھ ہو کہ یہ ملت اسلامیہ کے لیے مضر نہیں بلکہ مفید ہے۔

اسلامی ذرائع ابلاغ عربی زبان کو اجاگر کریں تاکہ امت مسلمہ کے مابین اظہارِ خیال اور رابطہ کا وسیلہ بن سکے۔

اسلامی ذرائع ابلاغ کی خصوصی ذمہ داری ہے کہ وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے قرآنی حکم پر مخلصانہ عمل پیرا ہوں۔ اس کے لیے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق عامل بالسنہ افراد کی خدمات حاصل کی جائیں جو دعوت الی اللہ کا کام حکمت اور نصیحت کے ساتھ سرانجام دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب کے ندائے اسلام ریڈیو اسٹیشن کو ہر لحاظ سے وسعت دی جائے تا کہ دنیا بھر کے لوگ اپنی اپنی زبان میں اس سے استفادہ کرسکیں۔ اسی طرح اسلامی سیٹلائٹ چینل پر قرآن وحدیث کی سلسلہ وار تعلیم اور سیرت طیبہ ﷺ کے مختلف پہلوؤں حضور ﷺ بحیثیت تاجر، سپہ سالار، معلم وغیرہ کو پیش کیا جائے۔ اسلام اور دیگر مذاہب کا تقابلی جائزہ پیش کر کے خاتم النبیین ﷺ کی بہترین امت ہونے کا ثبوت دیا جائے۔

قرآن وحدیث، سیرت طیبہ ودیگر شعبہ ہائے زندگی سے متعلق اسلامی راہنما کتب کے تراجم دنیا بھر کی زبانوں میں شائع کیے جائیں تا کہ اشاعت اسلام پوری دنیا میں ایک نیا رخ اختیار کرے۔ اسلامی ذرائع ابلاغ عالم اسلام کے درمیان سائنسی وفنی تعلیم پھیلانے کا اہتمام کریں۔ بچوں کے تبلیغی، تاریخی ومعلوماتی اور اصلاحی پروگرام پیش کیے جائیں۔

صحافت دو دھاری تلوار ہے چاہے وہ معاشرہ کی اصلاح کرے یا بگاڑ کا سبب بنے لیکن مسلم صحافی کا فرض ہے کہ وہ اُن سماجی بیماریوں کا انسداد کرے جو اسلامی معاشرہ کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہیں مثلاً رشوت، ملاوٹ، بدعنوانی وغیرہ۔ فحش مضامین، عریاں ونیم عریاں تصاویر اور خلافِ اسلام مضامین کی اشاعت سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ بہتان طرازی اور الزام تراشی سے پرہیز کیا جائے۔ بغیر تحقیق کے کوئی خبر شائع نہ کریں۔

مظلوم کا ساتھ دیں جب تک اسے حق نہ مل جائے۔ ظالم کے خلاف آواز اٹھاتے رہیں جب تک اُسے سزا نہ مل جائے۔ اسلام میں آزادی رائے کا حق ہے کہ عام شہری خلیفہ وقت سے پوچھ سکے کہ خطبہ دینے سے پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ "مالِ غنیمت کے کپڑے سے ہماری قمیص نہیں بنی تو آپ کی کیسے بن گئی۔" لیکن اسلام میں کسی کو آزادئ رائے کی آڑ میں سلمان رشدی کا کردار ادا کرنے کی اجازت نہیں کہ وہ شعائر اسلام کی توہین کرے اس لیے مسلمان صحافی کو اسلام کی ترجمانی مقدم رکھنی چاہیے اور آزادئ رائے کو اس کے زیر سایہ رکھنا چاہیے۔

صحافی عوام کا رجحان دیکھ کر اپنا زاویہ نظر تشکیل نہ دیں بلکہ امامِ کائنات ﷺ اور خلفائے راشدین کی زندگی کی روشنی میں ان کو صراطِ مستقیم کی نشاندہی کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روحانی بیماریوں کا انسداد:

اہل مغرب کی اسلامی دنیا کے خلاف میڈیا وار جاری ہے۔ فلم، ٹی وی، وی سی آر۔ ڈش انٹینا اور جنسی کتب اس کے مؤثر ہتھیار ہیں۔ روحانی بیماریوں کے جراثیم ثقافتی یلغار کی صورت میں مسلم معاشرہ کو گھن کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ تفریح اور آزادیٔ نسواں کے نام پر اخلاقی بے راہ روی اور عریانی وفحاشی نے اسلامی معاشرہ کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ ان خواہشاتِ نفسانی کو پورا کرنے کے لیے حلال وحرام کا امتیاز مٹ رہا ہے۔ رشوت، بدعنوانی، لوٹ مار اور آبروریزی کے واقعات روز مرہ کے معمول بن گئے ہیں۔ اسلامی معاشرہ کی تشکیل کے لیے روحانی بیماریوں کا خاتمہ از حد ضروری ہے ورنہ اسلامی انقلاب کا ہر مثبت پہلو میڈیا وار کے شعلوں کی نذر ہو جائے گا۔

روز مرہ زندگی کی اشیاء مہنگی تر ہو رہی ہیں۔ لیکن ڈش انٹینا اور وی سی آر پہلے سے ارزاں نرخوں پر دستیاب ہو رہے ہیں۔ بیجنگ کانفرنس کا زہریلا تحفہ ہم جنس پرستی کا سیلاب خاندانی منصوبہ بندی پر عمل درآمد کرانے کے لیے بالواسطہ دلفریب جال وڈیو کیسٹ کی صورت میں اسلامی ممالک کا رخ اختیار کر چکا ہے۔ جس سے مسلم نونہال جنسی آزادی کی مہلک بیماری میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اس لیے وی سی آر، ڈش انٹینا پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ صرف ٹی وی عملہ کو اجازت ہو کہ وہ غیر ملکی خبریں ٹیلی کاسٹ کر سکیں۔ پہلے سے موجود فلمی ویڈیو کیسٹوں کو بھسم کر کے سونیا گاندھی کی ثقافتی فتح کے فخریہ اعلان کا منہ توڑ جواب دیا جائے۔

ویڈیو گیمز تشدد کا پروپیگنڈہ کرنے اور ظلم وستم پر اکسانے کا دولت جمع کرنے والوں کا ایک جدید ہتھکنڈہ ہے۔ اس لیے بچوں کے لیے بیہودہ پروگرام کارٹون اور ویڈیو گیمز بند کیے جائیں۔ ان کے لیے تعلیمی، اصلاحی اور معلوماتی پروگرام پیش کیے جائیں۔

تاریخی، اصلاحی، مہماتی اور قومی موضوعات پر مبنی فلمیں وڈرامے ریلیز کرنے کی اجازت ہو جو سینما ہال اور ٹی وی پر دکھائے جائیں۔ سینما ہال جمعۃ المبارک، رمضان المبارک، عیدین کو عاشورہ کی طرح مکمل بند رکھے جائیں۔ علاوہ ازیں رات کو ایک شو چلانے کی اجازت ہو۔ دن میں کسی قسم کا سپیشل شو چلانے کی ممانعت ہو تاکہ تعلیمی ومعاشی حرج نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے فلموں، تھیڑوں، کلب، ہوٹلوں اور ثقافتی پروگرام میں کسی قسم کا کردار ادا کرنے پر پابندی عائد ہو۔ اشتہارات، سائن بورڈ اور اخبارات میں ماڈل گرل کے طور پر پیش نہ کیا جائے اور زیورات یا کپڑوں کی نمائش کے لیے عورتوں کے مجسمے سجانے پر پابندی عائد ہو۔ بدنام پیشہ ورعورتوں کو کسی قسم کی آڑ میں محفل رقص سجانے کی اجازت نہ دی جائے۔

شراب، جوا، سٹہ بازی اور منشیات پر شرعی سزا لاگو کی جائے اور اس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔

نشریاتی اداروں پر فضول کھیلوں کی کمنٹری ختم کر کے بیت اللہ یا مسجد نبوی سے براہِ راست خطبات جمعہ ٹیلی کاسٹ کیے جائیں اور انعامی پروگرام میں کھیلوں، فلموں کے بارے میں سوالات پوچھنے کی بجائے تاریخ اسلامی، سائنسی، زرعی اور صنعتی معلومات، قومی آزادی، مسلم اقلیت اور عالم اسلام کے حالات وواقعات کے بارے میں سوالات پوچھے جائیں تاکہ قوم کے نونہال کرکٹر اور ایکٹر بننے کی بجائے مورخ، سائنس دان اور زرعی وصنعتی ماہرین بننے کی کوشش کریں۔

قومی اخبارات وجرائد اپنے رنگین ایڈیشن کو دیدہ زیب اور دل کش بنانے کے لیے فن وفنکار اور کھیل وکھلاڑی کی بجائے آثارِ قدیمہ، جدید تعمیرات اور قدرتی مناظر کی عکاسی کریں۔

قومی ذرائع ابلاغ پر عورتوں کے گلوکاری، مسکراہٹ اور حسن وزیبائش کے مقابلوں کا اہتمام کرنے کی بجائے، ملی ترانے، مقابلہ حسن قراءت، مقابلہ حمد ونعت اور اسلامی وقومی تاریخ کے موضوع پر تقریروں کے مقابلے کرائے جائیں۔ ذرائع ابلاغ مکروہ تجارت کو خیر باد کہہ کر فکری تعمیر واصلاح کے لیے پاکیزہ صحافت کو فروغ دے کر دین ودنیا کی دولت حاصل کریں۔ ✫

✫ الاعتصام، ۲۱ مارچ ۱۹۹۷ء۔ ✫ ماہنامہ الفاروق کراچی ذیقعد ۱۴۱۷ھ۔

✫ ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ عالم اسلام نمبر مئی جون ۲۰۱۲ء۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عالم اسلام کا معاشی لائحہ عمل

آئی۔ایم۔ایف گریٹر اسرائیل کی راہ ہموار کر رہا ہے:

مدینہ منورہ میں یہودیوں کا تجارت اور زرگری پر قبضہ تھا۔ اوس وخزرج قبائل کو ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار رکھنا ان کا معمول تھا۔ اُن کو سود پر قرضہ دے کر سیاسی تسلط قائم کیا ہوا تھا۔ جب رحمت دو عالم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔ اہل مدینہ اسلام کے معاشی اصولوں پر عمل پیرا ہو کر یہودیوں کے قرضہ سے بے نیاز ہو گئے۔

یہودی پہلے ہی ناخوش تھے کہ آخرالزماں نبی ان کی قوم بنی اسرائیل میں مبعوث کیوں نہ ہوئے۔ پھر جب اُن کے سودی کاروبار ٹھپ ہو گئے تو وہ میثاقِ مدینہ کی خلاف ورزی پر اُتر آئے۔ انہوں نے کفارِ مکہ اور دیگر غیر مسلم قوتوں سے ساز باز شروع کر دی تو مسلمانوں نے یہودیوں کے خلاف کارروائی کی اور مدینہ منورہ سے ان کو نکال دیا گیا۔ وہ خیبر کے مقام پر مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہوئے تو ان کو ہزیمت اٹھانا پڑی۔ انہوں نے مسلمانوں کو فکری وسیاسی اور معاشی طور پر مفلوج کرنے کی پالیسی وضع کی جس پر وہ عمل پیرا ہوئے۔

اس وقت امت مسلمہ مختلف مذہبی وسیاسی دھڑے بندیوں میں بٹی ہوئی ہے۔ آپ تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو آپ میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ اس انتشار کے پس منظر میں یہودی ذہن کارفرما ہے۔

۱۸۹۷ء کو یہودیوں کی عالمی کانفرنس میں عظیم اسرائیلی سلطنت کا نقشہ تیار ہوا جس کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے وہ دن رات کوشاں رہے۔ عالمی جنگ یورپی اقوام کے درمیان ہوئی لیکن مسلمانوں کو خلافت سے ہاتھ دھونے پڑے۔ مسلم علاقوں پر یورپی اقوام کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تسلط قائم ہوگیا۔آخر کار فلسطین کے مقدس وزرخیز علاقہ پر اسرائیل کی ریاست قائم ہوگئی۔

کسی بھی اختیار وتسلط کی اساس اقتصادیات ہوتی ہے۔اس لیے یہودیوں نے اپنے صد سالہ منصوبہ میں عالمی اقتصادیات کا بہاؤ اپنی جانب منتقل کر کے اقوامِ عالم خصوصاً مسلمانوں پر سیاسی تسلط قائم کرلیا۔

انسانی تاریخ کے ابتدائی دور میں لوگ اپنی اشیاء خود تیار کرتے تھے۔جب ضروریاتِ زندگی میں اضافہ ہوا تو پھر اشیاء کا باہمی تبادلے کا سلسلہ شروع ہوا۔کچھ عرصہ بعد سونے کی دریافت اور قدر وقیمت کا احساس ہوا تو معیار طلائی کرنسی کا نظام شروع ہوا۔جس کی مساوی قیمت میں سونے کا میٹریل شامل ہوتا تھا۔اس نظام میں افراطِ زر کا تصور بھی نہ تھا۔اس کے بعد طلائی کرنسی نوٹ نے زر مبادلہ کی صورت اختیار کرلی جس میں ہر ملک کے نوٹ کے پیچھے سونے کی مخصوص مقدار درج ہوتی تھی۔اس طرح بین الاقوامی تجارت کے دوران کرنسی نوٹ کی پشت پر سونا (Gold) کی مقدار کے تناسب سے زر مبادلہ میں آسانی رہتی۔اس میں افراطِ زر کا خطرہ کم رہتا۔یہودی سرمایہ دار تجارت پر چھائے ہوئے تھے۔پہلی عالمی جنگ میں ان کی مصنوعات کی مانگ میں اضافہ ہوا تو انہوں نے بین الاقوامی تجارت میں گولڈ کا مطالبہ شروع کردیا اس بنا پر تمام ملکوں نے کرنسی نوٹ کے پیچھے سونا کی ضمانت لکھنا بند کردی جبکہ امریکی ڈالر کے پیچھے سونا کی مقدار لکھی رہی۔اس لیے ڈالر کو بین الاقوامی کرنسی کی حیثیت مل گئی تو امریکہ نے بھی ۱۹۷۱ء میں سونا سے ڈالر کی وابستگی ختم کردی۔بین الاقوامی کرنسی ڈالر کو جاری کرنے والے بنک "فیڈرل ریزروبنک آف امریکہ" کی نصف سے زائد ملکیت یہود کے پاس ہے۔وہی بنک کے پالیسی ساز ہیں۔جبکہ امریکی گورنر کی حیثیت برائے نام ہے۔

اسی عرصہ کے دوران مجلس اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا جس نے عالمی دولت کا بہاؤ مرکز منتقل کرنے کے لیے ۱۹۴۸ء میں عالمی مالیاتی فنڈ (I.M.F) کا ادارہ قائم کیا۔

عالمی مالیاتی فنڈ (I.M.F):

جس طرح ہر ملک کے تجارتی بنکوں کا ایک مرکزی بنک ہوتا ہے۔ایسے ہی عالمی مالیاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فنڈ پوری دنیا کا ایک سنٹرل بنک ہے۔ جو دوسرے ممالک کے مابین کرنسی کی شرح کا تبادلہ مقرر کرتا ہے اور قرضہ بھی فراہم کرتا ہے۔

''آئی۔ ایم۔ ایف ادارے میں ہر ملک کا ایک ''کوٹا'' (Quota) ہوتا ہے یہ کوٹا اس ملک کی تجارت کا عالمی تجارت کے ساتھ تناسب دیکھ کر مقرر کیا جاتا ہے۔ مثلاً عالمی تجارت ایک ارب ڈالر کی ہوئی اور کسی ملک کی تجارت پانچ کروڑ ڈالر کی ہے تو اس ملک کو پانچ فی صد کوٹا ملے گا۔ اس کوٹے کی شرح میں کمی بیشی بھی ہوتی رہتی ہے۔ پھر اس کوٹے کی رقم ڈالر میں بیان کی جاتی ہے۔ ہر ملک اپنے کوٹے کا ۲۵ فی صد سونا اور ۷۵ فی صد اپنے ملک کی کرنسی میں ادارہ کے پاس جمع کراتا ہے۔ اس طرح آئی۔ ایم۔ ایف کے پاس سونا اور تمام ممالک کی کرنسیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ پھر ہر ملک اپنی جمع کرائی ہوئی رقم کا ۵ گنا تک قرض لے سکتا ہے۔ اس ادارہ کی پالیسیاں ممبر ممالک کی ووٹنگ سے طے پاتی ہیں۔ اور ووٹنگ کا حق ممالک کی تعداد پر نہیں بلکہ کوٹے کی بنیاد پر ملتا ہے۔ جس کا کوٹا زیادہ ہو اس کو ووٹنگ کا حق بھی زیادہ ملتا ہے اور جس کا کوٹا کم ہے اس کو ووٹنگ کا حق بھی کم ہوتا ہے۔''

(تلخیص ''اسلام اور جدید معیشت و تجارت'' از مفتی تقی عثمانی)

جس طرح سلامتی کونسل میں ایٹمی طاقت کی بنا پر پانچ ملکوں کو ویٹو پاور دے کر جمہوری اصول کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ اسی طرح آئی ایم ایف میں عالمی تجارت کو مدنظر رکھ کر ترقی یافتہ ملکوں کو ووٹنگ کا حق زیادہ دے کر جمہوریت کے کثرت رائے کے اصول سے انحراف کیا گیا ہے۔

دنیا بھر میں کثیر القوائی کمپنیوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ جن میں سے اکثر کے مالکان یہودی ہیں۔ وہ ڈیپازٹ کی بنیاد پر آئی۔ ایم۔ ایف کی پالیسیوں پر چھائے ہوئے ہیں۔

عالمی بنک اور عالمی مالیاتی فنڈ مسلم ممالک کو غیر ترقیاتی اور غیر پیداواری شعبوں پر بے پناہ قرضہ فراہم کرتے ہیں۔ ممبر ممالک اپنے جمع شدہ کوٹہ کے مساوی بھی قرضہ حاصل کریں۔ پھر بھی اُن کو سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ قرضہ کی مقدار بڑھنے سے سود کی سالانہ شرح میں اضافہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہودیوں نے اقوامِ عالم خصوصاً مسلمانوں کو مقروض کر کے معاشی غلامی کا طوق پہنا دیا ہے۔ اور دنیا کی تمام قومیں یہودیوں کی کھلے عام مخالفت کرنے کی جرأت سے محروم ہوگئی ہیں وہ ان کے سامنے بے بس ہیں۔ آئی۔ ایم۔ ایف اقوامِ عالم خصوصاً مسلمانوں کو قرض کی چکی میں پیسنے کے لیے کئی طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔

۱: مختلف ملکوں کو آپس میں الجھا کر جنگ کی صورت پیدا کی جاتی ہے تا کہ وہ اپنی دفاعی ضرورت پورا کرنے کے لیے قرضہ حاصل کریں۔

۲: اسلامی ریاستوں میں مذہبی وسیاسی اور لسانی تعصب بھڑکا کر خود مختار علاقوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کرنا تا کہ انہیں اپنی آزادی کے تحفظ اور بقاء وترقی کے لیے قرضہ کی طلب پیدا ہو۔

۳: یہودیوں نے اسلامی علاقوں میں مختلف طرز کے کلب قائم کیے ہوئے ہیں۔ اور معیاری ہوٹل ان کی ملکیت ہیں۔ ان میں ورائٹی وثقافتی شو پیش کر کے پس ماندہ اقوام کو معیارِ زندگی بلند کرنے کی رغبت دلائی جاتی ہے تا کہ وہ بے حیائی کے طوفان میں شامل ہو کر ایمان کی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ ہائی سوسائٹی کی دوڑ میں شریک ہو کر حلال وحرام کی تمیز سے بے پرواہ ہو جائیں۔ بلند معیارِ زندگی کے جدید لوازمات میک اپ، ملبوسات اور مشروبات تیار کرنے والی یہودی کمپنیوں کے وارے نیارے ہو جائیں۔

عالمی مالیاتی فنڈ غیر پیداواری، ذرائع اور غیر ترقیاتی سکیموں پر قرضہ دیتے وقت اس ملک پر کڑی شرائط عائد کرتے ہیں تا کہ مقروض ملک کے وسائل پر خود بخود ان کا قبضہ ہو جائے اور فنی وسائنسی اور تکنیکی شعبوں میں ملکی ضروریات پورا کرنے کے لیے ان کے دست نگر رہیں۔

اسلامی ملکوں کو قرضے فراہم کر کے حلیف گردیوں کے ساتھ صلح کے معاہدے کرائے جاتے ہیں۔ (مثلاً مصر کو قرضے دے کر اسرائیل سے سمجھوتہ کرایا گیا) جبکہ مخالفین کے خلاف عملی کارروائی کا سبق سکھایا جاتا ہے۔

ملکی صنعت پر بے پناہ ٹیکس لگوا کر قومی صنعت کاروں کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے تا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ ملک صنعتی شعبہ میں ترقی نہ کر سکے۔ جبکہ درآمدات کو ہر قسم کے ٹیکسوں سے چھوٹ دینے کا مشورہ دیتے ہیں تاکہ مقروض ممالک خصوصاً اسلامی خطہ یورپی اقوام کے لیے کھلی منڈی بن جائے۔

عالمی مالیاتی ادارہ تعلیمی ترقی کی آڑ میں بے راہ روی، بہبود آبادی کے نام پر خاندانی منصوبہ بندی اور آزادی نسواں کے روپ میں بے حیائی پھیلاتے ہیں تاکہ مسلمان لادین ہو کے رہ جائیں۔

آئی۔ ایم۔ ایف قرضوں کی واپسی کے لیے عوام پر نئے نئے ٹیکس لاگو کرنے اور حاجیوں کی تعداد کم کرنے پر زور دیتے ہیں۔ اس طرح عوام اور حکمران طبقہ کے مابین نفرت کی خلیج بن جاتی ہے۔

یہودی و یورپی اقوام قرضے جاری کرتے وقت ایسے حربے بروئے کار لاتے ہیں کہ اس قرضہ کا غالب حصہ خود ہڑپ کر جائیں۔

قرضہ ادا کرتے وقت رقم زیادہ لکھوائی جاتی ہے۔ کم مقدار ادا کی جاتی ہے۔ گویا سود کی پہلی قسط ابتدا میں وصول کر لی جاتی ہے۔ مقروض ملک اس شرط کا پابند ہوتا ہے کہ وہ مالِ مقرض (قرضہ دہندہ) سے خریدے۔ اس طرح ناقص مال مہنگے داموں فروخت کیا جاتا ہے۔ خواہ کھلی منڈی میں عمدہ اور سستا مال ملتا ہو۔

مال کا نصف حصہ تو وہ ذرائع مواصلات کے ذریعے اپنے ملک لے آتے ہیں۔ اور کچھ حصہ نا اہل ماہرین کے بھاری مشاہروں کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے۔ آئی۔ ایم۔ ایف میں قرضے جاری کرنے کے ایسے فارمولے وضع کیے گئے ہیں کہ وزراء کو ترقی کے نام پر ملنے والے قرضہ کی رقوم ہڑپ کرنے میں آسانی ہو۔ درآمدی و برآمدی تجارت میں بھاری بھر کم کمیشن کمایا جاتا ہے۔ اربابِ اقتدار کے اس کالے دھن کو تحفظ دینے کے لیے سوئٹرز لینڈ میں محفوظ اور خفیہ اکاؤنٹس پر مشتمل بنکوں کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ جن کے مالکان یہودی ہیں۔ ان مندرجہ بالا ذرائع سے وہی رقم پھر سامراجی طاقتوں اور یہودی بنکوں کے پاس پہنچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔

ان قرضوں کی بدولت ہم جدید ٹیکنالوجی سے دور ہو چکے ہیں۔ مہنگائی، بے روزگاری اور کرپشن میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان قرضوں کا مقصد یہ ہے کہ امت مسلمہ میں ذہنی وفنی صلاحیت پیدا نہ ہو۔

سامراجی طاقتیں نوآبادیاتی کالونیوں سے زرعی ومعدنی خام مال ارزاں نرخوں پر حاصل کرتے تھے اور وہ اپنی مصنوعات مہنگے داموں پر فروخت کرتے تھے۔ اسلامی ممالک کی اقتصادی صورتِ حال کا جائزہ لیں تو اب بھی سامراج کی تجارتی وصنعتی کمپنیاں وہی کردار ادا کر رہی ہیں۔

موٹر سازی، ہوٹل انڈسٹری، تیل صاف کرنے والی، کھاد، کیڑے مار ادویات اور پولی ایسٹر کی اہم صنعتوں سے لے کر مشروبات اور سگریٹ انڈسٹریوں تک ان کا مسلم دنیا میں جال بچھا ہوا ہے بلکہ مسلم حکمران یہودی سرمایہ کاروں کو تجارتی مواقع فراہم کر کے عوام پر احسان جتلاتے ہیں۔

لیور برادرز کی روزمرہ استعمال کی مصنوعات، ڈالڈا گھی، لکس، لائف بوائے، سن لائٹ، سن سلک شیمپو، سرف، برائیٹ وغیرہ کی ایجنسیاں قصبہ قصبہ میں عام ہو چکی ہیں۔ ذرائع ابلاغ پر جن کی تشہیر سے مسلم عوام کے ذہن ماؤف ہو گئے ہیں وہ بلا جھجک انہیں قومی مصنوعات سمجھ کر خرید رہے ہیں۔ اور یہودیوں کو مالی طور پر مستحکم کر رہے ہیں۔ تیل صاف کرنے والی ایکسون کمپنی کو ۱۹۸۴ء میں ۵ ارب ۵۲ کروڑ ڈالر کا منافع ہوا جو عام ملک کے سالانہ بجٹ سے زیادہ ہے۔ گویا مسلمانوں کی تیل کی دولت کا بیشتر حصہ یہود ونصاریٰ خود ہڑپ کر رہے ہیں۔

موٹر سائیکل، کار یا طیارہ پر استعمال شدہ خام مال کے وزن کی قیمت کا مارکیٹ میں تیار شدہ اشیاء سے موازنہ کریں تو آپ کو صلیبی وصیہونی سرمایہ کاروں کے قارونی ذہن کا پتہ چل جائے گا کہ وہ خام مال سے ہزار ہا گنا زیادہ نرخوں پر اپنی مصنوعات فروخت کرتے ہیں۔

سامراج عسکری تسلط کے دوران جو مالی مفاد حاصل کرتے تھے اب وہ گھر بیٹھ کر مسلمانوں کی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ جس کا ہمیں احساس تک نہیں رہا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہود کا مذہبی اعتقاد ہے کہ وہ اللہ کی برتر قوم ہے۔ اس لیے دنیا بھر میں حکومت کرنے کا حق اُن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں۔ وہ اس منحوس خواب کی تعبیر کے لیے سیاسی و اقتصادی منصوبہ بندی کے تحت مصروفِ کار ہیں۔ ان کا اقتصادی حربہ یہ ہے کہ دنیا بھر سے سونا حاصل کر کے تسلیم شدہ زرِ مبادلہ پر قبضہ کر لیا جائے تاکہ دوسری اقوام ان کی محتاج بن کر رہ جائیں۔ آئی ایم ایف ادارہ اقوامِ متحدہ میں شامل ممالک سے اثاثوں کی صورت میں سونا حاصل کر چکا ہے۔ مزید برآں یہودی اپنی مصنوعات کو عالمی منڈی میں فروخت کر کے سونا اکٹھا کر رہے ہیں۔ اب ایک یہودی کمپنی ذرائع ابلاغ پر ہیروں کی تشہیر کر رہی ہے تاکہ حساس طبقہ ہیرے خریدنے کے لیے طلائی زیورات بیچ دے۔

آئی ایم ایف گریٹ اسرائیل کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ ابتدائی سطح پر اُس نے اکثر عرب ریاستوں کو اقتصادی امداد کے جال میں پھنسا کر اسرائیل سے سمجھوتہ کرنے پر آمادہ کر لیا ہے۔ حتی کہ خود فلسطینیوں نے بھی اسرائیل کی آزادی کو تسلیم کر لیا ہے۔

ناقابل تردید حقیقت ہے کہ یہودیوں نے بالواسطہ Indirect انداز میں آئی۔ ایم۔ ایف، عالمی بنک اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی صورت میں دنیا بھر میں اقتصادی گرفت مضبوط کر لی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقوامِ عالم کے اہم فیصلے ان کی مرضی کے مطابق طے ہوتے ہیں۔ آئی۔ ایم۔ ایف کی رضامندی کے بغیر کوئی حکمران اپنی ریاست پر کنٹرول نہیں کر سکتا۔ ورنہ خلاف ورزی کی صورت میں اقتدار سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ اندریں حالات امت مسلمہ پر فرض ہے کہ وہ اپنی اقتصادی ترقی اور معاشی آزادی کے لیے اسلامی معیشت کے زریں اصولوں کو اپنا کر مشترکہ پالیسی اختیار کریں اور یہودی ورلڈ آرڈر کو ناکام بنا کر احیائے خلافت کے لیے منظم جدوجہد کریں تاکہ گریٹ اسرائیل کا پلان شیخ چلی کے خواب کی طرح چکنا چور ہو جائے۔

دجالی پنجہ کی گرفت سے چھٹکارا حاصل کریں:

ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ممالک معاشی غلامی کا طوق پہننے کی بجائے ''ربّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتمادی'' اور خود انحصاری کی پالیسی اپنائیں۔ جو اسلامی ممالک آئی ایم ایف کے مقروض ہیں وہ ممکنہ ذرائع بروئے کار لا کر قرضہ واپس کر کے دجالی پنجہ کی گرفت سے چھٹکارا حاصل کریں۔

ا: غیر ترقیاتی کاموں کو متعین عرصہ تک روک دیا جائے۔

۲: اندرونِ ملک قرض نادہندہ اور معافی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے والے مجرموں سے قومی دولت واپس لی جائے۔

۳: غیر مسلم ممالک کے محفوظ بنکوں میں رقم جمع کروانے والے احباب کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے وطن میں زرمبادلہ بھیجیں اور مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کریں۔

۴: غیر ملکی قرضے اتارنے کے لیے عوام سے رضاکارانہ طور پر عطیات جمع کرانے کی اپیل کریں۔

۵: بنکوں میں سودی نظام کا خاتمہ کیا جائے۔ اس مدت تک اضافی مقدار سے قرضوں کا سود ادا کیا جائے۔ تمام قرضہ ادا کرنے کے لیے کوئی صورت پھر بھی کارگر نہ ہو تو انٹرنیشنل مانیٹرنگ فنڈ میں جمع کرائے ہوئے اثاثوں کی صورت میں اپنے قرضے چکا دیئے جائیں لیکن آئندہ سے آئینی طور پر عہد کریں۔ خواہ حالت امن میں عوام قحط کی وجہ سے بھوک سے نڈھال ہو رہے ہوں یا جنگ کی صورت میں دشمن کی یلغار کا سامنا ہو پھر بھی سودی نظام کے تحت خوراک یا اسلحہ کی صورت میں قرضہ نہ لیں گے تاکہ بعد میں بھی کوئی برسر اقتدار پارٹی قرضہ لینے کی کوشش نہ کرے تو ان شاء اللہ پوری قوم قرضہ اتارنے میں کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہ کرے گی۔

آئی ایم ایف کی پالیسی ہے کہ دوسرے ممالک کے اندر امریکی ڈالر میں تجارت کرنے اور بنکوں میں کھاتہ کھولنے پر کھلی چھٹی ہو۔ درآمدات پر کسی قسم کی کوئی پابندی عائد نہ ہو اور برآمدات میں اضافہ کا خواب دکھا کر قومی کرنسی کی قیمت میں کمی کی جائے۔ جب سے مسلم حکمران نے ان امور پر عمل درآمد شروع کیا تو شہریوں کا قومی کرنسی پر اعتماد اٹھ گیا۔ اب انہوں نے امریکی ڈالر میں لین دین اور بنکوں میں کھاتے کھولنے شروع کر دیئے ہیں۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح ڈالر جاری کرنے والے فیڈرل ریزرو بنک آف امریکہ کو مالی تقویت پہنچ رہی ہے جس کی نصف ملکیت یہودیوں کے پاس ہے۔ یہودی ڈالر کی گردش سے فائدہ اٹھا کر اصل سرمایہ سے تجارتی و صنعتی کمپنیوں کا دائرہ وسیع کر رہے ہیں جس سے وہ بے پناہ زرمبادلہ کما رہے ہیں پھر یہی زرِ مبادلہ مسلمان ملکوں کو قرضہ دے کر سیاسی مفاد حاصل کرتے ہیں۔

بیرونی کرنسی اندرونِ ملک زرِ مبادلہ نہیں بلکہ یہ ملکوں کے درمیان زرِ مبادلہ ہے۔ اس لیے غیر ملکی کرنسی خصوصاً ڈالر کو اندرونِ ملک رکھنے یا بنکوں میں کھاتہ کھولنے پر پابندی عائد کی جائے۔

⊙ بنکوں میں مروجہ سودی نظام ختم کر کے شرکت و مضاربت کی بنیاد پر امداد باہمی کے تجارتی اداروں میں تبدیل کیا جائے۔ ان تجارتی بنکوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ہر اسلامی ریاست کا قومی بنک ہو جو تجارتی بنکوں کے نفع و نقصان میں برابر کا حصہ دار ہو۔ اسلامی ریاستوں کے قومی بنکوں کی نگرانی کے لیے اسلامی ترقیاتی بنک کو مالیاتی اور انتظامی نوعیت کے اختیارات دے کر منظم و فعال کیا جائے جس طرح عالمی مالیاتی فنڈ دنیا کے تمام ملکوں کے قومی بنکوں کو کنٹرول کر رہا ہے۔ اسی طرح خلافت اسلامیہ کا مرکزی بنک اسلامی ریاستوں کے قومی بنکوں کو مالی نگران اور مشیر ہو۔

قومی و مرکزی بنک دنیا کے اہم صنعتی و تجارتی شہروں میں اپنی شاخیں قائم کریں۔ بیرونِ ملک مسلمان سرمایہ کاروں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنا سرمایہ اسلامی بنکوں میں منتقل کریں۔ آئینی طور پر ان کو تحفظ ہو۔ سیاسی سطح پر حکومت کی تبدیلی سے کسی کے کھاتہ کو سربمہر نہ کیا جائے۔ نیز مسلمان سرمایہ کاروں کو اندرونِ ملک سرمایہ کاری کے نادر مواقع فراہم کیے جائیں۔

⊙ خلافت اسلامیہ مسلم ریاستوں کے لیے مشترکہ کرنسی ''ریال'' کا تعین کرے۔ باہمی لین دین بھی اسی میں ہو اور غیر ممالک کے ساتھ تجارت بھی اسی کرنسی کی بنیاد پر کی جائے اور بنکوں میں ریال کے علاوہ کسی غیر ملکی کرنسی میں کھاتہ کھولنے کی اجازت نہ ہو۔

⊙ افراطِ زر اور جعل سازی سے بچنے کے لیے طلائی کرنسی کا نظام اپنایا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صنعت وحرفت اسلاف کی میراث ہے:

ریاست کی خوشحالی کا دار ومدار اس بات پر ہے کہ اس کی معاشی حالت اچھی ہو۔ اقتصادی حالت اس وقت تک بہتر نہیں ہو سکتی جب تک ریاست کے ذرائع پیداوار مستحکم اور مضبوط نہ ہوں۔ ذرائع پیداوار میں صنعت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

صنعت کاری کے لیے زرعی ومعدنی خام مال بنیادی عنصر ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے اسلامی دنیا میں معدنیات کے بے پناہ ذخائر موجود ہیں۔ پٹرول اور تیل کے معاملے میں مسلم دنیا کو اجارہ داری حاصل ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق دنیا میں تیل کی پیداوار کا ۶۰ فیصد حصہ مسلم ممالک سے نکلتا ہے۔ قدرتی گیس ۵۲ فی صد اور یورینیم ۴۰ فی صد نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ خام لوہا، ایلومینیم، کوئلہ، سونا، چاندی، کرومائیٹ اور کوبالٹ کے ذخائر بھی موجود ہیں۔ دنیا کے خام مال کا ۴۰ فی صد حصہ مسلم ممالک سے نکلتا ہے۔ لیکن عالمی برآمدات کا ۷ فی صد تناسب ہے جو مسلم دنیا کی معاشی زبوں حالی کا آئینہ دار ہے۔ جبکہ اسلام میں صنعت کاری کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

صنعت وحرفت انبیائے کرام کی سنت ہے۔ اللہ نے حضرت نوح علیہ السلام کو لکڑی اور حضرت داؤد علیہ السلام کو لوہے کی صنعت سکھلا دی۔ اللہ نے امت مسلمہ کو حکم دیا:

﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ (الانفال: 60)

’’یعنی تم سے جس قدر ہو سکے اقوامِ عالم کے مقابلے میں قوت تیار کرو۔‘‘

یہی وجہ ہے کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمان روزمرہ زندگی کی ضروریات سے لے کر دفاعی ضروریات تک کو پورا کرنے میں خود کفیل تھے۔ نبوی دور میں تیر، تلوار، نیزہ مسلمان خود تیار کرتے تھے۔ خلفائے راشدین کے دور میں ٹینک اور بحری بیڑے تیار ہوئے۔ بنو اُمیہ کے دور میں منجنیق (توپ) بھی مسلمانوں نے ایجاد کی۔ ماضی قریب میں ڈھاکہ کی ململ کا دور دور تک کوئی مقابلہ نہیں تھا۔ یہ مسلمانوں کا چشمۂ فیض ہے جس نے یورپ اور مغرب کو سیراب کیا۔ نو آبادیاتی دور میں مسلمانوں کو تن آسان بنا دیا گیا۔ اب مسلمان اپنی معاشی وجنگی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اہل مغرب کے دست نگر بن کر رہ گئے ہیں۔

دورِ جدید میں فرد اور ریاست کی جائز ضروریات کی تکمیل کے لیے ہر قسم کی صنعتیں اسلامی دنیا میں قائم کی جائیں تاکہ ملت اسلامیہ یہود ونصاریٰ کی معاشی غلامی سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔

صنعتی ترقی کے لیے لائحہ عمل:

عالم اسلام سیاسی، جغرافیائی اور دفاعی لحاظ سے خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ ماسوائے امریکہ کے، ایشیا، افریقہ، یورپ اور آسٹریلیا کے بری، بحری اور ہوائی راستے یہیں سے ہو کر گزرتے ہیں۔ خلافت اسلامیہ اپنی حدود میں کسی موزوں بندرگاہ میں اسلامی مشترکہ منڈی قائم کرلے تاکہ مسلم ممالک کا آپس میں تجارتی رابطہ قائم ہو سکے۔ جہاں تاجروں اور صنعت کاروں کو ہر قسم کی ضروری سہولیات میسر ہوں۔ نیز اسلامی بین الاقوامی صنعت وتجارت تنظیم قائم کی جائے جو خلافت اسلامیہ کے مابین تاجروں اور صنعت کاروں کو تجارتی روابط اور صنعتیں قائم کرنے میں مدد اور راہنمائی کرے۔

- اکثر اسلامی ملک تیل صاف کرنے اور خفیہ معدنیات کے ٹھیکے اہل مغرب کی کمپنیوں کو دیتے ہیں۔ وہ اس قدرتی دولت کا نصف سے زائد حصہ خود ہڑپ کر جاتے ہیں۔ اس لیے اہل مغرب کی مسلم ماہرین کی ٹیم تیار کی جائے جو یہ فریضہ سرانجام دے۔
- ہر اسلامی ریاست میں زرعی، معدنی، خام مال کے مطابق صنعتوں کا جال پھیلایا جائے تاکہ پیداواری نوعیت کا خام مال برآمد کرنے کی بجائے مصنوعات برآمد کی جاسکیں۔
- اسلامی سٹلائٹ سسٹم سے مسلم مصنوعات کی تشہیر کی جائے۔
- اسلامی ریاستیں اپنا وافر غیر پیداواری خام مال اور مصنوعات اسلامی منڈی میں لے آئیں۔ نیلامی میں اسلامی ریاستوں کو ترجیح دی جائے پھر اپنی فالتو برآمدات تیل وغیرہ اُن غیر مسلم ممالک کو دو جو تم کو زرعی دفاعی و صنعتی شعبوں میں ٹیکنالوجی مہیا کریں۔
- غیر مسلم ممالک کے اہم شعبوں میں کام کرنے والے مسلم انجینئر، سائنس دان اور تجربہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کار فنی ماہرین کو آمادہ کیا جائے کہ وہ اپنے ملک یا دوسرے اسلامی ممالک میں جہاں ان کی ضرورت ہو اپنی صلاحیتوں اور فنی مہارتوں کو اسلام کے بہتر مستقبل کے لیے بروئے کار لائیں۔ خلافت اسلامیہ خصوصاً سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لیے ان کی عملی استعداد سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائے۔

- خلافت اسلامیہ ہر قسم کی صنعتی مشینری، الیکٹرانک آلات، زرعی ودفاعی سامان کی تیاری کے لیے صنعتیں قائم کرے۔ جدید ٹیکنالوجی میں خود کفیل ہونے تک درآمدی تجارت کو اہم بنیادی پیداواری مشینری تک محدود کیا جائے۔ اپنی درآمدات کو اسلامی ممالک سے پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ بصورتِ دیگر اُن غیر ممالک سے منگوایا جائے جو تم سے فنی تعاون کریں۔
- ناگزیر حالات کے تحت دفاعی ساز وسامان کی تیاری، مرمت اور قومی خام مال کو مصنوعات میں کھپانے کے لیے محدود مدت کے لیے تجربہ کار غیر مسلم ماہرین کو معقول مشاہرہ دے کر منگوایا جائے۔ اس شرط پر کہ وہ ملکی ماہرین کی تربیت بھی کریں۔
- جس صنعت میں کوئی اسلامی ملک مہارت رکھتا ہو وہ دوسرے اسلامی ممالک کو فنی مہارت مہیا کرے۔
- یہود ونصاریٰ کو کسی قسم کی سرمایہ کاری کی اجازت نہ دی جائے۔ ان کی بجائے مسلم سرمایہ کاروں کو موقع فراہم کیا جائے ان کو ہر قسم کے تحفظ کی ضمانت فراہم کی جائے۔
- غیر مسلموں خصوصاً یہودیوں کو خوردنی اور روزمرہ استعمال کی اشیاء، چینی، گھی، صابن اور چائے کی صنعتیں قائم کرنے پر سختی سے پابندی عائد کی جائے۔ پہلے سے قائم انڈسٹریوں کو قیمتاً قومی ملکیت میں لے لیا جائے۔ غیر ضروری اشیاء میک اپ اور سگریٹ کی انڈسٹریاں قائم کرنا تو کجا ان کی درآمدات پر پابندی عائد کی جائے۔
- ملک کے اہم قدرتی وسائل تیل، گیس اور سونا وغیرہ کسی فرد یا ادارہ کی ملکیت میں نہ دیئے جائیں۔ ہاں اس سے استفادہ کرنے یا مارکیٹ میں لانے کے لیے حکومت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراکتی بنیاد پر مسلم فرموں کو ٹھیکے دے۔ ریاستی ملکیت کے ادارے اور کارخانے فیکٹریاں نجکاری میں نہ دی جائیں۔ اس طرح مخصوص طبقہ کا اقتصادی وانتظامی معاملات پر قبضہ ہوجائے گا جو کسی وقت حکومت کے لیے انتظامی مسائل اور معاشی مشکلات کا سبب بن سکتا ہے۔ چنانچہ پہلے سے قائم سرکاری صنعتوں اور کارپوریشنوں کو نجکاری میں نہ دیا جائے البتہ نئی صنعتوں کے قیام میں پرائیویٹ اداروں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

- اسلامی دنیا میں زرعی، سائنسی اور صنعتی تعلیم کا خاطرہ خواہ انتظام کیا جائے تاکہ نئی پود میں کلرکوں کی بجائے فنی ماہرین کی کھیپ تیار ہوسکے۔
- دستکاریوں اور گھریلو صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے ان کی ترقی کے لیے بلا سود قرضے جاری کیے جائیں۔ ان سے تیار شدہ مال مناسب داموں میں خرید لیا جائے۔
- صنعتی مزدور کی تنخواہ ایک تولہ سونا کے برابر ہو۔ ان کے بچوں کی تعلیم اور صحت کا خصوصی انتظام کیا جائے۔ ان کو منافع میں شریک کرکے عملی استعداد میں اضافہ کیا جائے۔
- مسلم اقلیتوں کے ساتھ ناروا سلوک کرنے والے اور اسلامی ممالک پر جارحیت کرنے والے غیر مسلم ممالک سے اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔
- مسلم تاجر اسلام کا آئینہ دار ہو۔ اس کی تجارت ہر قسم کی بدعنوانی، ذخیرہ اندوزی، سمگلنگ اور ملاوٹ سے پاک ہو۔ چند سکوں کی خاطر اپنے مال کی کوالٹی، وزن یا پیمائش میں کمی نہ کرے بلکہ اپنے مال کی کمیت اور کیفیت کو نمائشی مال سے بہتر تیار کرے۔ ظاہر مال پر تو حکومت زکوٰۃ وصول کرے گی جب کہ باطنی مال پر مسلمان تاجر اور صنعت کار خود زکوٰۃ ادا کریں اور نماز کی پابندی کریں۔ باہمی لین دین میں کسی کی حق تلفی نہ کریں۔ قرونِ اولیٰ کے مسلم تاجروں نے مالدیپ اور مالابار وغیرہ کے جزائر میں اسلامی تجارت و معیشت پر عمل پیرا ہوکر اسلام کی شمع روشن کی۔ اسی طرح خلافت اسلامیہ کے مسلم تاجر و صنعت کار اسلام کے سنہری اصولوں پر کاربند ہوکر اسلامی مشترکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منڈی کو کامیاب کر سکتے ہیں اور یہودیوں کے معاشی چنگل سے چھٹکارا پا سکتے ہیں۔

اسلامی دنیا ایک کروڑ دس لاکھ مربع میل پر محیط ہے۔ یہ رقبہ پوری زمین کی خشکی کا پانچواں حصہ ہے۔ لیکن دنیا کی زرعی صف میں شامل نہیں اور نہ ہی زرعی طور پر خود کفیل ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ

۱: استعماری دور میں غداری یا بدعنوانی سے حاصل کی گئی زمین قومی تحویل میں لی جائے اُسے آسان شرائط پر مزارعین میں تقسیم کیا جائے۔

۲: سیم وتھور کی وجہ سے بنجر زمین زیر کاشت لائی جائے۔ وسیع اراضی کے مالک جو بے توجہی سے زمین کا وافر حصہ کاشت نہیں کرتے۔ ۱۵ اور ۳۰ ایکٹر کے درمیان حد مقرر کر کے زائد اراضی محنتی کاشت کاروں میں بانٹ دی جائے۔ زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کے لیے سائنسی ومیکانکی ترقیاتی طریقوں کو اختیار کرنے کے لیے کسانوں کو تربیت دی جائے۔

زرعی آلات کی تیاری کے لیے ملک میں صنعتیں قائم کی جائیں۔ زرعی آلات اور مصنوعی آبپاشی کے وسائل کے لیے چھوٹے کسانوں کو بلاسود قرضے دیئے جائیں جو سیاسی طور پر کسی صورت معاف نہ کیے جائیں۔

زمین کی پیداوار پر اسلامی اصولوں کے مطابق عشر وصول کیا جائے۔

مرکزی بیت المال:

کسی ریاست سے صحیح مقدار میں عشر زکوۃ کی رقم وصول کی جائے پھر اسی علاقہ میں جائز طریقہ سے صرف کی جائے تو اس ریاست میں غربت وافلاس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ خلفائے راشدین نے اسلام کا مالیاتی نظام نافذ کیا تو اللہ نے اُن پر رحمت کے خزانے کھول دیئے۔ یہی وجہ ہے کہ فاروقی دور خلافت میں پورے یمن میں کوئی مفلس نہ رہا جو صدقہ، زکوۃ وصول کرنے والا ہو۔ چنانچہ وہاں سے حاصل کیا گیا سب مال بیت المال میں جمع ہو گیا۔ اس طرح شہری بھی خوش حال ہو گئے اور ریاست بھی مالی طور پر مستحکم ہو گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم دنیا میں اسلام کا معاشی نظام رائج کیا جائے۔ چنانچہ صاحب نصاب مسلمانوں سے عشر زکوٰۃ جب کہ غیر مسلموں سے جزیہ خراج وصول کر کے بیت المال میں جمع کیا جائے جس سے پس ماندہ طبقہ کا معیارِ زندگی بہتر بنائیں اور سرکاری اخراجات پورے کریں جو اس کی آمدنی سے تجاوز نہ کریں۔ معاشی خوش حالی کے لیے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سنہری اصول کو پیش نظر رکھ کر اقتصادی منصوبہ بندی کریں۔

''لوگو! میرے نزدیک ہماری معاشی حالت اُس وقت تک نہیں سنور سکتی جب تک ہم تین باتوں کا خیال نہ کریں۔ حق سے لینا، جائز کاموں پر خرچ کرنا، اور ناجائز کاموں پر خرچ نہ کرنا۔'' (کتاب الخراج از امام ابو یوسف، ص:۱۱۷) ❶

حکومت کو چاہیے کہ غیر شرعی ٹیکس لگانے سے گریز کرے البتہ ہنگامی حالات میں رضا کارانہ طور پر عطیات جمع کرانے کی اپیل کریں تا کہ عوام کارِ خیر جان کر فرض ادا کریں۔

سرکاری دفاتر اور اداروں میں نمود ونمائش پر خرچ کرنے کی بجائے سادگی کا اصول اپنائیں۔

بہبود آبادی، آرٹس کونسل قسم کے فالتو محکمے ملکی خزانے پر بوجھ ہیں ان کو ختم کر دیا جائے۔ ان ملازمین کو دوسرے محکموں میں ضم کر دیا جائے۔

آسمانی آفات، سیلاب، زلزلہ اور بارش کی تباہ کاریوں کی صورت میں نہ صرف عشر جزیہ کی معافی دی جائے بلکہ متاثر طبقہ کی بیت المال سے اعانت کی جائے۔

قحط کی صورت میں حکومت غذائی اجناس اور خوردنی اشیاء باہر سے منگوا کر ارزاں نرخوں پر مارکیٹ میں مہیا کرے۔ دستکاریوں اور چھوٹی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کے لیے مستحق افراد کو قرضہ حسنہ دیا جائے۔ تیار شدہ مال کی صورت میں بھی قرضہ واپس کرنے کی سہولت ہو۔

ہندہ نے اپنے خاوند ابوسفیان کی ضمانت پر سرکاری بیت المال سے چار ہزار درہم بطور قرض لیے۔ اسے تجارت میں خسارہ ہوا تو اس نے معافی کی درخواست دی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ یہ رقم تمام مسلمانوں کا حق ہے۔ آپ نے ابوسفیان کو بلا

❶ بحوالہ معاشیات، نظام مصطفیٰ، ص:۲۸۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر پورا قرض واپس لے کر بیت المال میں جمع کرا دیا۔ اس لیے اسلامی بنک یا بیت المال سے تجارتی، صنعتی بنیاد پر لیا گیا قرضہ کسی نقصان یا تباہ کاری کی صورت میں معاف نہ کیا جائے۔

معاشی بدحالی کے باعث غریب طبقہ کو اپنا اور اہل وعیال کا پیٹ پالنا مشکل ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ بچوں کی تعلیم وتربیت اور صحت پر خاطر خواہ توجہ نہیں دے سکتا۔ اس لیے حکومت مفت تعلیم کا بندوبست کرے اور سستی اور معیاری ادویات مہیا کرے۔ مستحق افراد کو مفت فراہم کرے۔ فلاحی اداروں اور رفاہی کاموں پر خرچ کیا جائے لیکن اس کا اختیار جمہوری نظام حکومت میں منتخب مرکزی نمائندوں کو نہ دیا جائے۔ کیونکہ قانونی طریقہ وضع کرنا ان کی ذمہ داری ہے جبکہ مالیاتی امور اُن کے فرائض میں شامل نہیں۔

بیت المال کی نگرانی کے لیے تقویٰ واہلیت کی بنیاد پر مقامی مجلس شوریٰ تشکیل دی جائے جو بیت المال کو ذاتی جاگیر نہ سمجھیں بلکہ اسے یتیموں کا مال سمجھ کر خرچ کریں۔ مقدمہ بازی میں دولت اور وقت کا ضیاع ہوتا ہے جس کے ملکی معیشت پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں اس لیے دیوانی وخانگی معاملات تنازعات کے فیصلوں کا اختیار بھی مقامی مجلس شوریٰ کو دیا جائے۔

مسلم ریاستیں اسلام کا مالیاتی نظام ❶ نافذ کر کے بیت المال قائم کریں۔ معاشی خوش حالی پر خرچ کرنے کے بعد فاضل رقم اور ریاستی معدنی پیداوار کا پانچواں حصہ خلافت اسلامیہ کے مرکزی بیت المال میں جمع کرائیں۔

اقوامِ متحدہ کے ذیلی ادارہ آئی ایم ایف نے مسلم ریاستوں کو مقروض کر کے زنجیر میں جکڑ رکھا ہے۔ مسلم ممالک کے باہمی اتحاد میں یہی سب سے اہم رکاوٹ ہے۔ مرکزی بیت المال سے قرضہ ادا کر کے مقروض مسلم ریاستوں کو سیاسی طور پر آزاد کرایا جائے تاکہ وہ آزاد ہو کر خلافت اسلامیہ کے پرچم تلے متحد ومنظم ہو جائیں۔

بلاسود بنکاری سے رحمت کا مینہ برسے گا:

سودی نظام میں بنک خود سرمایہ لگا کر یا دوسروں کو قرض دے کر بے پناہ منافع حاصل

❶ تفصیل کے لیے ''اسلام کا قانونِ محاصل'' از مولانا ڈاکٹر نور محمد غفاری کا مطالعہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے لیکن اپنے کھاتہ داروں کو قلیل منافع ادا کرتا ہے۔ دوسری طرف مقروض کمپنی ناتجربہ کاری یا فنی کوتاہی کی بنا پر کاروبار میں خسارہ اٹھائے تو بنک کو اس سے غرض نہیں وہ تو اس کا رہن نیلام کر کے اصل رقم مع سود وصول کر لیتا ہے۔ اس طرح یہودیوں کے سودی نظام میں بنک اپنے کھاتہ داروں اور قرض داروں دونوں کو لوٹتا ہے۔

سودی نظام میں متوسط طبقہ کے کچھ لوگ اپنی بچت کو سودی سکیموں میں جمع کرا کر تن آسانی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان میں تجارت سرمایہ کاری ختم کرنے کا جذبہ ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ جبکہ پہلے ہی سے دولت مند طبقہ ان بنکوں سے قرضہ لے کر مزید سرمایہ کاری کرتا ہے جس سے ریاست پر ان کا اقتصادی تسلط مضبوط تر ہو جاتا ہے۔ یہی سرمایہ دار طبقہ مل کر مزدور کو اس کی محنت کا جائز اجرت نہیں دیتا۔ جس سے ان کی معاشی حالت روز بروز ابتر ہو جاتی ہے۔ اس طرح معاشرہ کے لوگ طبقاتی طبقوں میں بٹ کر ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں جس سے ملک اقتصادی بدحالی کا شکار ہو جاتا ہے۔

اسلام میں سودی نظام کی قطعاً اجازت نہیں۔ سودی نظام پر عمل کرنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ حرمت سود کا اندازہ لگائیں کہ سرورِ کائنات ﷺ غیر مسلموں سے معاہدہ کرتے وقت یہ شرط بھی طے فرما دی کہ اگر تم اپنے علاقے میں بھی سودی نظام کو رائج کرو گے تو تمہارے ساتھ معاہدہ فسخ ہو جائے گا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر قسم کے سودی نظام کو ختم کر دیا جائے اور موجودہ بنکاری نظام کو شرکت و مضاربت کی بنیاد پر ڈھال دیا جائے۔ حکومت حصہ دار بن کر ان کی سرپرستی کرے اور عوام کو ضمانت فراہم کرے۔ شرکت اور مضاربت میں منافع کی رقم کا تعین نہیں کیا جاتا۔ اس نظام میں کھاتہ دار بنک کو اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ وہ اس رقم کو مختلف منصوبوں پر لگائے اور وہ کاروبار میں نفع و نقصان دونوں صورتوں میں شرکت کا عہد کرے گا۔ اسلامی بنک براہِ راست یا کسی صنعت کار سے مل کر کاروبار میں سرمایہ لگائے گا تو وہ اسے نفع مند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا لیکن ہر بنک کو زرعی، تجارتی و صنعتی شعبوں میں قرضے دے کر حصہ دار بننا اور اس کی ترقی کی کوشش کرنا مشکل امر بن جائے گا۔ اس لیے ہر ایک بنک کو کسی ایک شعبہ کی ترویج و ترقی کے لیے مخصوص کر دیا جائے، مثلاً کسی ایک کو درآمدی و برآمدی تجارت، دوسرے کو ٹیکسٹائل، تیسرے کو زرعی آلات اور کھاد کی تیاری وغیرہ۔

اس طرح ریاست میں مختلف قسم کی صنعتوں کا جال بچھ جائے گا اور بے روزگاری پر قابو پانے میں مدد بھی ملے گی۔ اور معاشرہ سود کی لعنت سے نجات بھی پائے گا۔

۴۵ ممالک میں اس وقت ساٹھ سے زیادہ اسلامی بنک بطریق احسن کام کر رہے ہیں۔ ان کی دو سو سے زائد برانچیں مختلف مسلم و غیر مسلم ممالک میں اسلامی بنکاری کی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اس لیے عام اسلامی ریاستوں میں سودی نظام کا خاتمہ کر کے بلاسود بنکاری کا نظام رائج کر دیا جائے تو پھر ان شاء اللہ آسمان سے رحمت کا مینہ برسے گا اور زمین سونا اگلے گی تو یہودی ادارہ آئی ایم ایف سے بھیک مانگنے کی حاجت نہ رہے گی۔

اسلام کا معاشی نظام فلاحی معاشرہ اور خوش حال ریاست کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام میں ذاتی منافع پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی جس سے معاشرہ میں عدمِ توازن قائم ہو جاتا ہے اور معاشرہ کا مخصوص طبقہ دولت پر قبضہ کر لیتا ہے جس کی وجہ سے اُن میں اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ جبکہ اشتراکی نظام میں انفرادی منافع کی حس ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ مزدور کو مقررہ اجرت مل جاتی ہے جس سے پیداوار کی کمیت اور کیفیت دونوں میں کمی آ جاتی ہے۔ اس نظام میں انسان کی زندگی کا مقصد ''محنت کرنا اور پیٹ پالنا'' تک محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ خالق کائنات کی عبادت اور خدمت خلق کا جذبہ مدھم ہو کر رہ جاتا ہے اور ریاستی ملکیت کے تصور سے ملک کی اقتصادی جڑیں کھوکھلی ہو کر رہ جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن ممالک نے سرمایہ دارانہ نظام سے تنگ آ کر سوشلزم کو اپنایا اب وہ پھر سرمایہ دارانہ نظام کی طرف رجوع کر رہے ہیں لیکن اہل مغرب کے بعض دانش ور ایسے نظام کے متلاشی ہیں جس کو اپنانے سے معاشرہ بھی فلاحی ہو جائے اور ریاست بھی خوش حال ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے شک یہ ضمانت اسلام کا معاشی نظام ہی فراہم کرسکتا ہے کیونکہ اسلامی حکومت میں نجی وسرکاری شعبے دونوں بیک وقت اسلام کے اقتصادی نظام کے تحت کام کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے معاشی وسائل کو پیداواری شعبوں میں اس طرح صرف کریں کہ جس سے معاشرہ روحانی ومادی دونوں حیثیتوں سے ترقی کرے اس لیے اسلامی حکومت میں کسی انسان کا خوراک، لباس اور رہائش سے محروم رہنا کجا کوئی جانور بھی بھوکا نہیں رہ سکتا۔

اسلام معاشی انصاف کا قائل ہے لہٰذا وہ ایسے ذرائع اختیار کرتا ہے کہ دولت معاشرہ میں منصفانہ طور پر تقسیم ہو۔ اسلام نے دولت جمع کرنے کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ صاحب ثروت اشخاص کو زکوٰۃ، عشر اور حق وراثت ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور فطرانہ، قربانی، انفاق فی سبیل اللہ کی تلقین کرتا ہے۔ جن کی ادائیگی سے گردشِ دولت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ اسلام ان مثبت طریقوں کے علاوہ چند ناجائز ذرائع سود، سٹہ، قمار بازی اور احتکار کا خاتمہ کرتا ہے تاکہ معاشی انصاف کا دروازہ بند نہ ہو۔ مال ودولت میں معمولی تفاوت ایک فطری وقدرتی امر ہے۔ کیونکہ بنی نوع انسان معاشی حقوق میں سب برابر ہیں لیکن درجات میں نہیں۔

اسلام تنگی وخوشحالی کے دور میں ہر قسم کی مالی پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے میانہ روی کا درس دیتا ہے۔ اسلام صبر وقناعت کا درس دیتا ہے لیکن حسد اور بے صبری سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

”تم اس کی طرف دیکھو جو معاشی حالت میں کم سے کم تر ہو، اس کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہو۔“ (صحیح مسلم)

اس کے ساتھ ہی صاحب نصاب مسلمانوں پر فرض عائد کیا ہے کہ یتیم، معذور، مسکین اور عیال دار افراد کا اس طرح تعاون کرو کہ دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ اسلام عزتِ نفس کا کتنا محافظ ہے۔ سبحان اللہ! لیکن اسلام گداگری کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى .)) (صحیح بخاری)

”اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے معاشی نظام میں رعب ودبدبہ کے لیے نمود ونمائش، اسراف اور عیاشی کی ممانعت ہے اور سادگی اپنانے پر زور دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پیوند لگے کپڑوں کے ساتھ شام کے قریب پہنچے تو ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ لباس تبدیل کر لیں تو آپ نے ان کو یاد دلایا۔ ''اللہ نے ہمیں سادگی کی تعلیم دی۔ اللہ نے ہمیں عزت اسلام پر عمل کرنے سے بخشی ہے۔ اس لیے ہم غیر اسلامی رواج کے مطابق عزت کے طلب گار نہیں۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو اپنے دورِ خلافت میں گزارہ الاؤنس کے لیے معمولی وظیفہ وصول کرتے رہے وہ بھی مرتے وقت وصیت کر دی کہ اس کا حساب کر کے میرے ورثہ میں سے ادا کر دیا جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عوام کی خبر گیری کے لیے رات کو مدینہ منورہ کی گلیوں کا گشت کرتے تھے جب کوئی آرام کرنے کا مشورہ دیتا تو فرماتے: ''اگر میری مملکت میں کوئی اونٹ بھی بھوک سے مر گیا تو روز قیامت اللہ کے دربار میں کیا جواب دوں گا۔''

خلفائے راشدین کا دور اسلام کے معاشی اصولوں پر عمل کرنے سے خوش حالی کا سنہری دور تھا۔ ان کی خلافت میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو حکومت کی طرف سے اس کا وظیفہ مقرر ہو جاتا۔ جب کوئی شہری مر جاتا تو اس میت کا ترکہ ورثاء آپس میں بانٹ لیتے تھے لیکن اس پر واجب الادا قرضہ حکومت ادا کرتی تھی۔ خلفائے راشدین نے رہبر کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے اسلام کے معاشی نظام کا عملی نمونہ پیش کیا۔ ان خصوصیات کو مدنظر رکھ کر گاندھی نے کانگریسی وزیروں کو نصیحت نامہ جاری کیا کہ وہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے طریقہ پر چلیں۔

(دستورِ اسلام، ص:۲۰۹)

اسی طرح اصحاب الرسول نے پیٹ پر پتھر باندھ لیے مگر جہاد سے جی نہیں چرایا اور نہ ہی شکوہ کا اظہار کیا۔ زخمی حالت میں وہ پانی کا جام ایک دوسرے کو پیش کرتے رہے۔ حتی کہ ان سب نے موت کا جام پی لیا۔ مگر انہوں نے سائل کو پیٹ بھر کر روٹی کھلا دی اور خود الحمد للہ پڑھ کر سو گئے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسلام کے معاشی اصولوں کو اپنایا اور عملی زندگی میں ایثار وقربانی کی ایسی انمول مثالیں قائم کیں کہ رب ذوالجلال نے ان کی زندگی کے روشن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعات کو کتابِ ہدایت میں سمو کر ہمارے لیے مشعل راہ بنا دیا۔

ہمارے علمائے کرام اور دانش ور حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ تحریر وتقریر کے ذریعہ سوشلزم اور کیپٹلزم سے تنگ آئی ہوئی پیاسی دنیا کو اسلامی معیشت کے زریں اصول وضوابط سے آگاہ کریں تاکہ وہ نجی زندگی میں ایک دوسرے کے غم خوار بن کر زندگی بسر کریں۔ اور سرکاری سطح پر معاشی انقلاب برپا کرنے کے لیے متفقہ لائحہ عمل اختیار کریں۔ جس پر عمل درآمد کرنے کے لیے منظم جدوجہد کریں۔

بین الاسلامی سطح پر اقتصادی ترقی ویک جہتی کے لیے مشترکہ تجارتی منڈی بلا سود بنکاری اور مرکزی بیت المال کا قیام ازحد ضروری ہے اور اسلامی بنک کی آئی ایم ایف کے متبادل مرکزی حیثیت تسلیم کرانے کے لیے بھرپور جدوجہد کی ضرورت ہے تاکہ ملت اسلامیہ کے اتحاد میں اہم رکاوٹ کا خاتمہ کرکے یہودیوں کے ناپاک توسیع پسندانہ عزائم کو خاک میں ملا دیں تو ان شاء اللہ مسلمان ممالک صنعتی اشتراک اور تجارتی تعاون کی پالیسی پر گامزن ہو کر آپس میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں گے اور حکومت اسلامیہ کی منزل تک رسائی ممکن ہوجائے گی۔ ☆

☆ طبع ہفت روزہ ''الاعتصام'' ۴، ۱۱، ۱۸/ اپریل ۱۹۹۷ء۔

☆ طبع ماہنامہ الفاروق کراچی، صفر، ربیع الاول ۱۴۲۴ھ۔

☆ طبع پندرہ روزہ المنبر، ۱/۱۶ اکتوبر ۲۰۰۲ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربی زبان وسعت اور اہمیت

عربی زبان وسعت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔اس میں ایک چیز کے اظہار کے لیے سینکڑوں الفاظ موجود ہیں۔

بنوعباسیہ کے دور میں سرکاری سطح پر علم وفن کے بڑے بڑے مرکز قائم ہوئے جن میں دنیا بھر کے علماء وحکماء کو اپنے درباروں میں جمع کر کے تمام یونانی، رومی اور ہندی علوم کو عربی میں منتقل کیا گیا۔ترجمہ کرتے وقت کسی قسم کی دقت کا سامنا نہیں ہوا۔انہوں نے بیت الحکمۃ قائم کیا جس میں قرآن وحدیث، فقہ کے علاوہ طب، ریاضی، کیمیا، نجوم، جغرافیہ، تاریخ اور فلسفہ پر تحقیقی کام ہوا۔ان علوم سے متعلق دنیا بھر سے کتابیں منگوائیں۔صرف روم سے پانچ ہزار کتابیں اونٹوں پر لد کر آئیں۔اس کے علاوہ جا بجا دارالکتب اور دارالعلوم قائم کیے جن میں شرعی وعقلی علوم کے علاوہ ایک شعبہ اجنبی زبانوں کی تدریس کا بھی تھا۔یہاں سے سسلی اور اندلس کے راستے اس نے یورپ کے وحشیوں کو سیاست، حکومت، تمدن اور علوم وفنون سے روشناس کرایا۔

جارج سٹائن کا کہنا ہے کہ آٹھویں صدی کے نصف آخر سے گیارھویں صدی کے اختتام تک عربی ہی میں بنی نوع انسان کی سائنسی اور ترقی پسندانہ زبان تھی۔(تاریخ سائنس) [1]

''راجہ بیکن جسے انگلستان میں بابائے سائنس سمجھا جاتا تھا۔عربوں کا شاگرد تھا۔ وہ اپنے شاگردوں سے کہا کرتا تھا کہ صحیح علم حاصل کرنا ہے تو عربی پڑھو۔'' [2]

---

[1]، [2] بحوالہ یورپ پر اسلام کے احسان، از: غلام جیلانی برق۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر آرنلڈ لکھتے ہیں:

> ”عربی کتابوں کے سینکڑوں تراجم یورپ کی برباد زمین پر بارش بن کر برسے اور مختلف شعبہ ہائے علم نے انگڑائی لی۔“ ❶

یہودیوں کی سازش سے جذبہ جہاد سرد پڑ گیا اور یونانی فکر کے غلبہ سے مسلمانوں میں قرآن وحدیث کی روشنی میں تحقیق واجتہاد کا دروازہ بند ہوگیا۔ جس کے نتیجہ میں امت محمدیہ کو مذہبی ومادی فتنوں نے گھیر لیا۔ وہ ایک دوسرے کی مخالفت میں اس حد تک بڑھ گئے کہ انہوں نے غیر مسلم حکمرانوں کو حملہ کی دعوت دی۔ رفتہ رفتہ غیر مسلم حکمران اسلامی دنیا پر چھا گئے۔

غلامی کے دور میں انگریزی وفرانسیسی نے عربی وفارسی کی اہمیت ختم کردی۔ دینی مدارس کی وقف جائداد کو ضبط کرلیا گیا۔ سرکاری مدارس کی تعلیم کا مقصد حصولِ معاش تک محدود ہو کر رہ گیا۔ سائنسی تحقیق پر پہرے بٹھا دیئے گئے۔ اب آزادی کے دور میں بھی ہمارا نصابِ تعلیم وہی ہے جو پہلے تھا۔ ذریعہ تعلیم بھی انگریزی ہے جو ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

جب انگریزوں نے انگریزی زبان میں، چین نے چینی میں، جاپان نے جاپانی نے، جرمن نے جرمنی میں اور اسرائیل نے عبرانی زبان میں بچوں کو تعلیم دے کر ترقی کرلی۔ کیونکہ یہی ان کی قومی زبان تھی۔ ویسے بھی اصولی بات ہے جو قوم اپنی نئی نسل کے لیے سرمایہ علوم وفنون اپنی قومی زبان میں فراہم کرے گی۔ وہی قوم اپنا قومی تشخص قائم رکھتے ہوئے ترقی کی راہ پر گامزن ہوگی۔

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ دنیا بھر کے سائنس دانوں نے اپنی سائنسی تگ ودو کو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر قرآن سے اخذ کیا ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلم سائنس دانوں نے اس شعبہ میں کمال حاصل کیا تو یورپی اقوام کے استاد ٹھہرے۔ آج بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ

---

❶ بحوالہ یورپ پر اسلام کے احسان، از: غلام جیلانی برق۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

- قدیم مسلم سائنس دانوں کی تالیفات کو وسیع پیمانے پر شائع کیا جائے اور ان کو اسلامی دنیا کی معروف زبانوں میں منتقل کیا جائے تا کہ نئی نسل سائنسی تعلیم کے دوران احساسِ کمتری کا شکار نہ ہو۔
- ممکنہ ذرائع بروئے کار لا کر جدید ایٹمی ٹیکنالوجی کو حاصل کیا جائے اور اسے عربی میں منتقل کیا جائے۔ اس کے بعد قدیم وجدید تھیوری کو اسلامی ممالک اپنی قومی زبان میں ترجمہ کر کے تعلیمی اداروں میں شامل نصاب کریں۔ خلافتِ اسلامیہ، قرآنی اصول، فرمانِ رسول ﷺ کی روشنی میں قدیم مسلم تھیوری اور جدید سائنسی نظریات پر تحقیق مزید کرنے کے لیے سائنسی ادارے قائم کرے جہاں زرعی، صنعتی اور دفاعی ترقی کے لیے ان تھک محنت کریں۔ مسلم سائنس دانوں اور فنی ماہرین کے کنونشن منعقد کیے جائیں۔
- عربی زبان کے فروغ کے لیے مختلف امارات میں مدرسین بھیجے جائیں۔ خلافت اسلامیہ جن کو معاوضہ خود ادا کرے۔
- عربی اساتذہ کو سعودی عرب اور مصر میں خصوصی کورس کرائے جائیں۔ ☆

☆ طبع الاعتصام، ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالمی اسلامی عدالت

قرونِ اولیٰ کے اسلامی دور میں ذمیوں کے ذاتی نوعیت کے فیصلوں کے لیے اُن کے اپنے جج مقرر تھے۔ اس کے باوجود وہ اپنے تنازعات کے فیصلوں کے لیے اسلامی عدالتوں کا رخ کرتے اور ان فیصلوں پر اطمینان کا اظہار کرتے۔

لیکن آج کے مسلم ممالک کسی مسئلہ پر الجھ پڑیں تو اقوامِ متحدہ کی بین الاقوامی عدالت پر دستک دیتے ہیں۔ جس پر یہود ونصاریٰ کا کنٹرول ہے جبکہ قرآن کی سورۃ النساء (۶۰ تا ۶۴) کی روشنی میں مسلمانوں کو غیر اسلامی حکام سے فیصلہ کرانے سے منع کیا گیا ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو منافق کہا گیا ہے۔ جبکہ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے تنازعات ختم کرانے کے لیے اپنوں میں سے کسی عادل کو اپنا حاکم مقرر کریں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ او۔ آئی۔ سی اپنے اجلاس میں عالمی اسلامی عدالت قائم کرے۔ اسلامی قانون کے ماہرین کو قاضی مقرر کیا جائے جو فیصلہ کرنے میں خود مختار ہوں جس پر کسی اسلامی ملک کی اجارہ داری نہ ہو۔

دو مسلم امارتوں میں سرحدی، مالیاتی یا نظریاتی اختلاف رونما ہو جائے تو اس سلسلہ میں عدالت کا فیصلہ حتمی ہو۔

کسی علاقے میں امارتِ اسلامیہ نے غیر اسلامی قانون نافذ کیا ہو تو اس امارت کے شہری کی درخواست پر اسلامی قانون کی وضاحت کرے۔

امارتِ اسلامیہ کی عدالت عالیہ کے فیصلوں کے خلاف اہم امور سے متعلق بین الاقوامی اسلامی عدالت میں اپیل کرنے کا حق ہو۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم ممالک سے امور طے کرتے وقت قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) سے مشورہ کیا جائے۔ غیر مسلموں سے تنازعوں کی صورت میں اُن کو مجبور کیا جائے یا وہ خود متاثر ہو کر اسلامی عدالت کا رخ کریں۔

اسلامی عدالت کے فیصلوں سے انحراف کی صورت میں اس ملک سے تجارتی واقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ (الاعتصام، ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُمید کی کرن

افغانستان میں جب اسلام کا عمل دخل شروع ہوا تو اس کے بعد اگر کسی غیر مسلم قوم نے حملہ آور ہونے کی جرأت بھی کی تو اُس کو منہ کی کھانی پڑی۔ بلکہ افغان قوم کے نامور سپوتوں نے برصغیر کے مسلمانوں کو ہندو مہاراجوں کے ظلم سے چھٹکارا دلانے کے لیے پے در پے حملے کیے اور ہندوستان میں مستحکم حکومت کی بنیاد رکھی جو کئی سو سال تک قائم رہی۔

برصغیر میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی صورت میں انگریزوں کی آمد شروع ہوئی۔ انہوں نے حکمرانوں سے تجارتی مفادات حاصل کر لیے اور اقتصادی لحاظ سے اپنی جڑیں مضبوط کر لیں۔ رفتہ رفتہ انہوں نے پورے ہندوستان پر قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں انہوں نے افغانستان پر چڑھائی کی۔ انہیں علم نہ تھا کہ یہ ایک ایسی مجاہد قوم ہے جو بچپن میں غلیل سے شوق پورا کرتے ہیں، لڑکپن میں نشانہ بازی کا مقابلہ کرتے ہیں، تو جوان ہونے پر رائفل افغان قوم کا زیور بن جاتا ہے۔ انہی بہادر مجاہدین نے ساڑھے سولہ ہزار انگریز فوج کو خاک میں ملا دیا تھا۔ صرف ایک فوجی بچا جس نے واقعہ کی اطلاع دی۔

جب روس نے گرم پانی تک پہنچنے کا منصوبہ بنایا تو اس نے اعلیٰ تعلیم کے بہانے افغانیوں کو اپنی یونیورسٹیوں میں داخلہ دیا۔ ان اداروں نے ان کو بے دین اور بزدل بنا کر فارغ کیا۔ روسی اس خوش فہمی میں رہے کہ ہمیں خوش آمدید کہنے والوں کی معقول تعداد ہو گئی ہے تو انہوں نے اپنی فوج کو افغان سرزمین میں داخل کر دیا۔ لیکن افغان مجاہدین نے خداداد صلاحیتوں کی بدولت روسی فوج کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اور وسط ایشیا کی مسلم ریاستوں نے بھی آزادی کا سانس لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقوامِ متحدہ نے انتقالِ اقتدار میں بددیانتی کا مظاہرہ کیا۔ جس سے افغان قوم میں خانہ جنگی شروع ہوگئی تو بے گناہ شہری بھی ان کے حملوں کی لپیٹ میں آ گئے۔ اس صورتِ حال سے تنگ آ کر افغان طلباء ملا محمد عمر مجاہد کی امارت میں اقتدار کے بھوکوں کے خلاف ڈٹ گئے۔ آج طالبان افغانستان کے تین چوتھائی حصہ پر قابض ہیں۔ طاغوتی قوتیں لرزہ براندام ہیں۔ وہ طالبان پر طرح طرح کے الزامات عائد کر رہے ہیں۔ جب کہ ان کا جرم یہ ہے کہ وہاں اسلام کا قانون نافذ العمل ہے۔ لوٹ مار، قتل وغارت اور چوری وڈکیتی کا سلسلہ ختم ہو کر رہ گیا۔ دارالحکومت پر طالبانی قبضہ کے پہلے پندرہ ماہ میں کوئی ایک باشندہ بھی قتل نہیں ہوا۔ طالبان کی اسلامی حکومت نے یہودی نظریہ پر پانی پھیر دیا کہ ''جب تک اسلام ہے دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔'' دینی مدارس میں قرآن وحدیث کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ مزید دس ہزار طلباء کی اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعات و مدارس کا اعلان ہو چکا ہے۔ شاہی محلات میں بود وباش ختم ہو کر رہ گئی۔ امیر افغانستان نے مع رفقاء سادگی اپنا کر دوسروں کے لیے عمدہ نمونہ پیش کر دیا۔ عورتوں کے حقوق کا تحفظ کیا۔ اور انہیں شرعی پردہ میں رہنے کا حکم دیا۔

میری نظر میں ملا محمد عمر مجاہد امیر افغانستان واحد شخصیت ہیں جو عالم اسلام میں اُمید کی کرن بن کر نمودار ہوئے ہیں۔ جنہوں نے بین الاقوامی سطح پر پہلا اور تاریخی سرکاری بیان دیا کہ اقوامِ متحدہ اسلام کی بیخ کنی کر رہا ہے۔ مسلمان قرآن کے خلاف اقوام متحدہ کے قوانین کو ٹھکرا دیں۔ اقوام متحدہ نے مسلمانوں کو علم سے محروم کر کے طرح طرح کی پابندیوں میں جکڑ رکھا ہے۔ یو۔ این بڑی طاقتوں کے دباؤ میں آ کر اپنا مقصد ہی کھو بیٹھا ہے۔ ہمارے لیے انسانی حقوق کا معیار وہی معتبر ہے جسے ہمارے قرآن نے بتایا۔ خواتین کے حقوق کا بین الاقوامی نعرہ بے حیائی وبدکاری پھیلانے کا حربہ ہے تاکہ مرد عورتوں کی طرح ہو جائیں اور کفر کا مقابلہ نہ کرسکیں۔ ہم قرآن کے پابند ہیں نہ کہ اقوامِ متحدہ کے۔ جس ملک میں بھی بے حیائی پھیلی وہی برباد ہوا۔ غیرت رخصت ہوئی اور کفار کے زیر تسلط آ گیا۔ مسلمانوں کا اغیار کے ماتحت رہنا بزدلی اور گناہ ہے اور غیرت کے خلاف ہے۔ (ضرب مومن، ج۱، شمارہ:۳۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یو۔ این نے ان خوبصورت زہریلے نعروں کے ذریعے اکثر مسلمانوں کو یا تو سیدھے راستے سے منحرف کر دیا ہے یا بالکل مرتد کر دیا ہے۔

اسلام دشمن قوتوں کا پراپیگنڈہ تھا کہ اسلامی قانون کا نفاذ ناقابل ہے۔ جب افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت قائم ہوئی تو مغربی ذرائع ابلاغ نے واویلا شروع کر دیا کہ افغانستان میں انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ عورتوں کی آزادی ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ اور افغانستان دہشت گردی کی تربیت گاہ بن کر رہ گیا ہے۔ دوسری طرف سیاسی سطح پر اسلامی ممالک کو خوف زدہ کیا جا رہا ہے کہ ان کا اگلا ٹارگٹ تم ہو۔ کل تک جو جماعتیں خود کو اسلام کا ٹھیکیدار اور افغان جہاد کا چیمپئن کہتی تھیں یا وہ ممالک جو خود کو اسلام کا علمبردار کہتے تھے، باعث تعجب ہے کہ وہ آج طالبان کی اسلامی حکومت کے خلاف سرگرمِ عمل ہیں۔ ہمارے اسلاف جو دن میں گھوڑے کی پیٹھ پر اور رات کو مصلےٰ پر بیٹھ کر اپنے مسائل حل کرتے تھے۔ امت مسلمہ یہودی ونصاریٰ کی سازش سے یہ سبق بھلا بیٹھی۔ عالم اسلام پر افغان مجاہدین کا احسان ہے جنہوں نے بھولا ہوا جہاد کا درس دیا۔ کشمیر، بوسنیا اور چیچنیا کی جہادی تحریکوں کا سرچشمہ افغانستان ہے۔ بین الاقوامی سطح پر کفار کی اسلامی ممالک پر سیاسی واقتصادی گرفت ہے۔ وہ کچھ کرنا بھی چاہیں تو شاید نہ کر سکیں جبکہ طالبان حکومت عالمی بنک یا آئی ایم ایف کے ہر قسم کے قرضوں سے پاک ہے۔ اس لیے ان پر طاغوتی قوتوں کا دباؤ کارگر نہیں ہو سکتا بلکہ طالبان حکومت کے نمائندے اقوام متحدہ کا مکروہ چہرہ بے نقاب کر رہے ہیں کہ اس کے اہم ترین عہدوں پر یہودی فائز ہیں۔

عالم اسلام خصوصاً پاکستان کا فرض بنتا ہے کہ وہ طالبان حکومت کی ہر سطح پر امداد کریں تاکہ پاک سرزمین کے خلاف ریشہ دوانیوں میں افغانستان اس کے لیے بیس کیمپ کے طور پر کام آئے، مثلاً:

پورے کشمیر یا اس کے تہائی حصہ کو اقوام متحدہ کی زیرنگرانی کا منصوبہ گردش میں ہے۔

پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں ایک دوسرا اسرائیل یعنی اسماعیلی ریاست قائم کرنے کی تگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ودو جاری ہے۔ آغا خانی رفاہی کاموں کی آڑ میں بے پناہ سرمایہ خرچ کر رہے ہیں اور دوسرے علاقوں سے بھی اسماعیلی آ کر آباد ہو رہے ہیں۔

بھارتی فوج کشمیریوں پر ظلم کی انتہا کر رہی ہے۔ اس کے برعکس ہر پاکستانی حکومت بھارت سے ثقافتی رشتوں کو مضبوط تر کر رہی ہے اور تجارتی روابط میں اضافہ کر رہی ہے۔ گویا مرزائیوں کے اکھنڈ بھارت کے منصوبہ کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ کراچی، گوادر جیسی اہم جگہوں اور ملک کے دیگر اہم منصوبوں (بجلی وغیرہ) کو نجکاری کے تحت غیر ملکی کمپنیوں کو دیا جا رہا ہے۔ پاکستان کو پانچ خود مختار ریاستوں میں تقسیم کرنا اور پرامن ایٹمی پروگرام کو ختم کرنا پاکستان دشمن طاقتوں کا سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔

پاکستان اور افغانستان ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں اور تاریخی لحاظ سے ایک دوسرے کے محسن و مربی بھی ہیں۔ ان کا داخلی استحکام اور خارجی فتنوں کی روک تھام باہمی تعاون کے بغیر ناممکن ہے۔ اس لیے پاکستان، افغانستان اور وسط ایشیا کی مسلم ریاستیں آپس میں تجارتی، صنعتی، اقتصادی اور دفاعی معاہدے کر کے اسلامی بلاک کی حیثیت اختیار کریں تاکہ بھارت، چین اور روس میں مسلم اقلیتوں کو سہارا مل جائے۔ بعد ازاں دیگر مسلم ریاستوں سے رابطہ قائم کر کے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی منزل کو قریب تر کیا جائے۔ ☆

☆ طبع ہفت روزہ الاعتصام، یکم مئی ۱۹۹۸ء۔ ☆ ماہنامہ الفاروق کراچی، ربیع الاول ۱۴۱۹ھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایشیاء کے وسائل پر قبضہ کی سازش

نیویارک اور واشنگٹن کی فلک بوس عمارتیں ۱۱ ستمبر کی صبح کو طیاروں کے ٹکرانے سے زمین بوس ہوگئیں جن میں پانچ ہزار کے لگ بھگ افراد ہلاک ہوگئے۔ بنی نوعِ انسان کے لیے عبرت کا مقام ہے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی میں لاکھوں افراد کو ہلاک کرنے والوں کے لیے وارننگ ہے کہ ربّ کے دربار میں دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔ دنیا پر بالعموم اور مسلمانوں پر بالخصوص نیو ورلڈ آرڈر کی جبر واستبداد کی پالیسی اپنانا قہر الٰہی ہے۔ عیسائی پوپ کے نزدیک بھی اسقاطِ حمل سے بے گناہ بچوں کو قتل کرنے والوں پر ٹریڈ سنٹر کا دھماکہ عذابِ خداوندی ہے۔ اہل امریکہ خود کو اہل کتاب کہتے ہیں مگر انجیل اور اس کی تعلیم دینے والوں کی آواز پر کان نہیں دھرتے بلکہ امریکہ اور اہل مغرب نے اسرائیلی وزیر اعظم کے کہنے پر یقین کرلیا کہ اسامہ بن لادن نے اپنے کارکنوں کو حکم دے کر دہشت گردی کی ہے۔ باعث تعجب ہے کہ اگر پتہ چل گیا تھا تو امریکی حکومت کو بروقت آگاہ کیوں نہیں کیا گیا۔ جبکہ اسامہ نے اپنے بیان میں اس واقعہ سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہمیں اسامہ کی زبان پر اس لیے اعتماد ہے کہ مسلم مجاہد منافق نہیں ہوسکتا۔

جو اہل علم یہودی، تاریخ سے واقف ہیں وہ اس سے اتفاق کریں گے کہ ٹریڈ سنٹر کا دھماکہ مسلم اور مسیحی دنیا کو آپس میں لڑانے کا صہیونی پلان ہے۔ اس لیے کہ قبل ازیں بھی صلیبی و عالمی جنگ کے شعلے بھڑکانے والے اور عالمی جنگ میں امریکہ کو زبردستی دھکیلنے والے یہودی تھے۔

ایریل شیرون کے برسر اقتدار آنے پر اسرائیل نے فلسطین کے بے گناہ شہروں پر زمینی، فضائی حملے شروع کردیئے تھے، عرب ممالک متحد ہوکر امریکہ سے مطالبہ کر رہے تھے کہ فلسطین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر بمباری کا سلسلہ بند کرائے۔ سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے امریکہ کی طرف داری کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے دورہ واشنگٹن کو منسوخ کر دیا۔ چنانچہ امریکی صدر جارج بش نے ہنگامی میٹنگ بلا کر سعودی عرب کی حمایت کو برقرار رکھنے کے لیے نئی حکمت عملی کو ضروری قرار دیا اور فلسطین میں امن وسلامتی کے قیام میں عرب ملکوں کو تعاون کا یقین دلایا تو اسرائیل میں کھلبلی مچ گئی۔ خلیجی علاقہ میں امریکی فوجوں کے قیام کی مدت معاہدہ ختم ہو چکی تھی اس کا بھی جواز پیدا کرنا مقصود تھا۔

افغانستان کے ۹۰ فی صد رقبہ پر قبضہ کر کے طالبان نے شرعی قانون نافذ کر کے امن وامان قائم کر دیا ،اور یہودی پروٹوکول کی پیش قدمی کے سامنے آہنی دیوار حائل کر دی۔ افغانستان میں سیاسی سطح پر اماراتی نظام رائج ہے اہل مغرب کو ابتدا سے ہی شکوہ ہے کہ ملا عمر مجاہد اور اس کی شوریٰ کے ارکان عوام کے منتخب نمائندہ نہیں۔ طالبان نے اہل مغرب کی طرف سے جمہوری حکومت قائم کرنے کے مطالبے کو مسترد کر دیا تو اہل مغرب نے طالبان مخالف شمالی اتحاد کی حمایت شروع کر دی۔ شمالی اتحاد کو ناکامی ہوئی تو نیا پلان بن کر سامنے آیا۔

یہودی ذرائع ابلاغ ''اسلامی بم'' سے اہل مغرب کو خوف زدہ کرتے تھے۔ اب پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کر کے صیہونی پراپیگنڈہ مہم ''اسلامی بم'' کو حقیقت کا روپ دے دیا۔

کشمیری مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیوں سے بھارتی پولیس اور آٹھ لاکھ فوج بے جس ہو چکی ہے۔ پاکستان نے آج تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا بلکہ فلسطین پر ہونے والے مظالم پر مسلسل احتجاج کرتا رہا ہے۔

اسامہ بن لادن ایک بہانہ ہے دراصل بھارت اسرائیل اور امریکہ کے مابین مسلم کش پالیسی کے تحت دفاعی معاہدے ہو چکے ہیں وہ حکومت پاکستان کو ایٹمی صلاحیت کی، پاک افغان عوام کو بنیاد پرستی کی اور طالبان حکومت کو عوامی حکومت کرنے کی بجائے شرعی نظام رائج کرنے کی سزا دینا چاہتے ہیں۔

امریکہ جو دور افتادہ علاقوں سے عالمی سربراہوں میں ہونے والی گفتگو کو اور زمین پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رینگ کر چلنے والی چیونٹی کی حرکات وسکنات کو ٹیلی کاسٹ کر کے اپنی انفارمیشن ٹیکنالوجی کا لوہا منوا سکتا ہے وہی امریکی ایجنسی امریکہ میں رہ کر تربیت حاصل کرنے والے پائلٹوں کو بیک وقت چار جہاز اغوا کرنے، پھر وقفہ کے بعد کارروائی کرنے سے اپنی حکومت کو بروقت اطلاع کیوں نہ کرسکی، درحقیقت ٹریڈ سنٹر کا واقعہ یہودی قوم کی کارستانی ہے۔

اسرائیل کے ہر شہری کو امریکی شہریت حاصل ہے اور امریکہ کے ہر یہودی کے پاس اسرائیل کا شہری سرٹیفکیٹ ہوتا ہے۔ یہودی سرمایہ دارانہ نظام کی وجہ سے امریکہ کے اہم شعبوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ امریکی کانگرس اور سینٹ کے ممبران یہودی لابی ''اے پیک'' کی زبان بولتے ہیں۔ امریکہ کی کوئی پارٹی یہودی حمایت اور مالی تعاون کے بغیر اقتدار حاصل نہیں کرسکتی اور کوئی امریکی صدر صیہونی مخالفت کر کے اپنا اقتدار برقرار نہیں رکھ سکتا۔ یہودی ذرائع ابلاغ کے کہنے پر امریکہ کے صدر نے سرکاری سطح پر کہہ دیا کہ خودکش حملہ میں اسامہ ملوث ہے۔ لہٰذا اسامہ بن لادن دہشت گرد اور افغانستان دہشت گردوں کا اڈا ہے۔ امریکہ نے بغیر کسی تحقیق اور ثبوت کے افغانستان پر حملہ کرنے کا اعلان کیا تو پڑوسی ملکوں سے رابطہ شروع کیا تو بھارت نے پاکستان اور افغانستان کو سبق سکھانے کے لیے امریکہ کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا لیکن امریکہ نے بھارتی زمین استعمال کرنے سے اجتناب کیا۔ اس لیے کہ امت مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کا سنہری موقع مہیا ہوسکتا تھا۔ امریکہ نے خلیجی جنگ میں عراق کی فوجی قوت کو تباہ کرنے کے لیے کویت اور سعودی عرب کی سرزمین استعمال کر کے مسلمانوں کو واضح طور پر دو بلاکوں میں تقسیم کردیا تھا۔ اس طرح امریکہ افغانستان پر حملہ کرنے کے لیے پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کی زمین استعمال کر رہا ہے تاکہ مسلم قوت امریکی حملوں کے ردعمل میں متحد نہ ہوسکے اور دو گروپوں میں بٹ کر رہ جائے بلکہ پاک افغان حکومت کے مابین نفرت کی خلیج حائل ہوجائے اور پاکستان میں عوام اور حکومت کے درمیان خانہ جنگی شروع ہوجائے۔

یہ درست ہے کہ پاکستان ایسے چوراہے پر پہنچ گیا جس سمت کا بھی رخ کرتا اس کو مشکلات کا سامنا درپیش تھا۔ ایک طرف امریکہ کو مراعات دے کر برادر مسلم ملک کی تباہی میں شریک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا راستہ تھا دوسری طرف مطلوبہ سہولتیں دینے سے انکار کرنے پر امریکہ و بھارتی جارحیت کا خطرہ تھا۔ حکومت پاکستان نے ہر ممکن کوشش کی کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی بچ جائے لیکن جارج بش نے واضح اعلان کیا کہ پاکستان کو امریکہ سے دوستی یا دشمنی کا انتخاب کرنا ہے۔

کہاوت مشہور ہے کہ امریکہ کی دشمنی نقصان دہ ضرور ہے لیکن امریکہ کی دوستی خطرناک ہے لیکن پاکستان نے داناؤں کے قول کے برعکس امریکہ کا اتحادی بننے کا اعلان کر دیا۔ اب امریکی جہاز پاکستان کے ہوائی اڈوں سے پرواز کر رہے ہیں اور افغانستان کے شہری علاقوں پر بمباری کا سلسلہ جاری ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ کشمیر یا اس کے ایک حصہ کو اقوامِ متحدہ کی زیر نگرانی دینے کے بارے پاکستان اس لیے مخالفت کرتا رہا کہ پاک سرحد کے نزدیک امریکی کالونی بن جانے سے پاکستان کی سالمیت اور ایٹمی تنصیبات کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ اگر یہ بات ہے تو پاکستان کے اندر امریکہ کو فضائی سہولتیں دینا کہاں کی دانش مندی ہے۔

امریکی پائلٹ خود اپنے ملک میں دہشت گردی کی واردات کرسکتے ہیں پھر ایسے ملک کے غیر مسلم پائلٹوں سے خیر کی توقع رکھنا پرلے درجے کی حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

علاوہ ازیں پاکستان کی تاریخ شاہد ہے کہ ابتدا میں حکومت پاکستان نے روس کی پیشکش ردّ کر کے امریکہ سے امن و سلامتی کے معاہدے کیے لیکن وہی امریکہ ۶۵ء کی جنگ میں الگ تھلگ رہ کر تماشا دیکھتا رہا۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں امریکہ کا بحری بیڑا اس وقت تک نہ پہنچا جب تک سقوط ڈھاکہ کا کھیل اختتام پذیر نہ ہوا امریکہ نے پاکستان کو فرنٹ لائن بنا کر روس سے ویت نام کا بدلہ لیا۔ جبکہ پاکستان کو سانحہ بہاولپور کے علاوہ دفاعی و اقتصادی پابندیاں تحفہ میں ملیں۔

پاکستان نے وائٹ ہاؤس کے آرڈر پر کارگل کی چوٹی خالی کی لیکن بھارتی فوج کی درندگی میں ذرہ برابر فرق نہ آیا۔ اگر تمام دفاعی صلاحیتوں سے لیس روسی سپر قوت پاک افغان کی استقامت کے سامنے ٹھہر نہیں سکی تو بش واجپائی کی وارننگ پاکستان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی۔ ایٹمی پاکستان کا جرأت مند موقف یہ ہونا چاہیے تھا کہ جب اسامہ بن لادن پر بین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاقوامی عدالت میں فرد جرم ثابت نہیں ہو جاتی اس وقت تک سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو سکتا ہے لیکن ہم امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو پاک سرزمین کا ایک انچ بھی دے کر اسامہ اور افغان بھائیوں کے خون کے مجرم نہیں بن سکتے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔

جب افغانی روسیوں کا مقابلہ کر رہے تھے تو جہادی لیڈروں کا وائیٹ ہاؤس میں استقبال کیا جاتا تھا۔ جب روس کا آخری سپاہی دریائے آمو کا پل پار کر گیا تو یہی لیڈر دہشت گرد اور افغانستان دہشت گردی کا اڈا بن گیا۔ یہ امریکہ کا دوہرا معیار نہیں تو کیا ہے۔

بھارت، اسرائیل، یورپی یونین، روس اور چین نے دہشت گردی کے خاتمہ کا بہانہ بنا کر امریکہ کو قائد تسلیم کر لیا ہے اور افغانستان پر مسلسل بمباری کا سلسلہ جاری ہے۔ جس پر اس کا کروڑوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ پہلا زمینی دستہ بھیجنے پر سو سے زائد کمانڈوز ہلاک ہو چکے ہیں لیکن امریکہ نے پاکستان کو بغیر کسی نقصان کے اپنی کالونی بنا لیا ہے۔

او۔ آئی۔ سی اجلاس بلانے کی کسی نے زحمت نہ کی البتہ اسلامی وزرائے خارجہ کا اجلاس ہوا جس میں ٹریڈ سنٹر کے واقعے میں قرار داد تو پاس ہوئی مگر افغانستان پر امریکی حملہ کا نوٹس نہیں لیا گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ او۔ آئی۔ سی ہنگامی اجلاس بلا کر متفقہ اعلامیہ جاری کرے اور اقوامِ متحدہ کی عدالت میں مدعی بن کر مقدمہ دائر کرے کہ ٹریڈ سنٹر کے دھماکہ میں یہودی ملوث ہیں۔ اگر نہیں تو ۱۱ ستمبر کو ٹریڈ سنٹر میں کام کرنے والے چار ہزار یہودی چھٹی پر کیوں تھے۔ ان سب کو حملہ کی پیشگی اطلاع کیسے ملی۔ مرنے والوں میں ایک بھی یہودی نہ تھا۔ لوگ ڈر کے مارے بھاگ رہے تھے جبکہ یہودی فلم بنا رہے تھے۔ اس قسم کے دیگر واقعات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ یہ حملہ موساد کی کارروائی ہے۔ جس کا مقصد مسلم اور مسیحی دنیا کو لڑا کر عالمی سطح پر صیہونی تسلط قائم کرنا ہے قبل ازیں موساد مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لیے ۱۹۹۳ء میں ٹریڈ سنٹر اور ۱۹۹۵ء میں اوکلوہاما میں بھی اس قسم کے بم دھماکے کر چکی ہے۔ ٹریڈ سنٹر میں طیاروں کا ٹکراؤ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

یہودی جس برتن میں کھاتے ہیں اسی میں چھید کرتے ہیں۔ در بدر کی ٹھوکریں کھانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والوں کو جرمنی اور ترکی نے پناہ دی۔ ان کو اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔ یہود نے محسن ممالک کی جاسوسی کر کے خفیہ راز ان کے دشمنوں کو پہنچائے۔ سازشی پلان تیار کر کے عالمی امن کو تباہ کیا۔

امریکہ و یورپ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا تھا۔ یہود نے ذرائع ابلاغ پر اسلام دہشت گرد مذہب ہے کا آئینہ دکھا کر اہل مغرب کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے۔

امریکہ و برطانیہ کو خبردار کیا جائے کہ افغانستان پر بمباری عالم اسلام پر حملے کے مترادف ہے۔ بلا تاخیر یہ دہشت گردی بند کی جائے۔

''بصورتِ دیگر برطانیہ و امریکہ جو صہیونی ایجنٹ بن کر عالم اسلام پر اپنا تسلط جمانے کی کوشش میں ہیں۔ ان کو اسلامی خطوں سے نکل جانے کا الٹی میٹم دیا جائے۔ بھارت، اسرائیل، روس، برطانیہ، سربیا کو کشمیر، فلسطین، چیچنیا، بوسنیا اور کسووا میں دہشت گردی کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کی دھمکی دی جائے۔ او۔ آئی۔ سی نے افغانستان کو تسلیم نہیں کیا وہ جرأت مند موقف کیسے اپنا سکتی ہے۔ اگر اقوامِ متحدہ اس موقع پر فعال کردار ادا نہیں کرتی تو اس کا بائیکاٹ کیا جائے۔

صہیونی جنگ کا طبل بجنے پر مسلم حکمران نام نہاد سپر پاور سے اتحاد کر رہے ہیں یا غیر جانبدار ہو کر اپنے علاقہ میں تماشا دیکھ رہے ہیں جبکہ افغان مجاہدین بدر و حنین کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔

سید الکونین ﷺ رب ذوالجلال سے دعا کریں تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ کائنات کی اس عظیم ہستی کو بھی بدر و حنین کے معرکوں میں سینہ سپر ہونا پڑا۔ عرب قبائل نے حملہ آور ہونے کے لیے گٹھ جوڑ کر لیا اور مدینہ منورہ کا محاصرہ کر لیا۔ اندرون شہر یہودیوں نے عورتوں، بچوں پر دست درازی شروع کر دی۔ سرور کائنات ﷺ بھوک کی شدت سے نڈھال ہو گئے۔ پیٹ پر پتھر باندھ کر خندق کھودنے کے لیے کدال کی ضرب لگاتے تو فتح و نصرت کی بشارت دیتے۔

موجودہ حالات میں طالبان کے حالات وہی منظر پیش کر رہے ہیں۔ طیاروں کی بمباری سے بے نیاز ہو کر گہری نیند سوتے ہیں۔ دن کی روشنی میں روزمرہ زندگی کے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ جنگی محاذوں پر طالبان کے حوصلے بلند ہیں۔ نہایت جرأت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان دے رہے ہیں کہ جس سپر پاور کی موت آ جائے تو وہ افغانستان کا رخ کر لیتی ہے۔ برطانیہ اور روس کے بعد امریکہ کا نمبر لگ گیا ہے۔

اللہ قدیر نے غزوۂ احزاب میں صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنے والوں پر غیبی نصرت نازل کی جس سے دشمن بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ آج طالبان شرعی قانون کی بالادستی کے لیے جہاد کرر ہے ہیں اگر وہ اسی طرح ثابت قدم رہے تو اللہ ذوالجلال کی طرف سے نصرت ضرور نازل ہوگی۔ قرآنی فیصلہ ہے اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو تو وہ تمہاری امداد ضرور فرمائے گا۔

بلاشبہ مسلم حکمران بے حسی کا مظاہرہ کرر ہے ہیں لیکن امت مسلمہ میں اسلامی بیداری کا عمل تیز تر ہو رہا ہے۔ اگر عالم اسلام کے ممتاز راہنماؤں نے اقتدار کو ثانوی حیثیت دے کر محمدی انقلاب برپا کرنے کا لائحہ عمل اختیار کیا تو خلافت علی منہاج النبوۃ کی منزل قریب تر ہو جائے گی۔ پھر امریکہ نہ صرف افغانستان بلکہ خلیجی علاقہ خالی کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

ٹریڈ سنٹر کے المیہ میں صیہونی سازش کے ثبوت منظر عام پر آ رہے ہیں۔ افغانستان پر حملہ میں امریکی کمانڈر کی ہلاکت کی خبریں آ رہی ہیں۔ لاشوں کی واپسی سے امریکہ میں قوم یہود کے خلاف نفرت بڑھ جائے گی۔ جس طرح یہود ۷۰ء سے لے کر چودھویں صدی عیسوی تک اپنی شیطانی حرکتوں کی بنا پر روم ویورپ میں دربدر کی ٹھوکریں کھاتے رہے امریکہ سے بھی ذلیل وخوار ہو کر اسی طرح نکلیں گے۔ اسرائیل میں پناہ لینے کی کوشش کریں گے لیکن اس وقت خلافت کے سائبان تلے جمع ہو کر سلطان صلاح الدین ایوبی کی روحانی اولاد ان کو بحیرۂ احمر میں غرق کر دے گی، ان شاءاللہ۔ ☆

☆ طبع ہفت روزہ الاعتصام، ۲۳ نومبر ۲۰۰۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صہیونی جنگ کے شعلے

کرۂ ارض پر جب برطانیہ کا طوطی بولتا تھا تو اس وقت لندن، یہودیوں کا مرکز تھا۔ انہوں نے یورپ میں جنگ کے شعلے بھڑکا کر اپنے لیے تو اسرائیل حاصل کر لیا لیکن برطانوی اقتدار کا سورج غروب کر دیا۔ جب یورپ میں ان کے خلاف نفرت کے آثار نمودار ہوئے تو یہودیوں نے نوزائیدہ الگ تھلگ سلطنت امریکہ کو اپنی ریشہ دوانیوں کا ہیڈ کوارٹر بنا لیا۔ وہ دنیا بھر میں یہودیوں کی بادشاہت کے خواب کی تعبیر کے لیے شیطانی ہتھکنڈوں پر اتر آئے۔ وسیع و عریض ریاستوں کو چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کرنا اور ان کے قدرتی وسائل پر قبضہ جمانا بھی ان کے ابلیسی منشور کا حصہ بن گیا۔

وسط ایشیا کی روسی ریاستوں میں تیل، گیس اور افغانستان میں معدنی وسائل کے ذخائر کی موجودگی کا چرچا ہوا تو یہودی ماسٹر مائینڈز نے روسی قیادت کو ترغیب دی کہ وہ بحر ہند تک تجارتی راستہ ہموار کرنے کے لیے افغانستان پر حملہ کر دے۔ دوسری طرف امریکی ہائی کمان کو اس خطرے کا احساس دلایا کہ اگر روس بحر ہند تک پہنچ گیا تو وہ خلیجی علاقے کے تیل کے کنوؤں پر بھی قبضہ کر لے گا۔

جب اس نے افغانستان میں فوج داخل کر دی تو امریکہ نے مزاحمت کرنے والے افغانوں کو پاکستان کے توسط سے اسلحہ فراہم کرنا شروع کر دیا۔ اس عرصے کے دوران میخائل گورباچوف نے صہیونی پالیسی (Glosnost، صاف گوئی، جمہوریت نوازی اور Preistrika توڑ کر نیا بنانا/تعمیر نو) اپنا کر سوویت یونین کو معاشی طور پر تباہ کر دیا اور سیاسی طور پر کیمونزم کی جڑ کو کھوکھلا کر دیا۔ چنانچہ یہودی گورباچوف نے مرکزی ہیڈ کوارٹر کے حکم پر عمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے روس کو پارہ پارہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

وسط ایشیا کی ریاستیں روسی تسلط سے آزاد ہوئیں تو ان کے معدنی وسائل پر یہودی ملٹی نیشنل کمپنیاں قابض ہوگئیں۔

افغانستان سے روسی فوج تو چلی گئی مگر افغان قبائل کی خانہ جنگی کی وجہ سے گیس پائپ لائن منصوبہ کھٹائی میں پڑ گیا۔ جب طالبان نے برسر اقتدار آ کر استحکام حاصل کرلیا تو امریکہ کے طالبان سے مذاکرات جاری رہے۔ جب طالبان نے سمجھوتہ کرنے سے پس وپیش کیا تو امریکی نمائندے نے دھمکی آمیز لہجہ میں کہا:

''یا تو آپ سونے کی قالین سے متعلق ہماری پیشکش قبول کرلیں یا پھر کارپٹ بمباری کے نیچے زندہ درگور ہونے کے لیے تیار ہوجائیں۔''

لیکن ملا عمر مجاہد نے ذلت آمیز معاہدہ کرنے سے انکار کردیا۔

تسلیم کرتے ہیں کہ افغانستان پر امریکی حملے کا ایک سبب یہ بھی تھا لیکن دنیا کے اہم ممالک کے مابین ناممکن تنازعوں کے باہمی سمجھوتے میں یہودی اہم کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ مثلاً جب روس کو افغانستان میں ذلت آمیز شکست کے آثار نظر آئے تو اس کو فوجی سپاہیوں کی واپسی کی فکر دامن گیر ہوئی۔ روسی حکومت نے پاکستان کو ہر قسم کی دفاعی ٹیکنالوجی دینے کی پیشکش کی اور مسئلہ کشمیر حل کرانے کا یقین دلایا، مگر حکومت پاکستان روسی فوج کی باعزت واپسی کے سمجھوتے سے انکار کرتی رہی۔ بالآخر امریکی یہودی آرمنڈ ہیمر ۱۹۸۸ء میں جونیجو حکومت سے بہ اصرار جنیوا سمجھوتہ کرانے میں کامیاب ہوگیا۔ موجودہ حالات میں بھی پاکستان اور سعودی عرب کو ساتھ ملا کر طالبان کو کسی باہمی سمجھوتے پر آمادہ کیا جاسکتا تھا لیکن جان بوجھ کر مذاکرات سے راہ فرار اختیار کی۔

روسی فوج کے انخلا کے بعد افغانستان میں قائم ہونے والی عبوری حکومتیں جب پائیدار امن قائم کرنے میں ناکام ہوئیں، قبائلی خانہ جنگی میں ہزاروں افراد لقمہ اجل بن گئے، لوٹ مار، قتل وغارت اور عصمت دری کے واقعات روز مرہ کے معمول بن گئے، ان دنوں قندھار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ایک دینی مدرسے کے اساتذہ نے ہم جنس پرستی کے جرم میں ملوث سرکاری کمانڈروں کو پکڑ کر برسرِ عام سزا دی تو اس واقعے سے تحریک کو مقامی باشندوں میں پذیرائی حاصل ہوئی اور طالبان نے ملا عمر کو امیر تسلیم کر لیا۔ رفتہ رفتہ تحریک افغانستان کے ۹۰ فی صد علاقے تک پھیل گئی۔

طالبان نے زیرِ قبضہ خطے میں امر بالمعروف نہی عن المنکر کے فریضے کی سرکاری طور پر سرپرستی کی۔ مخلوط نظامِ تعلیم ختم کر کے طالبات کے لیے علیحدہ درس گاہیں قائم کیں۔ مردوں کی اسلامی شعائر اپنانے اور عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم جاری کیا۔ طالبان کے ان احکام سے اہل مغرب کے ذرائع ابلاغ نے چیخ پکار کرنا شروع کر دی کہ افغانستان میں عورتوں کی آزادی اور ان کے دیگر حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ اگرچہ طالبان کے یہ اقدامات مغربی تہذیب پر کاری ضرب ثابت ہوئے اور اسلامی تہذیب و تمدن کو تقویت حاصل ہوئی، لیکن غور طلب پہلو یہ ہے کہ اقوامِ عالم میں رہن سہن اور حلال و حرام کے جدا جدا اصول رائج ہیں۔ سکھ، ہندو، بدھ مت اور یہودیت کے پرستار اپنے ضابطوں پر سختی سے عمل پیرا ہیں۔ وہ مجرم کیوں نہ ہوئے، طالبان نشانہ کیوں بنے؟

طالبان نے اسلامی اصطلاحات کو اپنا کر اماراتی نظام رائج کیا اور شرعی حدود و قیود نافذ کر کے عوام کی عزت اور جان و مال کو تحفظ فراہم کیا۔

''عورتوں کے حقوق بحال کرو''، ''گوتم بدھ کے مجسمے نہ توڑو'' اس قسم کی اپیلوں کو طالبان نے ذرہ برابر اہمیت نہ دی کیونکہ وہ عالمی بنک اور آئی ایم ایف کے مقروض نہ تھے بلکہ وہ اسلامی معیشت کے سنہری اصولوں کو اپنا کر اپنے وطن کی تعمیر و ترقی کے اہم منصوبوں کی تکمیل میں سرگرمِ عمل رہے۔ ''عوامی مذہب'' کی دعوت دینے والے اور عالمی مالیاتی اداروں کی سرپرستی کرنے والے صہیونیوں کو ایسا نظام قطعاً گوارا نہ تھا۔ اس لیے یہ صرف تہذیبوں کا نہیں دو نظاموں کا تصادم تھا، جو رونما ہوا۔

امریکہ نے طالبان حکومت کا خاتمہ کر کے اس افغان نسل کو اقتدار سونپ دیا جو مغربی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹکسال میں ڈھل چکے تھے۔ جنہوں نے طالبان کے اقدامات کو منسوخ کر کے عوام کو شتر بے مہار کر دیا۔ گویا افغانستان قانونی طور پر زیرو پوائنٹ پر پہنچ گیا۔ شیطان کے چیلوں کو معاشرے میں روحانی بیماریوں میں مبتلا کرنے کا نادر موقع میسر آیا۔ اس دوران یورپی ذرائع ابلاغ نہایت دھوم دھام سے خبریں نشر کرتے رہے کہ

> ''کابل ریڈیو، ٹی وی پر پرانے گلوکار لوٹ آئے ہیں۔ بازاروں میں انڈین گانوں کی آواز گونج رہی ہے۔ کابل کے سینما ہال میں داخلہ ٹکٹ کے لیے عوام کا بے پناہ رش ہے۔ حجام کی دکانوں پر مردوں کا ہجوم ہے۔ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے مواقع پر رقص و سرود کی محفلیں گرم ہو گئی ہیں۔''

مغربی میڈیا طلباء و طالبات کے مل کر سبق پڑھنے کی آوازیں سناتے رہے۔ سکول میں داخل طالبات کو گھر کے لیے کوکنگ آئل وغیرہ دے کر داخلہ مہم کو تیز کیا گیا۔ بقول مغربی میڈیا زنجیروں میں جکڑی ہوئی افغان خواتین کی آزادی کے لیے ذرائع ابلاغ پر خصوصی پروگرام کا آغاز ہو گیا۔ حتیٰ کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے دورہ افغانستان میں گرلز سکولوں کی کارکردگی کا جائزہ لے کر اطمینان کا سانس لیا۔

طالبان حکومت نے ملک بھر میں جو دینی مدارس قائم کر رکھے تھے جن میں ہزاروں طلباء کو مفت دینی تعلیم دی جاتی تھی، کرزئی حکومت نے ان مدارس کو بند کر دیا۔ مسجدوں میں طالبان دور کے ائمہ کرام کو قید کر لیا۔ قندھار کی مرکزی لائبریری میں قرآنِ کریم سمیت ہزاروں دینی کتب کو نذرِ آتش کر دیا۔ آگ بجھانے کے لیے آنے والوں کو روکے رکھا۔ جب کہ گوتم بدھ کے مجسموں کی دوبارہ تعمیر کرنے کا اعلان کر دیا۔ طالبان نے جن این جی اوز پر پابندی عائد کی تھی، وہی عیسائی مشنریاں بے بس عوام کو مرتد کرنے کے لیے افغانستان پہنچ گئی ہیں۔ اور وہ وسیع پیمانے پر عیسائی لٹریچر تقسیم کر رہی ہیں۔ افغان بچوں کو ان کی دیکھ بھال کے لیے یورپ اور امریکہ پہنچایا جا رہا ہے۔ اہل مغرب فلاح و بہبود کی آڑ میں نئی افغان نسل میں اپنے سکے تیار کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکی بمباری سے ساڑھے تین لاکھ افراد معذور ہوگئے۔ مغرب سے میڈیکل ٹیمیں افغانستان آئیں تو حفاظتی اقدامات کے نام پر زخمیوں کو افزائش نسل روکنے کی ادویات دیتی رہیں۔

کئی سال کے بعد افغانیوں نے طالبان کے دور میں سکھ کا سانس لیا تھا۔ لیکن جدید دور میں لوٹ مار، قتل وغارت کے واقعات میں تیزی آگئی ہے۔ عام سڑکیں اور شاہراہیں کجا گلی کوچے اور چار دیواریاں بھی غیر محفوظ ہوگئی ہیں۔ مزار شریف میں تو غیرت مند عورتوں نے ''شمالی درندوں'' سے اپنی عصمت بچانے کے لیے مکانوں کی چھتوں سے چھلانگیں لگائیں اور موت کو گلے لگا لیا۔

عبوری حکومت کے سربراہ حامد کرزئی نے حلف اٹھایا تو پہلے خطاب میں ملک میں امن وامان قائم کرنے کو اوّلین ترجیح دی۔ اب اسی آڑ میں افغان عوام کو غیر مسلح کرکے مقامی افغان فوج کو بیرکوں میں بھیج دیا گیا ہے۔

افغان قوم نے برطانیہ کو دوبار شکست فاش دی تھی۔ طویل عرصہ کی پلاننگ کرنے کے بعد آج برطانوی فوج نے اسی قوم کا نظم ونسق سنبھال کر اپنی شکست کا بدلہ لیا ہے۔

یہودی ماسٹر مائنڈ افغانستان کی مسلمان حکومت سے اس لیے خائف تھے کہ اگر وہ پورے افغانستان پر قابض ہوکر امن وامان قائم کرنے میں کامیاب ہوجاتے تو مستقبل قریب میں صیہونی ورلڈ آرڈر کی پیش قدمی میں کئی قسم کی مشکلات حائل ہوسکتی تھیں، مثلاً:

- صیہونی میڈیا جو شور وغوغا کرتا رہتا تھا کہ اسلام دورِ جدید کے تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس پر پانی پھر سکتا تھا۔
- یہودی جس نظام حکومت کے تحت دنیا بھر میں بالواسطہ طور پر حکومت کر رہے ہیں، اس کے خلاف نفرت کے جذبات اُمڈ آتے۔
- غیر مسلم محقق جو دیگر نظاموں سے دل برداشتہ ہوکر عالمی امن قائم کرنے کے لیے متفکر تھے وہ اسلامی نظام کو موضوعِ سخن بناتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ مسلم ممالک کے عوام اپنی حکومتوں سے اسلامی قوانین اور نظامِ عدل قائم کرنے کا مطالبہ کرتے۔ منفی نتائج کی صورت میں ایسی حکومتوں کے خلاف انقلابی لہر کے ابھرنے کا خدشہ پیدا ہو جاتا۔ اسی لیے صہیونی آلہ کار نصرانی فوج افغانستان میں سیکولر نظام کی آبیاری کر رہی ہے۔

❀ افغانستان میں مستحکم اسلامی حکومت قائم ہو جانے کی صورت میں پاک افغان وسط ایشیائی ریاستوں میں مضبوط مسلم بلاک کے تشکیل پانے کا قوی امکان تھا، جو اسلامی تحریکوں کو متحرک وفعال کردار ادا کرنے کی سرپرستی کر سکتا تھا۔ جس کی بدولت نہ صرف کشمیر ہندو بنیے سے آزاد ہو جاتا بلکہ خلیجی ممالک میں امریکہ کا ٹھہرنا بھی مشکل ہو جاتا۔

اس لیے یہودی ماسٹر مائنڈ افغانستان پر چڑھائی کرنے کے لیے کسی بہانے کی تلاش میں تھے۔ عرب مجاہد اسامہ بن لادن جب افغانستان میں روس کے خلاف برسرِ پیکار تھا تو سی آئی اے کا منظور نظر تھا، جب اس نے فلسطین کے مسلمانوں کے حق تلفی پر احتجاج کیا اور امریکہ کو خلیج کا علاقہ خالی کرنے کے لیے کہا تو اسامہ کے کلمۂ حق سے امریکہ برہم ہو گیا۔

امریکی ٹریڈ سنٹر میں دنیا بھر کے لوگ کام کرتے تھے۔ یہودی تھنک ٹینک نے اسی لیے اس کا انتخاب کیا تا کہ عالمی حمایت حاصل کرنے کا جواز مہیا ہو جائے۔ اِدھر امریکہ میں آگ کے شعلے بھڑکے، اُدھر صہیونی ذرائع ابلاغ نے بغیر کسی عدالتی ثبوت کے اسامہ بن لادن کو اس دہشت گردی کا ذمہ دار ٹھہرا دیا، جس سے نہ صرف غیر مسلم بلکہ مسلم ممالک بھی امریکہ کے ہم نوا بن گئے۔

جارج ڈبلیو بش نے ٹریڈ سنٹر کے خودکش حملے کے ردِّعمل کے طور پر اپنی تقریر میں ''کروسیڈ'' (صلیبی) کا لفظ کہا۔ اس طرح یہودیوں نے اس کا رخ اسامہ اور مسلمانوں کی طرف کر دیا اور دوسری طرف عیسائی دنیا کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گئے۔ جب کہ بش نے بعد میں کروسیڈ کا لفظ واپس لے کر مسلمانوں کی طرف سے غم وغصہ کی لہر کم کرنے کی کوشش کی اور مسلم لیڈر دانش ور جو اس حملہ کو یہودی سازش قرار دیتے تھے، انہوں نے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوش میں آ کر اس جنگ کو صلیبی جنگ کہنا شروع کر دیا۔ لیکن دراصل یہ صلیبی نہیں صہیونی جنگ کے شعلے تھے جن کا مقصد مسلمانوں اور نصاریٰ کو لڑا کر صہیونی ورلڈ آرڈر کی راہ ہموار کرنا تھا۔ چنانچہ صلیبی ممالک صہیونی آلہ کار بنکر مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہو گئے۔

طاغوتی حکومتوں نے اسامہ کا بہانہ بنا کر خلیجی ریاستوں کے بعد افغانستان، پاکستان اور وسطی ایشیا کے ممالک کو زیر کرنے کے لیے بین الاقوامی بحری اور اہم فوجی نوعیت کے ہوائی اڈوں پر مستقل طور پر ڈیرہ جما لیا ہے۔

مغرب سے مرعوبیت اور طبقاتی وجغرافیائی تقسیم:

استعماری قوتوں نے نوآبادیاتی دور میں امت مسلمہ کو جغرافیائی لحاظ سے نسلی اور لسانی طبقات میں تقسیم کر دیا اور ذہنی طور پر اہل مغرب کا گرویدہ کر دیا لیکن افغان اس برین واشنگ سے بہت حد تک محفوظ رہے۔ روس نے افغان قوم کی نئی نسل کے لیے اپنے تعلیمی اداروں کے دروازے کھول دیئے۔ کیمونسٹوں نے انہیں اعلیٰ تعلیم کی آڑ میں ان میں بے دینی کا بیج بونے کی کوشش کی کہ وہ بھری مجلس میں شادی کے لیے اپنا مقدس رشتہ پامال کرنے پر تل جائیں۔ مگر ابھی غیور افغان موجود تھے جنہوں نے نہ صرف ایسے بے دین بیٹوں کو ہلاک کر دیا بلکہ کیمونسٹوں کے خلاف لڑتے رہے۔ تاہم بے دینی کے ماحول اور افراتفری کے عالم میں جوان ہو کر نئی نسل نے اپنے اسلاف کی روایت کو زندہ دفن کر دیا۔

روسی فوج کے خلاف جہاد کر کے شیخ جمیل الرحمٰن نے صوبہ کنڑ میں امارت اسلامیہ کی بنیاد رکھی۔ قرآن وسنت کا نظام رائج کیا تو یہ خطہ امن وسلامتی کا گہوارہ بن گیا۔ لیکن عوامی قانون نافذ کرنے والوں نے الیکشن کا مطالبہ کر دیا۔ جب ووٹنگ میں ناکامی کا سامنا ہوا تو استعماری ایجنٹوں نے ان کو شہید کر دیا۔ جب طالبان نے دوبارہ اسلامی حکومت قائم کر لی۔ تو بھارت، روس اور ایران کی گود میں پلنے والے افغان کمانڈر مخالف ہو گئے۔ امریکیوں سے ڈالر لے کر زر کے پجاری بن گئے۔ وہ صہیونی مکر وفریب کے جال میں پھنس کر طالبان اور القاعدہ مجاہدین کے خون کے پیاسے بن گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کایا پلٹ:

افغانستان میں روس کے خلاف مزاحمتی کارروائی کا آغاز ہوا۔ امریکی اشارے پر پاکستان نے افغان مہاجرین کو دفاعی تربیت دی۔ امریکہ نے اسلحہ فراہم کیا۔ روسی جہازوں پر حملہ کرنے کے لیے سٹنگر میزائل تک دیئے۔ اس دوران مسلم ممالک میں جہادی تنظیمیں بن گئیں۔ نوجوانوں کی فوجی تربیت کے لیے کیمپ کھل گئے۔ عرب ممالک نے افغانوں کی اقتصادی معاونت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حتیٰ کہ روس کے خلاف جہاد میں شامل ہونے والے عرب نوجوانوں کو ویزے جاری کرتے رہے۔ ان کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں ایئر پورٹ پر الوداع کرتے رہے جب کہ امریکی صدر وائٹ ہاؤس میں جہادی تنظیموں کے رہنماؤں کا استقبال کرتا رہا۔

موجودہ دور میں جب طالبان نے امریکی آلہ کار بننے سے انکار کر دیا تو صیہونی ذرائع ابلاغ نے اپنی نشریات میں انہیں شدت پسند اور افغانستان کو دہشت گردوں کا اڈا کہنا شروع کر دیا۔ مسلم حکمرانوں نے Yes Sir (جی جناب) کہہ کر غیر افغان مسلم مجاہدین کو دہشت گرد پکارنا شروع کر دیا۔ ان کو گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کر رہے ہیں۔ تحسین کی تالیوں کی گونج میں قرضوں کی معافی کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

عبداللہ بن عزام رحمہ اللہ کی روحانی اولاد جس طرح خلوص نیت سے روسی جارحیت کے خلاف برسر پیکار رہی۔ اسی طرح امریکی دہشت گردی کے خلاف بھی سینہ سپر رہی، جب کار پٹ بمباری کی وجہ سے ان کو پسپائی اختیار کرنا پڑی تو وہ برفانی موسم میں چیتھڑوں میں ملبوس ہو کر پاؤں میں ہوائی چپل پہنے ہوئے پہاڑوں کی چوٹیوں پر دشمن کے ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بناتے رہے۔ امریکہ نے طالبان قیادت اور غیر افغانی مجاہدین (القاعدہ) کی گرفتاری کے لیے آپریشن کی مہم شروع کر دی۔ ہسپتال میں محصور عرب مجاہدین نے گرفتاری دینے سے انکار کیا تو سامراجی ایجنٹوں نے علاج معالجہ کی سہولتیں ختم کر دیں اور نان ونفقہ بند کر دیا۔ چنانچہ عرب مجاہدین قرآن کی شیریں تلاوت سے سحری وافطاری کرتے رہتے۔ جب اتحادیوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہسپتال کو آگ لگا دی تو سرفروش کئی گھنٹے مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے، بالآخر دشمن کی اندھا دھند فائرنگ سے جام شہادت کر گئے۔

شہادت ہے مقصود و مطلوب مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

دو کردار:

ایک طرف حق کے شیدائی اللہ کی محبت سے سرشار ہو کر باطل سے مرعوب ہوئے بغیر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ دوسری طرف ابومسلم خراسانی کی ملٹری اولاد ڈالرز لے کر کوہ ودمن میں چھپے مجاہدین کو پکڑ پکڑ کر امریکہ کے حوالے کر رہی ہے۔ امریکی فوج نے گرفتار مجاہدین کو برہنہ جسم کر کے سلگتے سگریٹوں سے ان کے جسموں کو داغا۔ پھر ان کو ریتلی زمین اور پتھریلی چٹانوں پر گھسیٹتے رہے۔ وہ الجہاد الجہاد پکار کر فدائیت وعزیمت کا اظہار کرتے رہے۔ جب ان سے سوال کیا جاتا تم دیارِ غیر میں کیوں آئے تھے تو وہ

ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست
''ہر ملک ہمارا ملک ہے کیونکہ خدا کا ملک ہمارا ہی ملک ہے۔''

کا ترانہ گنگناتے رہے۔

صلیبیوں کے پینترے:

طالبان کا مردِ جری جس کی پریس میں للکار سن کر گوروں کی نیند حرام ہو جاتی تھی۔ جب اس کو عالم اسلام کے ''ایٹمی قلعے'' نے پناہ دینے سے انکار کر دیا تو امریکہ نے اسے پکڑ کر اذیتیں دینا شروع کیں۔ مگر وہ چٹان بنا سارے ظلم سہتا رہا۔ پینترا بدلتے ہوئے صلیبی فوج نے القاعدہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے امریکی ویزا اور کئی ملین ڈالر کی پیشکش کی مگر عبدالسلام ضعیف نے قیدی بننا گوارا کر لیا اور ان کی پیشکش ٹھکرا دی۔

عورتوں کے حقوق کے علمبردار نے حزب اسلامی (خالص) کے ایک کمانڈر کو اس لیے گرفتار کر کے کیوبا پہنچا دیا کہ اس نے ۲۰۰ عرب خواتین کو فرار کرانے میں مدد فراہم کی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صیہونی ایجنٹ طالبان اور القاعدہ کے ان ۲۰۰ کے لگ بھگ قیدیوں کو پاؤں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر، آنکھوں پر پٹیاں اور کانوں میں آواز والے آلات باندھ کر بحری اڈا گوانتاناموبے لے گئے۔

قیدی اس حالت میں نہ کچھ سن سکتے ہیں نہ سونگھ سکتے ہیں۔ نہ ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ پھر انہیں زنجیروں سے ایسے باندھا گیا جیسے جنگلی درندوں کو باندھا جاتا ہے۔ انسانیت سوز سلوک پر ایک برطانوی اخبار بھی چیخ اٹھا۔ تو امریکہ نے ان قیدیوں کو پنجروں میں قید کر دیا۔ وہ قیام تو کر نہیں سکتے رکوع کی حالت میں رب ذوالجلال کی تسبیح کر رہے ہیں۔

عجیب تضاد:

یہ عجیب بات ہے کہ مسلمان لوگ دوسرے کے ملک میں جان، مال وغیرہ تعاون کر کے دکھ درد میں شریک ہوں تو دہشت گرد کہلائیں۔ لیکن صلیبی حکومتیں اپنے مشن اور مفادات کے لیے اقوامِ متحدہ کے ذریعے اپنی فوجیں یورپ، افریقہ اور مشرق بعید وغیرہ میں بھیجتے رہیں تو امن پسند اور اس پر مستزاد یہ کہ مسلم حکمرانوں کا طنبورہ بھی امریکی سریں لگا رہا ہے۔

اگر دوسرے ممالک کے معاملات میں دخل اندازی کرنا دہشت گردی ہے تو کیا امریکہ افغانستان میں دہشت گردی نہیں کر رہا، فلپائن وغیرہ میں مداخلت کے لیے پر نہیں تول رہا؟ اسرائیل فلسطین میں مداخلت کر کے کیا امن پسندی کا مظاہرہ کر رہا ہے؟

تاریخ کیا کہتی ہے؟

پاکستانی حکمران بتائیں کہ محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کر کے برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی تو کیا دہشت گردی کی ابتدا ہوئی یا ہندو راجاؤں کے ظلم کا خاتمہ اور عوام کے لیے امن کا قیام ممکن ہوا؟

ہسپانیہ میں عیسائی ظالم بادشاہ اور وزیر کا باہمی تنازعہ تھا۔ وزیر نے مسلمانوں کو حملہ کی دعوت دی۔ آپ بتائیں کہ کیا طارق" بن زیاد نے عیسائی عوام پر عیسائی حکومت کے مظالم اور اس کی بربریت ختم کر کے عدل وانصاف قائم کیا اور یورپ میں علم وعرفان کا دروازہ کھول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا یا ان کے ملک میں دراندازی کر کے دہشت گردی کی؟

برصغیر میں جب مغلیہ سلطنت ہچکولے کھا رہی تھی تو احمد شاہ ابدالی نے شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی دعوت پر لبیک کہہ کر مرہٹوں کو شکست دی اور مغلیہ حکومت کو سہارا دیا۔ حکیم الامت" کا یہ عمل درست تھا یا غلط؟ احمد شاہ ابدالی دہشت گرد تھا یا مجاہد؟

انسانی حقوق اور دہشت گردی میں فرق:

کرۂ ارض سے جبر واستبداد کا خاتمہ کرنا، مظلوموں کی حمایت کرنا، عدل وانصاف قائم کرنا، ظالم اقوام کے خلاف راست اقدام کرنا دہشت گردی نہیں، انسانی حقوق کا بنیادی تقاضا ہے۔

کمزور اقوام کے قدرتی وسائل پر قبضہ کر کے انہیں اقتصادی طور پر مفلوج کرنا اور انہیں نظریاتی طور پر غلام بنا کر اپنے فیصلے ٹھونس دینا انسانی حقوق کا تقاضا نہیں دہشت گردی ہے۔

ظالم کے خلاف کلمہ حق کہنا اور مظلوم کا ساتھ دینا اگر اہل مغرب کی نظر میں دہشت گردی ہے تو روئے زمین پر جب تک ایک مومن بھی زندہ ہے وہ یہ جرم کرتا رہے گا۔

انسانی حقوق کے محافظ کون؟

امریکی حملہ سے پہلے کا واقعہ ہے جب جنرل عبدالمالک نے احمد شاہ مسعود کی ملی بھگت سے مزار شریف کو طالبان کے حوالے کیا تو گھروں میں مورچہ بند شمالی اتحاد کے فوجیوں نے طالبان کو چن چن کر قتل کیا۔ ذرائع کے مطابق مزار شریف بارہ ہزار طالبان کا مقتل بن گیا۔ طالبان کے حوصلے پست نہ ہوئے۔ وہ عزم واستقلال کے پیکر بن کر اس شہر پر دوبارہ قابض ہو گئے۔ تو طالبان نے عام شہریوں کے لیے معافی کا اعلان کر دیا۔

مگر دوسری طرف امریکی حملے کے دوران جب قندوز میں محصور طالبان کی مزاحمتی کارروائی سے تنگ آ کر شمالی اتحاد نے امن معاہدہ کیا اور طالبان نے ہتھیار ڈال دیے تو درندوں نے انہیں نہ صرف قید کر لیا بلکہ نہایت بے رحمی سے ان کے سر تن سے جدا کرتے رہے۔ پھر تیل چھڑک کر جلاتے رہے۔ تکلیف کی شدت سے جب وہ تڑپتے تو شیطان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پجاری اسے ''مردوں کا رقص'' کہہ کر لطف اندوز ہوتے رہے۔

میڈیا والے ان کو اسلامی محاذ کے سپاہی کہہ کر داد دیتے رہے اور طالبان کو دہشت گرد کہہ کر پکارتے رہے۔ انصاف کے ترازو میں تول کر فیصلہ کریں انسانی حقوق کے پاسبان کون تھے؟ شمالی اتحاد یا طالبان۔

انتھراکس:

امریکہ ہزاروں پونڈ وزنی بم برسا کر طالبان کے حوصلے پست نہ کرسکا تو کابل پر ایٹمی حملہ کرنے کا جواز پیدا کرنے کے لیے اس نے ''انتھراکس'' کا شوشہ چھوڑا۔ اسامہ بن لادن سے منسوب ایک فرضی انٹرویو میں کیمیائی حملے کرنے کی دھمکی دی گئی تو طالبان نے افغان عوام کو ایٹم بم کی ممکنہ تباہی سے بچانے کے لیے پسپائی اختیار کرلی۔ کابل پر امریکی قبضہ کے بعد انتھراکس کے جراثیم اچانک غائب ہوگئے؟ اگر اسامہ کے پاس ایٹمی ہتھیار تھے تو کیا اس نے نمائش میں سجانے کے لیے خریدے تھے؟

جب سے صہیونیوں نے سازش سے مسلمانوں کو خلافت کے سائبان سے محروم کر کے انہیں اکائیوں میں بانٹا ہے اور ان کو اقوام متحدہ کی زنجیر میں جکڑا ہے، اس وقت سے کرۂ ارض پر امت مسلمہ کا خون پانی کی طرح بہہ رہا ہے۔ کینیڈین اسلامک کانگرس نے تاریخ میں مسلمانوں کے قتل عام کی رپورٹ جاری کی ہے جس کے اقتباس پیش خدمت ہیں:

- ۹/۱۰۔ اپریل ۱۹۴۸ء کو یہودی آباد کاروں نے فلسطین میں ۲۵۰ مسلمانوں کو شہید کیا۔ فلسطینی تقریباً اس وقت سے مہاجرین کی زندگی بسر کررہے ہیں۔
- ۲۹/اکتوبر ۱۹۵۶ء کو فلسطینیوں کے قتل عام کے بعد ایک اسرائیلی کیپٹن نے اپنے کمانڈر کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا کہ ''لاشوں کو گننا مشکل ہے۔''
- ۱۵ تا ۱۸ ستمبر ۱۹۹۲ء ایریل شہرون کی سرکردگی میں اسرائیلی حمایت یافتہ ملیشیا نے صابرہ اور شیلا کے کیمپوں میں تقریباً ۵۰ ہزار فلسطینیوں کا قتل عام کیا۔
- ۲۵/فروری ۱۹۹۴ء کو ایک یہودی آباد کار نے ہیبرون میں ابراہیمی مسجد میں فائرنگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کے ۶۰ مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ ۳۰ ہزار اس وقت شہید ہو گئے جب وہ اس قتل عام کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔

- گزشتہ دس برس کے دوران امریکی بمباری اور اقوامِ متحدہ کی پابندیوں کے سبب دس لاکھ سے زیادہ عراقی شہید ہوئے جن میں پونے چھ لاکھ بچے شامل ہیں۔
- ۱۹۹۲ء کے بعد سے اب تک بوسنیا، کسووا اور چیچنیا میں تقریباً دو لاکھ مسلمان شہید ۱۵ لاکھ زخمی، بے گھر یا مہاجر ہو گئے۔ ۵۰ ہزار مسلمان خواتین کی عصمت دری کی گئی۔
- مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ بارہ برس (۱۹۸۹ء/۲۰۰۱ء) کے دوران ۸۰ ہزار مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ ہزاروں جیلوں میں بند ہیں۔ ہزاروں عورتوں کی عصمت دری کی جا چکی ہے۔ لاکھوں ہجرت کر کے پاکستان آ چکے ہیں۔
- ۱۹۷۹ء ـ ۹۲ کیمونسٹوں کے ہاتھوں افغانستان اور دیگر ممالک میں ۱۵ لاکھ مسلمان شہید اور ۵۰ لاکھ بے گھر ہوئے۔
- فلپائن میں حالیہ تحریک آزادی کے دوران ایک لاکھ کے قریب مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔
- الجزائر، ملوکا، اور انڈونیشیا میں گزشتہ دو برسوں میں پانچ ہزار مسلمانوں کو شہید کیا جا چکا ہے۔ جب کہ ۲ لاکھ سے زائد ہجرت پر مجبور ہوئے ہیں۔
- سنکیانگ میں چین نے منظم انداز میں مسلمانوں کی نسل کشی کی۔ پہلے مسلمان وہاں آبادی کا ۸۰ فیصد تھے اب ۵۰ فیصد رہ گئے ہیں۔ یہاں کی آبادی دو کروڑ ہے۔ مرنے والے مسلمان لاکھوں میں ہیں۔
- سری لنکا میں تامل ٹائیگرز کے ہاتھوں سینکڑوں مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔
- الجزائر کی سرکاری فوج امریکہ اور فرانس کی پشت پناہی میں گزشتہ دس برس کے دوران ایک لاکھ مسلمانوں کو شہید کر چکی ہے۔ (غزوہ ۲۲ فروری ۲۰۰۱ء)

مسلمانوں کا قتل عام اس دور میں ہوا جب اقوام متحدہ عالمی امن کی ٹھیکیدار بن کر معرض وجود میں آئی۔ اقوام متحدہ نے کسی جارح کے خلاف بروقت کارروائی نہیں کی۔ بوسنیا میں اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی فوج گئی تو وہ سربوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کی نسل کشی کرتی رہی۔

امریکہ افغانستان سے کب جائے گا؟

امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے ایک صحافی کے پوچھنے پر کہا:

''جب تک طالبان کی گندگی صاف نہیں ہو جاتی اس وقت تک امریکی فوج افغانستان سے نہیں جائے گی۔''

افغانستان میں اخلاق باختہ فلموں اور ڈش انٹینا سستے داموں فروخت ہو رہے ہیں۔ ''جاپان ٹوڈے'' اخبار کی رپورٹ کے مطابق قندھار کے باشندوں نے حالیہ واقعات کے دوران پہلی بار مکمل عریاں فلمیں دیکھی ہیں۔ سیٹلائٹ کے ذریعے اس طرح کے پروگرام دکھلائے جا رہے ہیں جو نہ صرف اسلامی تشخص کے منافی ہیں بلکہ عام اخلاقی قدروں کے بھی خلاف ہیں۔

امریکی اور غیر ملکی امدادی کارکن افغانیوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ ابھی تک عورتیں بے پردہ ہو کر بازاروں میں نہیں نکلتیں مگر نوجوان عریانی وفحاشی کی طرف تیزی سے گامزن ہو رہے ہیں۔ افغانستان میں شراب باہر سے بھی پہنچ گئی ہے، اندرون ملک وہ فیکٹریاں دوبارہ کھل گئی ہیں جو طالبان دور میں بند کر دی گئی تھیں۔

(روزنامہ نوائے وقت ۲۷-۲-۲۰۰۲)

علاوہ ازیں نئی افغان نسل کو مخلوط ماحول میں زیر تعلیم ایک دوسرے سے رومانس کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ کابل کے تعلیمی اداروں میں نوجوان اپنی محبوبہ سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ باہوں میں باہیں ڈال کر، کمر میں ہاتھ ڈال کر آزادی سے چہل قدمی کر سکتے ہیں۔ بارونق باغ کے ویرانے میں آزادی سے آرام کر سکتے ہیں۔

افغان اس قسم کے ماحول میں تعلیم جاری رکھ کر جب تک سیاسی شعور میں پختگی حاصل نہیں کر لیتے اور عوامی حکومت قائم کرنے کے لیے افغانستان میں اس نسل کی اکثریت کے آثار نمایاں نہیں ہو جاتے تب تک ''طالبان کا گند'' کس طرح صاف ہو سکتا ہے؟ نسل کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبدیلی میں ایک طویل عرصہ لگ سکتا ہے۔

تعمیر نو اور عبوری حکومت:

افغانستان کی تعمیر نو Proistrika کے لیے عبوری حکومت کو کئی ممالک کی طرف سے امدادی رقم کی پہلی کھیپ مل رہی ہے۔ جس سے افغان نسل میں بھکاری پن کے جراثیم داخل ہو جائیں گے۔ پھر یہودی عالمی اداروں سے سودی قرضوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ جب افغانستان اس قارونی دلدل میں پھنس چکا ہوگا، اتنے عرصے تک وسط ایشیا کی ریاستوں میں یہودی ملٹی نیشنل کمپنیوں کا راج قائم ہو جائے گا۔ پھر کسی حد تک امریکی فوج کا افغانستان میں ٹھہرنے کا جواز ختم ہو جائے گا کیونکہ ان کو ریموٹ کنٹرول سے قابو کرنے میں کسی قسم کی دشواری نہ آئے گی۔

جس کی لاٹھی اس کی بھینس:

اقوامِ متحدہ نے افغانستان میں اسامہ بن لادن کی موجودگی کا بہانہ بنا کر اس کی مانیٹرنگ کی قرارداد منظور کی لیکن ٹیم بھیجنے اور تشکیل دینے کی ضرورت محسوس نہ کی گئی۔ امریکہ نے اقوام متحدہ یا افغانستان کو ۱۱ر ستمبر کے واقعات میں اسامہ کے ملوث ہونے کے ثبوت فراہم نہیں کیے کیونکہ امریکہ نے طے شدہ منصوبے کے تحت دہشت گردی کے خلاف قرارداد پاس کرائی ہوئی تھی، اس مبہم قرارداد کی بنیاد پر ہی یہ سارا ڈرامہ رچایا گیا۔ امریکہ نے اقوامِ متحدہ کی دونوں قراردادوں کی آڑ میں افغانستان کی قانونی حکومت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا حالانکہ اقوام متحدہ نے اپنی کسی قرارداد میں طالبان کی حکومت کو دہشت گرد قرار نہیں دیا تھا۔

اس کے برعکس جواہر لعل نہرو مسئلہ کشمیر کو خود سلامتی کونسل میں لے گیا، رائے شماری کی قرارداد پاس ہوئی۔ جس کو بھارتی حکومت نے تسلیم بھی کرلیا۔ پچاس سال سے زائد عرصہ گزر گیا ہے اقوام متحدہ نے اس پر عمل نہیں کرایا۔ سلامتی کونسل کے پانچ ٹھیکیداروں میں سے کسی نے بھارت پر دباؤ نہیں ڈالا۔ امریکہ کی دہشت گرد کارروائی سے افغان شہریوں کا قتل عام ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ حاملہ خواتین کو ہسپتال سے لے جانے والے شہریوں کو نشانہ بنانے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعات رونما ہوئے۔ اس دوران اقوام متحدہ کا ضمیر بیدار نہیں ہوا، بلکہ اس نے چپ سادھے رکھی۔ جب افغانستان کے قومی اثاثے تباہ ہوگئے اور یہودی منصوبے، ''توڑ کر نیا بنانا'' کا آغاز ہوا تو اقوام متحدہ میدان میں آ گئی۔ اقوام متحدہ یہودی ادارہ ہے۔ جن کا اوّلین مقصد مسلم کش پالیسی ہے۔ اس کے باوجود مسلم ممالک اس سے انصاف کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

......گھر کے چراغ سے:

افغانستان میں ۱۰/اکتوبر ۲۰۰۱ء کو کروز میزائل اور بی باون طیاروں کے ذریعے ڈیزی کٹر بم برسائے جارہے تھے، جس میں سول آبادی کے سینکڑوں شہری تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو رہے تھے۔ اسی روز او۔ آئی۔ سی کے وزرائے خارجہ نے اپنے اجلاس میں امریکی ٹریڈ سنٹر پر حملے کی مذمت کی قرارداد تو پاس کی، اس پر اعتراض نہیں، لیکن افغانستان میں بے گناہ بچوں اور عورتوں کے ہلاک ہونے پر اظہار افسوس تک نہیں کیا گیا۔ او۔ آئی۔ سی نے اقوام متحدہ کی تقلید میں اسے تسلیم نہیں کیا۔ بھلا وہ صدائے احتجاج کیسے کر سکتی تھی؟ امریکہ افغانستان کی شہری آبادی کے علاقوں پر ہزاروں پونڈ وزنی بم برسا کر تباہی پھیلاتا رہا اور مسلمہ امہ اس دہشت گردی کا تماشا دیکھتی رہی۔ جب طالبان حکومت ختم ہوگئی تو او۔ آئی۔ سی اور یورپی یونین مل کر استنبول میں دہشت گردی اور حق خود ارادیت میں فرق تلاش کرتی رہی اور امریکہ سے یہ فرق ملحوظ رکھنے کی درخواست کرتی رہی۔ صیہونی سازش کے زیر اثر اقوام عالم کو وحدتِ ادیان کا سبق دینا شروع کر دیا۔

مسلم ممالک میں سے ''کسی نے'' امریکہ کو فنی (تکنیکی) امداد فراہم کی اور کسی نے بوجہ مجبوری خاموشی اختیار کر لی۔ بعض نے امریکہ کا براہِ راست تعاون کرنے سے انکار کیا لیکن شمالی اتحاد کو سپورٹ کر کے بالواسطہ طور پر امریکہ کو تقویت دی۔

عالم کفر امریکہ کا ہم قدم:

افغانستان پر آتش و آہن کی بارش کے دوران عالم اسلام کی بے حسی کا مظاہرہ دیکھ کر اقوام عالم نے دہشت گردی کے خاتمے کی آڑ میں مسلمانوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسرائیلی ٹینک فلسطینی آبادی میں داخل ہو کر نہتے مسلمانوں کو کچل دیتے ہیں۔ پھر یہودی فوجی القدس کے قریبی علاقوں میں گھس کر مسلمانوں کے گھروں پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اس طرح اسرائیل، فلسطینی مسلمانوں کو ارض بیت المقدس سے بے دخل کرنے کی پالیسی پر گامزن ہے۔

جب فلسطینی مسلمانوں نے مزاحمتی کارروائی کی تو اسرائیلی وزیر انصاف نے کہا ہے کہ

''اسرائیلی فوج خود مختار فلسطین کے تمام شہروں پر دوبارہ قبضہ کر لے گی، تاکہ وہاں پر اسرائیل مخالف فلسطینیوں کا صفایا کیا جا سکے۔'' (نوائے وقت ۲۷۔۲۔۲۰۰۲ء)

کشمیر اور چیچنیا میں بھی مسلمانوں کے خلاف انتقامی کارروائی میں شدت آ گئی ہے۔ بھارت آزاد کشمیر پر حملہ کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ لیکن مسلم ممالک کے کسی پلیٹ فارم یا او۔ آئی۔ سی کی سے طرف متفقہ لائحہ عمل یا احتجاجی بیان تک نہیں آیا۔

اقتصادی اور نظریاتی غلامی کی پالیسی:

ٹریڈ سنٹر کی واردات سے قبل امریکہ مسلمانوں کو اقتصادی لحاظ سے مفلوج کر کے نظریاتی طور پر غلام بنانے کی پالیسی پر عمل درآمد کرتا رہا۔ اگر کوئی ملک وہائٹ ہاؤس کی پالیسی سے انحراف کرتا تو امریکہ اس کو کسی دوسرے ملک سے الجھا کر اس کی دفاعی قوت بھسم کرتا رہا۔ اگرچہ اس پالیسی پر بدستور عمل جاری ہے تاہم افغانستان اور وسطی ایشیا پر فوجی تسلط جما کر امریکی قیادت نے فرعونی انداز اختیار کر لیا ہے۔ امریکی وزیر خارج کولن پاول نے ٹوکیو میں اے بی سی ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے:

''۱۹۹۱ء کی خلیجی جنگ کے بعد سے امریکی فوجوں کی وہاں موجودگی کا مقصد صرف صدام حسین کو روکنا نہیں تھا بلکہ اس کے مقاصد وسیع تر تھے۔ ان مقاصد کے حصول اور امریکہ کے خوابوں کی تکمیل تک امریکی فوج خلیج میں موجود رہے گی۔ امریکہ سے بہتر کوئی مہمان نہیں ہو سکتا اور جلد ہی خلیجی ممالک کو اس بات کا احساس ہو جائے گا۔'' (نوائے وقت ۰۲۔۱۔۲۰۰۲ء)

یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ امریکہ نے دنیا کو تابع کرنے کے لیے پانچ فوجی زون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنا دیئے ہیں:

(۱) واشنگٹن (نیوز ڈیسک) امریکی محکمہ دفاع کی ایک خفیہ رپورٹ سے انکشاف ہوا ہے کہ امریکہ نے پوری دنیا کو پانچ فوجی زون میں تقسیم کر کے ہر زون کے لیے ایک جنرل مقرر کیا ہے۔ امریکہ میں دوسری جنگ عظیم کے بعد سے ہی اس نوعیت کی سوچ پیدا ہوگئی تھی کہ مستقبل میں پوری دنیا کو امریکہ کے تابع بنانے کا منصوبہ بنایا جائے۔ چنانچہ اس عالمی فوجی کنٹرول کے پروگرام کا نام یونائیٹڈ کمان پلان رکھا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک جنرل کے پاس روایتی جدید اسلحہ اور ایٹمی ہتھیار بھی ہیں۔ برصغیر، جنوبی ایشیا اور افغانستان سنٹرل کمان کے ماتحت ہیں جس کے سربراہ جنرل ٹونی فرنیکس ہیں۔'' (نوائے وقت لاہور ۲۰۰۲-۲-۱۳)

کس کے اشارے پر؟

سوال یہ ہے کہ امریکہ کس کے اشارے پر عالم اسلام کے خلاف جنگ کا طبل بجا رہا ہے؟

امریکہ میں جو سیاسی نظام رائج ہے اس میں کامیابی کے لیے سرمایہ، افرادی قوت اور تنظیم سازی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ امریکی یہودی اس نظام کی تکون پر حاوی ہیں اور اسی پر وہ امریکہ کے سرکاری شعبوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ امریکی کانگرس پینٹاگون دفتر خارجہ، سی آئی اے اور ایف بی آئی جیسے اہم اداروں پر یہودی مسلط ہیں۔ دنیا کے ۴۰ سے زیادہ اہم ممالک میں یہودی سفیر تعینات ہیں۔

امریکی عوام اخبارات پڑھ کر اور ٹی وی دیکھ کر کسی مسئلہ سے متعلق اپنی رائے قائم کرتے ہیں۔ جب کہ امریکی پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا پر یہودی لابی کا قبضہ ہے قوم یہود نے اس حربہ سے امریکی معاشرہ کو بھی ہائی جیک کر لیا ہے۔ اس تناظر میں امریکہ کے تمام فیصلوں اور اقدامات میں یہودیوں کا عمل دخل بھرپور ہے۔ امریکہ کے مختلف شعبوں میں یہودی تنظیموں کا جال بچھ چکا ہے۔ جن کو اسرائیل کی ''موساد'' کنٹرول کرتی ہے۔ اس لیے امریکی حکومت یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدر موساد کی اجازت کے بغیر کسی کی حمایت یا مخالفت میں بیان جاری نہیں کر سکتی۔ جب کہ فرانس کے سابق صدر متراں نے ۱۹۹۴ء کے موسم خزاں میں بستر مرگ پر ایک گفتگو کے دوران امریکی عزائم سے اپنی قوم کو آ گاہ کیا تھا۔

"فرانس کے لوگ یہ سمجھتے نہیں کہ ہم امریکہ کے ساتھ حالت جنگ میں ہیں۔ ہاں یہ ایک مستقل جنگ، مکمل معاشی جنگ ہے، یہ امریکن لوگ بھوکے اور حریص ہیں۔ یہ ساری دنیا پر بلا شرکت غیرے قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔"

اہل یورپ کے بیشتر ممالک نے اس خطرہ کے پیش نظر یورپی یونین تشکیل دی اور معاشی جنگ کا مقابلہ کرنے کے لیے مشترکہ کرنسی "یورو" کا اجرا کر دیا ہے۔ لیکن مسلم ممالک نے کسی محاذ پر کوئی پیش رفت نہ کی بلکہ اسلامی سربراہ تنظیم کو غیر مؤثر کر دیا۔

طاغوتی فوج ۱۹۹۲ء سے عرب کے گرد ونواح بحری وہوائی اڈوں پر عسکری پوزیشن سنبھال کر مناسب موقع کی منتظر ہے۔

اگرچہ ۱۱ ستمبر سے قبل بھی کوئی مسلم ریاست تنہا اسلامی حکومت کے جملہ فرائض ادا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی۔ لیکن مغرب کو پاک افغان کی طرف سے ممکنہ خطرہ کا احساس ہوتا تھا۔ پاکستان ایٹمی صلاحیت کا حامل ملک ہے۔ افغانستان جہادی قوت سے لیس ہے۔ جب کہ سعودی عرب اقتصادی لحاظ سے مضبوط اور اسلامی مرکز ہے۔ راقم نے اس کو بنیاد بنا کر حرم کی پاسبانی کے لیے پاک افغان عرب کے اتحاد پر زور دیا۔ لیکن افسوس حسرت کی کلی بن کھلے مرجھا گئی۔ اب صہیونیوں کے مذموم مقصد پورا ہونے کی راہ میں ممکنہ خطرہ ٹل گیا۔ امریکہ افغانستان پر حملہ کی آڑ میں عالم اسلام کے اہم وحساس مقامات پر تسلط قائم کر چکا ہے۔ پاکستان کی سرحد پر بھارت نے فوج جمع کر دی ہے۔ جس سے فائدہ اٹھا کر جہادی سرزمین کو سیکولر ریاست میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ گھناؤنی سازش سے پاکستان کو عالم اسلام کی قیادت سے محروم کر دیا گیا۔

صہیونی سفید مست ہاتھی پر سوار ہو کر پوری دنیا کو تابع کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کہ مسلم حکمران طاغوتی قوت کے آلہ کار بن گئے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہو کر میمنے کی طرح اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں۔

سیّد ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ نے سچ فرمایا تھا کہ عالم اسلام کو اقتدار کی ضرورت ہے اور مسلمانوں کو حریت کی فضا کی ضرورت ہے۔ دنیا بھر کے یہود میں اسرائیل کا تحفظ اور استحکام مشترک قدر ہے اور یہود ونصاریٰ باہمی اختلاف کے باوجود اسلام دشمنی کے ہدف پر متحد ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم حکمران او۔ آئی۔ سی کا اجلاس بلا کر باہمی مشورہ سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لیں۔ باہمی اتحاد کے لیے حرمین شریفین کی پاسبانی کو مشترک قدر بنائیں اور اسرائیل کو ہدف بنا کر دعوت وجہاد کا اعلان کریں۔ اگر مسلم حکمرانوں نے مل کر یا کسی ایک ملک نے جہاد کا فریضہ ادا نہ کیا تو قندوز، کیوبا، گروزنی، سری نگر اور رملہ میں جو چراغ جل رہے ہیں وہ طاغوت کی ظلمت کو مٹا کر دم لیں گے اور خلافت اسلامیہ قائم کر کے کرۂ ارض کو امن وسلامتی کا گہوارہ بنائیں گے۔ ان شاء اللہ ☆

☆ طبع ہفت روزہ ''الاعتصام'' ۸، ۱۵، ۲۲ مارچ ۲۰۰۲ء۔

☆ طبع پندرہ روزہ المنبر فیصل آباد، ۲۵ نومبر ۲۰۰۳ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

مسلمانوں کی زبوں حالی:

سوویت یونین کی شکست وریخت کے بعد امریکہ نے عالم اسلام کو ہدف بنا لیا۔ ۱۱ ستمبر کے واقعہ نے جلتی پر تیل ڈال دیا۔ سامراج طبقہ ان پر دہشت گردی کا الزام تھوپ کر فوجی قوت سے کچل رہا ہے لیکن نتائج کے آئینہ میں ملت اسلامیہ کی شان وشوکت صاف نظر آ رہی ہے۔ آئیوری کوسٹ، چیچنیا، فلپائن اور قبرص کے مسلمان تن تنہا طاغوت کے جبر واستبداد کی چکی میں پس رہے ہیں۔ کوئی آزاد مسلم ملک ان کے حق میں کلمہ خیر کہنے کو تیار نہیں۔ اسرائیلی ٹینکوں کی اندھا دھند بمباری سے فلسطین میں مسلمانوں کی نسل کشی کی مہم جاری ہے۔ فلسطینی اتھارٹی کے چند کوارٹر پر اسرائیلی پرچم لہرا رہا ہے۔ وزیراعظم ایریل شیرون نے واشگاف الفاظ سے اعلان کیا ہے کہ ''آئندہ چند برسوں میں مزید ۱۰ لاکھ یہودی فلسطین میں آباد کریں گے۔''

صہیونی میڈیا نے پروپیگنڈہ مہم تیز کر دی ہے کہ مظلوم مسلمانوں کی آزادی کی تحریکوں کا ''القاعدہ'' سے رابطہ ہے۔ بی بی سی ٹیلی ویژن پر سپچوئیشن روم کے نام پر فرضی فلم تیار کر کے دکھائی گئی جس نے مستقبل قریب میں دہشت گردی کے واقعات کو کشمیری تنظیموں سے منسوب کیا جس سے بھارتی حکومت اور لیڈروں نے سخت موقف اختیار کر لیا۔ بھارت کی تنظیم وشوا ہندو پریشد کے جنرل سیکرٹری پراوین گاڈیا نے مسلمانوں کو چیلنج کیا ''ہندومت اختیار کر لو ورنہ ہندوستان کے ہر علاقہ میں گجرات کی ہولناک تاریخ دوہرائیں گے'' اور پاکستان کو دھمکی دی کہ ''ہم دو سال میں پاکستان کا جغرافیہ بدل دیں گے۔''

مقبوضہ کشمیر کپواڑہ کے علاقہ تریگام میں ۲۱ رجمنٹ کے اہلکاروں نے تین مسلم نوجوانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اغوا کیا۔ تشدد سے نیم مردہ ہونے پر زندہ دفن کر دیا۔ جموں کے ضلع راجوری میں ۱۳ مسلمان لڑکیوں کے ساتھ بھارتی فوجیوں نے اجتماعی زیادتی کی۔ حقوقِ انسانی کی عالمی تنظیموں نے بھی کوئی نوٹس نہ لیا۔ مسلم حکمرانوں کی بے حمیتی دیکھ کر سامراج کو شہہ ملی، آزاد اسلامی ملک افغانستان پر قبضہ کرنے کے بعد عراق کی باری ہے۔

عراق کے سیال زر پر قبضہ جمانے کا صلیبی منصوبہ:

عالم اسلام کے پاس وافر مقدار میں معدنی وسائل ہیں۔ ندائے ملت کی رپورٹ کے مطابق ''عراق میں تیل کے ذخائر دنیا میں دوسرے بڑے ثابت شدہ ذخائر ہیں جن کی مقدار ۱۱۲ ارب ڈالر کے لگ بھگ ہے اور کم از کم ۱۰۰ ارب بیرل غیر ثابت شدہ ہے۔ عراقی تیل کو نکالنا نسبتاً آسان ہے۔ اس پر صرف ایک ڈالر فی بیرل لاگت آتی ہے جبکہ روس میں ایک بیرل تیل نکالنے کا خرچ ۶ ڈالر ہے۔''

امریکہ کے صدارتی انتخاب میں آئل کمپنیوں نے بش جونیئر کو امیدوار نامزد کیا جس کے کامیابی کے لیے اپنا اثر ورسوخ استعمال کیا۔ جس نے وسط ایشیاء کے معدنی ذخائر پر تسلط جمانے کے بعد عراق کے معدنی تیل پر قبضہ کرنے کی ٹھان لی۔

امریکہ نے عراق پر الزام لگا دیا کہ وہ جراثیمی وکیمیائی ہتھیار بنا رہا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے اسلحہ انسپکٹرز عراق میں اسلحہ فیکٹریوں، سائنس لیبارٹریوں کے علاوہ سائنس دانوں کے گھروں کی چھان بین کر چکے ہیں۔ اگر تباہ کن ہتھیار ہوتے تو ان کا کھوج نکال سکتے۔ ایک خدشہ کے مطابق بعض معائنہ کاروں کے روپ میں سی آئی اے کے کارندے عراق کی اہم فوجی تنصیبات کی تباہی کے لیے اہداف اور تیل کے کنوؤں کے تحفظ کے لیے خصوصی مقامات کی نشان دہی کر رہے ہیں۔

اقوامِ متحدہ نے عراق پر فوجی کارروائی کرنے کی قرار داد پاس نہیں کی لیکن امریکہ نے عراق کے خلاف جنگی تھیٹر سجا دیا ہے۔ خلیج میں تعینات امریکی فوجیوں کی تعداد ۸۳ ہزار ہے جبکہ ایک لاکھ ۶۵ ہزار امریکی اور ۲۶ ہزار کے لگ بھگ برطانوی فوج عراق کی جانب رواں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رواں ہے۔ خلیجی ممالک میں امریکہ کے کنٹرول میں ۱۹ فضائی، بحری اور بری اڈے موجود ہیں۔ بحری بیڑوں نے خلیج میں اپنی پوزیشن سنبھال لی ہے۔ تیل کے لیے انسانی خون بہانا زر کے پجاری صلیبیوں کا منصوبہ ہے۔

بین الاقوامی سطح پر حتی کہ یورپ اور امریکہ کے بڑے شہروں میں عراق پر ممکنہ حملے کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں لیکن بش کی ابلیسی پالیسی میں ذرّہ برابر فرق نہیں آ رہا۔ ۱۷ جنوری ۲۰۰۳ء کو واشنگٹن پوسٹ میں واضح طور پر یہ بات آ گئی ہے کہ ''امریکی مقصد عراق کے نام نہاد تباہی کے اسلحہ پر قبضہ نہیں بلکہ عراق پر مکمل فوجی قبضہ ہے جس طرح دوسری جنگ عظیم کے بعد جاپان پر قبضہ کے بعد امریکی فوج کے حاضر سروس جنرل کے تحت فوجی انتظام وانصرام ہے۔''

جہادی کلچر کو ختم کرنے کا صہیونی منصوبہ:

مشرقِ وسطیٰ میں مصر کی عسکری قوت کا رعب ودبدبہ کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کی بھینٹ چڑھ گیا۔ عراق کی ابھرتی ہوئی فوجی قوت کا اسرائیل نے ایٹمی پلانٹ تباہ کر دیا۔ بعدازاں خلیجی جنگ کے دوران امریکی طیاروں نے عراق کی اہم فوجی تنصیبات کو ملیا میٹ کر دیا۔ اس کے باوجود صدام حسین نے دس سال کے مختصر عرصہ میں اپنے وطن کو اقتصادی لحاظ سے خوشحال اور دفاعی لحاظ سے مستحکم کر لیا۔

اس بنا پر صہیونی تحریک مشرقِ وسطیٰ میں عراق کی فوجی قوت سے خائف ہے۔ جب کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری کے ٹھوس ثبوت مہیا نہ ہوئے تو میڈیا پر عراق کا القاعدہ سے رابطہ کا شور وغوغا اور امریکی جارحیت کے خلاف شیخ اسامہ بن لادن کی ویڈیو کیسٹ کا نمودار ہونا عالمی رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار کرنے کے بہانے ہیں۔ حقیقت میں صہیونی تھنک ٹینک کا جہادی کلچر کو ختم کرنے کا منصوبہ ہے۔

صہیونی تھنک ٹینک کے گرو امریکہ کے سابق سیکرٹری خارجہ ہنری کسنجر نے ایک فرانسیسی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں اپنا موقف پیش کیا کہ ''عراق خود جہاد کا حصہ ہو یا نہ ہو لیکن جہاد کی تحریک کا زور توڑنے اور اسے ملیا میٹ کرنے کے لیے عراق کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاف فوجی کارروائی ضروری ہے۔" انہوں نے کہا کہ "امریکہ کو اپنی گاڑی روکنا نہیں چاہیے۔ اگر ایسا کیا گیا تو امریکہ کی زبردست پسپائی ہوگی۔" (نوائے وقت ۲۰۰۳-۲-۹)

امریکہ نے افغانستان میں بارود آتش کی بارش برسا کر ہزاروں بے گناہ شہریوں کو موت کی وادی میں دھکیل دیا جہاں طالبان کی اسلامی حکومت کو ختم کر کے کٹھ پتلی حکومت قائم کر دی گئی۔ افغانستان میں ۴۰۰ کے لگ بھگ مغربی این جی اوز نے اپنے دفاتر قائم کر لیے۔ امریکہ ویورپ نے افغانستان کی تعمیر نو کے لیے ان این جی اوز کو ملین ڈالر فراہم کر دیئے ہیں۔ شیطانی سوسائٹیاں اپنے ہوم ورک میں تیزی سے سرگرمِ عمل ہیں۔

عظیم اسرائیل کے قیام میں ممکنہ حائل دفاعی قوتوں کو باری باری بھسم کرنا، تعمیر نو کی آڑ میں عوام کو بذریعہ این جی اوز مراعات دے کر حمایت حاصل کرنا اور رفتہ رفتہ معاشرہ کو سیکولر ماحول میں ڈھال دینا، جب لوگ عوامی مذہب کے پجاری بن جائیں تو جمہوری حکومت تشکیل دینا جو شیطانی کلچر کو فروغ دے کر جہادی کلچر کا خاتمہ کر دے یہ صہیونی ورلڈ آرڈر کا لائحہ عمل ہے۔

جہادی تربیت گاہ افغانستان کے بعد جہادی پروانوں کی دھرتی صہیونی ہدف بن چکی ہے۔ عالمی ردِّعمل شدت اختیار کر رہا ہے تو کیا یہ جنگ ٹل سکتی ہے؟

بالفرض عراق امریکہ کی طرف سے عائد شرائط کو تسلیم کرتا جائے، عین ممکن ہے امریکہ جنگ کو مؤخر تو کر دے لیکن صلیبی افواج خلیج سے واپس نہیں جائیں گی۔ تو پھر کس وقت جائیں گی؟

۱: جب امریکی جنگی اخراجات کے عوض عراق کے تیل کے کنوؤں پر تسلط جما لے گا۔

۲: صہیونی عظیم اسرائیل کے خواب کی تعبیر پوری نہ کر لیں۔

مسلم حکمرانوں کی بے حسی:

اگرچہ اقوامِ متحدہ نے عراق پر حملہ کرنے کی کوئی واضح قرارداد پاس نہیں کی لیکن امریکہ نے اس کے بغیر بھی حملہ کرنے کا اعلان کر دیا ہے تو فرانس جرمنی اور روس چین اپنے اقتصادی مفاد کی خاطر یا علاقائی سلامتی کی بنیاد پر امریکہ کے اس اقدام کی مخالفت کر رہے ہیں جبکہ عالم اسلام متحدہ ہو کر صہیونی جارحیت کے خلاف مشترکہ دفاعی حکمت عملی اور اقتصادی بائیکاٹ کی پالیسی اختیار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی بجائے امریکہ کو فضائی بحری بری اڈے فراہم کر رہے ہیں یا غیر جانبدار رہ کر امریکہ سے عراق میں ممکنہ نئی حکومت سے تعاون کرنے کے خفیہ معاہدے کر رہے ہیں۔ درحقیقت وہ وطن کی سلامتی کی خوش فہمی میں خونخوار بھیڑیے کا شکار بننے کے لیے اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں۔

شمالی کوریا نے امریکہ کو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی دھمکی دی ہے جبکہ مسلم ایٹمی ریاست امریکی اشارے پر گھٹنے ٹیک گئی ہے۔ اس نے ۴۰۰ عرب مہاجرین کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کر دیا۔ اگر کوئی مخیر مسلم مہاجرین کی مالی اعانت کرے یا بے لوث ڈاکٹر جنگ میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرے تو ایف بی آئی اس کو القاعدہ کے شبہ میں اٹھا لیتے ہیں اور اذیتیں دے کر تفتیش شروع کر دیتے ہیں۔ بھلا وہ ملک امریکی صدر سے ''بغیر کسی ثبوت کے عراق پر حملہ نہ کرو'' کی اخلاقی اپیل کرنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہے؟

جب عالم اسلام کے قلعہ نے وہائٹ ہاؤس کی غلامی اختیار کر لی اور امریکی و برطانوی فوج نے مشرقِ وسطیٰ میں ڈیرہ جما لیا تو اسرائیل نے اپنے خفیہ مکروہ عزائم کو بے نقاب کر دیا۔ اسرائیلی فوج کے اعلیٰ عہدیدار نے اخبار ہیرٹز میں بیان دے کر ملت اسلامیہ کی عزت کو چیلنج کیا ''کسی مسلمان ملک یا گروہ نے اسرائیل پر حملہ کیا تو اسرائیل جوابی طور پر مکہ، مدینہ اور قم پر ایٹم بم برسائے گا۔'' (غزوہ ٹائمز ۲۰۰۲ء۔۱۲۔۲۰)

اس قدر مسلمانوں کی زبوں حالی اور حکمرانوں کی بے حسی کے باوجود پندرھویں صدی ہجری ملت اسلامیہ کی عظمت کی صدی ہے۔

جہاد کی شمع منور ہوگئی ہے:

طاغوتی قوتوں کی نظریاتی سازش سے جہاد کی شمع ٹمٹما گئی تھی وہ افغان سرزمین میں مجاہدین کے خون سے اس قدر منور ہوئی جس کی کرنوں سے کرۂ ارضی کے گوشہ گوشہ میں شہادت کے پروانے تڑپ رہے ہیں۔ ایک صاحب دل کے خون کے صدقہ کی اپیل پر ایک ہی نشست میں والدین کا اپنے ساٹھ بچوں کو جہاد کے لیے وقف کر دینا زندہ مثال ہے۔

اسرائیل اور بھارت کے فوجیوں نے معصوم شہریوں کو بے دریغ قتل کرنا شروع کیا تو ردّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمل کے طور پر خودکش وفدائی حملوں کا سلسلہ چل نکلا۔ اسرائیل کی ایک جماعت خودکش حملوں سے تنگ آ کر آزاد فلسطینی ریاست کی حمایت کر رہی ہے۔ اسرائیلی حکومت کی ہٹ دھرمی سے ناامید ہو کر بعض دیارِ غیر میں راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں۔

مجاہدین نے مقبوضہ کشمیر کے فوجی کیمپوں پر فدائی حملوں کا آغاز کیا تو بھارتی سپاہیوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ بڑے پیمانے پر مجاہدین کے ہاتھوں مسلح افواج کی ہلاکتوں پر بھارتی نوجوان بھرتی ہونے سے بھوکے مرنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ اس بناء پر سینکڑوں آسامیاں خالی ہیں۔

طاغوتی افواج میں جب سپاہیوں کا مسلمانوں سے برسر پیکار محاذ پر تبادلہ ہوتا ہے بیشتر کی ذہنی کیفیت ہیجان خیز ہو جاتی ہے۔ ان کے گھر کا ماحول سوگوار ہو جاتا ہے۔ مسلم سپاہیوں کے سینے میں ''شہادت ہے مطلوب ومقصود مومن'' کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔ اس لیے وہ ذوق شوق سے محاذ جنگ پر جاتے ہیں۔

مسلمانوں میں سے کوئی نوجوان جہاد پر جانے کی اجازت طلب کرتا ہے تو ماں بوسہ دے کر نصیحت کرتی ہے بیٹا! سینہ پر گولی کھا لینا لیکن مکار دشمن کو پیٹھ نہ دکھانا۔ جب کسی مجاہد کے شہید ہونے کی خبر گھر میں پہنچتی ہے تو اس کے والدین اطلاع دینے والوں کا منہ میٹھا کراتے ہیں اور شہید کے گاؤں میں شادی کا سماں ہوتا ہے۔

امریکی بمبار طیاروں کی اندھا دھند بمباری سے نہتے طالبان پسپا ہونے پر مجبور ہو گئے تو کیا امریکی افغانستان میں قدم جما سکیں گے؟

خوست میں ۱۴ سالہ افغان جوان نے ۱۲ امریکیوں کو گولیوں سے بھون ڈالا۔ جس قوم کا ۱۰ سالہ لڑکا للکار کر چار امریکیوں کو ڈھیر کر دے اور شہادت کا جام پی لے جس قوم کی ماں برقعہ پہن کر پل کی اوٹ میں کھڑی ہو جائے، امریکی کمانڈوز کی گاڑی پر فائرنگ کر کے فرار ہو جائے بھلا وہ قوم وہائٹ ہاؤس کی غلامی کیسے قبول کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

جنوبی افغانستان میں مجاہدین کے اتحادی افواج پر تباہ کن حملے جاری ہیں۔ اخباری اطلاع کے مطابق اکتوبر ۲۰۰۲ء تک امریکہ ۱۲۴۴ کمانڈوز گنوا بیٹھا اور ۳۳ جنگی ہیلی کاپٹر، ۸ طیارے، ۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹینک اور ۲۴ گاڑیاں تباہ ہوگئیں جبکہ سال کے آخری ۳ ماہ میں ۴۶ حملوں میں ۹۶ امریکی ہلاک ہوئے۔ چنانچہ امریکی کمانڈرز مجاہدین کے خلاف آپریشن سے بیزاری کا اظہار کررہے ہیں۔

بی بی سی نے کرزئی حکومت کے ایک سال پورا ہونے پر یہ رپورٹ نشر کی ''اتحادی فوج اپنے اڈوں تک محدود ہوگئی۔ شمالی اتحاد کے فوجیوں نے پشتون علاقوں سے بھاگنا شروع کردیا۔ کرزئی حکومت کا کنٹرول کابل تک محدود ہے۔ صوبوں پر قبائلی جنگجوؤں کا قبضہ ہے۔''

اب تو افغان مجاہدین نے خفیہ ریڈیو سٹیشن قائم کرلیا جس میں عوام کے لیے پیغامات نشر ہورہے ہیں کہ ''کرزئی حکومت غیر اسلامی ہے اور کفار کے خلاف جہاد فرض ہوچکا ہے۔'' ریڈیو کی نشریات نے امریکیوں میں کھلبلی مچا دی جبکہ مجاہدین دوبارہ منظم ہورہے ہیں۔ ۲۰ مجاہدین کا مل کر سپین بولدک میں امریکیوں پر حملہ اس کی پہلی کڑی ہے جس میں ۳۲ امریکی فوجی مارے گئے۔ کابل کو بین الاقوامی فوج کی موجودگی میں محفوظ سمجھا جاتا تھا۔ اب کابل میں بھی دھماکے شروع ہوگئے ہیں۔ امریکہ کا حشر روس سے بھی بدتر ہوگا۔ ان شاء اللہ

چیچنیا کے مسلمانوں نے ان تھک جدوجہد کے بعد آزادی حاصل کی تو انہوں نے ریاست میں اسلامی قانون نافذ کردیا جس سے روسی خطہ میں کمیونزم کا زنگ زائل ہوکر اسلام کی برکات کے آثار نمودار ہوئے۔ روس نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چیچنیا کی آزادی سلب کرلی تو امام شامل رحمہ اللہ کی روحانی اولاد نے روس کے خلاف جہادی مہم تیز کردی۔ مجاہدین نے گزشتہ سال ۲۰۰۲ء کے دوران چار ہزار سات سو روسی فوجیوں کو ہلاک کیا جبکہ بارہ سو ستاون روسی فوجی زیر علاج ہیں۔ (روزنامہ ''اسلام''، ۲۰۰۳-۲-۱۸)

مجاہدین کی محنت رنگ لائے گی، چیچنیا آزاد ہوکر کمیونسٹ دنیا میں اسلام کا مرکز بن جائے گا، ان شاء اللہ۔

عراقی عوام خوشحال اور داخلی استحکام:

عراقی عوام کے حوصلے بلند ہیں۔ بصرہ جو نو فلائی زون ایریا میں واقع ہے اور امریکی بمباری کی ہٹ لسٹ پر ہے وہاں سے بی بی سی کے نمائندہ کاشف قمر نے بتایا لوگ معمول کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطابق زندگی کے کاروبار میں مصروف ہیں۔ اس کے سوال پوچھنے پر لوگ جواب دے رہے تھے ''آسمان پر طیاروں کی پرواز اور بمباری روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ انہیں ممکنہ جنگ کی کوئی پرواہ نہیں۔ وہ نو سال سے حالت جنگ میں ہیں۔''

طالبان کے دور میں افغانستان میں ذرہ سی گڑبڑ ہو جاتی تو مغربی ذرائع ابلاغ چیخ و پکار شروع کر دیتے لیکن یہی میڈیا عراق کے بارے میں خاموش ہے اس لیے کہ عراق میں داخلی طور پر استحکام ہے۔ اگر کوئی من کا پاپی معاشرہ کے امن و امان میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے بلا تاخیر قرار واقعی سزا دی جاتی ہے۔ عراق کا رفاہی نظام بھی قابل ستائش ہے۔ غرباء اور مستحقین کو حکومت کی طرف سے مفت راشن فراہم کیا جاتا ہے اس لیے عراق میں گداگری کا پیشہ ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ بجلی نہایت ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے اور اندرون ملک ٹیلیفون کی مفت سہولت میسر ہے۔

عراقی صدر صدام حسین جو سیکولر نظام کا داعی اور عرب قومیت کا علمبردار تھا۔ ایران عراق جنگ کے بعد اس نے بعث پارٹی کے نظریات ترک کر دیئے اور عرب قومیت کے خول سے نکل کر اسلام کا علم اٹھا لیا۔

صدام حسین نے امریکہ کی بجائے فرانس جرمنی اور روس کے ساتھ اقتصادی معاہدے کیے اور اپنے ملک کو معاشی دفاعی طور پر مستحکم کر لیا۔ امریکہ اسے ہٹا کر اپنی مرضی کا صدر اور سیاسی نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔

عربوں کی تن آسانی کے میل کی دھلائی:

عرب پچاس سال سے اسرائیلی جارحیت کے خلاف نیشنلزم کی وردی میں ملبوس ہو کر لڑ رہے ہیں وہ جان بوجھ کر اس کو جہاد کا رنگ نہ دے سکے۔

اللہ نے عربوں کو سیال زر کی دولت سے نوازا۔ انہوں نے یہود و نصاریٰ کی آئیل کمپنیوں سے معاہدے کیے۔ اس دوران نصف صدی بیت گئی لیکن تیل نکالنے اور صاف کرنے کی مہارت حاصل نہ کر سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربوں نے آپس میں اور کسی مسلم ملک سے دفاعی معاہدہ کرنے کی بجائے صلیبی قوم سے دفاعی سمجھوتے کیے۔

امریکی وزارتِ دفاع پینٹا گون عراق پر ۳۰۰ کروز میزائل روزانہ برسانے کا منصوبہ بنائے ہوئے ہے۔ عراق کی طرف سے جراثیمی ہتھیاروں کے استعمال کا جواز بنا کر امریکہ ایٹم بم برسانے پر تلا ہوا ہے۔

ممکنہ گھناؤنے منصوبے کے تحت خدانخواستہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں بھی عراقی مر جائیں اس کے باوجود کچھ تو عراقی ضرور بچیں گے۔ ان کے دل میں امریکہ کے خلاف نفرت پیدا ہوگی یا تعمیر نو کے دلفریب پروگرام کے تحت عقیدت؟ یقیناً عراقی عوام کے دل میں انتقامی جذبہ امڈ آئے گا۔ افغانستان کی طرح گوریلا جنگ شروع کر دیں گے۔ اگر عراق کے زمینی حالات اس قسم کی کارروائیوں کی اجازت نہ دیں تو کشمیریوں کی طرح فدائی اور فلسطینیوں کی مانند خوش حملے کر دیں گے۔

اسرائیلی شہری خودکش حملوں کے خوف سے پبلک مقامات پر جانے اور بسوں، ٹرینوں پر سفر کرنے سے کنی کتراتے ہیں۔ وہ بلٹ پروف جیکٹ پہن کر اور گیس ماسک لے کر نکلتے ہیں۔ ۱۱ ستمبر کے حادثہ کے بعد امریکیوں میں پہلے ہی خوف وہراس پایا جاتا ہے۔ اگر امریکہ نے عراق پر ایٹم بم برسایا تو ردِّ عمل کے طور پر امریکہ میں اس قسم کے سنگین نوعیت کے حالات رونما ہو سکتے ہیں۔

ایٹمی فضلے سے نکلنے والی تابکاری شعائیں ایک منٹ میں ہزاروں افراد کی موت کا سبب بن سکتی ہیں۔ امریکہ اپنے ایٹمی ہتھیاروں کی زد میں ہے۔ امریکہ کی کوئی ریاست ایٹمی فضلہ کو اپنے ہاں جمع یا دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتی جبکہ دریاؤں اور سمندروں میں پھینکنے سے کینسر اور دوسری خطرناک بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

امریکی قوم کس قدر حساس اور بزدل ہے۔ اس واقعہ سے آپ خود اندازہ لگائیں۔ ۱۷ فروری کو شکاگو کے نائٹ کلب میں ۱۵۰۰ افراد موجود تھے۔ اس دوران کسی منچلے نے ہال میں سیاہ مرچ کا سفوف پھونک دیا۔ تماشائیوں نے اسے جراثیمی چیز سمجھ لیا۔ اس شبہ میں ہال کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندر بھگدڑ مچ گئی ۲۱ امریکی موقع پر ہلاک ہو گئے۔

جنگ سے پہلے بش انتظامیہ کے خلاف مظاہروں میں لاکھوں کی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ نیویارک میں امریکی و اسرائیلی پرچم نذر آتش کیے۔ ''جنگ نہیں امن''، ''بم نہیں بش گراؤ'' کے نعرے لگا سکتے ہیں تو کیا جنگ میں فریقین کی ہولناک تباہی پر خاموش ہو جائیں گے۔ یقیناً رائے عامہ بش کی صہیونی پالیسی پر شدت سے احتجاج کرے گی۔ امریکی حکومت نے اپنی ہچکولے کھاتی ہوئی معیشت کو سہارا دینے کے لیے خلیجی تیل پر قبضہ کرنے کے لیے منصوبہ بندی کی ہے یا بیڑہ غرق کرنے کے لیے قمار بازی۔

امریکہ عراق پر حملہ کرنے کے لیے جنگی تیاریوں پر ۹ سے ۱۲ ارب ڈالر خرچ کر چکا ہے اور آئندہ ہر ماہ ایک ارب ڈالر خرچ آئے گا۔

امریکی فوجی منصوبہ ساز ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ تیل کے کنوؤں کو تباہی سے بچا لیا جائے۔ اگر عراقی صدر صدام حسین نے حملہ کی صورت میں دفاعی طور پر تیل کے کنوؤں کو تباہ کر دیا تو امریکی معیشت کو ۳۰ ارب ڈالر کا نقصان ہو گا جو امریکی معیشت کو تہس نہس کر دے گا تو امریکی ریاستوں میں بحران پیدا ہو جائے گا۔

شیطان کے پجاریوں کا مقصد موت اور افراتفری:

خالق نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام مبعوث فرمائے۔ ابلیس نے بنی نوع انسان کو گمراہ کرنے کے لیے شیطانی سوسائٹیوں کا جال پھیلایا۔ شیطانی صلیبیوں کے نیٹ ورک نے اہل مغرب کو ہوس پرست اور زر کا پجاری بنا دیا۔ شیطانی سوسائٹیوں مثلاً سکلز، بونز، یالے اور فری میسن کا مرکز امریکہ ہے۔ موساد کے روپ میں شیطان ان کو انسٹرکشن مہیا کرتا ہے۔ ''۱۹۷۶ء سے شیطانی سوسائٹیوں کے ارکان سی آئی اے کو عملی طور پر کنٹرول کر رہے ہیں۔ امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے ۷ اگست ۲۰۰۰ء کو شائع ہونے والے ٹائم میگزین کے ساتھ انٹرویو میں اعتراف کیا کہ انہوں نے ۱۹۶۸ء میں ''سکلز'' (انسانی کھوپڑی) کی تاحیات رکنیت اختیار کی تھی۔ شیطان کی پوجا کرنے والوں کے بڑے مقاصد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگ موت اور ہر طرف افراتفری پھیلانا اور بلاوجہ لوگوں (مرد اور عورت) کو پکڑ کر ہوس کا نشانہ بنانا ہیں۔" (ماخوذ غزوہ ٹائمز ۲۰۰۳-۱-۱۰)

امریکی خاندانی نظام درہم برہم:

صہیونی پلان سے امریکی حکومت خونخوار بھیڑیا کا روپ دھار چکی ہے۔ وہ دوست دشمن سب کو چیر پھاڑ کر رہا ہے جبکہ امریکی معاشرہ اس قدر زوال پذیر ہو چکا ہے کہ اس کی نئی نسل ۱۸ برس کی عمر تک عموماً جنسی بے راہ روی کا شکار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ امریکہ میں شادی سے قبل پیدا ہونے والے بچوں کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اہل مغرب خصوصاً امریکہ کا خاندانی نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا۔

امریکی معاشرہ میں اولاد شفقت سے، والدین خدمت سے اور بہن بھائی باہمی الفت محبت سے محروم ہو گئے۔ امریکہ میں حق کے متلاشی اسلام کی عفت وحیا کی تعلیم سے متاثر ہوئے اور مسلمان ہونا شروع ہو گئے کہ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کا واقعہ رونما ہوا جس کو مسلمانوں سے منسوب کیا گیا۔

اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے:

"امریکی ریاست کیلیفورنیا سے آئی ہوئی نبیلہ خان نے نمائندہ نوائے وقت سے اظہار خیال کیا کہ "۱۱ ستمبر کے واقعہ کے بعد امریکہ میں انگریزی ترجمے والے قرآنِ پاک اس قدر بے شمار تعداد میں فروخت ہوئے کہ کم پڑ گئے کیونکہ امریکی عوام یہ جاننا چاہتے تھے کہ آخر وہ کون سا جذبہ ہے کہ جس کے سامنے مسلمان جان کی پرواہ نہیں کرتے۔" انہوں نے بتایا کہ "امریکہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے وہاں کے لوگ اسلام میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں اور مساجد میں عموماً نماز جمعہ کے موقع پر لوگ اسلام قبول کرتے ہیں۔" (نوائے وقت ۲۰۰۳-۱-۱۴)

امریکہ کی مسلم کونسل کی رپورٹ کے مطابق ایک سال کے دوران ہزاروں افراد نے اسلام قبول کیا۔ ممکنہ عراق امریکہ جنگ میں یہ تجسس بڑھے گا اور اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

امریکی اشارے پر دینی مدارس کے لیے کئی قسم کے ضابطے جاری ہوئے اور ناروا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پابندیاں عائد ہوئیں۔ ان پر چھاپے مار کر طلباء واساتذہ کو ہراساں کیا گیا لیکن اس کے باوجود دینی مدارس اور داخل ہونے والے طلباء کی تعداد میں پہلے کی نسبت اضافہ ہوا۔

امریکہ کا ظلم اور ناانصافی اس کا انجام تباہی و بربادی اگرچہ امریکہ میں خود ساختہ قانون نافذ تھا تاہم قانون کی بالادستی تھی۔ قانون کے نفاذ میں کسی کے ساتھ کوئی تمیز نہیں برتی جاتی تھی۔ امیر غریب اور ادنیٰ واعلیٰ کے ساتھ یکساں سلوک کیا جاتا تھا۔ اس بنا پر ماضی قریب میں پس ماندہ اقوام کے لوگوں نے امریکہ کا رخ کیا جنہوں نے نہ صرف اپنی مالی حالت کو سنوارا بلکہ امریکہ کی ترقی میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

۱۱ ستمبر کو امریکہ میں ٹریڈ سنٹر پر حملہ قابل مذمت ہے لیکن امریکہ نے بلا ثبوت اس کو اسامہ سے منسوب کر کے افغانستان میں لاکھوں جانوں کے خون سے اپنی پیشانی کو داغ دار کر دیا۔ خود امریکہ میں رہنے والے مسلمان امریکیوں کی بربریت کا شکار ہوئے۔ ''کونسل آن امریکن اسلامک ریلیشنز'' (CAIR) کے مطابق اسے گزشتہ ایک سال کے دوران ۲۰۴۲ رپورٹس وصول ہوئیں جن میں مسلمانوں کو ہراساں کرنے، تشدد اور مجرمانہ حملوں کے واقعات پیش آئے۔ حال ہی میں یعنی ۳۰ اگست ۲۰۰۲ء کو کیلی فورنیا میں ایک ۱۸ سالہ امریکی نے ۱۵ سالہ مسلم لڑکی کی عزت لوٹ لی۔ پالوالٹو پولیس ڈیپارٹمنٹ کے مطابق مذکورہ مجرم عزت لوٹتے وقت اسلام اور مسلمانوں کو گالیاں دے رہا تھا۔''

حال ہی میں جنوبی کوریا کے دو شہری امریکی فوجیوں کی لاپرواہی سے ہلاک ہوئے۔ اس مقدمہ کی کارروائی جنوبی کوریا کی عدالت کی بجائے امریکہ میں ہوئی جبکہ امریکی عدالت نے اس جرم میں ملوث امریکیوں کو باعزت بری کر دیا۔

افغانستان کے بعد امریکہ نے عراقی مسلمانوں کو ہدف بنا لیا جب کوئی قوم عدل وانصاف کا دامن چھوڑ دیتی ہے اور ظلم وتعدی اور ناانصافی پر اتر آتی ہے تو تباہی و بربادی اس کا انجام بن جاتی ہے۔ (الدعوہ، دسمبر ۲۰۰۲ء)

خلیجی جنگ کے بعد عراق نے اقتصادی ودفاعی ترقی کے لیے فرانس، روس اور چین کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کئی سالوں پر محیط تجارتی معاہدے کیے۔ عراق اربوں ڈالر کے عوض ان کو تیل سپلائی کر رہا تھا۔ یہ ممالک جنگ سے پہلے سفارتی سطح پر امریکہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ خدانخواستہ امریکہ نے عراقی تیل پر قبضہ کرلیا تو کیا وہ خاموش تماشائی بن جائیں گے۔ وہ یقیناً تیل کے ٹھیکوں کے لیے امریکہ سے الجھیں گے۔ امریکہ کے خلاف شمالی کوریا بھی غیظ وغضب کے عالم میں کسی موقع کا منتظر ہے۔ طاغوتی قوتوں کی تیل کی کشمکش میں امریکہ کی ناانصافی اس کے زیرو پاور بننے کا سبب بن جائے گی اور عرب جنگ کی ہولناک بھٹی میں کندن بن کر نمودار ہوں گے۔

مغربی این جی اوز جنگ سے پیشتر ہی ملین ڈالر کی امداد دے کر خلیجی علاقہ میں پہنچ چکی ہیں جو جنگ کے بعد متحرک وفعال ہو جائیں گی۔ وہ تعمیر نو کی آڑ میں عوامی مذہب کا پرچار کر کے جہادی کلچر کے خاتمہ کے لیے ہوم ورک کریں گی۔ لیکن ایں خیال است محال است

نورِ خدا ہے کفر کی حالت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

رب العالمین نے خاتم النبیین ﷺ کی بعثت کے لیے اس دھرتی کا انتخاب کیا جنہوں نے بھوک کی شدت سے نڈھال ہو کر پیٹ پر پتھر باندھ لیے۔ خویش واقارب چھوڑ کر ساری دنیا کو اپنا وطن بنالیا۔ جو دن کی روشنی میں ظالموں کے خلاف سینہ سپر رہے اور رات کی تاریکی میں اٹھ کر اللہ سے نصرت طلب کرتے رہے۔ انہی پروانوں نے شمع رسالت کو دنیا کے کونے کونے میں روشن کیا۔ ان کی روحانی اولاد نے تورا بورا کی غاروں میں جہادی چراغ روشن کر کے اپنے اسلاف کی تاریخ کو دہرایا۔ ★

★ طبع ماہنامہ خیر البشر لاہور، فروری / مارچ ۲۰۰۳ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صہیونیت کا بھیانک منصوبہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر

عالمی صہیونی تنظیم نے ۱۱ ستمبر کا ڈرامہ رچا کر عالم اسلام کے خلاف صہیونی جنگ مسلط کر رکھی ہے۔ افغان عراق کے مجاہدین خون کا نذرانہ دے کر صلیبی درندوں کو بھاگنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ تاریخ کے اس دور میں مسلم ملک کی علمی اکیڈمی کو خواہ مخواہ اس بحث کو چھیڑنے کا کیا مقصد ہوسکتا ہے کہ مسجد اقصیٰ پر تولیت کا حق مسلمانوں کو ہے یا یہود کو۔ تاریخ اس امر کی نشان دہی کرتی ہے کہ طاقت ور قوم کسی علاقہ پر چڑھائی سے پیشتر عموماً نظریاتی فضا سازگار کرتی ہے۔

روس نے افغانستان پر حملے سے پیشتر کمیونزم کا پرچار کیا تو بعض نادان اپنے مقدس اور محرم رشتوں سے نکاح کرنے پر آمادہ ہوگئے تھے۔ امریکہ نے مغربی نظام کو مسلط کرنے کے لیے مسلم دنیا میں مہم چلائی تو ہمارے بعض مسلم دانش ور اس نظام کے گرویدہ ہوگئے۔ صہیونی استعمار نے افغانستان میں سیکولر نظام کی پیش قدمی کرنے کے بعد اپنا اگلا ہدف مشرقِ وسطیٰ کو بنالیا ہے۔

یہودیوں نے آج سے ۳۵ سال قبل مسجد اقصیٰ کو آگ لگا کر ملت اسلامیہ کی غیرت کا امتحان لیا، اسلامی ممالک کی نمائندہ تنظیم او۔ آئی۔ سی کی بے حس پالیسی صہیونی پروٹوکول کی پیش قدمی کا موجب بن گئی، افغانستان اور عراق یکے بعد دیگرے صہیونی جارحیت کا نشانہ بنے، کسی مسلم ملک نے مظلوم برادر ممالک کا کھل کر ساتھ نہیں دیا۔

مشرق وسطیٰ میں فوجی نوعیت کے اہم مقامات پر قابض امریکی فوج براجمان ہے۔

''الاقصیٰ سوسائٹی برائے اسلامی املاک'' کی رپورٹ کے مطابق اسرائیل ۱۹۴۸ء سے لے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب تک بے شمار مساجد کو یہودی عبادت گاہوں، کمرشل سنٹروں اور جانوروں کے باڑوں میں تبدیل کر چکا ہے، اب قرین قیاس ہے کہ صہیونی موجودہ سازگار حالات میں اپنے دیرینہ مذموم مقاصد کو بروئے کار لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

''ان کے نزدیک دنیا کی عظیم اور قابل تقدیس عبادت گاہ ''ہیکل سلیمانی'' یہودی شان وشوکت کی علامت تھا۔ ان کے خیال میں اب اس کی جگہ مسجد اقصیٰ تعمیر ہوگئی ہے جس کو مسمار کر کے دوبارہ ''ہیکل سلیمانی'' کا قیام ضروری ہے۔ اس کی تعمیر کے نتیجے میں دنیا کے تمام یہودی اپنے مرکز پر جمع ہوسکیں گے اور خداوند یہوداہ کی تعریف کے گیت گا سکیں گے۔''

(فری میسنری، مولفہ بشیر احمد، ص: ۱۷)

صہیونی لیڈروں کے حالیہ بیانات اور فوجی کاروائیاں مستقبل میں خطرے کی گھنٹیاں بجا رہی ہیں۔ ''اسرائیل ٹیلی ویژن کے مطابق انتہا پسند یہودیوں کی ایک بڑی تعداد مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے اور (نعوذ باللہ) کسی بھی وقت مسجد اقصیٰ کی شہادت کی خبر مل سکتی ہے، یہ بات اسرائیلی وزیر داخلہ تساخی ہنگبی نے زور دیتے ہوئے کہی کہ انتہا پسند یہودی مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کا عزم کر چکے ہیں اور کسی بھی وقت مسجد اقصیٰ یا کسی اہم مسلمان شخصیت کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔'' (ہفت روزہ غزوہ، مجریہ ۳۰؍جولائی ۲۰۰۴ء)

صہیونی تنظیم اشتعال انگیز فوجی کارروائیاں اور بیانات جاری کر کے امت مسلمہ کی ملی حمیت اور قومی غیرت کا جائزہ لے رہی ہے اور مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے سے پہلے ملت اسلامیہ کو ذہنی طور پر صدمہ برداشت کرنے کے لیے تیار کر رہی ہے۔

اسلامیان پاکستان کو عربوں سے برادرانہ عقیدت اور یہودیوں سے دلی نفرت ہے۔ تحریک خلافت اور عرب اسرائیل جنگ کے دوران برصغیر کے مسلمانوں کے دالہانہ جذبات کا اظہار صہیونی مفکرین سے مخفی نہیں، اس کی تصدیق پہلے اسرائیلی وزیراعظم ڈیوڈ بن گریان نے پیرس میں عالمی صہیونی یہودی راہ نماؤں کے ایک اجتماع میں کی تھی جو لندن کے جیوش کرانیکل ۹؍اگست ۱۹۶۷ء میں ان الفاظ میں شائع ہوئی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہماری عالمی صیہونی تحریک کو فوری طور پر ان خطرات کا نوٹس لینا چاہیے جو ہمیں مملکت پاکستان کی طرف سے ہے اور اب عالمی صیہونی تحریک کا اوّلین ہدف پاکستان ہونا چاہیے کیونکہ یہ نظریاتی ریاست اسرائیل کی سلامتی کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے اور یہ ملک پاکستان اور اس کا ہر باشندہ عربوں سے لگاؤ رکھتا ہے اور یہودیوں سے نفرت کرتا ہے یہ عرب کا شیدائی ہمارے لیے عربوں سے بھی زیادہ بڑا خطرہ ہے۔ چنانچہ عالمی صیہونیت کے لیے اشد ضروری ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف فوری اقدامات کرے۔" (عالمی طاغوتی کھیل، ص:۶۳، از طارق مجید)

یہودیوں کو مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کی صورت میں ملت اسلامیہ کی طرف سے عوامی مزاحمت کا خطرہ لاحق ہوسکتا ہے، اسلامی ممالک، عالمی معاہدوں کی وجہ سے مظلوم برادر ملک کی مدد نہیں کر سکتے۔ صیہونیوں نے ملت اسلامیہ کی طرف سے ممکنہ مزاحمتی تحریک کو وقت سے پہلے کچلنے کے لیے ملت اسلامیہ میں فکری انتشار کا کون سا پلان تیار کیا ہے؟ اِسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے تاہم ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اُدھر اسرائیلی حکام اور لیڈروں نے مسجد اقصیٰ پر اشتعال انگیز بیانات کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے اِدھر پاکستان کے ذرائع ابلاغ میں یہ بحث شروع ہوگئی ہے کہ مسجد اقصیٰ پر تولیت کا حق یہود کو ہے یا مسلمانوں کو؟ علمائے اسلاف کی طرف سے مسجد اقصیٰ پر امت مسلمہ کی تولیت کے جتنے شرعی دلائل تھے۔ فاضل محققین اُن پر تاریخی وفقہی انداز میں جرح کر کے نتیجہ برآمد کرتے رہے:

"اگر مسجد اقصیٰ پر اہل کتاب کی تولیت کو منسوخ کر کے اسے مسلمانوں ہی کے لیے خاص کر دیا گیا ہے تو حرمین شریفین اور بیت المقدس کے احکام میں اس فرق کی آخر کیا توجیہ کی جائے؟" (الشریعہ، ستمبر اکتوبر ۲۰۰۲ء، ص:۴۶)

"اگر مسجد اقصیٰ کا حق تولیت اہل کتاب سے چھین لیا گیا ہے تو احناف مسجد حرام میں مشرکین عرب کے دخول کے عدم جواز کو حق تولیت کی تنسیخ کی ایک فرع قرار دیتے ہیں۔ مسجد اقصیٰ پر اس حکم کا اطلاق کیوں نہیں کرتے؟" (ایضاً، ص:۴۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

”مسلمانوں کا بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا اسے یہود کا قبلہ تسلیم کرتے ہوئے شراکت کے اصول پر تھا نہ کہ تنسیخ کے اصول پر۔“ (ایضاً، ص: ۵۵)

اس تحقیق نو کا مسلم عوام پر کیا اثر ہوا ایک قاری آفتاب عروج نے فاضل محقق کو خط لکھا:

”مسجد اقصیٰ کے متعلق آپ کی علمی تحقیق کو سلام پیش کرتا ہوں۔“ وہ ایک گم نام کتابچہ کا حوالہ دے کر تحقیق کی دعوت دیتے ہیں کہ سورۃ الاسراء کی پہلی آیت کو نبی کریم ﷺ کی مکہ مکرمہ (بیت الحرام) سے رات کے وقت الاقصیٰ المدینہ کی طرف ہجرت بتائی گئی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے برکتیں اور نشانیاں رکھی تھیں وہ نشانیاں اور برکتیں تصوراتی نہیں حقیقی ہیں۔

۱: ہجرت کے بدلے نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور مہاجرین کو جنت کا پروانہ عطا فرمایا۔

۲: مدینہ پہنچنے کے بعد مشرکین وکفار سے خوف ناک وخون ریز تصادم (قدرت کی نشانیاں) فتح مکہ ایک عظیم واقعہ (برکتیں) اور دین اسلام کا غلبہ۔ مدینہ منورہ اسلامی حکومت کا دارالخلافہ بنا (برکتیں)“ ...... (ماہ نامہ الشریعہ، اگست: ۲۰۰۴ء)

محمد عزیر بھورا اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں:

”رویائے شب معراج میں جہاں آپ ﷺ کو ہیکل دکھایا گیا وہاں ہیکل کا Holy of holies یعنی صخرہ جو ہیکل کا اصل یا دل تھا کیوں دکھانے سے رہ گیا اور کچھ نہیں تو کم از کم اس کا حصہ تو تھا ہی۔

مسجد عبدالملک (یا مسجد عمر) اس احاطے میں تعمیر کی گئی ہے جس پر اصلاً یہود کا حق ہے اس لیے اگر وہ اسے گرانا چاہیں تو کیا ہمیں اس پر کشت وخون کرنا چاہیے پھر یہ مسجد ایک عام مسجد ہے جو مسجد مسلمانوں کی تیسری مقدس مسجد ہے اور جس کی زیارت کے لیے سفر جائز ہے وہ تو ہیکل سلیمانی ہے، تو پھر کیا ہمیں اس کی تعمیر، یہود پر چھوڑ رکھنی چاہیے یا اس شرف کو خود حاصل کرنے میں پہل کرنی چاہیے کیوں نہ ہم ہیکل، خود حضرت سلیمان کے نقشے پر تعمیر کر دیں۔ پھر کیوں نہ ان سے درخواست کریں کہ وہ ہیکل میں اپنے طریقے سے عبادت کریں اور ہمیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اپنے طریقے سے کرنے دیں۔ ہیکل کو اس دنیا میں خاص اہمیت حاصل ہے یہ دنیا کے تین عظیم مذاہب یعنی یہودیت، مسیحیت اور اسلام کے پیروکاروں کے لیے انتہائی مقدس ہے اور حضرت ابراہیم کے پیروکاروں کے مذہب کی مشترکہ دعوتی اساس کا مرکز بن سکتا تھا۔ مگر افسوس دین ابراہیمی کی درست ترین Version کے حامل ہونے کے دعویٰ داروں نے اسے نفرت، عدم برداشت اور قتل و غارت کا مرکز بنا دیا۔'' (الشریعہ، ستمبر اکتوبر ۲۰۰۴ء)

مکتوب نگار نے امت مسلمہ کو مشورہ دیا کہ اگر یہودی مسجد عمر کو گرانا چاہیں تو اُن سے مزاحمت نہیں کرنا چاہیے، بلکہ وہ خود مسجد کو گرا کر ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کا شرف حاصل کریں۔ جہاں یہودی اور مسلمان اپنی اپنی عبادت کریں۔

جناب محمد عمار خان نے جوابی مکتوب میں سائل کے شبہے کا ازالہ کر دیا تاہم یہ مراسلہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ علمی حلقوں میں فکری و نظری انتشار کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ یہی مضمون ''اشراق'' کے علاوہ ''الشریعہ'' میں بھی شائع ہوا جو ہزاروں قارئین تک پہنچا، اس کی تائید و تردید میں خطوط شائع کرنے سے جہاں ادارے کی وسعت نظری ظاہر ہوتی ہے وہاں اس کا مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسجد اقصیٰ کی تولیت کی بحث عامۃ الناس کا موضوع سخن بن جائے تا کہ خدانخواستہ مستقبل میں سانحہ رونما ہو تو مسلمانوں میں عموماً اور اسلامیانِ برصغیر کے ردّ عمل میں خصوصاً وہ جوش و غضب نہ رہے جو ''تحریک خلافت'' میں تھا، یا سانحہ ۱۹۶۹ء کے موقع پر دیکھنے کو ملا۔

محترم محمد عطاء اللہ صدیقی نے اس اجتہادی مقالے کا تاریخی و شرعی انداز میں مدلل و تحقیقی جواب دیا جو ''محدث'' نومبر، دسمبر ۲۰۰۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔ البتہ اس تحقیق پر عمل کرنے سے امت مسلمہ کو جو چند خطرات لاحق ہو سکتے ہیں، وہ عرض کروں گا، فاضل مقالہ نگار نے ''ارض فلسطین پر یہود کا حق'' میں تحقیق کرنے کے بعد یہ نقطہ نظر پیش کیا:

''صحف آسمانی کے مطابق یہود کی اس سرزمین سے جلا وطنی ان کی بداعمالی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتیجے میں ہے اور اصلاح احوال کی صورت میں ان کی وہاں واپسی کا راستہ کھلا ہوا ہے لیکن ہمارے اہل علم کے نزدیک ان کی واپسی کی کسی حال میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔'' (ماہنامہ الشریعہ، ستمبر اکتوبر ۲۰۰۳ء، ص:۳۲)

جو یہودی آبادی میں اضافے کے لیے عراق سے فلسطین گئے تھے وہی خاندان عراق میں امریکی تسلط کے بعد زمینیں اور کاروباری اثاثے حاصل کر رہے ہیں، جنہیں امریکی و مغربی اقوام کی پشت پناہی حاصل ہے۔

لیکن اگر ہم فاضل مقالہ نگار کے ''اصلاحِ احوال'' کے کلیے کو معیار مان کر یہودیوں کی واپسی کو تسلیم کر لیں، تو کیا وہ اسی اصول کے تحت کل کلاں عالمی عدالت میں خیبر و مدینہ منورہ میں واپسی کا بھی مطالبہ نہ کریں گے جو اُن کے گریٹر اسرائیل کے نقشے میں موجود ہیں۔

فاضل مقالہ نگار نے انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا تاریخی پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''لیکن سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بعد یہ اسکیم بدل گئی اور تمام اقوام اور علاقوں میں الگ الگ رسول مبعوث فرمانے کی بجائے نبوت و رسالت کو آل ابراہیم کے لیے خاص فرما کر پہلے خود دین حق پر عمل پیرا ہونے اور اس کے بعد دنیا کی باقی اقوام تک اس کے ابلاغ و دعوت کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ پہلے مرحلے میں سیدنا یعقوب علیہ السلام کی اولاد یعنی بنی اسرائیل کو اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے منتخب کیا گیا اس مقصد کے لیے انہیں فلسطین کا علاقہ بطور وراثت ملکیت عنایت کیا گیا......سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اپنے زمانے میں ''ہیکل سلیمانی'' کے نام سے ایک نہایت پرشکوہ عبادت گاہ یروشلم میں تعمیر کی اور اسے بنی اسرائیل کا قبلہ اور ان کے مذہبی و روحانی جذبات کا مرکز قرار دیا۔''

(ماہنامہ الشریعہ، اپریل مئی ۲۰۰۴ء، ص:۷)

تو آپ کے پاس اس امر کی کیا ضمانت ہے کہ اسرائیلی اس پر قناعت کر لیں گے، قطعاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ بلکہ انہوں نے اسرائیلی ریاست کے ملنے پر صبر وشکر نہیں کیا۔ بلکہ وہ صہیونی پروٹوکول کی روشنی میں فلسطینیوں کے مکمل انخلا اور توسیع پسندانہ عزائم پر سختی سے کار بند ہیں۔

بنی اسرائیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اگر آپ کے تاریخی پس منظر کی روشنی میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد بھی یہودیوں کو بنی اسرائیل میں مبعوث انبیائے کرام علیہم السلام کے مقدس مقامات پر تولیت کا وراثتی واخلاقی حق بدستور حاصل ہے تو خانہ کعبہ بھی اُن کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعمیر کردہ ہے، تو وہ اس میں بھی مسلمانوں کے ساتھ مشترکہ عبادت کرنے کا حق لیگ آف نیشنز سے مانگیں گے جس کو موصوف کے نزدیک آئینی ماخذ کی حیثیت حاصل ہے، اگر مسلمانوں نے اجازت نہ دی تو وہ خانہ کعبہ کو مسمار کرنے کا اپنا شیطانی منصوبہ بروئے کار لائیں گے۔

یہ صہیونی تحریک کا منحوس منصوبہ ہے جن سے صاحب موصوف کو اصلاح احوال کی توقع ہے۔

بادی النظر میں صہیونی ورلڈ آرڈر تیزی سے پیش قدمی کر رہا ہے چونکہ عراق کی سرحدیں اکثر عرب ملکوں سے ملتی ہیں، اس لیے وہاں قدم جمانے میں سرگرم ہے، تاہم عراق کے مسلمان طاغوتی قوتوں کے خلاف برسرپیکار ہیں، ان شاءاللہ وہ صہیونی فوج کو بھاگنے پر مجبور کردیں گے۔

جس ہیکل سلیمانی کا شوروغوغا ہے یہودی اُنہی سلیمان علیہ السلام سے متعلق کس قسم کی عقیدت رکھتے ہیں اس کا اندازہ درج ذیل عبارت پڑھ کر کیجیے۔

مولانا عبدالکریم پاریکھ بائبل کی تحریف کا تذکرہ کرتے ہیں:

- ''داؤد نے اوریاہ کی بیوی کو محل میں بلا کر اس سے زنا کیا۔'' (۲۔سموئیل:۱/۱۲)
- ''اور پھر اوریاہ کو قتل کروا کر اس کی عورت کو بیوی بنا لیا۔'' (۲۔سموئیل:۱/۱۲)
- ''حضرت سلیمان اسی عورت سے پیدا ہوئے۔''

(متی:۱/۶۔ بحوالہ ''قوم یہود اور ہم'' صفحہ ۳۷ ناشر مجلس نشریات اسلام، کراچی)

یہودیوں نے بائبل کی تحریف کر کے انبیائے کرام علیہم السلام کو زانی اور قاتل لکھا لیکن مسلمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُن کی عصمت وعفت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں، اس کے باوجود یہودیوں کو بنی اسرائیل میں مبعوث انبیائے کرام علیہم السلام کا وارث قرار دینا اور امت مسلمہ کو محروم کرنا، کیا قرین انصاف ہے؟

اللہ نے یہودیوں کے گھناؤنے جرائم کی پاداش میں انہیں راہ نمائی کے منصب سے سبک دوش کردیا اور کائنات کی امامت وسیادت کے لیے بنو اسمٰعیل کے چشم وچراغ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ختم نبوت کا تاج رکھ دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے سفر میں مسجد اقصیٰ میں نماز کی امامت کرائی اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی۔ (تفسیر ابن کثیر جلد سوم، ص:۱۶۶)

واقعہ معراج کا ذکر کرتے ہوئے مرحوم سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

❀...... یہ اعلان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی القبلتین (یعنی کعبہ اور بیت المقدس دونوں کے پیغمبر ہیں ......اور

❀...... یہود جو اب تک بیت المقدس کے اصلی وارث اور اس کے نگہبان وکلید بردار بنائے گئے ان کی تولیت ونگہبانی کی مدت حسب وعدہ الٰہی ختم کی جاتی ہے اور آل اسمٰعیل کو ہمیشہ کے لیے اس کی خدمت گزاری سپرد کی جاتی ہے۔" (سیرت النبیؐ، ج:۳، ص:۲۵۲)

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر عقیدہ رکھنے والے مسلمان جو کرۂ ارض پر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں وہی انبیائے کرام علیہم السلام کے علم اور مقدس مقامات کے حقیقی وارث ہیں۔

ختم نبوت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جن کی صحت پر محدثین کرام کا اتفاق ہو اُن کی حیثیت دائمی ہے ان پر یہ تبصرہ کرنا کہ "ان کی نوعیت کسی آئندہ امر کی بشارت کی نہیں" جائز نہیں۔

فاضل مقالہ نگار مسجد اقصیٰ کی فضیلت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد اقصیٰ دنیا کی ان تین مقدس ترین عبادت گاہوں میں سے ایک ہے جن میں عبادت کے لیے انسان کو باقاعدہ سفر کرکے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانا چاہیے۔"

((لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد: المسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی.))

"سامانِ سفر صرف تین مساجد کے لیے باندھا جائے: مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد۔" (صحیح البخاری، رقم:۱۱۸۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھنے کا ثواب عام مساجد سے ڈھائی سو گنا زیادہ بیان فرمایا۔" (مستدرک حاکم: ۴/۵۰۹، بحوالہ الشریعہ ستمبر اکتوبر ۲۰۰۳، ص:۴۲)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے محولہ بالا فرامین کی روشنی میں مسجد اقصیٰ کی فضیلت واضح ہے جبکہ دوسری طرف مسجد اقصیٰ کو مسمار کرنے کا صہیونی منصوبہ ہے، ایک ماہ کے دوران یہودیوں کی پیش قدمی کا جائزہ لیں۔

"انتہا پسند یہودیوں نے مسجد اقصیٰ کے گرد مارچ کیا اور مسجد کے تمام دروازوں کے سامنے کھڑے ہو کر مسلمانوں اور عربوں کے خلاف نعرے لگائے، حالیہ چند دنوں میں انتہا پسند یہودیوں کی مسجد اقصیٰ کے خلاف کارروائیوں میں تیزی آ گئی ہے اور عملی طور پر اس کی بنیاد کو کھوکھلی کرنے کے لیے مسجد اقصیٰ کے گرد خندقیں کھود رہے ہیں، مارچ میں شریک ہونے والے یہودیوں نے اسرائیلی حکومت سے مطالبہ کیا کہ مسجد اقصیٰ کو فوری طور پر منہدم کر کے اس کی جگہ ہیکل سلیمانی تعمیر کیا جائے۔" (ہفت روزہ غزوہ مجریہ ۲۷/اگست ۲۰۰۴ء)

کیا مذکورہ سنگین حالات میں کسی مذہبی سکالر کا مسلمانوں کو مسجد اقصیٰ یا قبۃ الصخرہ (دیوار براق) سے دست برداری کا اخلاقی جواز پیش کرنا درست عمل ہے یا بے حس مسلم حکمرانوں کو سلطان صلاح الدین ایوبی کی حکمت عملی کا درس دینا فرض ہے؟

عالمی حالات و واقعات کی روشنی میں امت مسلمہ کو درپیش چند تحقیق طلب مسائل یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀......عالم اسلام میں صہیونی ورلڈ آرڈر کی پیش قدمی کا تدارک کیسے ممکن ہے؟

❀......امت مسلمہ کی روحانی، علمی وفنی پستی کا علاج کیا ہے؟

❀......مسلم ریاستوں میں شریعت اسلامیہ کے نفاذ کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے؟

ضرورت اس امر کی ہے کہ دانش ور حضرات مذکورہ مسائل پر تحقیق کر کے خلافۃ علی منہاج النبوۃ کی منزل کو قریب تر کرنے میں اخلاقی فرض پورا کریں اور متفقہ مسائل کو متنازعہ بنانے میں اپنی توانائیاں صرف نہ کریں۔

اقوام متحدہ کی قراردادوں سے خلفاء راشدین کے فیصلوں کی تنسیخ کرنا درست فعل نہیں:

یہود کی خود کاشتہ پروٹسٹنٹ تحریک نے دعویٰ کیا کہ دنیا بھر میں بکھرے ہوئے یہودی ہی فلسطین کے اصل باشندے ہیں جو ارض مقدس کو واپس لوٹ کر آمد مسیح کا انتظار کریں گے تاکہ وہ ان سب کو عیسائی بنائیں اور اُس وقت سے ہزار سالہ دور مسرت کا آغاز ہوگا۔ اس نظریے سے یہودیوں اور عیسائیوں میں مذہبی رقابت کی لہر مدہم پڑ گئی۔

۱۷۸۹ء میں انقلابِ فرانس نے منشور حق انسانی کو جنم دیا جس میں ریاستی شہریوں کی آزادی، مساوات، ووٹ اور ملکیت کے فطری حقوق کے علاوہ قانون سازی پر رائے عامہ کا کنٹرول تسلیم کرلیا گیا۔ اس منشور نے یورپ میں مذہبی تمیز ختم کر کے وحدتِ ادیان کی بنیاد رکھی۔

رفتہ رفتہ اہل مغرب پر اس کا اثر یہ ہوا کہ مریم بنت عمران کو اللہ کا ثانی قرار دینے والوں نے مریم بنت عمران پر بہتان تراشنے والوں کے حق میں قرار دادیں پاس کیں۔ ''میتھیو انجل'' اپنی رپورٹ ''عیسائی تاریخ، یہودی سازشیوں کا شکار'' میں لکھتا ہے: ''واشنگٹن میں منعقدہ اجتماع میں پانچ ہزار سے زائد افراد جمع ہوئے، اس میں دلچسپ بات یہ تھی کہ یہ اسرائیل کی زبردست تائید وحمایت کے لیے منعقد ہوئے مگر ان میں کوئی ایک بھی یہودی شریک نہ تھا دراصل یہ امریکہ کی مسیحی تنظیموں کا سالانہ اجتماع تھا۔''

(ماہ نامہ بیت المقدس، فروری ۲۰۰۳ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں اور عیسائیوں کے مابین وحدتِ ادیان کا یہ ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

صہیونی تھنک ٹینک کے جوڑ توڑ سے اقوام متحدہ کا قیام عمل میں آیا تو انہوں نے انقلابِ فرانس کے منشور پر غور فکر کرنے کے بعد نیا ایجنڈا ''انسانی حقوق کا عالمی منشور'' مرتب کیا جس پر اقوامِ عالم نے دستخط کر کے اپنے اپنے ملک میں اس منشور کی روشنی میں قانون سازی کرنے کا عہد کیا۔

اس منشور سے متاثر ہو کر امت مسلمہ کے سیاسی لیڈر ملکی و بین الاقوامی سیاست میں اس کو آئینی ماخذ تسلیم کریں یا اپنے موقف کو مدلل ثابت کرنے کے لیے عالمی منشور کا حوالہ پیش کریں تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں لیکن جب علمائے امت خالص مذہبی و روحانی مسائل میں اپنے موقف کے حق میں عالمی منشور کا حوالہ پیش کریں تو دل میں چبھن سی ہوتی ہے۔

پاکستان کے نامور علمی خاندان کے چشم و چراغ نے مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کے حق تولیت کے موضوع پر مقالہ تحریر کیا جو ''اشراق'' (جولائی اگست ۲۰۰۳ء) اور ''الشریعہ'' (ستمبر اکتوبر ۲۰۰۳ء) میں یکے بعد دیگرے شائع ہوا تو بعض اہل علم نے اس موقف کی تردید میں معاہدہ کی وہ شرط پیش کی جو فتح بیت المقدس کے موقع پر فاروق اعظم، امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اور اہل بیت المقدس کے مابین طے پائی تھی:

((وَلَا يَسْكُنُ بِإِيْلِيَاءَ مَعَهُمْ أَحَدٌ مِنَ الْيَهُوْدِ .))

(طبری، الکامل فی التاریخ: ۳/ ۶۰۹)

''بیت المقدس کے مسیحی باشندوں کے مابین کسی یہودی کو قیام کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔''

فاضل مقالہ نگار ناقدین کے اس استدلال پر فقہی انداز میں بحث مباحثہ کر کے نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ

''فقہاء کے ہاں یہ شرط متفق علیہ نہیں بلکہ مختلف فیہ ہے۔''

تاہم بر سبیل تنزل ہم یہ فرض کر لیتے ہیں کہ یہ شرط سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود اس سے ہیکل سلیمانی کی تعمیر نو کی ممانعت پر استدلال کسی طرح بھی نہیں کیا جا سکتا۔

پہلی بات تو یہ ہے معاہدے کا دوسرا فریق نصاریٰ تھے نہ کہ یہود چنانچہ ان شرائط کی پابندی کا مطالبہ یہود سے کرنا کسی قانونی وآئینی رو سے درست نہیں۔

خلافت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد اس خطے میں رونما ہونے والی سیاسی تبدیلیوں نے مسلمانوں کے غلبہ اور تفوق کی صورت حال کو بالکل تبدیل کر دیا، آج یہود ونصاریٰ کی حیثیت یہاں اہل ذمہ کی نہیں بلکہ جدید جمہوری تصورات کے مطابق مساوی حقوق رکھنے والے آزاد شہریوں کی ہے، بین لاقوامی قانون کے مطابق یہاں آباد تینوں مذاہب کے پیروکاروں کے مذہبی حقوق اور مقدس مقامات کی تولیت وانتظام کے لیے آئینی ماخذ کی حیثیت League of Nations اور ''اقوام متحدہ'' کی قرار دادوں کو حاصل ہے اور فلسطین کی قیادت ان کی پابندی کو قبول کر چکی ہے۔'' (ماہ نامہ الشریعہ، اپریل، مئی ۲۰۰۴ء)

جس League of Nations کا حوالہ دے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے معاہدے کی شرط کو موجودہ دور میں ناقابل عمل قرار دیا ہے، اُن ہی صاحب نے اپنے پہلے مضمون میں اعتراف کیا ہے کہ بین الاقوامی ادارے نے مسجد اقصیٰ پر مسلمانوں کا قانونی طور پر حق تسلیم کیا ہے۔

''جہاں تک قانونی پہلو کا تعلق ہے اس میں شبہ نہیں کہ مسلمانوں کے دعویٰ تولیت کو ایک عمل وجہ سے ترجیح حاصل ہے۔ انہوں نے یہ عبادت گاہ نہ یہودیوں سے چھینی تھی اور نہ اُن کی پہلے سے موجود کسی عبادت گاہ کو ڈھا کر اس پر اپنی عبادت گاہ تعمیر کی تھی۔ نیز وہ بحالت موجودہ اس کی تولیت کے ذمہ دار ہیں۔ یہ ذمہ داری وہ گزشتہ تیرہ صدیوں سے صلیبی دور کے استثنا کے ساتھ تسلسل کے ساتھ انجام دیتے چلے آ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی سطح پر بھی اس کی تولیت کا حق دار مسلمانوں کو ہی تسلیم کیا گیا ہے۔'' (الشریعہ، ستمبر اکتوبر ۲۰۰۳ء، ص: ۴۰)

یہ درست ہے کہ فلسطین کی سیاسی قیادت نے دیگر اسلامی ممالک کی طرح عالمی منشور پر دستخط کر کے عزت وجان اور مال کے تحفظ میں شہریوں کے مساوی حقوق تسلیم کیے ہیں لیکن فلسطینی اتھارٹی نے ڈنکے کی چوٹ پر مفروضہ ہیکل کے وجود سے انکار کیا۔ آپ کے بقول

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فلسطینی اتھارٹی کے ڈائریکٹر آف اسلامک وقف شیخ اسماعیل جمال فرماتے ہیں:

"اسرائیل کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ الاقصیٰ کے نزدیک نہ اُن کا کوئی ہیکل ہے اور نہ اس کے بچے کھچے آثار، قرآنِ مجید کی رو سے بنی اسرائیل بیت لحم کے مغرب میں کسی جگہ مقیم تھے نہ کہ یروشلم میں۔"

فلسطینی راہنما یاسر عرفات نے ۲۰۰۰ء میں اسرائیلی وزیر اعظم ایہود بارک کے ساتھ مذاکرات کے دوران ہیکل سلیمانی کے وجود کو تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا فلسطینی اخبار "الحیاۃ الجدیدۃ" ۱۲ راگست ۲۰۰۰ء کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے کہا:

"میں ایک مذہبی آدمی ہوں اور میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا کہ میرے ذکر میں یہ بات لکھی جائے کہ میں نے اس پہاڑی کے نیچے مفروضہ ہیکل کی موجودگی کو تسلیم کر لیا۔" (الشریعہ، ستمبر اکتوبر ۲۰۰۳ء)

فلسطینی اتھارٹی کی طرح یہودی مذہبی پیشوا اسرائیل ڈیوڈ فائس نے نیویارک میں لبنان کے اخبار "المستقبل" کو انٹرویو دیتے ہوئے اسرائیلی ریاست کو غیر شرعی اور غیر قانونی قرار دیا اور مسجد اقصیٰ کے نیچے ہیکل سلیمانی کی موجودگی کے صہیونی دعویٰ کو غلط قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس جگہ پر مسلمانوں کا حق ہے تورات کے حکم کے مطابق یہودیوں کو اس مقام کی ملکیت کا حق تو کجا ان کا اس میں داخلہ بھی ممنوع ہے۔" (الشریعہ، جولائی ۲۰۰۴ء)

میجر (ر) سہیل پرواز رقم طراز ہیں:

"بیت المقدس کے نواح میں ایک دیوار ہے جس کو یہودی دیوار گریہ کا نام دیتے ہیں، ایک نامور عیسائی محقق ڈاکٹر ارنسٹ مارٹن نے یہ انکشاف کر کے یہودیوں کی ماں مار دی ہے کہ ۱۵۳۰ء تک یہودیوں کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ یہ دیوار کیا ہے۔" (بیت المقدس، فروری ۲۰۰۳ء)

جب ۱۸۹۷ء میں "تھیوڈ ہرزل" کی قیادت میں صہیونی تحریک کا آغاز ہوا۔ جس نے فلسطین میں یہودی ریاست کا جواز پیدا کرنے کے لیے ہیکل سلیمانی اور دیوار گریہ کا فسانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تراشا۔ جب عیسائی محقق، یہودی ربی اور فلسطینی مسلم راہنما احاطہ اقصیٰ میں ہیکل سلیمانی اور دیوار گریہ کے وجود سے انکاری ہیں تو برصغیر کے مذہبی سکالر کو منصف بن کر مسجد اقصیٰ یا قبۃ الصخرہ کو یہودی تولیت میں دینے کا اخلاقی جواز پیش کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

آپ نے جس اقوامِ متحدہ کا حوالہ دے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے معاہدوں کو منسوخ کیا اس کے منشور کی اکثر دفعات اسلام سے متصادم ہیں، مثلاً:

دفعہ نمبر ۱۶ میں کہا گیا ہے کہ ''بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی ایسی پابندی کے جو نسل، قومیت یا مذہب کی بنا پر لگائی جائے، شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح اور ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملہ میں برابر کے حقوق ہیں۔''

مولانا ابوعمار زاہد الراشدی کے بقول اس دفعہ کی رو سے مندرجہ ذیل خاندانی احکام، انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار پاتے ہیں:

- کم سنی کے نکاح کا جواز
- غیر مسلموں کے ساتھ شادی نکاح کی ممانعت
- کفر اور ولایت کے تمام احکام
- عورت کے لیے طلاق کا حق تسلیم نہ کرنا۔
- خاندانی ماحول میں مرد کا حاکم ہونا۔ (الشریعہ، جون ۲۰۰۴ء)

اگر ہم League of Nations کو آئینی ماخذ تسلیم کرلیں تو مذکورہ اخذ شدہ مسائل کی طرح اسلام کے واضح اور متفقہ احکام جن کا منشور سے تعارض ہے اُن پر از سرنو اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں اجتہاد کرنا پڑے گا۔

مسلم حکمران اقوامِ متحدہ کے عہد نامے پر عمل درآمد کریں اور عالمی دباؤ کا عذر پیش کریں تو کسی حد تک قابل ہوسکتا ہے۔ لیکن آپ کو کون سی مجبوری حائل ہے؟

اسلام میں قرآن وسنت کو امتناعی طاقت (Veto Power) حاصل ہے، اقوام متحدہ کے عہد نامے کو نہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بعض ایسے مسائل نمودار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے جن کا فوری متفقہ حل نظر نہ آیا، مثلاً طاعونی علاقہ میں فوج بھیجی جائے یا نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ فوج کو نہ بھیجا جائے، عراق کی مفتوحہ زمینوں کی تقسیم کے بارے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ اموالِ غنیمت تو فوج میں تقسیم کر دیے جائیں لیکن زمین بیت المال کی ملکیت قرار دی جائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی اکثریت نے دونوں مواقع پر مخالفت کی، غور وفکر ہوا لیکن کسی صحابی نے تجویز پیش نہیں کی کہ اس سیاسی وفوجی نوعیت کے مسئلے کے حل کے لیے یہود ونصاریٰ یا مجوسیوں کے مروّجہ قوانین سے استفادہ کر کے حل تلاش کر لیا جائے بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیگر عظیم المرتبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلا کر مشورہ کیا، ان دونوں موقعوں پر قرآن وحدیث کی روشنی میں جس رائے کو اقرب الحق تسلیم کیا گیا، وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے تھی۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے کو مسلمانوں پر زبردستی مسلط نہیں کیا بلکہ شوریٰ کے مشورہ سے فیصلہ صادر کیا۔ اُس عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے معاہدوں کو اقوامِ متحدہ کے عہد نامے کی روشنی میں ردّ کرنا، آزاد خیال مکتبہ فکر کی ترجمانی ہے مگر ہمارے لیے موجودہ دور میں بھی ملکی وبین الاقوامی سیاست میں نبوی دور کی طرح خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے فیصلے اور معاہدے حجت ہیں۔ ★

☆ طبع ہفت روزہ الاعتصام، ۸ تا ۱۴/ ۱۵ تا ۲۱/ ۲۲ تا ۲۸/ اکتوبر ۲۰۰۴ء۔

☆ طبع پندرہ روزہ المنبر، ۱۶ اکتوبر تا ۳ دسمبر ۲۰۰۵ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

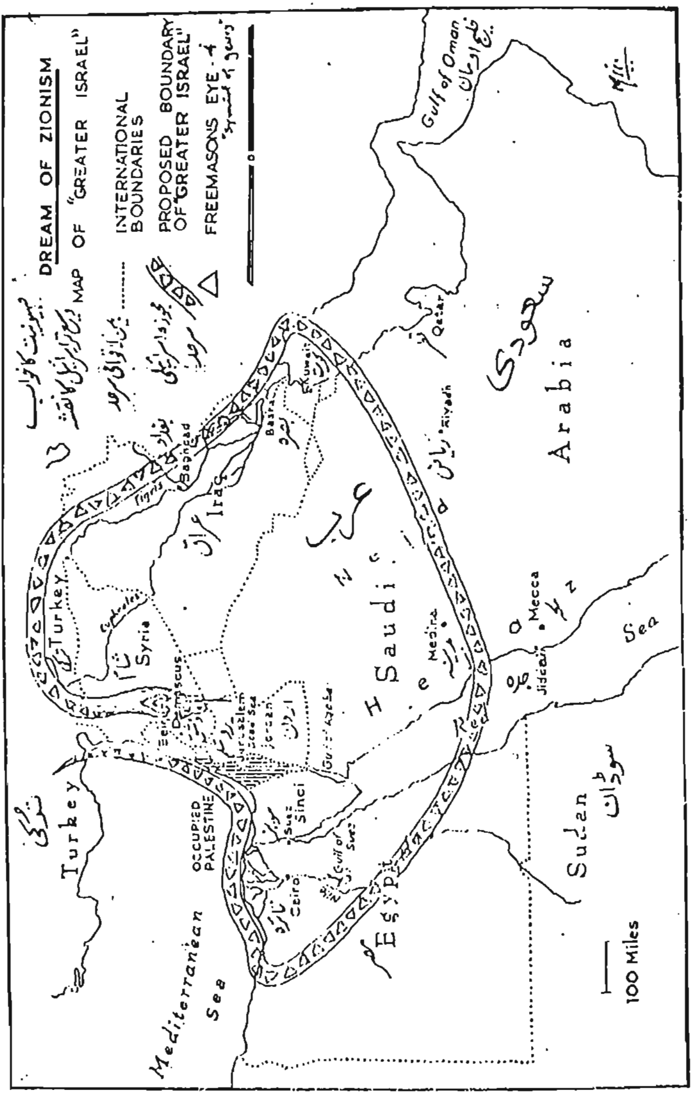

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُمت مسلمہ کو غیر مسلح کرنے کی سازش

عالمی صہیونی تنظیم W.Z.O، نیل سے فرات تک اپنی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے۔ ممکنہ مزاحمت کے سد باب کے لیے مسلم عوام کو غیر مسلح کرنا صہیونی چال ہے۔ امریکہ نے نائن الیون کا ڈرامہ رچا کر افغانستان اور عراق پر یکے بعد دیگرے حملہ کیا۔ طالبان اور عراق نے مسلسل کئی روز تک دفاعی جنگ لڑی، جب صہیونی فوج نے سول آبادی پر کلسٹر بم برسائے تو انہوں نے حکمت عملی سے پسپائی اختیار کر لی۔ لیکن عوام کی طرف سے تاحال مزاحمتی کاروائی جاری ہے۔ جہاں مقامی مسلمانوں کا جانی و مالی نقصان ہو رہا ہے۔ وہاں چند امریکی بھی ہر روز مر رہے ہیں۔ اتحادی فوج کے سپاہی دل برداشتہ ہو کر خودکشی کو ترجیح دے رہے ہیں۔ اس لیے امریکہ نے مقررہ شیڈول سے قبل انتخابات کرا کر اقتدار عوام کو منتقل کیا لیکن مجاہدین نے پٹھو حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ بدستور امریکی فوج کی بے دخلی تک مزاحمت جاری رکھنے کے عزم پر قائم ہیں۔

غور طلب پہلو یہ ہے کہ جب دونوں ممالک کی افواج پسپا ہو گئیں تو امریکہ عوامی مزاحمت سے بوکھلا کیوں گیا؟ عوام میں مزاحمتی صلاحیت کہاں سے آ گئی؟ چونکہ افغانستان اور عراق میں دفاعی اسلحہ رکھنے پر قانونی پابندی عائد نہ تھی۔ اس لیے عوام کے پاس حسب ضرورت اسلحہ تھا اور وہ تربیت یافتہ بھی تھے۔ اس لیے انہوں نے صہیونی غلامی قبول کرنے کی بجائے شہادت کی موت کو ترجیح دی۔ وہ دیوانہ وار گوریلا لڑائی میں امریکی درندوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

خدانخواستہ امریکہ نے کسی ایسے اسلامی ملک پر حملہ کیا جہاں عوام میں اسلحہ رکھنے پر پابندی ہو اور جن افراد نے چوری، ڈکیتی کی روک تھام کے لیے اسلحہ لائسنس حاصل کیا ہو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت نے وہ بھی ضبط کرلیا ہو، اور حکمران طبقہ اپنے اقتدار کے بچاؤ کے چکر میں امریکہ کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے، تو ایسے مسلم علاقہ کی عوام کو درپیش حالات میں سے ایک صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے گا:

۱: صہیونی ایجنٹوں کے سائبان میں کھڑے ہو کر صہیونی فوج کو گارڈ آف آنر پیش کرنا ہوگا۔

یا بوسنیا کے نہتے مسلمانوں کی طرح مزاحمت کر کے ہزاروں کی تعداد میں ہلاکتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

غور طلب پہلو یہ ہے کہ کیا عوام کو غیر مسلح کرنے کے بعد ملک میں چوری، ڈکیتی، قتل وغارت اور عصمت دری کا لامتناہی سلسلہ بند ہو گیا ہے؟ ہرگز نہیں، تو پھر عوام کو غیر مسلح کرنے کا کیا جواز ہے؟

اسلام میں عزت، جان اور مال کے تحفظ کے لیے حدود وتعزیرات جاری کرنے کا حکم ہے۔ اور عوام کو غیر مسلح کرنے کا حکم کہیں صادر نہیں کیا گیا۔ ربّ ذوالجلال نے تو دشمنوں کے مقابلے میں حتی المقدور دفاعی قوت میں اضافہ کرنے کا فرمان جاری کیا ہے:

”اور تم (لوگ) جس (حد تک) استطاعت رکھتے ہو، قوت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے مہیا رکھو اس سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور اُن دوسرے (دشمنوں) کو خوف زدہ کرو جنہیں تم نہیں جانتے۔ اللہ اُن کو جانتا ہے۔“

(الانفال:60)

قوت کی وضاحت کرتے ہوئے نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

((اَلا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ ، اَلا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ .))

(مسلم، کتاب الامرۃ، حدیث نمبر ۱۹۱۷)

”سن لو! تیر اندازی میں قوت ہے۔ سن لو! تیر اندازی میں قوت ہے۔“ چونکہ زمانۂ نبوت میں تیر اندازی قوت کا مظہر تھی۔ مخبر صادق ﷺ نے اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ آیت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ کی روشنی میں جو چیز دفاعی لحاظ سے مسلمانوں کو تقویت فراہم کرسکتی ہے، یہ وہی قوت ہے جس کی تیاری کا حکم ہے۔ رائفل، توپ اور میزائل، تیر اندازی کی ترقی یافتہ شکل وہیئت ہیں۔ قرآنِ حکیم میں عسکری نقل وحرکت کے لیے گھوڑوں کو تیار رکھنے کا حکم ہے تو عصر حاضر میں ٹینک، بکتر بند گاڑیاں اور سمندری جنگی بیڑوں کا حصول اور ان کا بنانا ضروری ہے۔ یہ حکم عمومی ہے جس میں عوام اور حکومت دونوں شامل ہیں۔ اس بنا پر مسلم عوام کو غیر مسلح کرنا ناجائز ہے اور مسلم حکومت کے لیے دفاعی ٹیکنالوجی کے فروغ کے سلسلہ میں کسی قسم کی پابندی کے معاہدہ پر دستخط کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ ☆

☆ بشکریہ طبع پندرہ روزہ ''المنبر'' ۲۸ جنوری۔ ۲۶ فروری ۲۰۰۹ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صہیونی تنظیم کا چیلنج اور مسلم راہنماؤں کی ذمہ داری

طالبان کی جہادی قوت اور پاکستان کی ایٹمی صلاحیت سے یہودی خائف تھے۔ چنانچہ یہودیوں نے مسلمانوں اور عیسائیوں کو لڑا کر پاک افغان ریاستوں میں صہیونی ورلڈ آرڈر کی راہ میں حائل رکاوٹ کو دور کر دیا تو اسرائیل کے وزیراعظم ایریل شیرون نے ملت اسلامیہ کی غیرت کو چیلنج کر دیا:

> ''یہودی آج بھی اللہ کی پیاری مخلوق ہے اور اُس نے یہودیوں کو ہر نعمت سے نواز رکھا ہے اور آج یہودی دنیا میں پہلے کی طرح اپنے قدم جما رہے ہیں۔ کیونکہ یہودی ایک متحد قوم اور اپنے مذہب کے تحفظ کے لیے ایک ہے لیکن آج مسلمانوں کا شیرازہ بکھر چکا ہے اب وہ متحد نہیں ہو سکتے۔ اب بیت الاوّل (مسجد اقصیٰ) کو آزاد کرانا اُن کے بس میں نہیں وہ اپنے فروعی مسائل میں الجھے ہوئے اور عیاشی میں بری طرح پھنس چکے ہیں۔ کیونکہ اُن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ والا جذبہ نہیں رہا۔ اب مسلمان عیاشی کا سمبل بن چکے ہیں جب تک یہ عیاشیوں میں رہیں گے ہمارے مفادات کا تحفظ خود بخود رہے گا۔''

ایریل شیرون نے کہا کہ فلسطینیوں کو اگر رہنا ہے تو ہمارے تابع ہونا پڑے گا ورنہ اُن کو سختی سے کچل دیا جائے گا۔ ہم اپنے شہریوں کو ہر لحاظ سے تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ فلسطینیوں کی دہشت گردی کو کچلنا ہمارا نصب العین ہونا چاہیے۔ ہمارے شہریوں کا خون رائیگاں نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل میں مزید شہر تعمیر کیے جائیں گے اور دنیا کے ہر ملک میں یہودیوں کی بستیاں تعمیر کی جائیں گی۔ اُن کی تعمیر و ترقی کے لیے فنڈز دیئے جائیں گے۔"

(نوائے وقت ۲۵ جنوری ۲۰۰۲ء)

ضرورت تو اس امر کی تھی کہ عرب حکمران صہیونی چیلنج کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے وارث بن کر میدانِ عمل میں نکل آتے کہ اچانک سعودی ولی عہد کی طرف سے امن معاہدہ کی تجویز منظر عام پر آ گئی کہ اسرائیلی فوج ۱۹۶۷ء سے پہلے کی پوزیشن پر واپس چلی جائے۔ جس کے عوض عرب ممالک اس سے تعلقات استوار کر لیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ یہود نے دنیا کی کسی قوم کے ساتھ امن کا معاہدہ کیا تو انہوں نے خود کو مضبوط کیا اور موقع پر فریق ثانی سے انسانی زندگی کا حق سلب کر لیا۔ دوم معاہدہ پر عمل درآمد کی گارنٹی اقوامِ متحدہ اور امریکا سے طلب کی گئی۔ اُن کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ اقوامِ متحدہ کے اہم اداروں پر یہودی مسلط ہیں اور امریکی حکومت کے فیصلے موساد کی ذیلی تنظیم ایپک (Aipac) کرتی ہے۔ تو اُن سے انصاف کی توقع رکھنا کہاں کی دانش مندی ہے؟

یہی وجہ ہے کہ اسرائیلی فوجی علاقہ میں گھس کر سول آبادی کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ امریکا اسے جائز قرار دے رہا ہے۔ ٹی وی نیوز کانفرنس میں صدر بش نے کہا:

"اگر فلسطینی مذاکرات میں دلچسپی رکھتے ہیں تو پھر یاسر عرفات کو دہشت گردی روکنے کے لیے سو فی صد کوشش کرنا چاہیے۔"

سعودی حکمران شاہ عبداللہ نے امریکا میں اپنے سفیر کے ذریعے امریکی قیادت کو جوابی پیغام پہنچایا "صدر بش کا یہ فیصلہ سو فی صد اسرائیل کے مفاد میں ہے اگر یہ امریکا کا حق ہے مگر سعودی عرب کو امریکا کا فیصلہ قبول نہیں۔ ٹھیک ہے امریکا اپنا راستہ اختیار کرے اور ہم (سعودی عرب) اپنا راستہ اختیار کریں گے۔ اب سے ہم قومی مفاد کا تحفظ کریں گے اور اس چیز کی پروا نہ کریں گے کہ آیا اس علاقہ میں امریکا کا مفاد ہے یا نہیں۔"

(نوائے وقت ۱۹ مارچ ۲۰۰۲ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکا عراق کی رہی سہی فوجی قوت کو کچلنے کے لیے پر تول رہا ہے تاکہ مستقبل قریب میں اسرائیل کے لیے خطرہ کا باعث نہ رہے۔ امریکی مطالبہ پر اردن اور سعودی قیادت نے اُن کو کسی قسم کی مراعات دینے سے انکار کر دیا بلکہ حملہ کی صورت میں عراق کی حمایت کرنے کا عندیہ دیا ہے۔

عرب سربراہوں کے ولولہ انگیز بیان سن کر امید کی کرن پیدا ہوئی تھی لیکن بیروت میں ۲۷ مارچ کو ہونے والی عرب سربراہ کانفرنس میں اسرائیل سے امن کی بھیک کا اعلامیہ سن کر مایوسی کی لہر چھا گئی۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

جہاد سے روگردانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسرائیلی فوج نے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں میں بیٹھ کر فلسطینی اتھارٹی کے ہیڈ کوارٹر سمیت چار اہم شہروں کا گھیراؤ کر لیا۔ ۱۶ر سال سے ۵۰ سال کی عمر تک کے فلسطینی مسلمانوں کو پکڑ تشدد کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

اس دوران ملائیشیا میں او۔ آئی۔ سی کے زیر اہتمام وزرائے خارجہ کا اجلاس ہوا جس میں عراق کی طرف سے اسرائیل کی حمایت کرنے والے مغربی ممالک کے خلاف تیل کی سپلائی بند کرنے کی قرارداد کیسے منظور ہو سکتی تھی؟ وہ تو دہشت گردی کی تعریف کرنے پر بھی اتفاق رائے نہ کر سکے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم سربراہان خصوصاً عرب ریاستوں کے امراء امت مسلمہ کی یک جہتی و سلامتی کی خاطر اپنے میں سے کسی ایک کی بیعت کر کے اُسے خلیفہ تسلیم کریں۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بجائے صیہونی تنظیم اور اس کے گماشتوں کے خلاف جہاد کا اعلامیہ جاری کریں۔

سعودی عرب کے بارے پروپیگنڈہ:

روئے زمین پر سعودی عرب ایسا ملک ہے جہاں اسلامی قانون کی بالادستی ہے۔ جہاں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے دنیا بھر میں دعوت وتبلیغ کا کام سرکاری سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں قرآنِ کریم تقسیم ہو رہے ہیں۔ ہر ملک کے صدر مقام پر عالی شان مساجد بنوائی گئی ہیں۔ سعودی یونیورسٹیوں سے تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں علماء دنیا کے ہر کونے میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہل مغرب جدیدیت کے حیوانی ماحول سے تنگ آ کر اسلام کے روحانی ماحول میں داخل ہو کر سکونِ قلب کی دولت حاصل کررہے ہیں۔ جن کی تعداد میں ہر سال پہلی کی نسبت سے اضافہ ہوتا گیا۔ تو یہودیوں کو خطرہ محسوس ہوا کہ مستقبل قریب میں مغربی ممالک میں مسلمان اکثریت حاصل کرلیں گے اور اسلام کو سرکاری مذہب قرار دینے کے امکان پیدا ہو جائیں گے۔ تو انہوں نے سعودی عرب کے بارے پروپیگنڈہ شروع کردیا۔ جوزف پی اے گوئبلز یہودی النسل جو پروپیگنڈہ کے شعبہ کا گرو تسلیم کیا جاتا ہے، کے چیلوں نے دروغ گوئی، جہالت اور تعصب کے مشن کو جاری رکھا ہوا ہے۔

امریکی رسالہ نیوز ڈیک کے دسمبر ۲۰۰۱ء اور فروری ۲۰۰۲ء کے خصوصی شمارہ میں ہنٹگٹن ''مسلم جنگوں کا زمانہ'' اور فیوکیویاما کے مضمون ''اُن کا ہدف دنیائے جدید'' کو نمایاں طور پر شائع کیا گیا ہے۔ ان میں جو بحث درج ہے وہ اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت کے موضوع پر ہے جس کا مدعا عوام الناس کے ذہنوں میں یہ خیال بٹھانا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کو اسلام اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جنگ کے طور پر لڑنا ہوگا۔

فیوکویاما کے مضمون کا اقتباس پڑھ کر آپ بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں:

''اسلامی دنیا نے کثیر تعداد آبادیوں کو قبائلی یا روایتی طرز زندگی سے اکھڑتے دیکھا ہے۔ بیشتر افراد شہری اطوار اختیار کر چکے ہیں اور اسلام کی غیر مرئی علمی روح کا سامنا کر رہے ہیں۔ جو انہیں مذہب کے ایک زیادہ شفاف اور سچے طریقے کی جانب بلاتی ہے یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے جرمن قومی پرستی کے ازمنہ قدیم سے مردہ گھوڑے میں جان ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اسلام کی اس نئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتہا پسند قسم میں بے انتہا کشش ہے۔ کیونکہ اس سے موجودہ جدید معاشرتی توڑ پھوڑ اور اخلاقی اقدار کے ضیاع کا سراغ ملتا ہے۔ گویا زیادہ صاف الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ موجودہ کشمکش صرف دہشت گردی کے خلاف جنگ ہی نہیں بلکہ اسلامی فاشزم کے خلاف ہے۔ یعنی جدیدیت کا مخالف وہ انتہا پسند تنگ نظری پر مبنی نظریہ جو اسلامی دنیا کے مختلف حصوں میں آج کل جنم لے رہا ہے۔''

فیوکویاما اپنی تراشیدہ اصطلاح میں اور زیادہ چنگاریاں بھرنے کے لیے کہتا ہے:

''اسلامی فاشزم کے ابھرنے کا الزام سعودی عرب پر دھرا جانا چاہیے۔ وہاں نظریہ صاف صاف 'اسلامی فاشزم' ہے۔'' (بحوالہ خیر البشر مارچ ۲۰۰۲ء)

یہودی میڈیا سعودی عرب کے خلاف نفرت کے جذبات ابھار رہا ہے جس سے متاثر ہو کر امریکا نے سعودی حکومت سے مطالبہ کر دیا کہ وہ سعودی یونیورسٹیوں کا نصاب تعلیم تبدیل کرے۔ اس کے جواب میں ''فیڈریشن آف اسلامک یونیورسٹیز'' کی ایگزیکٹو کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر عبداللہ جذبی نے دہشت گردی کے ساتھ اسلام کا تعلق جوڑنے کے ٹرینڈ کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ کونسل امریکی مطالبہ پر اسلامی تعلیمی اداروں کے نصاب میں تبدیلی کے معاملے کو زیر غور نہیں لائے گی۔ اسلامی ایجوکیشنل سائنٹیفک اینڈ کلچرل آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر عبدالعزیز نے اسلامی یونیورسٹیوں کے خلاف مغربی میڈیا کی مہم کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ اسلام کے دشمنوں کی مذموم مہم کا حصہ ہے۔''

(روزنامہ اسلام، مارچ ۲۰۰۲ء)

سعودی حکومت کا دوٹوک جواب پاکستان اور دیگر مسلمان ممالک کے لیے مشعل راہ ہے۔ افغانستان پر امریکی حملہ کے دوران سعودی عرب نے غیر جانبدار رویہ اپنانے کی حتی المقدور کوشش کی ہے۔

صہیونی میڈیا عالم اسلام میں سعودی عرب کے بارے مذہبی منافرت پھیلا رہا ہے اور امریکی حکومت کو مقدس مقامات پر ایٹم بم پھینکنے کے مشورے دے رہا ہے۔ اس خدشہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غمازی کرتے ہیں کہ یہودی اپنے صہیونی سلطنت کے نقشہ کی تکمیل کے لیے آخری راؤنڈ سے پہلے فضا سازگار کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے تمام عرب ریاستیں متحد ہو کر صہیونی ورلڈ آرڈر کے سامنے آہنی دیوار بن جائیں خدانخواستہ ان کی طرف سے پیش رفت نہ ہو سکے تو سعودی عرب کو صہیونی ہٹ دھرمی کے خلاف شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرح جرأت مندانہ موقف اپنانے کی ضرورت ہے۔

جب امریکی صدر ہیری ٹرومین نے سعودی عرب کے شاہ عبدالعزیز کو خط لکھا کہ ''آپ اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے عرب قوم کو اپنے ہم وطن یہودیوں کے ساتھ مصالحت پر آمادہ کر لیں'' تو شاہ عبدالعزیز نے جواباً کہا:

> ''تیل کے کنوئیں ہمارے لیے اہم نہیں، بلکہ ہمارے لیے اسلام اور ارض مقدس اہم ہے جس کے لیے میں اپنے بیٹوں سمیت آخری قطرہ خون تک لڑنے کے لیے تیار ہوں۔''

شاہ فیصل بن عبدالعزیز کی تقریر کا وہ اقتباس پیش کرتا ہوں جو انہوں نے آج سے ۲۳ سال قبل حج کے موقع پر دنیا بھر کے حجاج کرام سے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا:

> ''پیارے بھائیو! یروشلم کا مقدس شہر (بیت المقدس) آپ کو پکارتا ہے کہ آپ اس کو بے حرمتی سے بچائیں، اپنے مقاماتِ مقدسہ کی بے حرمتی کب تک برداشت کریں گے۔ کیا ہم لڑنے سے ڈرتے ہیں؟ کیا اس سے کوئی بہتر موت ہے کہ ہم اللہ کی خاطر جہاد میں جان دے دیں؟
>
> پیارے برادرانِ اسلام! ہم ایک خالص اسلامی جہاد چاہتے ہیں جو قومی یا نسلی بنیاد پر نہ ہو کیونکہ اس جہاد کا مقصد ہمارے عقیدہ، مذہب اور مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کرنا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے ایسے مقدس جہاد میں ایک شہید کی موت مرنے کی التجا کرتا ہوں۔'' (المنبر، جلد:۱۴، شمارہ:۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احتجاج کے باوجود اہل مغرب نے اسرائیل نواز پالیسی ترک نہ کی تو شاہ فیصلؒ نے اسرائیل کی مدد کرنے والے ممالک کو تیل سپلائی بند کرنے کا اعلان کر دیا۔ جس سے امریکا کے مفاد پر کاری ضرب لگی۔

شاہ فیصل مرحوم نے باپ کے تاریخی الفاظ کو اپنے خون کی سیاہی سے تحریر کر کے اپنے جانشین بھائیوں کے لیے عملی نمونہ پیش کر دیا۔

اس سے پہلے کہ صہیونی غنڈے مرکز اسلام کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کریں سعودی فرمان رواؤں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اولی العزم باپ کی تاریخی وصیت کو دل کے آئینہ میں سمائیں اور اپنے شہید فیصل بھائی کے نقش قدم پر چل کر مسجد اقصیٰ کے تقدس کی بحالی کے لیے اسرائیل کے خلاف دعوت وجہاد کا پرچم بلند کریں اور تن آسانی کی پالیسی ترک کریں۔

ابتدائی طور پر سعودی حکومت خلیجی علاقہ میں موجود یہود ونصاریٰ کی فوج کو دعوت اسلام دے۔ بصورتِ دیگر ان کے انخلا کا حکم جاری کرے اور پہلے سے دی ہوئی مراعات ضبط کر لے۔ حکم عدولی کی صورت میں جو کچھ اسلحہ ہے اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے ان کے خلاف سینہ سپر ہو کر میدانِ بدر کی یاد تازہ کریں۔

مسجد نبوی کا امام اسلامی لشکر کی پہلی صف میں خیمہ زن ہو کر ربّ کے دربار میں رات کے آخری پہر دعا کرے:

یا اللہ! تو قدیر ہے، ہم کمزوروں کو قدرت عنایت کر، تو ناصر ہے ہمیں غیبی نصرت عطا کر جس طرح تو نے ابابیلوں کی چونچ میں پتھروں کو دی تھی۔ جنھوں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کے لشکر کو بھوسہ کی مانند کر دیا۔ تو آج بھی مجاہدین کی بندوقوں سے نکلتی ہوئی گولیوں میں وہی قوت عطا فرما کہ صہیونی بحری بیڑے سمندر میں غرق ہو جائیں۔

صہیونیت کے خلاف اُس وقت تک جہاد جاری رکھا جائے جب تک اہل مغرب کی ظلمت اور حرمین شریفین کے مینارُ الھدیٰ میں حائل آتش فشاں پہاڑی کے شعلے بحر احمر کی نذر نہ ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر دنیا بھر کے مسلمان کیمونسٹوں کے خلاف افغان جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں تو حرمین شریفین کے تقدس کی بحالی کے لیے ضرور لبیک لبیک کہہ کر حاضر ہوں گے۔ بشرطیکہ سعودی حکومت کی طرف سے جہاد کا اعلان ہو۔ خدانخواستہ اتنی جرأت نہیں تو غزوۂ خندق کی سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے تیل کے چشموں کو آگ لگا دو...... سامراج مکار لومڑی کی طرح دم دبا کر بھاگ جائے گا۔

عالم عرب، عزم واستقلال کا پیکر بن کر صہیونی قوت کے خلاف جرأت مندانہ موقف اختیار کر کے اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتا ہے ورنہ اُس کی اپنی سلامتی خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔

خاندان بنو امیہ کے دور میں سلطنت اسلامیہ کو جتنی وسعت ملی اس کے بعد تاریخ اسلام میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ لیکن اس دور میں نو مسلموں کے تزکیہ کی طرف بھرپور توجہ نہ دی گئی۔ جبکہ خاندان بنو عباسیہ کے دور میں علوم وفنون کی ترویج وتحقیق سرکاری سرپرستی میں اس قدر ہوئی کہ اس دور کے مسلم سکالر یورپ کے لیے روشنی کا مینار بن گئے لیکن جہاد کی طرف کما حقہ توجہ نہ دی گئی۔ قدرت کی طرف سے تاتاری عذاب بن کر نمودار ہوئے بعد ازاں ان کی اولاد اسلام کی محافظ ثابت ہوئی جنہوں نے برصغیر میں اسلامی حکومت کو مستحکم کیا۔

اسلام ہمیشہ سے زندہ وتابندہ ہے اور رہے گا۔ اسلام کی عظمت وشوکت کسی خاندان کی محتاج نہیں بلکہ مسلم خاندان کے عروج کا راز دعوت وجہاد میں مضمر ہے۔ ★

★ طبع ہفت روزہ "الاعتصام" ۲ تا ۸ مارچ ۲۰۰۷ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

او آئی سی اقوام متحدہ کی تابع ہے

او آئی سی کے قیام اور کارکردگی کا جائزہ

سلطان محمود غزنوی کی روحانی اولاد نے افغانستان میں شرعی نظام قائم کیا تو امریکہ نے بزور قوت درہم برہم کردیا۔ مسلم حکمران کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے اپنی خیر مناتے رہے۔ تب امریکہ نے اپنے ہدف تک پہنچنے کے لیے عراق کا انتخاب کیا۔ احمد شیلابی اور طارق عزیز جیسے غداروں نے ابن علقمی کا کردار ادا کیا، یوں امریکہ عراق پر قابض ہوگیا۔ ہلاکو خان کی فوج نے خون بہا کر تاریخ میں نام لکھوایا تو بش کے فوجیوں نے عرب لڑکیوں کی عصمتیں لوٹ کر ملت اسلامیہ کی غیرت کا جنازہ نکال دیا۔

ہم انسانی حقوق کے علمبردار مسلم مفکرین کا موقف تسلیم کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف آمر تھا اور ظالم بھی، لیکن اس حقیقت کو بھی نہیں جھٹلایا جاسکتا کہ وہ غیرت مند مسلمان تھا۔ جس نے عرب قافلہ کی ایک لٹی پٹی عورت کی چیخ و پکار سن کر قسم اٹھائی تھی کہ جب تک بدلہ نہ لوں گا اس وقت تک بستر پر آرام نہیں کروں گا۔

امریکی فوجیوں نے عراق پر قبضہ کے بعد پہلے چھ ماہ میں مختلف شہروں سے پندرہ ہزار کے قریب خواتین کو اغوا کیا۔ ان میں سے اکثر کو عصمت دری کے بعد قتل کردیا گیا۔ ان مسلم بہنوں، بیٹیوں کی سسکیوں، چیخوں، التجاؤں اور درندگی پر مبنی سی ڈی فلموں کی نیلامی ہوئی لیکن کسی اسلامی، جمہوری، شاہی و فوجی حکمران کی غیرت نہیں جاگی۔ خدا خدا کر کے اکتوبر ۲۰۰۳ء میں دسویں اسلامی سربراہ کانفرنس ہوئی اس میں بھی مسلم حکمرانوں نے ان عورتوں کی بے حرمتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو موضوعِ سخن بنانا گوارا نہ کیا۔ بلکہ یہ اسلامی ممالک عراق پر غیر ملکی قبضہ ختم کرنے کا ٹائم ٹیبل دینے کی قرارداد سے بھی دستبردار ہو گئے۔ (نوائے وقت ۲۰۰۳۔۰۱۔۱۷)

آخر ''او آئی سی'' کو کون سی مجبوری حائل ہے جس بنا پر وہ فعال کردار ادا نہیں کر سکتی؟

عرب اسرائیل جنگ کو مغربی میڈیا نے عربوں کی قومی آزادی تک محدود رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ ردِ عمل میں عرب لیگ قائم ہوئی۔ یہودیوں نے پروٹوکول کی پیش قدمی جاری رکھتے ہوئے اگست ۱۹۶۹ء میں مسجد اقصیٰ کو آگ لگا دی، چونکہ مسلمانوں کے نزدیک یہ مسجد نبوی کے بعد مقدس و متبرک مسجد ہے۔ اس کی بے حرمتی پر امت مسلمہ میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ مسلم حکمرانوں نے فوری طور پر ۲۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کو او۔ آئی۔ سی کی بنیاد رکھی۔ گزشتہ ۳۵ سال کے دوران اس کے ۱۰ سربراہی اجلاس ہو چکے ہیں۔ ابتدا میں ۳۰ ارکان تھے، اب ۵۷ اسلامی ممالک اس کے مستقل رکن بن چکے ہیں۔ اغراض و مقاصد کو مدنظر رکھ کر اس کی کارکردگی کا ایک نظر جائزہ لیں۔

مسلم امہ کا اتحاد:

امریکہ کی ۵۴ ریاستوں میں دفاقی حکومت قائم ہے۔ دس سے زیادہ یورپی ممالک کے حکمرانوں نے اپنے اختیارات یورپی یونین کو تفویض کر دیئے ہیں۔ جبکہ او۔ آئی۔ سی میں شامل ممالک جن کی باؤنڈری لائن بھی آپس میں ملتی ہے انہوں نے مسلم امہ کے اتحاد و یکجہتی کی خاطر کنفیڈریشن تک قائم نہیں کی۔ استعماری قوتوں نے خفیہ پلان سے پاکستان کا بازو کاٹ دیا، البتہ مسلم سربراہوں کی سفارش پر پاکستان نے بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا۔

برطانوی سازش سے مسلم ریاستوں میں سرحدی تنازعات موجود تھے۔ او۔ آئی۔ سی کے اجلاسوں میں ان کو پرامن طریقہ سے حل کر لیا جاتا تو ایران، عراق اور عراق، کویت کی جنگ کی نوبت نہ آتی۔

اسلام کا دفاع:

اکثر اسلامی ممالک میں پبلک Law خود ساختہ ہیں۔ اسلامی احکام مساجد تک محدود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہیں۔ موساد اور را کے ایجنٹوں نے مسجدوں میں بم دھماکے شروع کیے تو نمازیوں میں کمی آ گئی، جن ممالک میں شرعی قوانین رائج ہوئے۔ طاغوتی قوتیں ان پر چڑھ دوڑیں۔ اب سیکولر نظام رائج کرنے کے لیے سعودی عرب پر دباؤ ہے۔

علاوہ ازیں جن مسلم ممالک کے آئین میں حدود و قیود کی بعض دفعات شامل تھیں اُن کی ہیئت تبدیل کر دی گئی۔ نصابِ تعلیم سے جہادی بیداری اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت پر مبنی آیات و احادیث اور مشاہیر اسلام سے متعلق مضامین خارج کر دیے گئے۔

ایسے حالات میں او۔ آئی۔ سی نے غلبۂ اسلام کے لیے جدوجہد کی یا اسلام کو مغلوب کرنے کی پالیسی اپنائی؟

مسلم اُمہ کی آزادی اور دوسری اقوام سے اس کا دفاع:

جب او۔ آئی۔ سی قائم ہوئی تو اُس وقت فلسطین اور کشمیر کی آزادی کا مسئلہ درپیش تھا۔ او۔ آئی۔ سی نے ان کے حل کے لیے کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی البتہ طاغوتی قوتوں کی سرگرمیوں میں شدت آ گئی۔ اسرائیلی فوج نے فلسطینیوں کے خلاف یورینیم سے تیار کردہ گولہ بارود اور آنسو گیس کا استعمال شروع کر دیا جس کی تابکاری کے اثرات سے متعدد فلسطینی شہید ہو رہے ہیں۔ فلسطینی علاقوں میں یہودی آبادکاری سے ہزاروں مسلمان بے گھر ہو رہے ہیں۔ جس مسجد اقصیٰ کے تحفظ کے لیے او۔ آئی۔ سی معرض وجود میں آئی، اُسی مسجد میں مسلح یہودیوں کے دھاوا سے نمازیوں پر تشدد کی کارروائیاں روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ بھارتی درندے مسلم گھرانوں میں گھس کر خواتین کو اغوا کر رہے ہیں اور نوجوانوں کو عقوبت خانوں میں دھکیل رہے ہیں۔

ہندو فوج نوے ہزار کشمیری مسلمانوں کو شہید کر چکی ہے جبکہ بعض مسلم ممالک بھارت سے تجارتی تعلقات بڑھا رہے ہیں۔ ۱۹۹۵ء میں سرب صلیبی درندوں کے ظلم کا شکار ہونے والے ہزاروں شہداء کی اجتماعی قبروں سے نکال کر دوبارہ تدفین، او۔ آئی۔ سی کی بے حسی و بے چارگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ چیچنیا، فلپائن، برما، تھائی لینڈ وغیرہ میں مسلمان بربریت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکار ہیں۔ یہ تو محکوم مسلمانوں کی حالت زار تھی۔ اب آزاد اسلامی ممالک کو غلام بنانے کی مہم شروع ہو چکی ہے۔ امریکہ نے افغانستان اور عراق میں اتنی بمباری کی، خون بہایا کہ چنگیز خان اور ہلاکو خان کی روح کو شرما دیا ہے۔ لیکن او۔ آئی۔ سی کے پلیٹ فارم سے امریکہ کے خلاف جرأت آمیز بیان سامنے نہیں آیا۔ نہ ہی قرار داد مذمت پاس ہوئی۔ اس کے برعکس اسلامی ممالک نے انفرادی طور پر امریکہ کو منہ مانگی سہولتیں دیں یا مجاہدین کے خلاف برسر پیکار باغیوں سے تعاون کر کے بالواسطہ امریکہ کو ہی سپورٹ کی۔ جب او آئی سی، مسلم ممالک کے مابین امن و آشتی کی فضا بحال نہیں کر سکی، آزاد مسلم ممالک کا تحفظ نہیں کر سکی تو وہ ''عالمی امن کے قیام'' میں کیسے مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔

تو پھر اس بے اختیار ادارہ کے فیصلوں اور قرار دادوں کا انحصار کس پر ہے۔ وہ اس کے پانچویں مقصد سے ہی ظاہر ہوتا ہے ''اقوامِ متحدہ کے چارٹر پر عمل درآمد'' اقوامِ متحدہ تو پہلے سے موجود تھی پھر او۔ آئی۔ سی کے قائم کرنے کا ممکنہ مقصد کیا ہو سکتا ہے۔

اسلام میں مسجد اقصیٰ کو بے حد فضیلت واہمیت حاصل ہے۔ مسلمانوں کا قبلہ اوّل ہے، جہاں معراج کی رات سید الکونین ﷺ نے تمام انبیائے کرام کی امامت فرمائی۔ مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے سے پچیس ہزار نمازوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اس بنا پر امت مسلمہ کو مسجد اقصیٰ سے والہانہ عقیدت ومحبت ہے۔ جونہی یہودیوں نے ۱۹۶۹ء میں مسجد اقصیٰ کو آگ لگائی تو دنیا بھر کے مسلمان مشتعل ہو گئے۔ جلسوں وجلوسوں میں قبلہ اوّل کی پکار، الجہاد الجہاد کے نعرے گونجنے لگے۔ نوجوان بھی فلسطینی مسلمانوں کے شانہ بشانہ یہودیوں کے خلاف لڑنے کے لیے بے قرار ہو گئے۔ جہاں تک میرے گمان کا تعلق ہے، اسلامی دنیا میں حکمرانوں سے مطالبہ میں شدت آ گئی کہ وہ یہودیوں کے خلاف عملی کارروائی کرنے کے لیے جہاد کا اعلان کریں۔ چنانچہ مسلم حکمرانوں کے لیے یہ گھمبیر مسئلہ بن گیا۔ ایک طرف امریکی مزاحمت کا خوف، دوسری طرف عوامی دباؤ تھا۔ انہی دنوں او۔ آئی۔ سی کے قیام کے لیے سرگرمیاں شروع ہو گئیں۔ جونہی مسلم سربراہی کانفرنس کے انعقاد کا اعلان ہوا تو ملی جذبات منجمد ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ مسلم حکمران جو وزیروں، سفیروں کی تقرری اور جرنیلوں کی ترقی تک امریکہ کی مرضی کے بغیر نہیں کر سکتے تھے، ان تمیں مسلم سربراہوں کا امریکہ کے سرپرست اسرائیل کے خلاف اکٹھا ہونا اچنبھے کی بات تھی۔ میرے گمان کو تقویت اس وقت ملی جب میں نے او۔ آئی۔ سی کے اغراض ومقاصد میں یہ شق پڑھی کہ او۔ آئی۔ سی اقوامِ متحدہ کے چارٹر پر عمل درآمد کرے گی۔

اقوامِ متحدہ کے قیام کو پچپن سال سے زائد عرصہ بیت گیا لیکن اس نے عالمی امن کے قیام کے لیے کوئی قابل ذکر کردار ادا نہیں کیا۔ البتہ اس نے ملت اسلامیہ کے مسائل حل کرنے میں دوہرا معیار اپنایا۔ فلسطین اور کشمیر سے متعلق اقوامِ متحدہ کی پالیسی اس کا بیّن ثبوت ہے۔ اقوامِ متحدہ نے بوسنائی مسلمانوں کو صبر کی تلقین کی لیکن سرب درندوں کو اسلحہ فراہم کیا جو نہتے مسلمانوں کو قتل کر کے اجتماعی قبریں بناتے رہے، اقوامِ متحدہ کو ذرا ترس نہ آیا۔ جب معاہدہ کا وقت آیا تو بوسنیا کے دو حصوں پر عیسائی اقوام کا حق تسلیم کیا گیا جبکہ تہائی حصہ پر مسلمانوں کو سربوں اور کروشیائی اقوام کے ساتھ مخلوط حکومت کرنے پر مجبور کیا گیا۔

روسی طیارے اندھا دھند بمباری کر کے چیچنیا میں تباہی مچاتے رہے۔ مظلوم مسلمانوں نے عالمی برادری سے تعاون کی درخواست کی تو اقوامِ متحدہ نے 'الماتے کانفرنس' میں اسلامی ممالک کو اس بات کا پابند کر دیا کہ وہ کسی دوسرے ملک میں دراندازی نہ کریں گے۔

صیہونی امریکہ نے ۱۱ ستمبر کا بہانہ تراش کر افغانستان پر حملہ کیا۔ امریکہ نے اسامہ بن لادن کے ملوث ہونے کا ثبوت کون سی بین الاقوامی عدالت میں پیش کیا تھا؟ جب افغانستان کیمیائی اسلحہ کی آزمائش کا تجربہ گاہ بن گیا تو بھی اقوامِ متحدہ نے امریکہ سے کسی قسم کا احتجاج نہیں کیا۔

امریکہ نے عراق پر کیمیائی ہتھیاروں کے بے بنیاد الزامات عائد کیے تو اقوامِ متحدہ کے معائنہ کاروں نے کافی عرصہ تک چھان بین کی، ان کو کوئی آثار نہ ملے۔ اس کے باوجود امریکہ نے عراق پر حملہ کر دیا۔ سول آبادی کے لیے خوراک کے گوداموں کو تباہ کیا۔ پانی کے ذخائر میں زہر ملایا۔ سول آبادی کو نشانہ بنایا۔ اقوامِ متحدہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ باقی چار ویٹو پاور ممالک ان معاملات میں صرف زبانی کلامی امریکہ سے احتجاج کرتے رہے تھے۔ وہ بھی حملہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوران خاموش تماشائی بن گئے۔ حملہ کے بعد انہوں نے اقوامِ متحدہ میں امریکہ کے خلاف اقتصادی وتجارتی پابندیاں عائد کرنے کے لیے کسی قسم کی قرار داد پیش نہیں کی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ ہو یا کارگل کی لڑائی، ان میں ہندو فوج کی ذلت آمیز شکست کے آثار نظر آئے، جب روسی فوج کو افغان مجاہدین نے گھیرے میں لے لیا، بوسنیا میں نہتے بھائیوں کی اجتماعی قبریں دیکھ کر باقی ماندہ مسلمانوں نے دعوتِ جہاد کا پرچم تھام لیا اور سربوں پر ٹوٹ پڑے، تو اقوامِ متحدہ نے فوراً نمائندے بھیج کر جنگ بند کرائی اور معاہدوں کی تاریخ رقم ہوئی۔ لیکن ایران عراق جنگ بند کیوں نہ کرائی گئی۔ پاک بھارت کے مابین دس سال تک جنگ بندی کے لیے شملہ سمجھوتہ ہوسکتا ہے تو عراق، ایران میں سمجھوتہ کے لیے دباؤ کیوں نہ ڈالا گیا؟ عراق اور کویت میں تیل کے کنوؤں کا تنازعہ حل کیوں نہ کیا گیا؟

اقوامِ متحدہ کے فیصلوں کی خلاف ورزی کے الزام میں عراق پر اقتصادی پابندیاں عائد ہوسکتی ہیں جن سے ۵ لاکھ بچے خوراک وادویات کی قلت سے مر گئے۔ اس کے برعکس اسرائیل اور بھارت نے بھی اقوامِ متحدہ کی کئی قراردادوں کا مذاق اڑایا، لیکن اُن پر کسی قسم کی پابندیاں عائد نہیں ہوئیں؟ کیونکہ اقوامِ متحدہ صرف مسلم کش پالیسی پر گامزن ہے۔ امریکہ نے اقوامِ متحدہ کو ٹھوکر مار کر، بلا جواز عراق پر حملہ کیا۔ جھوٹ پر مبنی رپورٹس منظر عام پر آچکی ہیں جس کے بعد برطانیہ اور امریکہ کو اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہا۔ انسانی حقوق کے علمبردار کسی یورپی ملک نے بش اور بلیئر پر دہشت گردی کا مقدمہ دائر نہیں کیا۔ نہ ہی اقوامِ متحدہ کی بین الاقوامی عدالت نے ان پر فرد جرم عائد کی۔

امریکہ اقوامِ متحدہ کی آڑ میں دنیا بھر میں اپنا حکم جاری کرتا تھا۔ روس کے زوال کے بعد اسے من مانی کرنے کا موقع مل گیا۔ یہی وجہ ہے جب امریکہ نے عراق پر قبضہ کیا اور اُسے بھرپور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا تو امریکہ کو کسی نے مشورہ دیا کہ عراق کو اقوامِ متحدہ کے حوالے کردو، تو پینٹا گون کے مشیر نے دوٹوک الفاظ میں کہا ''اقوامِ متحدہ نے دنیا کے کون سے خطے میں امن قائم کیا کہ عراق اس کے حوالے کیا جائے۔'' (روزنامہ دن ۲۰۰۳ـ۸ـ۲۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکہ نے سلامتی کونسل کی منظوری کے بغیر عراق پر حملہ کیا، اس کے باوجود اقوامِ متحدہ کی امن فوج کے دستے اور کارندے امریکی کمان میں کام کر رہے ہیں۔ آخر ان میں کون سی قدر مشترک ہے جس کے تحت وہ تعاون واشتراک کی پالیسی اپنانے پر مجبور ہیں؟ اقوامِ متحدہ کے اہم شعبوں کے سربراہ نہ صرف یہودی ہیں بلکہ عالمی بنک اور آئی ایم ایف پر بھی ان ہی کا تسلط ہے۔ چونکہ پالیسیوں کا انحصار سرمایہ کا مرہونِ منت ہوتا ہے۔ یہ ادارے ہر اس ملک کو امداد یا قرضہ فراہم کرتے ہیں جو ان کے پروٹوکول کی پیش قدمی کی حامی بھرتے ہیں۔

اسی طرح امریکہ کے قومی سٹینڈرڈ بنک پر بھی یہودیوں کی اجارہ داری ہے۔ نجکاری کی پالیسی کی وجہ سے میڈیا، دفاعی، صنعتی اور تعلیمی اداروں پر یہودیوں کا کنٹرول ہے۔ علاوہ ازیں یہودی امریکہ کی اہم ریاستوں میں مقیم ہیں۔ جہاں وہ الیکشن کے دوران نوٹ اور ووٹ کی پالیسی اپناتے ہیں۔ اس بنا پر امریکہ کی منتخب حکومت صیہونی تھنک ٹینک کی راہنمائی میں داخلی دخارجہ پالیسی تشکیل دیتی ہے۔ اگر کوئی اس سے سرمو انحراف کرتا ہے تو جرم کی نوعیت کے مطابق اسے اقتدار سے ہٹا دیا جاتا ہے یا قتل کر دیا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں بش انتظامیہ میں موجود ۳۲ یہودی اہم عہدوں پر فائز ہیں جنہوں نے گریٹر اسرائیل کی خاطر صیہونی جنگ کے شعلے بھڑکا دیئے ہیں۔

امریکہ اور اقوامِ متحدہ میں قدر مشترک صیہونی سرپرستی ہے۔ یہودیوں نے ۷۰ء کی تباہی دکسمپرسی کے باوجود اپنا وجود برقرار رکھا۔ جہاں انہوں نے ساحری، طبابت تجارت، سودی کاروبار اپنایا وہاں انہوں نے مطلب براری کے لیے سیاسی حیلہ سازی، چالبازی کے علاوہ اپنی حسین دجمیل عورتوں کو سیڑھیوں کی طرح استعمال کیا۔ الیکٹرانک میڈیا نے ان کی مشکل اور آسان کر دی۔ اب وہ سٹوڈیو میں فحش پروگرام تیار کرتے ہیں جسے وہ سیٹلائٹ نظام کے تحت دنیا بھر میں نشر کرتے ہیں۔ ڈش انٹینا سے محروم طبقہ کو نہایت سستے داموں سی ڈی مہیا کرتے ہیں۔ جب سے صیہونی تھنک ٹینک امریکہ ویورپ کے بے تاج بادشاہ بن گئے ہیں، تو انہوں نے عورت کی آزادی کو ان کا ماٹو بنا دیا۔

پاکستان کی آزادی کا سمبل مینارِ پاکستان ہے جو مسلمانوں کی عظمت اور اسلامی ملک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی عکاسی کرتا ہے۔ جبکہ امریکہ میں آزادی کا مجسمہ Statue of Liberty عورت ہے۔ یہ کسی ایسی عورت کا مجسمہ نہیں جس نے امریکہ کی آزادی کی تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا ہو۔ بلکہ اس کا مدعا یہ ہے کہ عورت مذہب اور سماج کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی۔ امریکہ نے اسے آزاد کرایا ہے۔

امریکہ کے پارکوں، باغوں اور تفریح گاہوں میں مرد وعورت کے اختلاط کے شرمناک مناظر دیکھ کر روشن ضمیر انسان کا ضمیر چیخ اٹھتا ہے کہ یہ انسان نہیں جانور ہیں۔ اس بے لگام آزادی کا نتیجہ ہے کہ وہاں کم سنی میں کنواری ماؤں کا ہجوم اور ناجائز بچوں کا سیلاب اُمڈ آیا ہے۔

صیہونی تھنک ٹینک چاہتے ہیں کہ امریکہ میں جس قسم کے حقوق عورتوں کو حاصل ہیں اسی قسم کے حقوق دنیا بھر کی عورتوں کو حاصل ہوں۔ اقوامِ متحدہ کے زیر اہتمام دنیا کے سبھی ممالک میں انسانی حقوق کی تنظیمیں قائم ہیں جن کا بنیادی ٹارگٹ عورتوں کو فطری آزادی کے حقوق دلانا ہے۔ یورپ تو ان کی لپیٹ میں آچکا ہے۔ چونکہ اسلامی دنیا میں مسلم تنظیمیں عورتوں کو عفت وحیا کا درس دیتی ہیں اس لیے ان کو خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی۔ اس لیے امریکہ نے بزورِ قوت عورتوں کے لیے شتر بے مہار آزادی کے حقوق دلانے کا عزم کرلیا ہے۔ ☆

افغانستان میں طالبان نے برسر اقتدار آ کر بے حیائی وفحاشی کے اڈوں کو ختم کر دیا۔ مخلوط ماحول میں عورتوں کی تعلیم وملازمت پر پابندی عائد کردی۔ لیکن ان کی تعلیم کے لیے الگ سکول، کالج قائم کیے جہاں دینی ودنیوی تعلیم کا امتزاج تھا مگر صیہونی ذرائع ابلاغ نے یہ واویلا مچانا شروع کر دیا کہ وہاں عورتوں کے حقوق پامال ہو رہے ہیں۔

جب امریکہ نے افغانستان پر قبضہ کیا تو اس نے طالبان دور کی پابندیاں یکسر ختم کردیں اور عورتوں کی آزادی کے لیے ایسا نیٹ ورک جاری کیا کہ ''ایک مغربی اخبار گلوب

☆ مغرب میں آزادی کا نظریہ کیا ہے؟ اخبارات میں نمایاں انداز میں فاتح کی خبر اور تصویر شائع ہوئی۔

''گولیوں کی گھن گرج، بموں کی برسات اور داعش کے خوف تلے عراق میں ۴۳ سال بعد ملکہ حسن کا انتخاب سبز آنکھیں اور دراز قد ۲۰ سالہ شیما تالیوں کی گونج میں فاتح قرار دے دی گئی۔''

(روزنامہ نئی بات ۲۱ دسمبر ۲۰۱۵ء)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اینڈریل'' نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ کابل گناہوں کا شہر بن گیا ہے۔ اب شراب وشباب کی محفلیں عروج پر ہیں۔ شراب کی درجنوں دکانیں، ریستوران اور نائٹ کلب کھل گئے ہیں، مغربی عورتیں سوئمنگ ڈریس پہن کر پھرتی ہیں۔ عیاش افغانوں نے بھی مغربی رنگ ڈھنگ اپنالیا ہے۔ چین سے بھی درجنوں طوائفیں منگوائی گئی ہیں۔ (نوائے وقت ۲۰۰۴۔۷۔۲۰)

اقوامِ متحدہ صیہونی ادارہ ہے، بقول پینٹا گون وہ عالمی امن قائم نہیں کرسکا۔ تو پھر اس کی سرگرمیوں کی نوعیت کیا ہے؟ طاغوتی قوتیں بزورِ قوت کسی ملک کو تباہ وبرباد کرتی ہیں تو اقوامِ متحدہ این جی اوز کی وساطت سے مفلوک الحال لوگوں سے تعاون کرتی ہے۔ ان کی خستہ حالی اور مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتی ہیں۔

''امریکی مبلغین نے اسلامی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ کے لیے مہم شروع کردی ہے اور ان کی بڑی تعداد عراق وافغانستان میں داخل ہوگئی ہے۔ مبلغین امداد کی آڑ میں انجیل کی تعلیمات کا پرچار کررہے ہیں۔ یہ بات امریکی جریدے ٹائم نے اپنی ایک رپورٹ میں بتائی ہے۔'' (ضربِ مومن ۲۷ جون ۲۰۰۳ء) جبکہ مقبوضہ ملک کو تعمیر نو کی آڑ میں غیر پیداواری کاموں کے لیے قرضے دے کر مقروض بنایا جارہا ہے تاکہ وہ قومی تعمیر وترقی کی خاطر ان کا دست نگر بن کر رہ جائے۔

''امریکہ اور اقوامِ متحدہ نے کرزئی کو مالی امداد دینے سے صاف انکار کردیا ہے، اور کہا ہے کہ افغانستان کو عالمی برادری سے تعاون کی بجائے قرضہ کے حصول کے لیے کوشش کرنی ہوگی۔'' (حوالہ ایضاً)

آزادیٔ نسواں کے لیے متحرک وفعال کردار ادا کرنا، دیگر ممالک خصوصاً مسلم ریاستوں میں عورتوں کی آزادی کے لیے پالیسیاں تشکیل دینا اور ان کی ہر لحاظ سے سرپرستی کرنا۔ شاید اسی لیے جب افغان قیدیوں کو کنٹینروں میں بند کرکے موت کے منہ میں دھکیل دیا گیا اور گوانتانا موبے میں لوہے کے پنجروں میں بند کیا گیا اس وقت تو اقوامِ متحدہ کی ٹیمیں حرکت میں نہیں آئیں مگر جب ''صوبہ ہرات کے گورنر نے مرد اساتذہ کے، طالبات کو پڑھانے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پابندی عائد کر دی تو اقوامِ متحدہ کی ٹیم خواتین پر تعلیمی پابندیوں کا جائزہ لینے کے لیے فوراً پہنچ گئی۔'' (روزنامہ دن ۲۰۰۳۔۱۔۲۱)

انقلابِ فرانس کے دوران مرد وزن کی مساوات کی تحریک کا آغاز ہوا، جلسے جلوسوں میں مطالبات پیش ہوئے کہ عورت کو مرد کی غلامی سے نجات دلائی جائے بالآخر ۱۹۵۲ء میں یو این او کی طرف سے عورتوں کے لیے مردوں کے برابر حقوق تسلیم کر لیے گئے چنانچہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی طلاق دینے کا حق مل گیا۔ پھر اقوامِ متحدہ نے ایک کمیشن تشکیل دیا جس نے عورتوں کے حقوق کی بحالی کے لیے دستاویز تیار کی۔ جنرل اسمبلی نے ان حقوق کو ۱۹۷۰ء میں تسلیم کر لیا۔ جس کی رو سے عورتوں کو اسقاطِ حمل کا حق بھی مل گیا۔

۱۹۹۴ء میں مسلم ملک مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں یو این او کی طرف سے بہبود آبادی کانفرنس منعقد ہوئی، اس کے بعد خواتین کی چوتھی بڑی کانفرنس اقوامِ متحدہ کے زیر اہتمام ۱۹۹۵ء میں بیجنگ میں ہوئی۔ جس نے ۲۰۰ ممالک کے پچاس ہزار نمائندے شامل ہوئے۔ جنہوں نے خصوصی ایجنڈا تیار کیا۔ اس ایجنڈے کے مطابق خاتون خانہ کو گھریلو ذمہ داریوں اور پھر تولیدی خدمات پر باقاعدہ معاوضہ دیا جائے۔

- ازدواجی عصمت دری پر قانون سازی اور فیملی کورٹس کے ذریعے مرد کو سزا دلوانا۔
- طوائف کو جنسی کارکن تسلیم کرنا۔
- ممبر ممالک میں جنسی تعلیم اور کنڈوم کے استعمال پر زور دینا۔
- اسقاطِ حمل کو عورت کا جائز حق قرار دینا۔
- ہم جنس پرستی کا فروغ۔ وغیرہ

دیگر ممالک کی طرح بعض اسلامی ممالک نے بھی تدریجی طریقہ سے اس ایجنڈا پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ سیاست اور ملازمت میں عورتوں کو نمایاں نمائندگی حاصل ہو گئی ہے۔ فیملی پلاننگ کے لیے بہبود آبادی کے مقامی یونٹ بھی سرگرم ہیں۔ عریانی فحاشی کے فروغ کے لیے میڈیا پر سنسر بورڈ کی پابندیاں نرم کر دی گئی ہیں۔ اس کے باوجود صہیونی تھنک ٹینک اس تگ و دو میں ہیں کہ مذکورہ ایجنڈے کی توثیق اقوامِ متحدہ کی طرف سے کروا کر تمام ممبر ممالک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر اسے حکماً نافذ کیا جائے جس کی خلاف ورزی کی صورت میں اس ملک کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

اقوامِ متحدہ نے تو عالمی امن قائم کرنی کی بجائے مسلمانوں کو عیسائی بنانے یا سیکولر بنانے کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ جنب او۔ آئی۔ سی کا مقصد اقوامِ متحدہ کے چارٹر پر عمل درآمد ہو تو پھر اس ادارہ سے اسلام کی بالادستی اور امت مسلمہ کی یک جہتی وترقی کی توقع رکھنا خوش فہمی کے سوا کچھ نہیں۔

مسلم حکمران اقوامِ متحدہ کے ضابطوں پر دستخط کرنے کی وجہ سے غلامی کی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں۔ تعجب ہے کہ ہمارے مسلم لیڈر، دانشور اپنے ملک کے آئینی وخارجی مسائل کے حل کے لیے بے حیائی کو فروغ دینے والے شیطانی ادارہ سے اپیلیں کرتے ہیں۔ جس کی باگ ڈور صیہونی تھنک ٹینک کے ہاتھ میں ہے۔

راقم نے اپنے ایک مضمون بعنوان''ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے'' میں تجویز پیش کی تھی کہ پاکستان، افغانستان اورسعودی عرب، اقوامِ متحدہ سے رکنیت ختم کر کے احیائے خلافت کی بنیاد رکھیں۔ عملی پیش رفت تو نہ ہوسکی۔ لیکن ۱۱ ستمبر کے واقعہ کے بعد وہ مسلم ممالک جن میں شرعی قوانین نافذ ہیں یا وہ دفاعی واقتصادی لحاظ سے مستحکم ہیں۔ اور یکے بعد دیگرے صیہونی جنگ کی لپیٹ میں آرہے ہیں اور وہاں وہی مسلمان صیہونی دہشت گردی کے خلاف نبرد آزما ہیں جو ربّ کی رضا کی خاطر شریعت کی اسلامیہ کی بالادستی کے لیے سرگرم عمل ہوں۔ تو ایسے میں امت مسلمہ کا فرض ہے کہ ان سے دارے درمے سخنے تعاون کریں، اپنا رشتہ اسلام سے پیوست کریں، ایسے میں دوسروں کو ایمان وعمل کی دعوت دیں، خصوصاً عورتوں کے لیے اسلامی تعلیم وتزکیہ کا اہتمام کریں۔ اور اس سیاسی نظام سے اظہار نفرت کریں جس کے تحت عورتوں کو شتر بے مہار آزادی مل سکتی ہے۔ ☆

☆ طبع پندرہ روزہ المنبر، ۱۴ دسمبر ۲۰۰۴ء، ۱۱ جنوری ۲۰۰۵ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیکولر عالمی اداروں کی تائید میں

اسلامی تاریخ سے جواز تلاش کرنا غیر دانش مندانہ فعل

اللہ سبحانہ کی وحدنیت کا اظہار انبیاء کرام کی بعثت کا مرکز و محور رہا۔ جس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا البتہ سیاست و معیشت و معاشرت کے معاملات میں شریعت کے احکام میں تبدیلی رونما ہوتی رہی۔ تاہم خاتم النبیین ﷺ رسول بن کر دنیا میں تشریف فرما ہوئے تو آپ ﷺ نے پہلے نبی کے شریعتی حکم کی تائید کر دی تو وہ حکم ہمارے لیے حجت بن گیا، اگر آپ ﷺ نے کسی حکم کو منسوخ کر دیا تو وہ حکم ہمارے لیے قابل قبول نہ رہا۔

اسی طرح آپ نے رسم و رواج اور علاقائی حکومتوں کے کسی ضابطہ کا احترام کیا تو آپ کا احترام امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ بن گیا۔ مثلاً میثاق مدینہ کی شرط کہ ''خون بہا اور فدیہ کا قدیم طریقہ جاری رہے گا'' وہ اسلامی حکومت کے لیے مسلمہ قانون بن گیا۔ عرب قبائل اور دیگر حکومتوں میں شراب، جوا اور سودی کاروبار جائز تھا۔ خاتم النبیین ﷺ نے منع کر دیا تو یہ امور رہتی دنیا تک امت مسلمہ کے لیے حرام ہو کر رہ گئے۔ عالمی قانون کے احترام کے متعلق اسلام میں لچک کا پہلو تلاش کرنا اسلام کی خدمت نہیں۔

صہیونی تھنک ٹینک روس کی پسپائی کے بعد عالم اسلام کو مغلوب کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ صہیونی جنگ کے شعلے یکے بعد دیگرے مسلم ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے رہے ہیں۔ دوسری طرف وہ فکری محاذ پر بین المذاہب کانفرنسیں منعقد کر کے بغل میں چھری منہ میں رام رام کے مصداق امن و آشتی کا راگ الاپ رہے ہیں۔ جن سے متاثر ہو کر ہمارے چند مفکر اہل مغرب کے ضابطوں اور تہذیب و تمدن کو اسلام کے قالب میں ڈھالنے کی ڈیوٹی سرانجام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے رہے ہیں۔ بھارتی دانشور مولانا وحید الدین خانؒ نے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اجتماعی معاملہ میں اس بین الاقوامی معیار کو اختیار کر لیں جو آج کی دنیا میں عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہے۔ وہ اس کے لیے دلیل کشید کرتے ہیں۔

''یہ اصول پیغمبر اسلام ﷺ کی ایک سنت سے ثابت ہوتا ہے۔ آپ کے زمانہ میں یمن کے علاقہ میں ایک مدعی نبوت ظاہر ہوا اس کو تاریخ کی کتابوں میں مسیلمہ کذاب کہا جاتا ہے اس نے اپنی طرف سے دو رکنی وفد مدینہ بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کو یہ پیغام دیا کہ آپ میری نبوت کو تسلیم کر لیں۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ عالمی رواج نہ ہوتا کہ سفیر قتل نہیں کیے جاتے تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے اس قول سے یہ اصول مستنبط ہوتا ہے کہ کسی اجتماعی معاملہ میں جو بین الاقوامی اصول ہو وہی اصول اسلامی ریاست میں بھی تسلیم کیا جائے گا۔ اس طرح کے معاملات میں اسلام میں بھی اسی معیار کو مان لیا جائے گا جو کسی زمانہ میں بین الاقوامی طور پر مسلمہ معیار بن چکا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ بین الاقوامی معاملات میں اس کے سوا کوئی اور قابل عمل اصول نہیں مسلمان دنیا میں اپنا کوئی علیحدہ سیاسی جزیرہ نہیں بن سکتے۔ بین الاقوامی زندگی کا نظام باہمی احترام اور باہمی رضا مندی کے اصول پر چلتا ہے۔ یہ اصول جس طرح دوسری قوموں کے لیے قابل قبول ہے اس طرح وہ اسلام کے لیے بھی قابل قبول ہے۔ (ماہنامہ تذکیر، ستمبر، ۲۰۰۵ء، ص ۲۹)

تاریخ ابن کثیر میں مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گواہ کا بیان سن کر فرمایا:

''قسم بخدا اگر ایلچیوں کے قتل نہ کرنے کا اصول نہ ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کر دیتا۔''

تاہم دوسری روایت بھی درج ہے:

ابوداؤد طیالسی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مسعودی نے عاصم سے عن ابی وائل عن عبداللہ ابن مسعود بتایا وہ بیان کرتا ہے کہ ابن النواحہ اور ابن اثال مسیلمہ کذاب کے ایلچی بن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کیا تم دونوں گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں انہوں نے جواب دیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں اور اگر میں ایلچی کو قتل کرنے والا ہوتا تو تم دونوں کو ضرور قتل کر دیتا۔'' (تاریخ ابن کثیر، جلد ۵، صفحہ ۱۱۲)

مجسمہ رحمت نبی کریم ﷺ کو اہل طائف نے لہولہان کر دیا تو آپ ﷺ نے ان کے حق میں ہدایت کے لیے دعا کی۔ بد بخت عقبہ بن ابی معیط نے آنحضرت ﷺ کے چہرہ انور پر تھوکا تو رب ذوالجلال نے آیات [الفرقان ۲۷ تا ۲۹] نازل کر کے ان کو عذاب شدید کی وعید سنائی لیکن رحمت دو عالم ﷺ نے بد دعا نہیں کی۔

خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں دونوں روایتوں کا جائزہ لیں تو دوسری روایت درست معلوم ہوتی ہے۔ ان سفیروں کو نبی کریم ﷺ کے حکم سے قتل نہ کرنے میں حکمت الٰہی ظاہر ہوئی حافظ بیہقیؒ بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک ایلچی اثامہ بن اثال مسلمان ہو گیا جب کہ دوسرا سفیر ابن النواحہ جعلی قرأت پڑھتا ہوا پکڑا گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا۔

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے جن صورتوں میں کسی کو قتل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ان کی بھی حکمت یہی ہے کہ دنیا سے فتنہ و فساد ختم ہو جائے اور معاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے۔ پہلے کی طرح موجودہ دور میں بھی سفیر جنگ کے دنوں میں امن مذاکرات میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے آپ نے پہلے سے رائج قانون کی تائید کر دی، وہ ہمارے لیے شرعی حجت بن گیا۔ ''حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں، پس اس وقت سے یہ طریق رائج ہو گیا کہ ایلچیوں کو قتل نہ کیا جائے۔'' (تاریخ ابن کثیر جلد ۵، صفحہ ۱۱۲)

امام کائنات ﷺ اور خلفاء راشدین نے دیگر قبائل سے جتنے امن معاہدے کیے۔ ان میں بلا رنگ ونسل اور مذہب بنی نوع انسان کی عزت و جان و مال کا تحفظ بنیادی مقصد رہا لیکن ان میں وحی الٰہی کے احکام میں کسی قسم کا لچک دار رویہ اختیار نہیں کیا گیا بلکہ پروفیسر محمد اکرم ورک

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رکن مجلس ادارت ''الشریعۃ'' مذکورہ سفیروں کو قتل نہ کرنے کی مثال دے کر نتیجہ اُخذ کرتے ہیں:

''ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ ایک داعی کے لیے نہ صرف عالمی قانون، رسم ورواج اور عرف سے واقفیت ضروری ہے بلکہ دعوت اور مکالمہ کے مثبت نتائج کی توقع ہو تو دیگر اقوام کے قوانین ورسم ورواج کا ممکن حد تک لحاظ اور احترام بھی کیا جاسکتا ہے اور اسی طرح اگر کسی اسلامی حکم کا نفاذ وقتی مصلحت کے خلاف ہو تو اس کے نفاذ میں توقف کیا جاسکتا ہے۔ عصر حاضر میں مسلمان قانون دانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ بین الاقوامی قانون کا سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں مطالعہ کریں اور ان پہلوؤں کا جائزہ لیں جہاں باہمی گفتگو اور مکالمہ میں لچک کے پہلو کو مدنظر رکھا جاسکتا ہے۔'' (ماہنامہ ''الشریعۃ'' گوجراں والا، جولائی ۲۰۰۶ء، ص ۱۶)

نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہودیوں سے امن معاہدہ کیا جو تاریخ میں میثاق مدینہ کے نام سے مشہور ہے، جس کی آخری شرط یہ تھی کہ ''جھگڑوں اور اختلافات میں رسول اللہ ﷺ کو ثالث تسلیم کیا جائے گا'' چنانچہ موجودہ دور میں مسلم حکمرانوں کو کسی ایسے معاہدہ یا دستاویز پر دستخط نہیں کرنے چاہیے جو قرآن وسنت کے صریح خلاف ہو۔

اہل نجران کے عیسائیوں نے آپ ﷺ سے مباہلہ نہ کیا بلکہ آپ ﷺ کو حکم تسلیم کر لیا چنانچہ سید الکونین ﷺ نے دوسرے دن ان کو دستاویز لکھ کر دی اور آپ نے ان کو جان و مال کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرنے کے بعد آخری شرط رکھی ''آئندہ سودی کاروبار منع ہوگا۔ خلاف کرنے والا عہد سے خارج سمجھا جائے گا۔'' (سیرت الرسول، ص ۶۷۹)

قتل قابل معافی جرم ہے، اگر مقتول کے ورثاء بخوشی ورضا قاتل کو معاف کرنا چاہیں تو اسلام اجازت دیتا ہے لیکن اسلامی معاشرہ کو دیمک کی طرح چاٹ جانے والے سماجی و معاشی جرائم مثلاً زنا سود وغیرہ ناقابل معافی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام کائنات ﷺ نے نجران کے نصاریٰ سے معاہدہ کرتے وقت عہد لیا کہ وہ کینسر نما آفاقی جرم نہ کریں گے۔

اس وقت کرۂ ارض پر بین الاقوامی معیار کا ادارہ یو این او ہے۔ مسلم غیر مسلم ممالک جس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے ضابطوں کے پابند ہیں۔ عالمی بنک اور آئی ایم ایف اس کے مالیاتی ادارے ہیں۔ جن کا نظام سود پر مبنی ہے۔ وہ پسماندہ خصوصاً مسلم ممالک کو غیر پیداواری شعبوں میں سودی قرضے دے کر غلامی کی زنجیر میں جکڑ رہے ہیں۔

سنگین حالات میں مسلم دانشوروں کا فرض منصبی ہے کہ وہ امت مسلمہ کی یک جہتی اور غلبہ اسلام کے لیے متفقہ لائحہ عمل تیار کریں اور مسلم حکمرانوں کو اس پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیں۔

محترم ابوعمار زاہد الراشدی نے ماہنامہ الشریعہ جون ۲۰۰۴ء میں ''انسانی حقوق کا عالمی منشور'' شائع کیا اور اہل علم کو اس پر بحث ومباحثہ کرنے کی دعوت دی۔ راقم نے ان کے حکم کی تعمیل میں تقابلی جائزہ پیش کیا۔ جس پر غور کر کے یقیناً آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس عالمی ادارہ کی حمایت کرنا اس کے ضابطوں کے لیے اسلامی تاریخ سے لچک کا پہلو تلاش کرنا حمیت اسلامی کے منافی ہے۔

حکومت اسلامیہ وحی الٰہی کے احکام کے تابع ہے جب کہ عالمی انسانی حقوق کا منشور وحدت الادیان کا ایجنڈا ہے جس کی بیشتر دفعات شریعت کے منافی ہیں۔ اہل مغرب اس کی تکمیل کے لیے بزور قوت کوشاں ہے۔ برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیر کی ''ایکسپریس'' کے لیے خصوصی تحریر میں صاف طور پر لکھا ہے:

> ''مشرق وسطیٰ میں آج انتہا پسندی کا ایک قوس پھیلا ہوا ہے جو واضح طور پر بڑھتا رہا۔ اس خطے کے باہر دور دراز ممالک کو لپیٹ میں لے رہا ہے۔ اسے شکست دینے کے لیے اعتدال پسند لیڈروں کے اتحاد کی ضرورت ہے جو مستقبل کی ایک مختلف تصویر پیش کرتا ہے جہاں مسلمان یہودی اور عیسائی باہم امن اور ہم آہنگی کے ساتھ رہتے ہوئے ترقی کر سکتے ہیں۔'' (روزنامہ ایکسپریس ۲۰۰۶۔۰۸۔۰۹)

وحدت الادیان کے ایجنڈے کی تائید کے لیے تاریخ اسلام سے خواہ مخواہ جواز کا پہلو تلاش کرنا مسلم مفکرین کو زیب نہیں دیتا۔ ★

☆ طبع ہفت روزہ الاعتصام، ۱۰ تا ۱۶ نومبر ۲۰۰۶ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

OIC امریکی فوج کے انخلا کو مشروط بنا کر عراق میں مسلم فوج تعینات کرے

امریکا نے کیمیائی ہتھیاروں کی بے بنیاد رپورٹ کا بہانہ تراش کر عراق پر حملہ کیا تو عراقی عوام عزیمت کا پہاڑ بن گئے۔ امریکا فضائی حملوں کے دوران ساٹھ لاکھ سے زائد عراقیوں کو موت کی نیند سلا چکا ہے۔ صرف فلوجہ میں زہریلی گیسوں سے ایک لاکھ شہریوں کی لاشوں کو مسخ کیا گیا لیکن مزاحمت میں ذرہ فرق نہ آیا۔ صدام حسین پر شیعوں کے قتل کا مقدمہ دائر کر کے مذہبی تصادم کو بھڑکایا گیا۔

جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی صدام کے ابتدائی دور کی مغرب نواز پالیسی کے جرم کا کفارہ بن گئی۔ وہ مردانہ وار کلمہ شہادت پڑھتا ہوا تختہ دار پر کھڑا ہو گیا لیکن امریکہ مردہ باد اور عراق و فلسطین زندہ باد کہنے سے باز نہ آیا۔ امریکہ نے عراقی مزاحمت کو کچلنے کے لیے فرقہ واریت کا حربہ آزمایا لیکن صدام حسین اور ابو مصعب زرقاوی کی شہادت کے بعد بھی مزاحمت بدستور جاری ہے۔ مغربی و عربی پریس کے متضاد دعوؤں کے مطابق ۳۰ سے ۵۰ ہزار کے لگ بھگ امریکی فوجی مارے جا چکے ہیں۔ امریکی صدر بش نے نئی پالیسی کے تحت تیس ہزار فوجی بھیجنے کا اعلان کیا۔ جب پہلا دستہ بغداد پہنچا تو مجاہدین نے ۲۹ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ ہیلی کاپٹروں کی تباہی کا منظر دیکھ کر امریکی کالم نگار لکھنے پر مجبور ہو گئے کہ عراق کی زمین کے بعد فضا بھی اُن کے لیے محفوظ نہیں رہی۔ اس وقت امریکہ کے سامنے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلے ہیں پچھلی جانب ندامت و ذلت کی دیوار ہے۔

امریکہ ہر صورت اپنی سپر پاوری کا وقار بحال رکھنا چاہتا ہے۔ کچھ عرصہ قبل امریکا نے پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنی فوج عراق بھیجے۔ عوام نے بھرپور احتجاج کیا تب حکومت نے یہ کہہ کر معذرت کی کہ جب دیگر اسلامی ممالک اپنی فوجیں بھیجیں گے تو اس امر پر غور ہو سکتا ہے۔ محترم عطاء الرحمٰن کے تجزیہ کے مطابق ''اب قرائن بتاتے ہیں اس مقصد کے لیے او۔ آئی۔ سی کا پلیٹ فارم استعمال کیا جانے والا ہے۔ حکمران جماعت کے سیکرٹری جنرل مشاہد حسین نے گزشتہ دنوں امریکہ میں کی جانے والی تقریروں کے دوران اس جانب اشارات بھی دیئے ہیں۔ اگر او۔ آئی۔ سی میں شامل امریکا نواز مسلم ممالک کے دستوں پر مشتمل فوج عراق میں جارح اور قابض قوت کا دست وبازو بننے کے لیے بھیجی جاتی ہے تو یہ امت مسلمہ کے ساتھ بڑی ناانصافی ہوگی۔'' (نوائے وقت ۱۶ فروری ۲۰۰۷ء)

اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے اگر امریکہ واقعی عراق میں داخلی استحکام چاہتا ہے تو او۔ آئی۔ سی امریکی مطالبہ پر مسلم فوج ضرور بھیجے مگر چند شرائط کے ساتھ۔ امریکہ سمیت اتحادی فوج عراق سے انخلا کا ٹائم ٹیبل دے جبکہ او۔ آئی۔ سی اُن کی باعزت واپسی اور عراق میں امن وامان قائم کرنے کی ضمانت دے۔

امریکہ نے ایٹمی وکیمیائی ہتھیاروں کے بے بنیاد الزامات کی بنا پر عراق کو نشانہ بنایا۔ فضائی حملوں کے دوران ساٹھ لاکھ عراقیوں کی ہلاکت اور اثاثے تباہ کرنے کی پاداش میں امریکہ تاوان جنگ ادا کرے اگر اتحادی فوج حسب وعدہ انخلا سے گریز کرے تو مسلم فوج عراقیوں کا دست وبازو بن کر امریکہ کے خلاف مزاحمت کرے گی۔

او۔ آئی۔ سی کا تاریخی پس منظر اس امر کا شاہد ہے کہ وہ جرأت مندانہ موقف اختیار نہیں کرسکتی کیونکہ اقوامِ متحدہ کے ضابطوں نے اس کے ہونٹوں کو سر مہر کر دیا ہے۔ مسلم ریاستوں میں صیہونی جنگ کے شعلوں کو بجھانے کے لیے مجاہدین سرگرم عمل ہیں اگر او۔ آئی۔ سی اُن سے عملی تعاون نہیں کرسکتی تو کم از کم امریکی فوج کا آلہ کار بن کر اُن کے سینوں کو چھلنی کرنے کی پالیسی سے گریز کرنا چاہیے۔

☆ طبع ہفت روزہ الاعتصام، ۱۸ تا ۲۴ مئی ۲۰۰۷ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

او آئی سی کے متبادل اسلام کی ترجمانی کے لیے عالمی ادارہ کی ضرورت

جہادی اقدامات کے خاتمے کے لیے او۔آئی۔سی کا انتخاب:

صہیونی تھنک ٹینک نے کمیونزم کے زوال کے بعد عالم اسلام کو ہدف بنالیا ہے۔ وہ مسلمانوں کو مغلوب اور اسلام کو مسخ کرنے کے لیے سرگرمِ عمل ہیں۔ نائن الیون کی آڑ میں افغانستان اور عراق کو تاراج کرنے کے بعد سیکولر نظام مسلط کر دیا ہے۔ جب کہ امریکی حکومت اپنے عالمی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے مسلم دنیا کے معروف سکالروں کو اپنے ہاں دعوت دیتی ہے۔ جن کے مطالعاتی دوروں کے اخراجات خود برداشت کرتی ہے۔ بعض اوقات مسلم دنیا میں ہی عالمی امن کے نام پر کانفرنس منعقد کر کے اُن کو جدیدیت کے موضوع پر لیکچر دیے جاتے ہیں۔ ان حربوں سے چند مسلم اسکالر ضرور متاثر ہوئے۔ وہ مغربی طرز سیاست، معیشت اور معاشرت کو اسلام کے لبادے میں پیش کرنے میں جت گئے تاہم ان کے اثرات کی رفتار دھیمی تھی اس لیے انھوں نے عالمی ایجنڈے کے مؤثر فروغ کے لیے او۔آئی۔سی کا انتخاب کیا۔

۱۹۶۹ء میں یہودیوں نے مسجد اقصیٰ کو آگ لگا کر بے حرمتی کی تو عالم اسلام میں اسرائیل کے خلاف مظاہرے شروع ہوئے۔ چناں چہ او۔آئی۔سی معرض وجود میں آئی۔ کافی عرصہ بیت گیا مگر بے حرمتی کا بدلہ لینے کے لیے عملی کارروائی نہیں کی جاسکی۔ سامراجی دور کے پیدا کردہ مسلم ممالک کے باہمی سرحدی تنازعے ہنوز تشنۂ حل ہیں۔ بیرونی جارحیت کی صورت میں او۔آئی۔سی میں شامل مسلم ممالک نے دفاعی معاہدہ نہیں کیا البتہ اس دوران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سربراہی کانفرنس کے متعدد اجلاس ہوئے۔ جن میں اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کی توثیق کی گئی یا اس سے ممکنہ حل کے لیے پر امن مذاکرات کی اپیل کی گئی کیوں کہ او۔ آئی۔ سی بااختیار ادارہ نہیں بلکہ اقوامِ متحدہ کے تابع ہے۔

دسمبر ۲۰۰۵ء میں ۵۷/اسلامی ممالک کے سربراہوں کا مکہ مکرمہ میں غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جن کو افغانستان اور عراق میں امریکا کی دہشت گردی نظر نہ آئی بلکہ اعلامیہ میں مسلمانوں پر زور دیا گیا کہ وہ دہشت گردی (جہاد) کو ختم کرنے کے لیے نصابِ تعلیم میں بنیادی تبدیلیاں لائیں۔

''اسلام امن اور جدیدیت کا مذہب ہے جو ہر قسم کی دہشت گردی کو مسترد کرتا ہے۔ مسلم ممالک پر زور دیتا ہے کہ وہ دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے ہر ممکن اقدامات اپنائیں اور نصابِ تعلیم میں ایسی تبدیلیاں لائیں جن سے معاشرہ میں برداشت، تحمل، ہم آہنگی اور مکالمے کی روایت کو فروغ ملے۔

سربراہی اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسکالر اکیڈمی فورم میں اصلاحات کرکے اسے تمام اُمہ کے لیے ایک مستند ادارہ بنائے تاکہ جو امور بھی سامنے آئیں ان پر اجتہاد کے ذریعے فیصلے ہوں۔

کانفرنس میں شریک ۵۷/اسلامی ممالک کے سربراہوں نے کہا ہے کہ اعلان مکہ اور دس سالہ تنظیم نو کے پلان میں او۔ آئی۔ سی کو سیاسی، اقتصادی، سماجی، تعلیمی، صحت اور ثقافتی شعبوں میں مؤثر بنایا جائے گا تاکہ یہ ادارہ ۲۱ ویں صدی کے چیلنجوں کا مقابلہ کرسکے۔''

(روزنامہ نوائے وقت، لاہور ۱۰ دسمبر ۲۰۰۵ء)

پاکستان اسلامی نظریاتی کونسل کا تائیدی فیصلہ:

اسکالر اکیڈمی فورم نے مغربی نظریات کو اسلام کے قالب میں ڈھالنے کے لیے اجتہاد جدید کے کام کا آغاز کیا ہے یا نہیں۔ البتہ پاکستان نے اسلامی نظریاتی کونسل کے اراکین میں ردوبدل کیا۔ کینیڈا سے پی ایچ ڈی کرنے والے ڈاکٹر کو اس کا چیئرمین نامزد کیا جس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور دہشت گردی کے موضوع پر اپنی سفارشات کی رپورٹ جاری کی۔

"اسلام دہشت گردی کی قطعاً تائید نہیں کرتا۔ دہشت گردی ایک جرم ہے خواہ افراد یا گروہ اس کے مرتکب ہوں یا کوئی ریاستی ادارہ۔ ریاستی دہشت گردی کو جوابی دہشت گردی کا جواز نہیں بنایا جاسکتا۔ اسلام سلامتی کا دین ہے اور اس کے ماننے والے ہر قسم کے تشدد اور دہشت گردی کے خلاف ہیں۔ ۲۲ نکات پر مشتمل سفارشات میں مزید کہا گیا ہے کہ دہشت گردی کو جہاد کا نام دینے یا اس بنیاد پر جواز فراہم کرنے کو سختی سے روکا جائے۔ مسلم ممالک او۔ آئی۔ سی کی سطح پر ماہرین کی کمیٹی بنائیں۔ سارک کی سطح پر بھی ماہرین کی ایک کونسل بنانے کی تجویز دی گئی۔ مزید کہا گیا کہ دہشت گردی اور تخریب کاری میں ملوث تربیتی کیمپ ختم کیے جائیں اور پاکستان کے انٹیلی جنس اداروں اور آئی ایس آر اور ایف آئی اے کا از سر نو جائزہ لے کر انھیں مضبوط بنایا جائے تاکہ دہشت گردوں کی سیاسی سرپرستی کا سلسلہ ختم ہو سکے۔"

(غزوہ ۷/اپریل ۲۰۰۶ء)

دورِ جدید کے مسائل کے حل کے لیے علماء کے اجماعی فیصلہ کی ضرورت:

امریکا نے کمیونزم کی بیخ کنی کے لیے مسلمانوں کو صف آراء کرنا تھا تو مسلم دنیا میں جہاد کے لیے خود فضا ساز گار کی مگر بعد میں وہی مجاہدین اور اُن کا ولولۂ جہاد امریکا اور صہیونیوں کے گلے کی چھچھوندر بن گیا۔ چناں چہ جب صہیونی تھنک ٹینک نے اسلام کو ہدف بنالیا تو وہی اسلامی ادارے، اسکالر اور مسلم حکمران جہاد کو دہشت گردی سے تشبیہ دے رہے ہیں اور عالم اسلام کے موجودہ حالات کو نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی سے مطابقت قائم کر کے جہادی اقدامات کی مخالفت کر رہے ہیں۔

اگرچہ چند علماء ودانش ور جدیدیت کی روک تھام کے لیے حتی المقدور مصروف عمل ہیں لیکن اُن کی اثر پذیرائی کا حلقہ محدود ہے۔ اسلامی دنیا میں ایسی نامور شخصیات موجود ہیں جو عالم اسلام کی علمی تحریکوں میں مصروف ہیں ان پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ احیائے امت کے لیے علماء ودانش وروں پر مشتمل بین الاقوامی سطح پر اسلامی فورم تشکیل دیں جو صہیونی تھنک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹینک کے ایما پر جاری ہونے والے جدید مسائل کا قرآن وسنت کی روشنی میں علمی وتحقیقی جواب دیں۔

امت مسلمہ کو درپیش مسائل کی نوعیت اور جہاد کے بارے میں علمی استفسار:

نائن الیون کے واقعہ کے بعد صہیونی میڈیا کی دہشت گردی کی اصطلاح سے عالم اسلام کے مسلمان مختلف قسم کے مسائل سے دوچار ہیں:

(i)...... وہ مسلمان جو غیر مسلم حکومت کے شہری ہیں جہاں ان کی عزت، جان اور مال کو تحفظ حاصل ہے، اور اُن کو اسلامی احکام کے مطابق زندگی گزارنے کے حقوق حاصل ہیں نیز اُن کو وعظ ونصیحت کی آزادی بھی حاصل ہے۔

(ii)...... دیگر حقوق تو حاصل ہیں لیکن اسلام کی تبلیغ کی آزادی نہیں۔

(iii)...... جہاں عزت، جان، مال کے تحفظ کا قانونی حق حاصل ہے مگر مذہبی احکام پر عمل پیرا ہونے میں قانونی رکاوٹیں ہیں۔

(iv)...... بعض ایسے ممالک بھی ہیں جہاں اسلامی احکام پر عمل کرنے میں نہ صرف قانونی رکاوٹیں ہیں بلکہ مسلمان ہونے کی پاداش میں اُن کو دشمن نمبر ایک تصور کیا جاتا ہے۔ نوجوانوں کو ہلاک، عورتوں کی عصمتیں لوٹنے اور املاک کو نذر آتش کرنے کی مہم جاری ہے۔

مذکورہ مظلوم مسلمان جن کے پڑوس میں اسلامی حکومت نہیں وہ مزید جانی ومالی نقصان سے بچنے کے لیے نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کی طرح صبر واستقامت کا مظاہرہ کریں یا مدنی زندگی کی طرح جہاد پر عمل پیرا ہوں؟

مظلوم مسلم اقلیت کے پڑوس میں اسلامی حکومت ہو وہ اجماعی فیصلہ کے تحت مسلم حکومت سے تعاون کی درخواست کریں تو اُس مسلم حکومت پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

جب کہ اقوام متحدہ کے ضابطوں کے تحت دوسری ریاست کے معاملات میں مداخلت یا دراندازی کی اجازت نہیں وہ کیا لائحہ عمل اختیار کرے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر آزاد مسلم حکومت عالمی قانون کی پابندی کی وجہ سے ٹس سے مس نہ ہو وہاں کے مسلمان حکومت کے اشارے پر یا از خود مظلوم مسلمانوں کا ساتھ دینے کے لیے خفیہ ذرائع سے جاسکتے ہیں؟

اگر مجبور مسلمان مقامی حالات کے پیش نظر صبر واستقامت پر عمل پیرا ہوں وہ پڑوس کی مسلم حکومت کو تعاون کے لیے نہ کہیں تو اس صورت میں مسلمانوں کو از خود اسلامی جذبے کے تحت وہاں جانا چاہیے یا نہیں؟

اگر کوئی غیر مسلم ملک کسی مصنوعی بہانہ کی آڑ میں مسلم ملک پر حملہ کرے۔ رائج اسلامی نظام کو درہم برہم کر کے سیکولر نظام مسلط کرے اور قدرتی وسائل پر قبضہ کرے تو اس صورت میں وہاں کے مسلمانوں پر دفاعی جہاد فرض ہے یا نہیں؟

اگر وہ مزاحمتی جہاد کریں تو ان کی اعانت کرنا پڑوس کی اسلامی حکومت پر فرض ہے یا نہیں؟ خدانخواستہ وہ مسلم حکومت اپنے بھائیوں کا ساتھ دینے کی بجائے طاغوتی حملہ آوروں کا ساتھ دے تو رعایا پر ایسے مسلم حکمران کی اطاعت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

طاغوتی قوتوں کے آلہ کار مسلم حکمران کے اقتدار کو آئینی وقانونی جواز فراہم کرنا اور اس کے مغربی ایجنڈے کی بالواسطہ یا بلا واسطہ حمایت کرنا شرعاً جائز عمل ہے یا نہیں؟

صہیونی ورلڈ آرڈر پر عمل درآمد کرنے والے مسلم حکمرانوں کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے ہڑتال کی اپیل کرنا، سڑکوں،اور بازاروں میں مردوں یا عورتوں کا جلوس نکالنا کیا درست عمل ہے؟ یا علمائے حق کو تحریر وتقریر کے ذریعے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینا چاہیے اور نصرت کے لیے رب کریم کے دربار میں قنوت نازلہ پڑھنی چاہیے؟

عصر حاضر میں خودکشی کی کئی صورتیں رونما ہورہی ہیں:

(i)...... بھوک، افلاس یا خانگی حالات سے دل برداشتہ ہوکر خودکشی کرنا۔

(ii)...... طاغوتی فوج بے تحاشا ہو ان کے مقابلے میں مسلم مزاحمت کار قلیل تعداد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔فضائی حملے کے خطرہ کے پیش نظر دو بدو مقابلہ کرنے کی صورت میں زیادہ جانی نقصان کا خطرہ ہو تو ان حالات میں کسی ایک مسلمان کا دشمن کی فوج میں گھس کر خودکش دھماکہ کرنا۔ طاغوتی فوج کی مسلم سیکیورٹی پولیس کے علاقہ میں داخل ہو کر خودکش دھماکہ کرنا۔سڑک یا بازار میں دشمن کی گاڑی کو بم سے تباہ کرنے کی کوشش کرنا جس میں طاغوتی سپاہیوں کے علاوہ عام شہریوں کے ہلاک ہونے کا خدشہ ہو۔

اقوامِ متحدہ کا چارٹر وحدت الادیان کا علم بردار ہے اسلام میں بالغ مسلمان لڑکی کا نکاح مشرک یا اہل کتاب مرد سے جائز نہیں جب کہ اقوامِ متحدہ کا منشور اسلامی اصول کی نفی کرتا ہے۔

دفعہ ۱۶ (ا) بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی ایسی پابندی کے جونسل، قومیت یا مذہب کی بنا پر لگائی جائے شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح ازدواجی زندگی اور نکاح کو فسخ کرنے کے معاملہ میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

سلامتی کونسل کا فلسطین اور کشمیر کے معاملے میں دوہرا معیار اور چیچنیا، افغانستان اور عراق میں امریکی جارحیت پر اقوامِ متحدہ کی بے بسی و بے حسی واضح ہے۔ان حالات میں مسلم حکومتوں کا اقوامِ متحدہ کا بدستور رکنیت قائم رکھنا اور مسلم لیڈروں کا داخلی معاملات پر اپیل کرنا شرعاً جائز ہے؟

غلبہ دین کے لیے کون سا لائحہ عمل موزوں ہے؟

عالم اسلام کی دینی تحریکوں کے لائحہ عمل میں نظریاتی اختلاف ہے۔آیا انبیائے کرام کی بعثت کا بنیادی مقصد اسلامی حکومت کا قیام ہے یا عدل وانصاف پر مبنی صالح معاشرہ کا قیام۔ عصر حاضر میں غلبہ دین کے لیے کس کو اوّلین ترجیح دینا چاہیے؟

جمہوری نظام میں قرآن وسنت کے احکام کا نفاذ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب اراکین کی منظوری کا محتاج ہے۔کیا ہم اس نظام کو اپنا کر صالح معاشرہ یا اسلامی حکومت قائم کر سکتے ہیں؟

اگر نہیں تو اماراتی نظام جس میں کثرت رائے کی بجائے دلائل و براہین کی بنیاد پر اتفاق رائے سے فیصلے ہوتے ہیں اس نظام کی بحالی کے لیے کون سا لائحہ عمل اختیار کیا جائے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیعہ سنی تصادم نے ہلاکو خان کو بغداد پر حملہ کرنے کا موقع فراہم کیا۔ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ امریکا عراق پر تسلط جمانے کے لیے یہی حربہ آزما رہا ہے۔ جب کہ او۔ آئی۔ سی عالم اسلام کے مسائل حل کرنے کی بجائے مسلم معاشرہ کو جدیدیت میں ڈھالنے کے لیے متحرک ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالم اسلام کی تحریکوں کے مفکرین بحالی خلافت کے لیے ادارہ تشکیل دیں جوامت مسلمہ کی یک جہتی و سلامتی، جدید مسائل کے شرعی حل اور غلبہ دین کے لیے متفقہ لائحہ عمل اختیار کریں تاکہ فکری و عسکری محاذ پر مغرب کو پسپائی ہو اور دعوت و جہاد کا پرچم تھامنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ ★

★ طبع ہفت روزہ الاعتصام، ۱۶ تا ۲۲ مارچ ۲۰۰۷ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے

یہودیوں نے اگست ۱۹۶۹ء میں مسجد اقصیٰ کی کھلی بے حرمتی کی اور اس کے بعض حصوں کو جلا دیا تھا جس میں سلطان صلاح الدین ایوبی کا ہدیہ کردہ خصوصی منبر بھی نذر آتش ہوگیا تھا۔ اس واقعہ سے عالم اسلام بھڑک اٹھا اور کئی ممالک میں ملک گیر ہڑتال ہوئی تھی۔ چنانچہ اس بے حرمتی کا بدلہ لینے کے لیے 22 ستمبر 1969ء کو مراکش کے دارالحکومت رباط میں اسلامی سربراہی کانفرنس کا انعقاد ہوا، جس سے ملت اسلامیہ میں مسرت کی لہر دوڑ گئی کہ اب مسلم ممالک متحد ہوکر ملت کفر کا مقابلہ کریں گے۔ مگر تہائی صدی گزرنے کے باوجود مسلمانوں کے داخلی وخارجی نوعیت کے مسائل میں اضافہ بدستور جاری ہے۔ ایران، عراق جنگ، اسرائیل کا عراق کے ایٹمی پلانٹ پر حملہ اور خلیجی جنگ کے دوران امت مسلمہ کا بے پناہ جانی ومالی نقصان ہوا۔ حتیٰ کہ مسلم ممالک کی عسکری صلاحیت اور معاشی قوت مفلوج ہوکر رہ گئی۔ اس دوران او۔ آئی۔ سی نے کوئی مؤثر کردار ادا نہیں کیا بلکہ امریکہ نے خلیجی جنگ کی آڑ میں اپنی فوجیں بھیج کر اُلٹا حرمین شریفین کے گرد بھی گھیراؤ کرلیا ہے۔

❀...... 28 دسمبر 2000ء کو اسرائیل کے اپوزیشن لیڈر جبکہ موجودہ نومنتخب وزیراعظم نے اپنے دورے کے دوران مسجد اقصیٰ کی پھر بے حرمتی کی جس سے عرب عوام کے جذبات بھڑک اٹھے اور وہ سڑکوں پر نکل آئے تو اسرائیلی فوج نے ان کا قتل عام شروع کردیا۔ اس نازک موقع پر او۔ آئی۔ سی نے کون سا دفاعی قدم اٹھایا؟

❀......چیچن جانبازوں کا خوف روسی فوج پر چھا گیا تو دنیا بھر کے کفرستان نے مل کر چیچن دارالخلافہ ''گروزنی'' پر اندھا دھند بمباری جاری رکھی تب بھی پچاس سے زائد اسلامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ممالک کے سربراہوں میں سے کوئی ولید بن عبدالمالک نظر نہ آیا جوان سورماؤں کو سبق سکھاتا آخر انہیں مجبوراً شہر خالی کرنا پڑا آج بھی امام شامل کی روحانی اولاد پہاڑوں میں چھپ کر روسی فوج کا مردانہ وار مقابلہ کر رہی ہے۔

بوسنیا میں مسلمانوں کے سینوں پر خنجروں سے صلیبیں بنائی جاتی رہیں۔ مسلمان والدین کو بچوں کا خون پلایا جاتا رہا۔ سرب درندے مسلمانوں کے کٹے سروں سے فٹ بال کھیلتے رہے پھر تندروں پر جلاتے رہے۔ جس روز آٹھ ہزار مسلمانوں کا قتل عام ہوا اس روز عیسائیوں نے چرچ میں عبادت کی، موسیقی کا پروگرام کیا اور شراب نوشی کی۔ یورپ اور اقوامِ متحدہ کی فوج نے کھلے عام سرب درندوں کا ساتھ دیا لیکن او آئی سی (O.I.C) تماشہ دیکھتی رہی۔

بھارتی فوج کشمیر میں 75 ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کر چکی ہے۔ لیکن کشمیری مجاہدین کے عزم و استقلال میں ذرہ برابر فرق نہ آیا، روس اور اسرائیل نے دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے بھارت سے گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ امریکی کانگرس کے فیصلے اسرائیل میں ہوتے ہیں۔ گویا ملت کفر مجاہدین کشمیر کو کچلنے کے لیے متحد ہو چکی ہے اس کے برعکس او۔ آئی۔ سی میں شامل ممالک کے بھارت سے دوستانہ تجارتی تعلقات میں ذرہ برابر فرق نہ آیا۔

امریکہ عرب مجاہد اسامہ بن لادن کی آڑ میں افغانستان پر میزائل داغ چکا ہے۔ اب اقوامِ متحدہ نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بنیاد بنا کر طالبان حکومت کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ امریکہ ان کو عملی جامہ پہنانے کے لیے پاک افغان سرحد پر چیک پوسٹیں قائم کر رہا ہے، اور مزید فضائی حملوں کی دھمکیاں دے رہا ہے جن کا اصل مقصد جہادی مرکز اور پاکستان کے ایٹمی پلانٹ کو تباہ کر کے عالم اسلام کی جہادی تحریکوں کی حوصلہ شکنی کرنا ہے۔ جبکہ تاحال پاکستان، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے علاوہ کسی اسلامی ملک (او۔ آئی۔ سی) نے طالبان حکومت کو تسلیم تک نہیں کیا۔ جب تک اقوام متحدہ سے تائید نہ ہوتی تو او۔ آئی۔ سی اور دیگر اسلامی ممالک کیسے تسلیم کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سربراہ تنظیم کوئی با اختیار ادارہ نہیں، کیونکہ اس کے احکام کے ارکان پابند نہیں ہیں، تنظیم کے پاس حکم عدولی کی صورت میں کسی کے خلاف تادیبی کارروائی یا اقتصادی بائیکاٹ کرنے کا اختیار نہیں۔ کیونکہ اقوامِ متحدہ سے بچے کھچے اسلامی ریاستوں کے بین الاقوامی نوعیت کے اختیارات مسلم سربراہوں کے پاس ہوتے ہیں وہ بھی بعض ریاستوں میں پارلیمنٹ میں منقسم ہوتے ہیں جن پر فری میسن لاجوں کا کنٹرول ہوتا ہے۔

او۔آئی۔سی ایک فلاحی تنظیم ہے جو قدرتی آفات یا جنگ کی صورت میں خوراک وادویات کے سلسلہ میں دوسروں سے اخلاقی نوعیت کی التجا کر سکتی ہے۔ اسلامی سربراہ تنظیم نے مسلم ممالک کی ترقی کے لیے کئی ایک مرکزی ادارے قائم کیے ہیں جن کی کارکردگی قابل تحسین نہیں ہے۔ مثلاً حجاج کرام کو روانگی کے وقت اسلامی ملک کی کرنسی کی بجائے یہودی کرنسی (ڈالر) دی جاتی ہے۔ اس سے اسلامی ترقیاتی بنک کی مرکزی حیثیت وکارکردگی ظاہر ہو جاتی ہے۔

او۔آئی۔سی مسجد اقصیٰ کو آگ لگانے والوں کے خلاف کارروائی اور مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیلی فوج کی 4 جون 1967ء سے پہلے والی سرحدوں پر واپسی کے لیے مکمل اور غیر مشروط واپسی کے لیے معرض وجود میں آئی۔ ترکی، ایران، انڈونیشیا، یوگنڈا، مصر اور اردن سمیت دیگر مسلم ممالک اسرائیل کو تسلیم کر چکے ہیں۔ ان میں بعض مسلم ممالک کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات بھی قائم ہیں جو کہ او۔آئی۔سی کے بنیادی چارٹر کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔

او۔آئی۔سی کے اجلاس پر کروڑوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ 23 مارچ 1997ء کو ساتویں ''اسلامی سربراہ کانفرنس'' اسلام آباد میں منعقد ہوئی اس پر 33 کروڑ روپے صرف ہوئے۔ پہلے تین سربراہی اجلاسوں میں گرمیٔ گفتار تھی اور عوام میں بھی جوش وخروش تھا۔ اب جو اجلاس ہوتے ہیں وہ رسمی کارروائی سے زیادہ کچھ نہیں کر پاتے۔ آخر میں ان کا اعلامیہ اقوامِ متحدہ سے اپیل نامہ کے علاوہ ذرہ بھر اہمیت کا حامل نہیں ہوتا۔ جبکہ اقوامِ متحدہ یہودی ادارہ ہے۔

دجل وفریب میں یہودی قوم کا کوئی ثانی نہیں۔ ان کی خباثتوں کی وجہ سے عیسائیوں نے یورپ میں ان کو نقل مکانی کرنے پر مجبور کیا تو ترک فرمانرواؤں نے جب انہیں شہری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقوق ومراعات دیں تو یہ بدفطرت ان کو بھی ڈسنے سے باز نہ آئے۔ انہوں نے عربوں میں قومیت کا بت تراش کر اور برطانیہ سے ساز باز کر کے خلافت اسلامیہ کو ختم کر کے ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔ اس کے بعد بھی احیائے خلافت کی بازگشت گونجتی رہی، اس قسم کی تحریکوں کو عالم اسلام میں پذیرائی بھی ملی۔ جب سے اسلامی سربراہ تنظیم قائم ہوئی اس وقت سے امت مسلمہ میں احیائے خلافت کا احساس مٹ کر رہ گیا۔ حالانکہ او۔ آئی۔ سی خلافت اسلامیہ کا ہرگز نعم البدل نہیں۔

اسلامی ممالک نے اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کرتے وقت اس کے دستور اور ضابطوں کی پابندی قبول کر لی۔ جن کی خلاف ورزی کی صورت میں دفاعی کارروائیوں اور اقتصادی بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اب اس سے بھی ایک قدم آگے گلوبلائزیشن کا طوق تیار ہے۔ جس میں ہر آزاد ریاست کو دفاع، خارجہ اور اقتصادیات کے اختیارات سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔

او۔ آئی۔ سی میں شامل ممالک اگر اتحاد کے داعی ہیں تو سب سے پہلے اقوامِ متحدہ کی زنجیر توڑ کر مسجد نبوی کے میناروں کے سائے تلے جمع ہو جائیں اور کتاب وسنت کو بنیاد بنا کر سعودی عرب کے مفتی اعظم کی تاحیات بیعت کر کے اسے عالم اسلام کا خلیفہ تسلیم کر لیں اور سربراہان مملکت خود کو اپنی ریاستوں کے گورنر یا عامل کی حیثیت تک محدود کر لیں تو او۔ آئی۔ سی خلافت اسلامیہ کا نعم البدل بن سکتی ہے۔ سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما امت مسلمہ کی یک جہتی کی خاطر اقتدار سے دستبردار ہو گئے تھے اس لیے آج مسلم سربراہان سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل کر کے احیائے خلافت کو عملی جامہ پہنا کر دنیا میں یہودی حکومت کو قائم کرنے کا خواب چکنا چور کر سکتے ہیں۔

سوائے موت کے ہر مسئلہ کا حل ممکن ہے لیکن فوری طور پر پچاس سے زیادہ اسلامی ریاستوں کے سربراہوں کا ایک خلیفہ کی بیعت کرنا مشکل امر ضرور ہے کیونکہ نو آبادیاتی دور کی مسلم ریاستوں کے مابین جغرافیائی تنازعات بدستور موجود ہیں۔ اسلامی ریاستوں میں سیاسی ومعاشی نظریات متصادم ہیں، اشتراکی وسرمایہ دارانہ نظام کی وجہ سے ان کی وفاداریاں مالک الملک کی بجائے ماسکو اور واشنگٹن سے وابستہ ہیں جن کی اجازت کے بغیر وہ خارجہ پالیسی تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درکنار داخلی پالیسی بھی وضع نہیں کرسکتے۔ اس لیے ابتدائی سطح پر سعودی عرب سمیت چند اسلامی ممالک اس نیک کام کی بنیاد رکھیں۔ ان کی یک جہتی و کارکردگی دیکھ کر رفتہ رفتہ دیگر مسلم ممالک بھی ان میں شامل ہو جائیں گے۔

پاک، افغان، سعودی عرب اتحاد کر کے خلافت اسلامیہ قائم کریں۔ پاکستان، سعودی عرب افغانستان کے دست و بازو بن کر روسی جارحیت کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے۔ امریکہ نے اپنا جانی نقصان کیے بغیر روس سے ویت نام کی جنگ کا انتقام لے لیا۔ انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ امریکہ افغانستان کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرتا اور پاکستان کے قرضوں پر سود ختم کردیتا۔ ایسا کیوں نہ ہوا؟ اہل علم سے یہ مخفی نہیں کہ امریکہ ایک مست ہاتھی کی مانند ہے اور اس کا فیل بان یہودی مکار لومڑ ہے۔ جبکہ یہود اسلام کے ازلی دشمن ہیں۔ کیمونزم کے شوشہ کے اختتام پر صیہونی ذرائع ابلاغ نے اسلام کو ہدف تنقید بنا لیا۔ اور مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنا شروع کردیا۔ جس سے امریکہ کی یہودی فیکٹریوں کے اسلحہ کی مانگ میں خاطر خواہ اضافہ ہوگیا، جو ہر جگہ مسلمانوں کے خلاف بے دریغ استعمال ہو رہا ہے۔ افغانستان میں نام نہاد شمالی اتحاد کو طالبان کے خلاف دھڑا دھڑ اسلحہ پہنچایا جا رہا ہے۔ افغانستان پر اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے پاکستان پہلے ہی متاثر ہے۔ اب حکومت پاکستان پر اسامہ بن لادن کی گرفتاری میں مدد دینے، سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے، اور دینی مدارس پر پابندی لگانے کے لیے کافی دباؤ ہے۔ اگر حکومت اپنے موقف پر ثابت قدم رہی تو آئندہ استعماری قوتوں کا نشانہ پاکستان ہوگا جو اقتصادی پابندیوں کے علاوہ ایٹمی پلانٹ پر حملے کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔

انسانی حقوق کی نام نہاد علمبردار تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے سعودی عرب کے خلاف انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر مبنی رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں بنیادی طور پر چار باتوں پر زور دیا گیا ہے:

اسلامی قوانین اور قصاص کی حدیں دنیا کا سب سے بڑا ظلم اور حقوق انسانی کی خلاف ورزی ہے۔ ایمنسٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ اسلامی سزاؤں کو ختم کیا جائے اور سزائے موت پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکمل پابندی لگائی جائے۔

خواتین کو آزادی دی جائے، پردے کی پابندی ختم کی جائے اور انہیں اپنی مرضی سے ہر کام کرنے کی آزادی حاصل ہو۔

سعودی عرب میں اقلیتوں کو تحفظ حاصل نہیں اور وہ آزادی سے اپنی سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکتے کیونکہ حکومت کی طرف سے ان پر بے شمار قدغنیں لگائی گئی ہیں۔

سعودی عرب میں جمہوریت نہیں جس کی وجہ سے لوگ اپنی رائے کا اظہار نہیں کر سکتے اس لیے بادشاہت کو ہٹا کر جمہوری نظام لایا جائے۔

اس رپورٹ سے صاف ظاہر ہے کہ امریکہ مسلم دنیا کے مرکز میں اسلامی نظام کی بجائے سیکولر نظام رائج کرنے کے لیے کوشاں ہے تاکہ خلیج میں مزید موجود رہ کر سعودی عرب میں سیاسی مداخلت کا جواز پیدا ہو جائے۔ اس رپورٹ پر عمل درآمد نہ ہونے کی صورت میں سعودی عرب پر بھی اقتصادی پابندیاں لاگو ہونے کا امکان ہے۔

طاغوتی قوتیں مسلم ممالک کو قرضوں کی سودی چکی میں پیس کر اور یکے بعد دیگرے معاشی پابندیوں میں جکڑ کر اس حد تک بے بس کر رہی ہیں کہ ان سے روٹی کا نوالہ بھی چھین لیا جائے تاکہ وہ بھوک کی شدت سے مجبور ہو کر جہاد ترک کر دیں۔ طاغوت کو ہماری تاریخ یاد نہیں کہ ہمارے رہبرِ کامل ﷺ نے شعب ابی طالب میں محصور رہ کر درختوں کے پتے کھا کر گزارا کر لیا مگر توحید کی دعوت ترک نہ کی۔ غزوۂ خندق کے موقع پر شمع رسالت اور اس کے پروانوں نے پیٹ پر پتھر باندھ کر بھی جہاد جاری رکھا۔

باعث تعجب تو یہ ہے کہ مسلم ممالک کب تک اقتصادی قدغنوں کا شکار ہو کر اقوامِ متحدہ سے اپیلیں کر کے دل بہلاتے رہیں گے؟

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ ایمان، یقین محکم (استقامت)، اتحاد، تنظیم اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد فی سبیل اللہ کے اصولوں پر کاربند ہو کر سیسہ پلائی دیوار بن جائے، اور کتاب وسنت کا دامن تھام کر صہیونی جارحیت، جو امت مسلمہ کے خلاف فکری، معاشی، اخلاقی، معاشرتی اور عسکری محاذوں پر سرگرم عمل ہے اس کے عزائم باطلہ کو خاک میں ملا دے۔ چنانچہ پاکستان، افغانستان اور سعودی عرب کے سربراہان، مفتی اعظم سعودی عرب کی بیعت کر کے خلافت اسلامیہ قائم کرنے میں پہل کریں۔ بعد ازاں ہر سہ ممالک کی عوام سے بیعت نامہ لے کر دائمی مہر ثبت کر دی جائے۔

پاک، افغان، عرب کے عمومی حالات کا جائزہ لیں تو اگر ایک ملک میں کسی فنی صلاحیت کا فقدان ہے تو دوسرے ملک میں بدرجہ اتم اس کا ازالہ کرنے کی قوت موجود ہے۔ اگر دوسرے ملک میں کسی قسم کے وسائل میں کمی ہے تو تیسرے ملک میں وافر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ اسی طرح زرعی، معدنی، صنعتی اور عسکری لحاظ سے مسلم بلاک ٹھوس بنیاد پر قائم ہو سکتا ہے۔ تینوں ممالک کو جو قومی اور بین الاقوامی سطح پر مسائل درپیش ہیں خواہ مسئلہ کشمیر ہو یا غیر ملکی جارحیت، داخلی استحکام ہو یا معاشی بحران ہو، انفرادی طور پر ان کا حل مشکل امر ہے۔ اگر آپس میں اتحاد کر کے مواخات مدینہ کی یاد تازہ کریں اور دشمن کے سامنے سینہ تان کر فضائے بدر پیدا کریں تو یہود و نصاریٰ کو عرب سرزمین سے نکال کر حرم کی پاسبانی کا فریضہ آسانی سے سرانجام دے سکتے ہیں۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر★

★ طبع پندرہ روزہ ''المنبر'' ۱۔۳۱ مارچ ۲۰۰۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتحاد کی ضرورت کیوں؟

خلافتِ اِسلامیہ ملتِ اِسلامیہ کے اتحاد اور عظمت کی علامت تھی۔ نیم مردہ خلافت کے دور میں خلیفہ اگرچہ عضو معطل کی حیثیت رکھتا تھا تاہم اُس کے نظری اقتدار کا سب کو اعتراف تھا۔ دور دراز علاقوں کے آزاد مسلم حکمران بھی خلیفہ کی اطاعت کا دم بھرتے اور اُن کے نام کے سکے جاری تھے۔

"سلطان محمود غزنوی نے خلیفہ مقتدی باللہ کی خلافت کے سامنے سر جھکا دیا۔ یوسف بن تاشفین نے مراکش پر قبضہ کیا لیکن حکومت کرنے کی اجازت خلیفہ سے طلب کی تو مقتدی باللہ نے اس کو امیر المسلمین کا لقب عطا فرمایا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے بھی عباسی خلیفہؑ کا خطبہ مصر بلاد مغرب یمن اور سوریہ کے منبروں پر پڑھا۔ خلیفہ نے بطور اظہار خوشنودی ان ممالک کی نیابت کا شرف بخشا تھا۔ خلیفہ مستنظر نے شمس الدین التمش کو ہندوستان کی نیابت اور سلطان کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ التمش نے اپنی سلطنت میں سکہ خلیفہ کے نام کا بھی جاری کیا ہوا تھا۔" (مسلمانوں کا نظم مملکت از ڈاکٹر حسن ابراہیم قاہرہ، ص:۹۴)

خلافتِ عثمانیہ کے دور میں مسلم فوج یورپ میں داخل ہوگئی۔ فرانس کے دروازے پر اسلام کی دستک دی، اس لیے یہود و نصاریٰ نے خفیہ پلان بنا کر ملت اِسلامیہ کو نظریاتی اتحاد و یک جہتی کی علامت "خلافت" سے محروم کر دیا۔ اور نسلی و لسانی بنیاد پر چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کر دیا۔ یورپی اقوام نے ان کو آپس میں بانٹ لیا۔ وہ ایک صدی کے دوران مسلمانوں کی نئی پود کی مغربی فلسفے کی بنیاد پر سیاسی تربیت کرتے رہے، پھر ان کو خود مختار ریاستوں کی صورت میں آزاد کیا۔ لیکن ان میں نسلی و لسانی اور مذہبی فساد بھڑکا کر ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کا حریف بنا دیا تاکہ نظریاتی اتحاد کا خواب ''خلافت کا قیام'' چکنا چور ہو کر رہ جائے۔

اسلامی ممالک کے اتحاد کے لیے کئی تنظیمیں قائم ہوئیں جو وقت گزرنے کے ساتھ ہی اپنی افادیت کھو بیٹھیں۔ تاہم مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کے بعد سعودی عرب کے شاہ فیصل اور مراکش کے شاہ حسن کی جدوجہد سے ۱۹۶۹ء میں او۔ آئی۔ سی معرض وجود میں آئی۔ جس کے اب تک متعدد اجلاس ہو چکے ہیں۔ لیکن اسلامی سربراہی کانفرنس نے نہ تو اسلامی دنیا کے باہمی تنازعات کا پرامن حل تلاش کیا ہے اور نہ ہی سامراجی طاقتوں کی جارحیت کے خلاف متفقہ لائحہ عمل اختیار کیا ہے، چنانچہ او۔ آئی۔ سی متحارب گروپوں سے اخلاقی اپیل کر سکتی ہے لیکن اپنے فیصلے کو نافذ کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔ وہ زیادہ سے زیادہ اقوامِ متحدہ کے دروازے پر دستک دے سکتی ہے۔ اقوامِ متحدہ میں امت مسلمہ کے مفاد کا مسئلہ ہو تو ویٹو پاور کی کند چھری سے ذبح ہو جاتا ہے۔ اگر کسی مسئلے پر یو این او نے قرار داد منظور کی ہو تو اس پر عمل کی نوبت نہیں آتی۔ مسئلہ کشمیر اس کی واضح مثال ہے۔

مسلم سربراہان اقوام متحدہ کے دوہرے معیار اور امریکہ کی ڈپلومیٹ پالیسی پر تنقیدی بیان دینے کی جرأت نہیں رکھتے کیونکہ آئی ایم ایف اور عالمی بنک نے اُن کو مقروض کر کے اپاہج کر دیا ہے، اُن کی فنی و عسکری صلاحیتوں کو سلب کر لیا ہے۔ غیر مسلم دنیا اسلامی تہذیب وتمدن کو مٹانے کے لیے "الکفر ملة واحدة" کے تحت ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو چکے ہیں۔ ان سب نے امریکہ کو اپنا قائد ایوان تسلیم کر لیا ہے۔

اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ امریکہ کی دوستی اُس کی دشمنی سے بھی زیادہ خطرناک ہے جس نے یہودیوں کو مفاد پہنچانے اور مسلمانوں کو ایذا رسانی دینے کا حلف اٹھا رکھا ہے۔ امریکہ زمین پر سی آئی اے کا جال پھیلا کر اور خلا میں سیارے چھوڑ کر پوری دنیا کو کنٹرول کر رہا ہے۔ خصوصاً مسلم دنیا کی خفیہ ایجنسیوں اور حساس اداروں پر تسلط قائم کر کے من مانی کارروائی کر رہا ہے۔ اور مسلمانوں کے اہم نوعیت کے علاقوں میں ہوائی اڈوے اور بندرگاہیں قائم کرنے کی مراعات حاصل کر چکا ہے۔ تیل، توانائی، معدنیات اور ملکی معیشت کو بین الاقوامی اداروں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیر تسلط کر کے مفاد حاصل کر رہا ہے۔ اور مسلمانوں کے خون پسینے کی کمائی سے وائٹ ہاؤس تعمیر کر رہا ہے جس طرح فرانس اور برطانیہ نو آبادیاتی دور میں شیش محل تعمیر کر چکے ہیں۔

اسلام دشمن قوتیں مسلم کش پالیسی پر گٹھ جوڑ کر چکی ہیں۔ مزید برآں وہ اپنے تابناک سیاسی مستقبل کے لیے مصروف کار ہیں۔ چین اور بھارت نے ایٹمی توانائی اور اقتصادی ترقی میں کافی حد تک کامیابی حاصل کر لی ہے۔ یورپی ممالک، جو پہلے ہی دفاعی و صنعتی ترقی میں خود کفیل ہو چکے تھے، جرمنی اور فرانس نے براعظم یورپ کے اتحاد و یک جہتی کے لیے یورپی یونین تشکیل دی۔

جرمن چانسلر نے ۱۹۹۶ء میں یورپی یونین کی داخلی و بیرونی سلامتی کے مقاصد بیان کیے۔

''بیرونی سرحدوں، ویزا پناہ، ترک وطن اور کسٹم کے بارے مشترکہ پالیسیوں پر عمل درآمد۔ یورو پول، یعنی یورپ کی پولیس کے ایک بااختیار ادارے کی بتدریج تشکیل۔ سرحد پار دہشت گردی اور منشیات سمیت سنگین جرائم سے نمٹنے کے لیے قوانین میں ہم آہنگی۔ ایک مشترکہ عملی ادارے کا قیام جو فیصلہ سازی اور فیصلوں پر عمل کرانے میں مرکزی کردار ادا کر سکے۔ امور خارجہ اور سلامتی کی مشترکہ پالیسی کی نمائندگی کے لیے ایک فرد کا تقرر جو صدارت کونسل اور کمیشن کی مدد کر سکے۔ سلامتی اور دفاع کے شعبوں کے لیے مشترکہ اداروں کے بارے اتفاق رائے پیدا کرنا۔ اقتصادی اور مالی یونین مکمل کر کے واحد یورپی منڈی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مشترکہ کرنسی رائج کرنا۔'' (معلومات جرمنی، فروری ۱۹۹۷ء)

یورپی یونین نے پندرہ سال کے دوران اپنے مذکورہ مقاصد کو عملی جامہ پہنا دیا ہے۔

عالمی قیادت کی باگ ڈور سات سو سال تک امت مسلمہ کے پاس رہی۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اب انھیں عظمت رفتہ کے حصول کا احساس تک نہ رہا۔ یہی وجہ ہے موجودہ دور کے مسلم طالب علم کو تاریخِ اسلام الف لیلیٰ کی داستان دکھائی دیتی ہے کہ ۶۰ مسلمان ۶۰ ہزار کفار پر غالب آ گئے۔ نصف کرۂ ارض اللہ اکبر کی صداؤں سے گونج اٹھا۔ قیصر و کسریٰ کے محلات پر اسلام کا پرچم لہرایا گیا۔ خاقانِ چین خراج دینے پر مجبور ہو گیا۔ وسیع و عریض سلطنت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان اتنے خوشحال تھے کہ کوئی صدقہ وخیرات لینے والا نہ رہا۔ بچہ پیدا ہوتا تو حکومت کی طرف سے اس کا وظیفہ مقرر ہو جاتا۔

لیکن اب امت مسلمہ خواب غفلت میں ڈوبی ہوئی ہے۔ انھوں نے بود و باش کے اعلیٰ معیار کو اپنا مقصد حیات بنالیا۔ شیطانی زرپالیسی کی وجہ سے غریب طبقے کی تگ ودو پیٹ بھرنے تک محدود ہو کر رہ گئی۔ اگرچہ بعض جگہوں پر مسلمان آزادی کے لیے سرگرم عمل ہیں لیکن متوقع مثبت نتائج برآمد نہیں ہورہے۔ اس لیے کہ اُن میں ایمان، اتحاد اور جہاد کا فقدان ہے۔

امریکہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک مسلسل پرواز سات آٹھ گھنٹے سے کم نہیں۔ اس ملک کے اندر ٹائم کا پانچ گھنٹے کا فرق ہے۔ جس کی پچاس ریاستیں ہیں اور ہر ریاست مستقل ملک کے برابر ہے۔ جن کی زبانیں بھی مختلف ہیں لیکن وہ سب ایک پرچم کے سائے تلے ہیں۔

ہندوستان اور چین میں بھی یہی صورت حال ہے۔ یورپی اقوام بھی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو چکے ہیں۔ لیکن مسلم ممالک جسدِ واحد کی مانند متحد و منظم کیوں نہیں ہوتے، جن کا قبلہ ایک، رسول ایک اور قرآن ایک ہے۔ اگر مسلم ریاستیں اپنی اتھارٹی پاور خلیفہ کو منتقل کر دیتے تو بیت المقدس کب کا آزاد ہو چکا ہوتا۔ یورپی اقوام بوسنیا کے مسلمانوں کو تر نوالہ نہ بناتے۔ روس کو چیچنیا کے مسلمانوں پر وحشیانہ بمباری کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ کشمیر کی بہو بیٹیوں کی عزت کو خاک میں نہ ملایا جاتا، بھارتی بنیا بابری مسجد کو منہدم نہ کرتا۔ اگر مسلمان ایک دیوار کی مانند ہوتے تو سنکیانگ میں چینی کمیونسٹ رمضان کے مقدس مہینے کے دوران گھر میں اکٹھے نماز پڑھنے والے نمازیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر کے شہید نہ کرتے۔ ❶ امریکہ کو افغانستان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوتی اور عراق میں فاسفورس بم برسا کر مسلمانوں کو زندہ نہ جلایا جاتا۔

چین، ہندوستان، برما، فلپائن اور کمبوچیا میں مقیم مسلمان کلمہ طیبہ کا اقرار کرنے کی سزا بھگت رہے ہیں جبکہ یورپ اور امریکہ میں اسلامی تشخص کو مٹانے کی مہم جاری ہے۔ مسلم میڈیا نے اتنی ترقی نہیں کی کہ غیر مسلم دنیا کی مسلم اقلیتوں کی تازہ صورت حال سے بروقت

---

❶ حالیہ رپورٹ کے مطابق سنکیانگ میں مسلمانوں کے روزہ رکھنے پر سرکاری پابندی ہے۔ (۲۰۱۴ء) (از رضی الدین سیّد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگاہ کر سکے۔ اگر کسی ذریعے سے پتا بھی چل جائے تو اسے جان بوجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں کہ کہیں فرعون کی معنوی اولاد ناراض نہ ہو جائے۔

اس وقت عالم اسلام کا مؤثر ادارہ او۔ آئی۔ سی عملی طور پر اقتصادی بائیکاٹ یا دفاعی کارروائی نہیں کرسکتا کیونکہ اس میں شامل ممالک اقوام متحدہ کے فیصلوں کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اُن کی زبانوں پر رکنیت کی وجہ سے دستور نے تالے لگائے ہوئے ہیں۔

آج بھی اسلامی ممالک عملی طور پر آئی ایم ایف کے بجائے اللہ ہی کو ربّ العالمین مان لیں، امریکی صدر کی بجائے مالك الملك کو أحکم الحاکمین تسلیم کرلیں، لینن ولنکن کی بجائے خاتم النّبیین ﷺ کو رحمة للعالمین تسلیم کرلیں، یو این او کے دستور کی بجائے ھدی للمتقین پر عمل کرنا شروع کردیں، واشنگٹن کا چکر لگانے کی بجائے مکہ مکرمہ میں ھدی للعالمین کا طواف کریں اور وائٹ ہاؤس کی بجائے مسجد نبوی کے منبر سے فیض حاصل کریں، دنیا بھر کی مسلم ریاستیں اقوام متحدہ کی بجائے خلافت اِسلامیہ کے پرچم تلے متحد ہو جائیں اور مسلم حکمران ایک خلیفہ کی بیعت کرلیں تو وہ اپنے اسلاف کی تاریخ کو از سرِ نو زندہ کر سکتے ہیں، اور اکیسویں صدی میں عالم انسانیت کو مادہ پرستی سے نکال کر خدا پرستی کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں، چنانچہ ہر اسلامی ریاست میں علماء دانش ور اور صحافیوں پر مشتمل تحریک اِحیائے خلافت کی ضرورت ہے جس کے داخلی مقاصد مندرجہ ذیل ہوں:

سیکولر نظاموں کا خاتمہ کر کے تقویٰ واَہلیت کی بنیاد پر اسلام کا شورائی نظام بحال کرنا تاکہ مخلص قیادت برسرِ اقتدار آئے۔

قارونی نظامِ زر کی بجائے سود سے پاک اسلامی معیشت رائج کرنا۔ اَہلیت وقابلیت کو معیار بنا کر ہر قسم کی تقرریاں کرنا۔ حکومت پر فائز سرکاری عہدہ داروں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا احساس دلانا، باز نہ آنے پر اُن کے خلاف قانونی کارروائی کرنا۔

زندگی کے تمام شعبوں میں اسلامی قانون نافذ کرنا تاکہ عدل وانصاف قائم ہو جبکہ خارجی سطح پر اِحیائے خلافت کی تحریک عوام میں شعور پیدا کرے جو اپنی ریاست کے سربراہ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ کی اطاعت کرنے پر مجبور کرے۔

مسلم ریاستیں جغرافیائی لحاظ سے ایک دوسرے سے پیوست ہیں۔ اگر اُن کے آئینی سربراہ صدر یا وزیراعظم خود کو صدر یا گورنر کے اختیارات تک محدود کرلیں اور اسلامی سربراہی کانفرنس کے آئندہ اجلاس میں اہلیت وتقویٰ کی بنیاد پر ایسے خلیفہ کو منتخب کرلیں جس کو دفاع، امور خارجہ، مواصلات، اطلاعات ونشریات، تعلیم واقتصادیاتی معاملات کے اختیارات سونپ دیے جائیں، ریاستی سربراہ اور ان مذکورہ شعبوں کے وزراء کو خلافت کی مرکزی شوریٰ میں شامل کیا جائے تو یہ عظمت رفتہ کے حصول کی پہلی کامیاب کوشش بن سکتی ہے۔

خلیفہ کے اوصاف:

مسلمان بالغ، عاقل، آزاد اور صالح مرد ہو، سلیم الاعضاء اور کتاب وسنت کا علم رکھتا ہو۔ جس اسلامی ریاست کے سربراہ نے اپنی حدود مملکت میں قرآن وسنت کی بالا دستی قائم کررکھی ہو، اس کی ریاست میں عدل وانصاف کا بول بالا ہو اور کسی سے امتیازی سلوک نہ کیا جاتا ہو۔

ریاست معاشی طور پر خود کفیل ہو۔ وہ آئی ایم ایف یا کسی غیر مسلم کی مقروض نہ ہو بلکہ دیگر مسلم امارتوں کی اعانت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو، ملک میں کسی قسم کا سودی نظام رائج نہ ہو۔ عسکری صلاحیت سے لیس ہو، وہ اپنا دفاع کرنے کے لیے غیروں کی محتاج نہ ہو اور نہ اُسے اسلحے کی بھیک مانگنی پڑے بلکہ ایٹمی دھماکہ کرکے اپنی قوت کا اعلانیہ مظاہرہ کرچکا ہے یا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

جس اسلامی امارت کا امیر اسلامی تعلیم وتزکیہ کا مجسمہ ہو کہ حج کے موقع پر خطبہ دینے کے لیے سب کی نظروں کا مرکز بن جائے، جہاد کا میدان گرم ہو تو مجاہدین خلیفہ کی قیادت میں سینہ سپر ہونے میں اپنی سعادت سمجھیں۔ خوراک، لباس، رہائش کی سادگی کا ایسا نمونہ ہو کہ اپنوں میں بیٹھا ہو تو کوئی پہچان نہ سکے، عوام جس کو دیکھ کر کوٹھیوں اور بنگلوں میں رہنے کی خواہش ترک کردیں۔ اگر خلیفہ دشمن سے گفتگو کرے تو اُن پر رعب چھا جائے، اُس میں ایمانی غیرت ہو کہ وہ غیر مسلم ممالک کو اسلام کی دعوت دے سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحاق کی شرائط:

شامل ہونے والی ریاستوں پر کڑی شرائط عائد کی جائیں کہ وہ اسلام کا قانون نافذ کریں۔ سودی نظام ترک کر کے اسلام کا معاشی نظام اپنائیں۔ فوجی تربیت لازمی کریں۔ اپنی مصنوعات کو مشترکہ منڈی میں لائیں۔ ❶

خلیفہ کے فرائض:

امام ابوالحسن علی بن محمد الماوردی نے الاحکام السلطانیہ میں خلیفہ کے دس فرائض تحریر کیے ہیں:

۱: اسلام کے بنیادی اصول کی حفاظت اور جن امورِ دینی پر سلف کا اجماع ہے ان کی نگہبانی کرے اور اگر کوئی شخص دین اسلام میں کوئی بدعت پیدا کردے یا کوئی شکوک وشبہات میں مبتلا ہو کر کج روی اختیار کرے تو خلیفہ اسے حق بات سمجھائے اور فرائض اور ممنوعات کی پابندی پر آمادہ کرے تاکہ دین میں فکری انتشار پیدا نہ ہو اور امت اسلامیہ دینی لغزشوں سے محفوظ رہے۔

۲: جھگڑا کرنے والوں میں احکامِ شرعیہ کے مطابق فیصلہ کر کے عداوت دور کرے اور عدل وانصاف کے ساتھ اس طرح حکمرانی کرے کہ کوئی طاقتور کسی کمزور پر زیادتی اور ظلم نہ کر سکے۔

۳: ملکی سرحدوں کی حفاظت کرے اور ایسی حالت میں امن برقرار رکھے کہ لوگ آرام وسکون سے اپنے کاروبار اور ملی خدمات میں مصروف رہیں۔

۴: شرعی حدود قائم کرے اور گھر کی چار دیواری کی حفاظت کرے تاکہ حرام افعال کا کوئی ارتکاب نہ کرے اور انسانوں کے حقوق ضائع اور برباد نہ ہوں۔

۵: غیر ملکی دست اندازی سے ملک کو محفوظ رکھے تاکہ مسلمانوں اور ذمیوں کی جان ومال محفوظ رہیں۔

۶: اسلام کی دعوت دے، نہ ماننے والوں سے جہاد کرے تاکہ اسلام کے دشمن یا تو اسلام

---

❶ طبع الاعتصام، اگست ۱۹۹۷ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبول کرلیں یا ذمی بن جائیں۔ کیونکہ خلیفہ کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ خدا کے دین کو دنیا میں غالب کرنے کی سعی کرتا رہے۔

۷: احکام شرعیہ کے مطابق خراج اور صدقات وصول کرے اور اس ضمن میں کوئی ظلم وزیادتی نہ کرے۔

۸: بیت المال سے مستحقین کو وظائف اور تنخواہیں بلا تاخیر وقت مقررہ پر ان کی ضروریات کے مطابق دیتا ہے۔

۹: دیانتدار اور قابل اعتماد لوگوں کو حاکم اور عامل مقرر کرے اور تمام امور مملکت نیک اور دیانتدار لوگوں کے سپرد کرے۔

۱۰: تمام امورِ سلطنت کی نگرانی کرے اور جملہ حالات وواقعات سے باخبر رہے۔ یہ نہ ہو کہ خود عیش وعشرت میں پڑ جائے یا عبادت میں مصروف ہو جائے اور اپنے فرائض اور ذمہ داریاں دوسروں کے حوالے کردے۔ اس لیے کہ ایسے حالات میں تو دیانتدار بھی خائن ہو جاتا ہے اور وفادار کی نیت بھی خراب ہو جاتی ہے۔

(ترجمہ اسلام کا نظامِ حکومت، از: پروفیسر ساجد الرحمٰن صدیقی، ص:۳۳)

پندرھویں صدی ہجری مسلمانوں کی عظمت کی صدی ہے:

چودھویں صدی سے قبل امت مسلمہ اپنی بداعمالیوں کی بنا پر محکومی کی زندگی بسر کر رہی تھی تو جماعت مجاہدین نے اہل مغرب کے دن کا چین رات کی نیند حرام کردی۔ انہوں نے دو حربے استعمال کیے جماعت مجاہدین کو وہابی کہہ کر عوام میں بدنام کرنے کی کوشش کی۔ میڈیا کے ذریعے عوام میں مشہور کردیا کہ چودھویں صدی آخری صدی ہے۔ اس کے بعد دنیا ختم ہو جائے گی۔ مہدی ومسیح موعود کا ظہور ہو چکا ہے اس آڑ میں سامراج کے خود کاشتہ بہائی، بابیہ اور مرزائی پودوں نے جنم لیا۔ انہوں نے اپنے آقا کے اشارے پر ''جہاد حرام ہے'' کے فتوے دے کر امت مسلمہ کی عمارت میں نقب لگانے کی کوشش کی۔ علمائے حق کے بروقت نوٹس لینے سے ان کی پذیرائی نہ ہوسکی۔ بلکہ ملت اسلامیہ کی بیداری کا عمل تیز ہو گیا۔ رفتہ رفتہ مسلمان آزاد ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ پندرھویں صدی ہجری کا سورج طلوع ہوا تو جہاد کی کرنوں سے اسلام کا گلستان مہک اٹھا۔ قدرت کا کرشمہ دیکھئے وہی دشمن جنہوں نے جہادی جذبہ ختم کرنے کی سازش کی تھی وہی قوتیں جہاد افغانستان میں مدد و معاون بن گئیں اور دنیا بھر کے مسلمان جہاد میں حصہ لینے کے لیے آ گئے۔ افغانستان جہاد کی تربیت گاہ بن گیا حتی کہ افغانستان کی سرزمین روسیوں کے وجود سے پاک ہوگئی بلکہ روس کی محکوم مسلم ریاستوں نے بھی آزادی کا سانس لیا۔ یہی چنگاری یورپ کے عین وسط میں بھڑکی تو یورپ کے تمام عیسائیوں نے مل کر ہلاکو خان کی تاریخ دہرائی مگر اس کو بجھا نہ سکے۔ بوسنیا کے مسلمانوں نے اپنا وجود تسلیم کروا کر دم لیا۔

چیچنیا میں امام شامل رحمہ اللہ کی روحانی اولاد نے ماسکو کے قرب و جوار میں پے در پے حملے کر کے روسی فوج کو ناکارہ بنا کر رکھ دیا۔ جس سے روسی عوام میں خوف و ہراس پھیل گیا یہاں تک کہ چیچن جانباز کا نام سن کر روسی مرد، اہل و عیال کو تنہا چھوڑ کر سر کے بل بھاگنا شروع کر دیتے ہیں۔

کشمیر میں جہادی تنظیمیں سات لاکھ ہندو فوجیوں سے نہتی نبرد آزما ہیں اور وہ مذاکرات کا بائیکاٹ کر کے سری نگر پر اسلام کا پرچم لہرانے کا عزم کیے ہوئے ہیں۔ فلسطین کی جماعت اسلامیہ اور حماس نامی تنظیمیں اسرائیل سے برسرِ پیکار ہیں۔

رچرڈ نکسن نے اپنی کتاب Seize the Moment (لمحہ گزراں کو قابو کرلو) میں تجزیہ پیش کیا ہے کہ امریکہ کے علاوہ اور کوئی ملک عالمی قیادت کو پُر نہیں کرسکتا جبکہ امریکہ کے تجارتی و صنعتی شعبوں پر یہودی چھائے ہوئے ہیں۔ ان کی خفیہ سرگرمیوں اور گھناؤنی پالیسیوں نے امریکہ کو معاشی طور پر کھوکھلا کر دیا ہے۔ امریکہ کی فی کس سالانہ آمدنی دیگر یورپی ممالک کی نسبت کم ہو رہی ہے۔ اخباری رپورٹ کے مطابق ''امریکہ میں پہاڑی علاقوں میں رہنے والے لوگ غربت کی وجہ سے گوشت نہیں کھا سکتے۔ اس لیے وہ سڑک پر مرے ہوئے جانوروں سے ڈش تیار کرتے ہیں۔'' [1]

---

[1] امریکہ کی بربادی کے تفصیلی مطالعے کے لیے دیکھیں رضی الدین سید کی کتابیں ''امریکہ زوال کی جانب'' اور ''دی کمیٹی آف تھری ہنڈریڈ''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب امریکہ کے شہریوں میں یہودیوں کے خلاف نفرت کے جذبات اُمڈ رہے ہیں
''امریکہ کو یہودیوں سے آزاد کرواؤ'' اس قسم کے نعرے در و دیوار پر نمایاں نظر آتے ہیں۔

اسلام ہمہ گیر خوبیوں کی بنا پر تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ہر سال ایک لاکھ تیس ہزار امریکی اسلام قبول کر رہے ہیں۔ ۲۰۰۰ء تک امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد یہودیوں سے بڑھ جائے گی اور اسلام دوسرا بڑا مذہب ہوگا۔ امت مسلمہ میں دعوت و جہاد کا کام جاری ہے جس کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہو رہے ہیں پندرھویں صدی ہجری امت مسلمہ کی ترقی و کامیابی کی صدی ہے جو حقیقت کی صورت پر دنیا کے نقشہ پر نمودار ہو رہی ہے۔

اس کو یقینی بنانے کے لیے مزید محنت کی ضرورت ہے۔ خصوصاً او۔ آئی۔ سی کی ذمہ داری ہے کہ اہل مغرب کی مسلم تنظیموں کو منظم و متحد کرے ان کی اسلامی تعلیم و تزکیہ کے معقول انتظام کے لیے اخلاقی، مالی اور قانونی معاونت کرے تاکہ وہ اسلام کے معاشرتی و معاشی اصولوں پر عمل پیرا ہو کر تبلیغ کا مؤثر ذریعہ بن سکیں اور اُن کو توحید کا جام پلا کر سکون قلب کی دولت سے مالا مال کر دیں۔ دوسری طرف یہودیوں کی ریشہ دوانیوں کو حقائق کی روشنی میں بے نقاب کر کے اہل مغرب کو باور کرایا جائے کہ یہودی نہ صرف اسلام اور عیسائیت کے دشمن ہیں بلکہ یہ پوری انسانیت کے لیے خونخوار بھیڑیے ہیں۔ تاکہ عیسائی عوام امریکہ، برطانیہ، فرانس کو مجبور کر دیں کہ وہ یہودیوں کی سرپرستی ترک کر دیں اور عالم اسلام ایک خلیفہ کی قیادت میں متحد ہو کر اسرائیل کو بزور شمشیر بحر المتوسط الابیض کی تہہ میں غرق کر دے تاکہ عالم انسانی یہودیوں کے فتنوں سے محفوظ ہو کر امن و سلامتی کے قلعہ (اسلام) میں داخل ہو جائے۔ ☆

☆ طبع الاعتصام، ۱۸ اگست ۱۹۹۷ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کائنات کی امامت کے لیے محمد عربی ﷺ کا انتخاب

ظہور قدسی سے قبل کائنات کو جہالت کی تاریکی نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ سیاسی افراتفری، لاقانونیت اور مذہب سے بے گانگی عام تھی۔ روم کے حکمران سخت گیر، خواہش نفس کے پجاری اور لذت کے حریص تھے۔ اس لیے عوام اپنا پیٹ پالنے اور سرکاری ٹیکس ادا کرنے کے لیے دن رات مشقت میں رہتے تھے۔ جب تھک جاتے تو تسکین کے لیے مذہب واخلاقی پابندیوں سے آزاد ہو کر نشہ آور اشیاء استعمال کر کے حیوانی لذتوں پر آنکھیں بند کر کے گر جاتے تھے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ رقم طراز ہیں:

> ''مسیحیت چوتھی صدی ہی میں معجون مرکب بن کر رہ گئی تھی۔ جس میں یونانی خرافات، رومی بت پرستی، مصری افلاطونیت اور رہبانیت کے اجزاء شامل تھے۔ حضرت مسیح کی سادہ تعلیمات کا عنصر اس مجموعہ میں اس طرح گم ہو گیا جیسے کہ ایک قطرہ کا وجود سمندر میں گم ہو جاتا ہے۔''

یہودیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم سے روگردانی کر لی۔ بے رحمی، بدمعاملگی، دغا بازی، نفاق، سنگ دلی، خود غرضی اور حرام خوری کو اپنا وطیرہ بنا لیا۔

ایرانی آتش پرست تھے۔ چونکہ آگ ہدایت وراہنمائی کی صلاحیت نہیں رکھتی اس لیے مجوسیوں کا مذہب چند مراسم وروایات کا نام رہ گیا تھا۔ اور وہ عبادت گاہوں سے باہر انفرادی واجتماعی امور میں آزاد تھے۔ ایران میں رشتہ ازدواج کے بارے کوئی قانون نہ تھا۔ مزدک کی تحریک کی وجہ سے پورا ایران جنسی انارکی اور شہوانی بحران میں ڈوب گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھارت کے ہندو بت پرست تھے۔ ان کے معبودوں کی تعداد ان گنت تھی۔ عقل کے اندھے ایسے تھے کہ برہنہ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ معاشی طور پر ہندو طبقاتی تقسیم میں الجھے ہوئے تھے۔ مغربی یورپ میں یک جہتی و نظم کے کوئی آثار نہ تھے۔ تباہی، ویرانی اور طوائف الملکی کا دور دورہ تھا۔ ان حالات میں بنی نوع انسان رہبر کامل کے متلاشی تھے جو ان کو وحی الٰہی کا بھولا ہوا سبق یاد دلائے، انسانوں کو انسان کی بندگی سے نکال کر اللہ کی عبادت کا درس دے۔ نسلی ولسانی تفاوت کو مٹا کر ایک صف میں کھڑا کر دے سماجی و معاشی برائیوں کا قلع قمع کر کے سیاسی استحکام، معاشی خوشحالی اور معاشرتی انصاف کا بول بالا کر دے۔

اللہ کو اپنی مخلوق کی حالت پر ترس آیا، ابراہیم خلیل اللہ کی دعا کی قبولیت کا وقت آ پہنچا، رب العالمین نے خاتم النبیین ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ خالق ارض وسماء نے امام کائنات ﷺ کے لیے صحرائے عرب کو منتخب فرمایا جو زرخیزی وشادابی کے لحاظ سے دنیا کا پس ماندہ علاقہ تھا۔ اس دور میں جو برائیاں عربوں میں عام تھیں وہ دنیا کے کسی علاقہ میں نہ تھیں۔ انہوں نے بیت اللہ میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے جن کی پوجا کرتے تھے، شراب ان کی گھٹی میں تھی، جوا کے عادی تھے۔ اونٹوں کے پانی پلانے پر لڑائی شروع ہو جاتی تو نسلوں تک جاری رہتی، کسی کو داماد بنانا باعث عار سمجھتے تھے۔ اس لیے اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ صحرائی باشندے ہونے کی وجہ سے عرب فطری جنگ جو تھے۔ جنگ کرنا اور خون بہانا ان کی تفریح کا سامان بن گیا تھا۔ جنگ نہ ہوتی تو وہ دعا کرتے ہمیں اپنے گھوڑے اور تلوار کے جوہر دکھانے کا موقع ملے۔

سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''عرب قوم اپنی حد سے بڑھی ہوئی پس ماندگی اور اخلاقی پستی کی وجہ سے ضرور اس کی مستحق تھی کہ آپ کی مہم وہیں سے شروع ہو اور کارِ نبوت کا افتتاح بھی اسی قوم میں ہو۔ ام القریٰ (مرکز عالم، مکہ) اور جزیرہ نمائے عرب اپنی جغرافیائی جائے وقوع، سیاسی آزادی کی وجہ سے آپ کی جدوجہد کے لیے بہترین مرکز تھے اور عربی قوم اپنی نفسیاتی خصوصیات اور اخلاقی امتیازات کی وجہ سے آپ کے پیغام کی بہترین سفیر اور آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی دعوت کی موزوں ترین قاصد بن سکتی تھی۔ اللہ ذوالجلال نے سید الکونین ﷺ کو بے آب وگیاہ دھرتی میں اس لیے مبعوث فرمایا کہ ''عرب دور جہالت میں بھی اپنی بعض فطری صلاحیتوں اور بعض عادات واخلاق میں تمام دنیا میں ممتاز تھے۔ فصاحت وبلاغت اور قادر الکلامی میں ان کا کوئی ہمسر نہ تھا۔ آزادی وخودداری ان کو جان سے زیادہ عزیز تھی۔ شہسواری وشجاعت میں وہ بے بدل تھے۔ عقیدہ کے پر جوش، صاف گو اور جری۔ حافظہ کے قوی، مساوات، بے تکلفی اور جفاکشی کے عادی، ارادہ کے پکے، زبان کے سچے وفاداری اور امانت داری میں ضرب المثل تھے۔''

جب امام الانبیاء ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر توحید کا پرچم بلند کیا تو قریش مکہ آپ کی جان کے دشمن بن گئے۔ مکہ کی گلیوں میں آپ کو جادوگر کہہ کر رسوا کیا گیا، آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکا گیا آپ کو تین سال تک بھوک پیاس کی شدت برداشت کرنا پڑی۔ طائف کی وادی میں آپ کے جسم اطہر کو لہولہان کیا گیا۔ آپ کی دعوت پر عربوں میں جو ایمان لائے ان کو اس جرم کی پاداش میں دہکتے ہوئے انگاروں اور تپتی ہوئی ریت پر لٹایا گیا، تیروں کی بارش سے جسم چھلنی چھلنی کیا گیا، ٹانگوں کو اونٹوں سے باندھ کر ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا، لیکن ان کے عزم واستقلال میں ذرہ برابر فرق نہ آیا۔ انہوں نے خویش، اقارب، مال ومتاع چھوڑ کر ہجرت کرنا گوارا کر لی لیکن اسلام کا دامن نہیں چھوڑا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اہل مدینہ نے ستم رسیدہ قافلہ کا والہانہ استقبال کیا۔ مال ودولت عزت آبرو میں ان کو بھائی کا درجہ دیا۔ صہیب رومی، سلمان فارسی بلال حبشی کو سینے سے لگا لیا عربوں میں نسل تفاخر دفن ہو گیا اسلام کے رشتہ سے عربی وعجمی کا تصور مٹ گیا۔ جب کفار مکہ نے اسلام کی پونجی کو ختم کرنے کے لیے مدینہ منورہ پر حملہ کیا اور انصار نے مہاجرین کے ساتھ مل کر اسلام کی سربلندی کے لیے تن من دھن قربان کر دیا تو دشمن کے حوصلے پست ہو گئے اور عرب کی دھرتی امن وآشتی کے گلشن میں تبدیل ہو گئی۔ آپ نے اسلامی ریاست کی بنیاد رکھ کر زندگی کے تمام شعبوں میں احکام الٰہی کو نافذ کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلفائے راشدین نے اپنے دور خلافت میں سنت مصطفیٰ کا دامن نہیں چھوڑا تو نبی ﷺ کی پیش گوئی کے مصداق ٹھہرے اور قیصر و کسریٰ کے خزانوں کے مالک بن گئے۔ مدائن کے کتے شہر کے پہریدار بن گئے۔ دریا اور جنگل کے درندے مطیع بن گئے۔

دورِ جہالت میں قریش قبیلہ کی سپہ سالاری بنوامیہ کے ذمہ تھی۔ جب ان کا دور خلافت آیا تو عربوں نے اسلام کی سربلندی کے لیے اپنی خداداد فطری صلاحیتوں کے جوہر دکھائے۔ اگر مخالفین اسلام قبول کر لیتے تو ان کو سینہ سے لگا لیتے۔ اگر انکار کرتے تو جزیہ کا مطالبہ کرتے بصورت دیگر جنگ کر کے ان کا جینا حرام کر دیتے جب تک وہ صلح پر مجبور نہ ہو جاتے۔ بنوامیہ کے دور میں مسلمان عسکری لحاظ سے اتنے قوی تھے کہ سندھ میں محکوم بدھ مت اور سپین میں مظلوم عیسائی عوام کے لیے رحمت کا فرشتہ ثابت ہوئے۔ اسلامی سلطنت کی سرحدیں سندھ ترکستان سپین اور افریقہ تک پھیل گئیں، چین کو بھی باجگزار ہونا پڑا۔

عباسی دور حکومت میں علوم وفنون کو بے پناہ ترقی ہوئی۔ جس نے یورپ کے وحشیوں کو تہذیب وتمدن سے آشنا کیا۔ امت مسلمہ میں کئی اقوام اور نسلیں شامل تھیں۔ اسلام ہی ان کے درمیان رشتہ اخوت تھا۔ جب تک یہ رشتہ مضبوط رہا خلافت مستحکم رہی، لیکن رفتہ رفتہ جہاد اور اجتہاد کا فقدان ہو گیا۔ نااہل لوگ انتظامیہ پر فائز ہوئے تو قبائلی تعصب ابھر آیا۔ مذہبی اختلافات نے اسلامی رشتہ کو کمزور کر دیا جس سے ملت اسلامیہ انتشار کا شکار ہو گئی۔ ابن علقمی وزیر کی منافقت اور نصیر الدین طوسی کی ہمت افزائی پر ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کر کے عربوں کی قیادت کا خاتمہ کر دیا۔

شاہ فیصل عالم اسلام کے اتحاد کے داعی:

نومبر ۱۹۵۳ء کو سعود بن عبد العزیز حکمران بنا تو اس کے دور میں شاہ فیصل انتظامی صلاحیتوں کی وجہ سے بااختیار تھے۔ انہوں نے اپنے ملک کو مالی بحران سے نکالا تو وہ زیادہ مقبول ہو گئے۔ پھر ۲ نومبر ۱۹۶۴ء کو سعود بن عبدالعزیز اپنے بھائی شاہ فیصل کے حق میں دست بردار ہو گیا۔

شاہ فیصل نے اپنے دور حکومت میں سعودی عرب کو بڑی طاقتوں کی سرد جنگ سے محفوظ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رکھا۔ ان ممالک کے ساتھ مل کر کسی قسم کے دفاعی معاہدے میں شرکت نہ کی۔ البتہ ان کے ساتھ تجارتی وترقیاتی معاہدے ہوئے۔ ۱۹۶۷ء میں اسرائیل نے مغربی اسلحہ کے بل بوتے پر مصر، شام اور اردن کے خلاف اعلانِ جنگ کر کے کافی علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ شاہ فیصل نے سامراجی قوتوں کی پروا کیے بغیر اسرائیل کی مذمت کی۔ ان ہی دنوں علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ شاہ فیصل شہید سے اپنی ملاقات کے تاثرات بیان کرتے ہیں:

> ''قبلہ اولیٰ کے مسلمانوں کے ہاتھ سے چھن جانے پر رنج والم کی تصویر بنے ہوئے تھے اور بار بار مسلمانوں کی اس پستی اور زوال پر اظہارِ افسوس کرتے تھے اور انہی دنوں انہوں نے اپنا مشہور عالم خطبہ دیا کہ جب تک مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان نہیں ہوتے اور جہاد کو اپنا مطمع نظر اور مقصد حیات نہیں بناتے تب تک وہ کائنات میں سر بلند نہیں ہوسکتے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے خزانوں کے منہ ان تمام لوگوں کے لیے کھول دیئے جنہیں اس جنگ میں کسی بھی قسم کا نقصان پہنچا تھا اور اس سلسلہ میں اپنا سارا مال، اپنی ساری دولت اور اپنے ملک کے سارے وسائل مصر وشام کی ان حکومتوں کے تصرف میں دے دیئے جو کل تک انہیں قتل کرانے کے منصوبے اور انہیں تخت وتاج سے محروم کرنے کی سازشیں کرتی رہی تھیں اور یہیں سے شاہ فیصل کی عظمت اور ان کی قیادت وسیادت کا دور شروع ہوا۔''

یہودیوں نے ۱۹۶۹ء میں مسجد اقصیٰ کو آگ لگانے کی کوشش کی اور اس کا ایک حصہ مسمار کردیا تو شاہ فیصل نے وقت کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے عالم اسلام کے اتحاد کے لیے اپنی کوششیں تیز کردیں اور مراکش کے شاہ حسن کے ساتھ مل کر مسلم سربراہوں کو اکٹھے مل بیٹھنے کی دعوت دی اور رباط میں مسلم ممالک کی پہلی سربراہ کانفرنس او۔ آئی۔ سی منعقد ہوئی۔ عربوں نے قوم پرستی کے خول سے نکل کر دیگر مسلم ملکوں سے بھی رابطہ شروع کیا۔ شاہ فیصل عرب اور اسلامی دنیا کی مؤثر ترین شخصیت کے طور پر ابھرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ کے دوران آپ نے عربوں کی مزید کھل کر حمایت کی، جس کے نتیجہ میں عرب ممالک اپنے کچھ علاقے واپس لینے میں کامیاب ہو گئے۔ شاہ فیصل نے ۱۹۷۴ء میں دوسری سربراہ کانفرنس کا انتظام پاکستان میں کیا جس میں آپ نے دیگر تیل فراہم کرنے والے ممالک کے ساتھ مل کر ان ممالک کو تیل کی سپلائی بند کردی جو اسرائیل کی مدد کر رہے تھے اور امریکہ کو واشگاف الفاظ میں دھمکی دی۔ ''امریکہ پٹرول سے نفع کی صورت میں ہر سال ۱۸ ہزار ملین ڈالر حاصل کر رہا ہے۔ امریکہ عرب تعلقات ختم ہو جانے سے نہ صرف اس نفع کا ضیاع ہوگا بلکہ امریکی اقتصادیات کے لیے ایک خطرہ یہ ہے کہ امریکی خزانہ کو ۲۵۰۰ ملین ڈالر جو عرب ممالک کو فروخت کرتا ہے اس سے بھی ہاتھ دھونا پڑیں گے۔ اس سے امریکہ و یورپی اقوام پر گہرا اثر ہوا اور جلد ہی جنگ بند ہو گئی۔

تیل کا ہتھیار استعمال کرنے سے شاہ فیصل کی شخصیت مزید مقبول ہو گئی۔ اس وقت یوگنڈا کے صدر عدی امین نے اپنے انٹرویو میں شاہ فیصل کو ملت اسلامیہ کا خلیفہ بنانے کا ارادہ ظاہر کیا تاکہ امت مسلمہ کا ایک قائد ہو۔ شاہ فیصل کی مقبولیت یہود و نصاریٰ کے ناپاک عزائم کی راہ میں حائل دیوار ثابت ہوئی تو انہوں نے پلان بنا کر ۲۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو آپ کو شہید کرا دیا۔ آپ کی شہادت سے خلافت اسلامیہ کا قیام ادھورا ہو کر رہ گیا۔

سعودی عرب میں حکومت کی سرپرستی میں اسلامی قانون نافذ ہے:

اکثر مسلم ممالک میں سیکولر نظام رائج ہے۔ اسلام نماز، روزہ تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ سیاسی، عدالتی اور اقتصادی معاملات میں اسلامی قانون کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ جمہوری ممالک میں شرعی قانون کا نفاذ پارلیمنٹ کا مرہونِ منت ہے۔ بالفرض کسی ملک نے اسلامی اصطلاحات کا اعلان کیا تو اس پر عمل درآمد نہ کر کے مضحکہ خیز بنا دیا۔ تو کسی نے انقلاب کا نعرہ لگا کر حکومت حاصل کر لی تو اس نے فتح مکہ کے اسوۂ حسنہ سے روگردانی کر کے انتقامی کارروائیاں شروع کر دیں اور مغربی حکمرانوں کو اپنی عوام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی زائل کرنے کے لیے مؤثر ہتھیار فراہم کر دیا کہ اسلام وہشت گردوں کا مذہب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اسلامی دنیا میں مسلم تنظیمیں امر بالمعروف کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔ اللہ اکبر کی صداؤں سے مسجدیں گونج رہی ہیں۔ دینی مدارس سے قال اللہ وقال رسول اللہ کے پھول مہک رہے ہیں۔ مختلف زبانوں میں دینی علم منتقل ہو کر اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے۔ تبلیغی جماعتوں کی دنیا کے دور دراز ملکوں میں تشکیل ہو رہی ہے۔ دیارِ غیر میں اسلامی سنٹروں میں نومسلموں کے لظم وتربیت کا اہتمام ہو رہا ہے۔ الحمد للہ ان مسلم تنظیموں کی مساعی جمیلہ سے غیر مسلموں میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے لیکن یہ تمام خدمتِ دین پرائیویٹ سطح پر ہو رہی ہے جس میں کسی حکومت کی دلچسپی یا تعاون کو عمل دخل نہیں سوائے سعودی حکومت کے۔ دیگر مسلم ممالک کی نسبت سعودی عرب میں شرعی قانون کی بالادستی ہے اور حکومت کی سرپرستی میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا محکمہ قائم ہے جو نہ صرف اندرونِ ملک اسلام پر سختی سے عمل درآمد کرانے کی ذمہ داری پوری کر رہا ہے۔ بلکہ دنیا بھر میں حتی المقدور اسلام کی اشاعت کر رہا ہے۔

سعودی عرب میں توحید وسنت کا پرچم بلند ہے۔ شرک کا ارتکاب کرنے اور بدعت اختراع کرنے کی کسی کو اجازت نہیں۔ اذان ہوتے ہی بازار بند ہو جاتے ہیں۔ کاروبار ٹھپ ہو جاتے ہیں۔ تمام لوگ مسجد میں جا کر اللہ کے دربار میں سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ وقفہ نماز کے دوران بازار میں کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔ رمضان المبارک میں دن کے اوقات میں سرکاری وغیر سرکاری اداروں کو چھٹی ہوتی ہے۔ رمضان میں کسی کو بے حرمتی کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی کو حجاج کرام کے لیے صاف ستھرا رکھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی سہولت کے لیے ان کو کشادہ کیا گیا ہے۔ مسجد حرام کی توسیع پر گزشتہ ۱۰ سالوں میں ۲۰ ارب ڈالر خرچ ہوئے ہیں جس میں ۱۵ لاکھ نمازی بیک وقت نماز پڑھ سکتے ہیں۔

سعودی عرب کی عدالتوں میں مفت اور فوری انصاف ملتا ہے۔ عدالتوں میں اسلامی قانون کے ماہرین جج مقرر ہیں جو قرآن وسنت کی روشنی میں حدود وقیود نافذ کرتے ہیں۔ قانون کی نظر میں سب سے یکساں سلوک کیا جاتا ہے۔ جاہ ومرتبہ کی بنا پر کسی سے رعایت نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برتی جاتی۔ اس لیے جرائم کی شرح دوسرے ملکوں کی نسبت کم ہے۔ شرعی قانون کے نفاذ سے سعودی شہریوں کی عزت، جان اور مال محفوظ ہے جو پوری دنیا کے لیے قابل رشک ہے۔

اسلامی علوم کی ابتدا سے لے کر انتہاء تک مفت تعلیم کا انتظام ہے جہاں دنیا بھر کے مسلمان طلباء علم حاصل کرتے ہیں۔ اور حکومت ان کو وظائف بھی دیتی ہے۔ اقلیتی ممالک کے مسلمانوں کو مفت حج اور دینی تعلیم کے لیے مخصوص کوٹہ رکھا جاتا ہے۔ سعودی حکومت قرآنِ حکیم کے چار کروڑ نسخے مفت تقسیم کرچکی ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر، حدیث اور سیرت کی مستند کتب کی مفت تقسیم کا انتظام کرچکی ہے۔ غیر مسلم ممالک میں خصوصا مساجد و مدارس کی تعمیر پر اور ائمہ کرام اور مدرسین کی تنخواہیں سعودی حکومت ادا کرتی ہے۔

سعودی عرب میں اسلام کا مالیاتی نظام نافذ ہے جہاں شرعی واجبات وصول کیے جاتے ہیں اور غیر شرعی ٹیکس لاگو نہیں۔ بہت حد تک سود سے پاک اسلامی معیشت نافذ ہے۔ بیت المال قائم ہے جس سے عمال کی تنخواہیں اور مستحق لوگوں کو وظائف دیے جاتے ہیں۔

اسلامی دنیا میں جہاں بھی آسمانی آفات نازل ہوئیں یا مسلم اقلیتیں کفار کی ایذا رسانی کا شکار ہوئیں تو سعودی عرب نے نہ صرف اخلاقی وسفارتی امداد کی بلکہ اپنے خزانوں کے منہ ان پر کھول دیے۔ افغانستان اور بوسنیا کے مسلم مجاہدین کی مالی اعانت اس کا بین ثبوت ہے۔

شاہ عبدالعزیز بن سعود رحمہ اللہ نے موتمر عالم اسلامی کی بنیاد رکھی جس کے اجلاس میں دنیا بھر کے علماء، دانشور شریک ہوئے۔ عالم اسلام کو باہم مربوط بنانے میں اس کا بنیادی کردار ہے۔ موتمر کی تدریجی ترقی کا ثمر رابطہ عالم اسلامی اور اسلامی سربراہ کانفرنس کا قیام ہے۔ او۔ آئی۔ سی کو منظم و فعال بنانے کے جرم میں شاہ فیصل بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کردیا۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

خلافت کا حق دار کون؟ عالم عربی......

امام ابوالحسن علی الماوردی نے خلیفہ کے دس فرائض تحریر کیے ہیں۔ اگر ان کو معیار بنا کر تجزیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے تو سعودی حکومت آٹھ اُمور پر پورا اترتی ہے جبکہ مندرجہ ذیل دو اُمور اَدھورے ہیں:

۱: غیر ملکی دست اندازی سے ملک کو محفوظ رکھے تاکہ مسلمانوں اور ذمیوں کی جان و مال محفوظ رہیں۔

۲: اللہ کے دین کو دنیا میں غالب کرنے کے لیے اسلام کی دعوت دے نہ ماننے والوں سے جہاد کرے تاکہ اسلام کے دشمن یا تو اسلام قبول کرلیں یا ذمی بن جائیں۔ سعودیہ حکومت ان مذکورہ اُمور سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت سے محروم کیوں ہوگئی۔

شاہ فیصل نے امریکہ کو اسرائیل کی حمایت کی وجہ سے تیل کی سپلائی روک دینے کی دھمکی دی۔ اُن کی شہادت کے بعد امریکہ نے مشرقِ وسطیٰ کے تیل کے ذخائر پر قبضہ کرنے کے لیے خلیجی جنگ کا ڈرامہ رچایا جس میں اُس عراق کی بچی کھچی ایٹمی قوت کو ختم کردیا۔ دوسری طرف کویت اور سعودی عرب میں اپنی فوجیں داخل کرکے پرانے اسلحہ کی قیمت اور فوجیوں کی تنخواہ کی آڑ میں سعودی عرب کو کنگال کردیا اور امریکہ نے اپنے اقتصادی بحران کو سہارا دے لیا۔ اہل مغرب کے مکاروں نے صلیبی جنگوں کے تجربے کے بعد مسلم دنیا خصوصاً ترکوں اور عربوں کا سر کچلنے کی بجائے دل بدلنے کی پالیسی اپنائی۔ میڈیا وار کی وجہ سے اُن میں مغربی تہذیب و تمدن سرایت کرگئی۔ اور انہوں نے اعلیٰ بود و باش کو ترقی کا معیار سمجھ لیا۔ یورپ و امریکہ کی تجارتی و تعمیراتی کمپنیوں نے زرِ مبادلہ بھی کمایا اور اُن کو تن آسان بنا کر فنی و عسکری صلاحیتوں سے محروم بھی کردیا۔ نیز فوجی قوت میں اضافہ کرنے سے غافل بھی کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ فیصل رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد سعودی عرب دفاعی لحاظ سے اتنا کمزور ہوگیا کہ اُسے اپنے تحفظ کے لیے نصاریٰ سے فوج طلب کرنا پڑی۔

ایک مسلم ملک میں توہین رسالت کے جرم میں عیسائی گرفتار کیا گیا تو مغربی ذرائع ابلاغ نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ صلیبی حکمرانوں کا سرکاری سطح پر اتنا دباؤ بڑھ گیا کہ مسلم سربراہ نے نہ صرف عیسائی مجرم کو خصوصی طیارہ کے ذریعے عیسائی ملک کے حوالے کردیا بلکہ خود جا کر معذرت بھی کی۔ صلیبی حکمرانوں نے بوسنیائی مسلمانوں کے خلاف اپنے ہم مذہب سربوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیاسی وفوجی اعلانیہ مدد کی۔ اس کے برعکس سعودی حکومت مظلوم مسلمانوں کی سب سے بڑھ کر اخلاقی، سفارتی اور اقتصادی تعاون کرتی رہی ہے اور کر سکتی ہے لیکن سامراج ملک کے خلاف مظلوم مسلم ملک کی امداد نہیں کر سکتی کیونکہ وہ عالم عربی کو غیر ملکی دست اندازی سے محفوظ رکھنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکی ہے۔

مادہ پرستی سے اکتائی ہوئی انسانیت سکونِ قلب کے لیے تاریخ کے اوراق میں سے عالم اسلام کی روحانی قیادت تلاش کر رہی ہے اور عالم اسلام یہودیوں کے گریٹ اسرائیل کا منصوبہ ناکام بنانے کے لیے عالم عربی کی طرف پیاسی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔

سعودی عرب جو حرمین شریفین اور شرعی قانون کے نفاذ کی وجہ سے عالم اسلام کا روحانی مرکز ہے۔ سعودی فرمانروا سے توقع ہے کہ وہ عربوں میں تن آسانی کے جراثیم کا خاتمہ کر کے ایمانی حرارت اور اسلامی شعور کی بیداری کا عمل تیز تر کریں گے تاکہ عالم عربی کی فطری صلاحیتیں اجاگر ہوں اور وہ عالم اسلام کی روحانی کے علاوہ معنوی قیادت کا فریضہ بھی سنبھال سکیں۔

سعودی عرب سے غیر مسلم فوج کو بلا تاخیر واپس بھیج دیا جائے۔ ناگہانی صورت میں فوجی تعاون کی ضرورت ہو تو کسی بااعتماد مسلم ملک سے دفاعی معاہدہ کر کے بلائی جائے۔ سعودی عرب میں مستقل فوج ہے جو خلیج کی جنگ کے دوران ناکافی ثابت ہوئی۔ محمد عربی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ارموا بنی اسماعیل فإن أباکم کان رامیا.)) (صحیح بخاری)

"اے اہل عرب! تیر اندازی کی مشق رکھو اس لیے کہ تمہارے جد امجد حضرت اسماعیل علیہ السلام تیز انداز تھے۔"

اس لیے ہر سعودی شہری کو نشانہ بازی کی فوجی تربیت دی جائے اور مستقل فوج کو گوریلا طرز کی فوجی ٹریننگ دی جائے۔ تاکہ مشکل وقت کے دوران سمندر کی گہرائی میں آسمان کی بلندیوں پر، پہاڑوں میں پیٹ کے بل رینگ کر اور میدانی علاقہ میں سینہ سپر ہو کر دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ نیز جنگلوں اور صحراؤں میں رہ کر بھوک پیاس کی شدت برداشت کرنے کی عادی ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربوں کی جنگی صلاحیت ختم ہوگئی۔ وہ آرام وآسائش کے عادی ہوگئے ہیں۔ عربوں نے تیراکی اور شہسواری کی ورزشوں کو فراموش کردیا۔ کمانڈو تربیت دینے سے عرب نوجوان میں سادگی، صبر واستقامت اور عزم وعزیمت کی اہلیت اجاگر ہوگی۔ فوجی تربیت کے دوران فنی مہارت کے علاوہ تعلیم وتزکیہ کا درس دیا جائے۔

عالم عرب اپنی دولت کے بل بوتے پر یا مغربی بود وباش اپنا کر اسلام دشمن قوتوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ بلکہ اس اسلامی روح اور ایمانی قوت سے ان کو زیر کرسکتا ہے۔ جس جذبہ سے اُس نے بیک وقت روم اور ایران پر فتح حاصل کی تھی۔ اس لیے اُن میں ایمان کی تخم ریزی اس طرح کی جائے کہ وہ دن کو محاذ پر کھڑے ہوکر سرحدوں کی حفاظت کریں اور رات کو اللہ کے دربار میں کھڑے ہوکر استغفار کریں اور مدد طلب کریں۔

اور اُن منکرات کا سختی سے قلع قمع کردیا جائے جو جہاد کی روح کو مردہ کررہی ہوں یا بے حیائی وفحاشی اور خواہشاتِ نفسانی کا موجب رہی ہوں یا زبان ونسل کی بنیاد پر اُن میں بت تراش رہی ہوں۔ عرب باشندے خصوصاً شاہی خاندان کے افراد کو اعلیٰ تعلیم کے لیے یورپ وامریکہ نہ بھیجا جائے۔ کیونکہ یورپ کی رنگین محفلوں میں ایمان کی دولت سے محروم ہوجانے کا خطرہ رہتا ہے۔ چنانچہ فنی تعلیم وتربیت کے لیے ان کو اسلامی ملک میں بھیجا جائے۔

موجودہ دور کے اہل کتاب مشرکوں کے زمرے میں داخل ہیں۔ اس لیے عربوں پر پابندی عائد کی جائے کہ وہ کسی یہودی، نصرانی سے شادی نہ کرے کیونکہ اِن سے بے غیرت اور مادہ پرست نسل جنم لیتی ہے جن کی وفاداریاں مشکوک ہوتی ہیں۔

مومن کا پختہ یقین ہے کہ فتح وشکست اللہ کے قبضہ میں ہے لیکن اسلام عسکری مہارت میں خود کفالت کا حکم دیتا ہے تاکہ طاغوتی قوتیں مغلوب ہوکر رہ جائیں۔ اگرچہ سعودی عرب کے پاس جدید اسلحہ ہے لیکن وہ ان کا خود ساختہ نہیں۔ حتیٰ کہ رائفل میں چلنے والی گولی بھی اہل مغرب سے درآمد کرتے ہیں۔ اس صورتِ حال میں وہ مغربی قوتوں کا سامنا کیسے کرسکتے ہیں۔ اس لیے ہر قسم کا دفاعی اسلحہ خود تیار کرنے کی صلاحیت حاصل کی جائے اور یہود ونصاریٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی محتاجی سے نجات حاصل کی جائے۔

دو اسلامی ملکوں نے پر امن پروگرام کے لیے ایٹمی توانائی کے حصول کی طرف توجہ دی تو یہودیوں نے اسلامی بم کا شوشہ چھوڑ دیا۔ اسرائیل نے ایک ملک (عراق) کے ایٹمی پلانٹ کو تباہ کر دیا۔ جبکہ امریکہ نے دوسرے اسلامی ملک پر دباؤ ڈال کر ایٹمی پلانٹ کو منجمد کر دیا۔ سعودی حکومت کو چاہیے کہ وہ مذکورہ مسلم ملک کو بھاری معاوضہ ادا کر کے خود ایٹمی توانائی حاصل کرے جس سے وہ ملک سودی قرضے اتار کر آئی۔ ایم۔ ایف کی غلامی سے نجات حاصل کرے۔ تیل ان کو دو جوتم کو جدید ٹیکنالوجی اور فنی مہارت فراہم کرے۔ سعودی عرب، اہل مغرب کے اسلامی بم کے شوشہ کو حقیقت کا روپ دے تا کہ اعلانیہ دھماکہ کر کے روحانی مرکز کے علاوہ دفاعی مرکز بھی بن جائے۔ اسلامی معیشت کے چیدہ نکات پیش خدمت ہیں۔

تیل کی صنعت میں خود مہارت حاصل کریں۔ کیونکہ اہل مغرب قدرتی دولت کا نصف سے زیادہ حصہ ہڑپ کر جاتے ہیں۔

جدہ کو اسلامی مشترکہ منڈی بنانے میں پوری توانائی صرف کی جائے۔ مسلم ممالک کی مصنوعات استعمال کی جائیں۔ غیر مسلموں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ عربوں کی دولت سے یورپ اور امریکہ کے بنک آباد ہیں۔ جس سے یہود ونصاریٰ کے صنعتی کارخانے آباد ہیں۔ اس دولت کو واپس لے کر اسلامی ترقیات بنک کو تقویت پہنچائی جائے اور مسلم دنیا میں صنعتوں کا وسیع جال پھیلایا جائے یا کسی مقروض اسلامی ملک کو آئی۔ ایم۔ ایف کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے اس شرط پر قرضِ حسنہ دیا جائے کہ وہ آئندہ کسی غیر مسلم ممالک سے سود پر قرضہ نہ لیں گے۔

طلائی زر کرنسی کا نظام اپنا کر ریال کو مرکزی کرنسی کی حیثیت دی جائے۔ سعودی عرب میں افرادی قوت کی کمی ہے۔ مسلمانوں کو چھوڑ کر کسی غیر مسلم کو کام پر نہ بلایا جائے۔ ایک تو وہ دولت پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ دوسرا وہ ایمان کی عمارت میں نقب زنی کرتے ہیں۔

شاہی خاندان کے کسی فرد نے اگر سرکاری خزانے سے جائداد بنائی ہو تو حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اُسے سرکاری بیت المال کی ملکیت میں دے دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ اسلامی سٹلائٹ سسٹم قائم کیا جائے جو اسلام کی اشاعت کے علاوہ مسلم دنیا میں خبر رساں ایجنسی کا فریضہ سرانجام دے۔

شاہ فیصل مرحوم نے اسلام کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اُس کا دائرہ مزید وسیع تر کیا جائے۔ معروف زبانوں میں قرآن و حدیث کی تعلیم اور اسلام اور دیگر مذاہب کے تقابلی جائزہ سے متعلق کتب آسان قیمت پر دنیا بھر میں پھیلائی جائیں۔

جب سعودی عرب اقتصادی ترقی پر گامزن اور فنی و عسکری مہارت میں خود کفیل ہو جائے گا تو اللہ ذوالجلال کے فضل و کرم سے اس کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدیں دشمنانِ اسلام کی شر انگیزیوں سے محفوظ ہو جائیں گی۔ اور مسلم اقلیتوں میں بسنے والے مسلمانوں کو امن و سکون نصیب ہو جائے گا بلکہ اللہ کے امن و سلامتی کے پیغام کو غالب کرنے کے لیے دنیا بھر کو دعوت دینے کے اہل ہو جائیں گے۔ اسلام قبول کرو ورنہ ذمی بن کر امن سے رہو۔ بصورتِ دیگر جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔

آلِ سعود اپنی دینی خدمات کی وجہ سے قابل صد احترام ہیں لیکن روحانی و جہادی انقلاب برپا کرنے والا سعودی حکمران عالم اسلام کے دل جیت لے گا۔ اسلامی ممالک یہودی ورلڈ آرڈر کے بھیانک کردار سے تنگ آ کر او۔ آئی۔ سی کے اجلاس میں اسے اپنا خلیفہ تسلیم کر کے خلافت اسلامیہ کی بنا رکھیں گے۔ تب جمال الدین افغانی، علامہ اقبال اور شاہ فیصل شہید کی بے چین روحوں کو تسکین پہنچے گی۔

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

(اقبالؔ)

میں اپنے موقف کی تائید کے لیے عالم اسلام کے ممتاز مفکر سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کا تجزیہ پیش کرتا ہوں: ☆

"آج دنیا مٹ کر پھر کر اسی نقطہ پر پہنچ گئی ہے جس پر وہ چھٹی صدی مسیحی میں

☆ انسانی دنیا میں مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، ص ۲۴۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ یہ عالم پھر اسی دورا ہے پر نظر آرہا ہے جس دورا ہے پر رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت تھا۔ آج اس کی ضرورت ہے کہ عرب قوم (جس کو رسول اللہ ﷺ) سے خاص تعلق ہے۔ میدان میں نکل آئے پھر دنیا کی قسمت بدلنے کے لیے جان کی بازی لگائے۔ اور اپنی تمام آسائش وثروت دنیا کی نعمتوں ترقی وخوش حالی کے امکانات اور سامانِ راحت کو خطرہ میں ڈال دے تاکہ دنیا اس مصیبت سے نجات پائے جس مین وہ مبتلا ہے اور زمین کا نقشہ بدل دے۔"

کیونکہ

"عالم عربی اپنی خصوصیات محل وقوع اور اپنی سیاسی اہمیت کی بناء پر اسلام کی دعوت کی ذمہ داری اٹھانے کا حق دار ہے۔ وہ یہ کرسکتا ہے کہ عالم اسلامی کی قیادت کا بیڑہ اٹھائے اور مکمل تیاری کے بعد یورپ سے آنکھیں ملا سکے اور اپنے ایمان، دعوت کی طاقت اور اللہ کی نصرت سے اس پر غالب آجائے اور دنیا کو شر سے خیر کی طرف تباہی وبربادی سے امن وسلامتی کی طرف لے آئے۔"

مظلوم انسانیت اور برباد شدہ دنیا اقبال کے پر درد الفاظ میں مسلمانوں سے فریاد کررہی ہے۔ اس کو اب بھی یقین ہے کہ جن مخلص ہاتھوں نے کعبہ کی تعمیر کی تھی وہی دنیا کی تعمیر نو کا فرض انجام دے سکتے ہیں۔

قوس ازل را تو امینی تو امینی
دارائے جہاں را تو یساری تو یمینی
اے بندۂ خاکی تو زمانی تو زمینی
صہبائے یقیں درکش واز دیر گماں خیز
از خوابِ گراں خواب گراں خواب گراں خیز
از خوابِ گراں خیز
فریاد ز افرنگ و دل آویزیٔ افرنگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فریاد ز شیرینی و پرویزیٔ افرنگ
عالم ہمہ ویرانہ تو چنگیزیٔ افرنگ
معمارِ حرم باز بہ تعمیر جہاں خیز
از خواب گراں خوابِ گراں خوابِ گراں خیز
از خوابِ گراں خیز★

☆ طبع ہفت روزہ الاعتصام، ۸، ۱۵، ۲۲ اگست ۱۹۹۷ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صہیونی اہداف کا توڑ
سعودی عرب اور عالم اسلام کی ذمہ داری!

رہبر کائنات محمد ﷺ نے مدینہ منورہ میں آباد عرب قبائل اور یہودیوں سے معاہدہ کیا۔ جو تاریخ عالم میں پہلا بین الاقوامی معاہدہ ہے۔ یہودیوں نے اس معاہدہ کی پے در پے خلاف ورزی کی تو مسلمانوں نے ان کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کر کے مدینہ سے نکال دیا۔ لیکن وہ بدلہ لینے کے لیے مشرکین اور نصاریٰ کو مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے اکساتے رہے۔ چنانچہ مخبر صادق ﷺ نے امت مسلمہ کو باخبر کر دیا:

((اخرجوا الیهود والنصاری من جزیرۃ العرب۔))

''یہود ونصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکال دو۔'' (صحیح بخاری)

وہ دوبارہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے منصوبہ بندی کرتے رہے لیکن ملت اسلامیہ میں نورالدین زنگی اور صلاح الدین ایوبی مخبر صادق ﷺ کے حکم پر یہود کے ناپاک عزائم کی راہ میں آہنی دیوار کھڑی کرتے رہے۔

خاتم النبیین ﷺ کی تشریف آوری سے قبل ابرہہ کی فوج نے ہاتھیوں پر سوار ہو کر خانہ کعبہ پر چڑھائی کی تو اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں کو بھیج کر اس کے لشکر کو بھوسہ کی مانند کر دیا۔ ملت کفر کے لیے یہ واقعہ باعث عبرت بن گیا۔ اس کے بعد مشرکین ونصاریٰ کو بیت اللہ کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ چونکہ یہودی، اسلام کے بدترین دشمن ہیں وہ اس خوف کو مٹانے کے لیے زیر زمین پلان بناتے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلافت، امت مسلمہ کے اتحاد و یکجہتی کی علامت تھی۔ انہوں نے ملت اسلامیہ کو خلافت کے سائبان سے محروم کر کے خانہ بدوش قبائل کی طرح منقسم کر دیا۔ ۱۹۶۹ء میں مسجد اقصیٰ کو آگ لگا کر مسلمانوں کی غیرت کا جائزہ لیا گیا۔ مسلمانوں کی بے حسی اور نااتفاقی دیکھ کر ملت کفر کے حوصلہ بلند ہو گئے۔ یہودی ماسٹر مائنڈ نے ۱۹۷۷ء میں The Crash of 79 ناول لکھا۔ تین سال بعد ناول کی فرضی کہانی نے حقیقت کا روپ دھار لیا۔ ۱۹۸۰ء میں ایران عراق جنگ چھڑ گئی، دونوں نے ایک دوسرے کی فوجی قوت کو کچل دیا۔ اس طرح مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے لیے ممکنہ خطرہ ٹل گیا۔

بریگیڈیئر (ر) شمس الحق قاضی رقم طراز ہیں:

''اس ناول کی کامیابی کے بعد اب صہیونی سازشوں کا دائرہ کار مزید وسیع ہو گیا۔ اب وہ حرمین شریفین پر بالواسطہ کنٹرول حاصل کرنے کے ناپاک منصوبے بنانے میں لگ گئے۔ اب ان کا نہایت ہی شر انگیز اور خطرناک ناول ''Holy of the Holies'' کی صورت میں سامنے آ گیا ہے۔ یہ کتاب ایلن ولیمز نے لکھی ہے اور گریناڈا پبلشنگ کمپنی نے ۱۹۸۱ء میں برطانیہ سے Fiction 586050965 کے کوڈ کے ساتھ چھاپی ہے۔ کتاب میں احیائے اسلام کو دور ظلمات سے تعبیر کیا گیا ہے اور بنیادی اسلام کو سرطان کا نام دیا گیا ہے جس کے وجود سے ایک مہیب آپریشن کے ذریعے کرۂ ارض کو نجات دلانے کا منصوبہ بنایا جاتا ہے۔ مشن کے افراد میں روس، فرانس، برطانیہ، امریکہ اور اسرائیل کی خفیہ تنظیموں کے افراد شامل ہوتے ہیں۔ یورپ میں امریکی فالتو سامان میں سے پانچ دیوقامت ہرکولیس فوجی ٹرانسپورٹ طیارے خریدے جاتے ہیں اور ان کو سائپرس کے جزیرہ میں اکٹھا کیا جاتا ہے۔ ہر جہاز میں سپیشل جوہری بموں کے علاوہ بی بی سی، عربی سروس کی آواز میں ایک خاص اعلان کا ٹیپ فٹ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ عین حج کے آخری ایام میں جمعۃ المبارک کے دن پانچوں جہاز سائپرس سے اڑ کر نیل کے ڈیلٹا سے ہوتے ہوئے شرم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشیخ کے راستہ سے سعودی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ طبرق کے جنوب سے ہوتے ہوئے سارے جہاز نفوذ کے ریگستان میں بحر قلزم کے کنارے اترتے ہیں۔ وہاں جوہری بموں کو Activate کرنے کے بعد سارے ہوا باز پیراشوٹ کے ذریعے کود کر بحر قلزم میں موجود برطانوی بحری جہاز میں سوار ہو جاتے ہیں۔ سارے جہاز مکہ معظمہ کی طرف اڑان جاری رکھتے ہیں اور وہاں پر موجود اسرائیلی خفیہ موساد کے دو لبنانی ایجنٹ جن میں ایک دروز اور دوسرا عیسائی ہوتا ہے، جہازوں کو حرم کعبہ کی طرف گائیڈ کرتے ہیں۔ حرمین شریفین پر چکر لگاتے ہوئے ریکارڈ شدہ اعلان زبان میں حجاج کو سنایا جاتا ہے۔ اس کا مضمون اس طرح ہے:

''اللہ اکبر، اللہ اکبر، میں علی ہوں اور حضور ﷺ پیغمبر کے پیامبر کے طور پر نازل ہوا ہوں۔ میں ہی مہدی موعود ہوں۔ اے دنیا کے گنہگار بندو! اللہ تم سے سخت ناراض ہے کیونکہ تم نے اسلام کو بگاڑ دیا ہے، اسلام اور اللہ کو مذاق بنا دیا ہے، تم دنیاوی لالچ کی وجہ سے حرص، تنگ دلی اور شرک کے عبادت گزار بن گئے ہو۔ لہٰذا اللہ نے تمہیں سزا دینے کا فیصلہ صادر کر دیا ہے۔''

چنانچہ پانچوں دیوقامت طیارے ایک ایک کر کے پیغام سنانے کے بعد انجن بند کر کے حرم کعبہ کے اوپر گرتے جاتے ہیں اور ان کے خفیہ جوہری بم پھٹ کر قیامت کی تباہی برپا کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں کعبہ شریف، حرم کعبہ اور مکہ معظمہ کا سارا شہر گیس میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ وہاں پر موجود ۳۰ لاکھ حجاج میں سے پانچ لاکھ فوری طور پر لقمہ اجل بن جاتے ہیں اور بقیہ ۲۵ لاکھ شدید زخمی ہو جاتے ہیں۔ اس ناول کے مصنف کے بقول دنیا بھر کے مسلمان اس سانحہ سے سکتہ میں آ جاتے ہیں۔ ان کی ہمت اور سمجھ بوجھ بالکل جواب دے جاتی ہے۔ وہ یہی یقین کر لیتے ہیں کہ واقعی یہ کسی دشمن کا حملہ نہ تھا بلکہ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آسمان سے ان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے بلا نازل کر کے ان کو سزا دی گئی ہے۔ اس طرح نہ صرف احیائے اسلام کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے بلکہ تیل کی دولت بھی تمام تر مغربی طاقتوں کے ہاتھوں میں آ جاتی ہے جو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکمل کامیابی پر جشن مناتے ہیں۔" (بشکریہ ماہنامہ "خیر البشر" لاہور، مئی ۲۰۰۲ء)

صہیونی عزائم پر گہری نظر رکھنے والے کموڈور (ر) طارق مجید اس واقعہ کو اپنی کتاب میں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ صہیونی سائنس دان اس کی ریہرسل کر چکے ہیں۔

چنانچہ روزنامہ نیشن ۳۰ / مارچ ۲۰۰۲ء میں یہ خبر شائع ہوئی کہ "اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ کے گنبد کے اوپر فضا میں ایک بارلیش بزرگ ایک شیر، قرآنی آیات اور مکہ اور مدینہ کی تصویریں دیکھ کر لوگ حیرت زدہ ہو گئے سب نے اسے ایک معجزہ سمجھا۔"

(عالمی طاغوت کھیل میں مکر وفریب کا راج، ص: ۳۹، مطبوعہ الفیصل ناشران اردو بازار، لاہور)

عالمی حالات وواقعات کا جائزہ لیں تو امریکی و برطانوی بحری بیڑے خلیجی علاقہ میں ڈیرہ جمائے ہوئے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک کی فوجی قوت کو کچل دیا گیا یا انہیں مدہوشی کا انجکشن لگا دیا گیا ہے۔ افغانستان اور پاکستان جنہوں نے مل کر روس کو شکست فاش دی۔ صہیونیوں کو ان کی طرف سے سخت مزاحمت کا خطرہ درپیش تھا جو ان کے ناپاک ارادوں کی راہ میں آہنی دیوار حائل کر سکتے تھے۔ اس دیوار کو ہٹانے کے لیے ۱۱ ستمبر کا ڈرامہ تخلیق کیا گیا۔ وہ مسلم دانش ور جن کی یہودی تاریخ پر گہری نظر تھی انہوں نے بروقت اظہار خیال کر دیا تھا کہ گھر کے بھیدی کے سوا لنکا کو کون ڈھا سکتا ہے۔

گھر کا بھیدی کون؟ سی۔ آئی۔ اے کی زبانی:

واشنگٹن (آئی پی پی) امریکی سی۔ آئی۔ اے نے ایک خفیہ رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ امریکی حکومت کے حساس ترین اداروں تک یہودیوں کو مکمل رسائی حاصل ہے اور امریکہ میں رہنے والے یہودیوں نے کاروباری اداروں کی آڑ میں جاسوسی کا ایک ایسا جال بچھایا ہوا ہے کہ امریکی حکومت ان جاسوسوں کے نرغے میں بری طرح پھنس چکی ہے۔ مزید انکشاف کیا ہے کہ وائٹ ہاؤس، پینٹا گون، ایٹمی راز، سرکاری دفاتر، کاروباری ادارے اور گھر تک یہودی جاسوسوں سے محفوظ نہیں ہیں۔ گزشتہ دو برسوں کے دوران جاسوسی کے واقعات میں ۲ ہزار سے زائد اسرائیلی جاسوس ملوث پائے گئے۔ واضح رہے کہ امریکہ میں انفارمیشن ٹیکنالوجی اور دیگر حساس شعبوں میں بڑی تعداد میں اسرائیلی کام کرتے ہیں۔ ان کی رسائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتہائی حساس دستاویزات تک ہے۔ (نوائے وقت لاہور، ۲۴راپریل ۲۰۰۲ء)

یہودی جس کا کھاتے ہیں اسی کو ڈنگ مارتے ہیں۔ اب یہ حقائق منظر عام پر آ گئے ہیں۔

پیرس (اے ایف پی) امریکی حکام نے ملک میں موجود اسرائیلی جاسوسوں کا نیٹ ورک توڑتے ہوئے ۱۲۰ جاسوسوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ پھر انہیں ملک بدر کر دیا ہے۔ ان پر شبہ ہے کہ ۱۱ ستمبر کو نیویارک اور واشنگٹن کے حملوں میں ملوث ہو سکتے ہیں۔ (نوائے وقت لاہور، ۶ مارچ ۲۰۰۲ء)

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے:

''امریکی ڈیموکریٹک پارٹی کے سینئر راہنما اور ۲۰۰۴ء میں اپنی پارٹی کے امریکہ کے صدارتی انتخاب میں ٹکٹ کے امیدوار مسٹر لنڈن لاورش نے انکشاف کیا ہے کہ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے حملوں میں خود امریکی حکومت ملوث تھی جس کا مقصد دہشت گردی کو بہانہ بنا کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ شروع کرنا تھا۔ عالمی سطح پر مسلم کشی کا پلان بنانے والوں میں امریکہ کے نائب وزیر دفاع سر فہرست ہیں۔ اس منصوبہ کے ماسٹر مائنڈ ہنری کسنجر، برزنسکی اور سموئیل ہنگٹن ہیں۔'' (نوائے وقت، ۹راپریل ۲۰۰۲ء)

یاد رہے ماسٹر مائنڈ ہنری کسنجر وغیرہ یہودی ہیں۔

جبکہ یورپ اور امریکہ کے میڈیا پر صیہونی گرفت مضبوط ہے۔ انہوں نے نہایت پھرتی سے اس کا الزام اسامہ بن لادن پر عائد کر دیا۔ نتیجتاً افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت کو ختم کر دیا گیا اور سیکولر حکومت کی بنیاد رکھ دی گئی۔ اب صیہونی جنگ کے شعلے افغان سرحد عبور کر کے پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں۔ طالبان اور القاعدہ کی تلاش کی آڑ میں ایف بی آئی، امریکی ادارہ نے پاکستان میں ۴۴ مراکز قائم کر لیے ہیں جنہوں نے دینی مدارس میں چھاپہ مار کارروائیوں کا آغاز کر دیا ہے۔ دوسری طرف بھارت نے پارلیمنٹ پر حملہ کا بہانہ تراش کر پاکستان کی سرحد پر اپنی فوج کو مورچہ زن کر دیا ہے۔ اس طرح پاک بھارت سرحد پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ امریکی کمانڈوز بھارت سے مل کر جنگی مشقیں کر رہے ہیں۔ اہل مغرب کی طرف سے حکومت پاکستان کو وہی وارننگ دی جا رہی ہے جو کارگل سے پسپائی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے اور افغانستان پر حملہ سے پیشتر تعاون نہ کرنے کی صورت میں دے چکا ہے۔ بالآخر پاکستان نے دراندازی بند کرنے کے سمجھوتہ پر دستخط کر دیے ہیں۔ اس کے باوجود امریکی فوج القاعدہ کی نگرانی کے لیے مقبوضہ کشمیر میں آنے کے لیے پرتول رہی ہیں۔

اسرائیل طالبان کی جہادی قوت اور پاکستان کی ایٹمی صلاحیت سے خطرہ محسوس کرتا تھا۔ جب سے اہل مغرب نے افغان ریاستوں پر سیاسی وفوجی تسلط قائم کرلیا تو صہیونی مکروہ عزائم منظر عام پر آ گئے۔ اسرار احمد کسانہ (نیویارک) اپنے کالم "ہائے امریکہ" میں رقم طراز ہیں:

موجودہ دور میں صہیونی میڈیا امریکہ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کی آگ پھیلا رہا ہے۔ کچھ لوگ مثلاً نیشنل ریویو کی ایڈیٹر رچ لاؤری مکہ مکرمہ پر ایٹم بم پھینکنے کے مشورے دے رہی ہے۔ (نوائے وقت، ۱۶ مارچ ۲۰۰۲ء)

صہیونی جنگ کا اصل ہدف سعودی عرب ہے۔ اہل مغرب نے مسلم حکمران طبقہ کو دہشت گردی کا آئینہ دکھا کر اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ اس کے بعد صہیونی میڈیا نے مسلم عوام میں سعودی عرب کے بارے نفرت کی خلیج حائل کرنے کی مہم کا آغاز کر دیا ہے۔

امریکی میگزین "ریڈرز" اپریل ۲۰۰۲ء میں ایک مضمون بعنوان "انتہا پسند اسلام کا خطرہ، امریکہ کے لیے کس قدر خطرناک ہے؟" شائع ہوا ہے۔ جس میں سعودی عرب کے بارے تحریر کیا گیا ہے۔

"سعودیہ میں وہابی ازم کی جڑیں مضبوط ہیں کیونکہ محمد بن عبدالوہاب کی اولاد آج بھی عدالت اور تعلیم کے شعبوں کو مذہب کے ساتھ ملا کر چل رہی ہے۔" (نوائے وقت، ۲۰ مئی ۲۰۰۲ء)

سعودی عرب میں وہابی ازم کا شور وغوغا کرنے کی مہم کا مقصد امت مسلمہ میں سعودی عرب سے عقیدت ومحبت کو مدھم کرنا ہے تاکہ خدانخواستہ کل شرانگیز ناول "Holy of the Holies" کو حقیقت کا روپ دینے کا مرحلہ آئے تو دنیا بھر کے مسلمان اسے صہیونی کارستانی کی بجائے سعودی حکومت پر عذابِ الٰہی سمجھ کر کسی قسم کا احتجاج نہ کریں۔ ☆

☆ طبع پندرہ روزہ "المنبر" ۱ تا ۳۱ رجنوری ۲۰۰۳ء۔ ☆ ہفت روزہ الاعتصام ۲۱ جون ۲۰۰۲ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکی کانگرس تھنک ٹینک کی تجاویز پر عمل درآمد

مسلم پارلیمنٹ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی نظر اندازی

مسلم ممالک میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے تحقیقی ادارے اور اسلامی نظریاتی کونسل قائم ہیں۔ موجودہ دور کے حالات کو مدنظر رکھ کر نہایت عرق ریزی سے سفارشات مرتب کرتے ہیں۔ لیکن ان کی تجاویز اور دستاویز کو عملی جامہ پہنانے کی نوبت نہیں آئی۔ کیونکہ دستور کی تیاری وترمیم ارکان اسمبلی طے کرتے ہیں۔ اور عموماً نئے قانون کے نفاذ کا اعلان آئینی سربراہ کرتا ہے۔ بعد میں ارکان اسمبلی جس کی توثیق کرتے ہیں۔ اہم اور حساس نوعیت کے معاہدے دیار غیر میں ہوتے ہیں جن پر ارکان اسمبلی سے منظوری لینے کی زحمت گوارا نہیں کی جاتی لیکن امریکہ میں اس کے برعکس صورت حال ہے۔

تھنک ٹینک ملک کی داخلہ وخارجہ پالیسی کا لائحہ عمل وضع کرتے ہیں۔ کانگرس کے ارکان اس کی توثیق کرتے ہیں۔ امریکی صدر اعلان کرتا ہے اور انتظامیہ عمل درآمد کرتی ہے اور کراتی ہے۔

نامور محقق یاسر محمد خان نے اپنے مقالہ ''امریکہ کا مسلم ورلڈ آرڈر'' میں امریکی ادارہ کی رپورٹ شائع کی ہے وہ پیش خدمت ہے:

''واشنگٹن میں تھنک ٹینک کا بروکنگ انسٹی ٹیوٹ ہے جس میں سو دانشور اور محقق ہیں۔ یہ لوگ معیشت، بین الاقوامی امور اور امریکی حکومت کی پالیسیوں پر تحقیق کرتے ہیں۔ ان کی معاونت کے لیے بے شمار پروفیسر صحافی، سفیروں اور تجزیہ نگاروں کا بندوبست بھی ہے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹاسک فورس نے ۱۱ر ستمبر ۲۰۰۱ء کے سانحہ کا جائزہ لیا پھر اس جائزہ کی روشنی میں دستاویز تیار کی۔ جس کا عنوان ہے ''مشکل فیصلوں کا وقت'' اس دستاویز کا خلاصہ پی ڈبلیو سینگو نے تیار کیا جو امورِ خارجہ کا ماہر اور بروکنگ انسٹی ٹیوٹ کا فیلو ہے۔

''ٹاسک فورس کے اجلاس میں تسلیم کیا گیا کہ پوری اسلامی دنیا خصوصاً مشرقِ وسطیٰ میں امریکہ کے خلاف شدید نفرت پائی جاتی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکہ نے مشرق وسطیٰ کے سلسلہ میں ''بارگینگ'' کو اپنی خارجہ پالیسی بنا لیا۔ اس پالیسی کی دو بڑی وجوہ تھیں ایک سوویت یونین کی طرف سے اشتراکیت کا خوف اور دوسری تیل۔

روسی سمجھتے تھے کہ مشرق وسطیٰ کیمونزم کے لیے بڑی اچھی زمین ثابت ہوسکتی ہے۔ عوام صدیوں سے محکوم اور محروم چلے آرہے ہیں اگر انہیں اس طرح قائل کرلیا جائے تو بڑی آسانی سے شہنشاہیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے جس کے نتیجہ میں امریکی خارجہ پالیسی کو شدید نقصان پہنچے گا۔ دوسرا مشرق وسطیٰ میں تیل کے سب سے بڑے ذخائر تھے۔ پوری سرمایہ دار دنیا اسی تیل پر چل رہی تھی، لہٰذا امریکہ نے مشرق وسطیٰ میں آمریت یا شہنشاہیت کو سپورٹ کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ یہی وہ واحد ذریعہ تھا جس کی وجہ سے امریکہ اشتراکیت کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ اور عربوں سے سستے داموں تیل بھی خرید سکتا تھا۔

چنانچہ امریکہ نے مشرقِ وسطیٰ کے آمروں سے سودا بازی کرلی ''آپ لوگ روس سے دور رہیں اور ہمیں تیل فروخت کرتے رہیں اس کے بدلہ میں ہم آپ کے نظام کی حفاظت کریں گے۔''

سودا بازی فوری طور پر تو کامیاب رہی لیکن آہستہ آہستہ اس کے نقصانات بھی ظاہر ہونے لگے۔ مشرقِ وسطیٰ کے عوام امریکہ کے خلاف ہوتے چلے گئے۔

ٹاسک فورس کی میٹنگوں میں جائزہ لیا گیا اسلامی ممالک کے صرف پانچویں حصہ میں کوئی ٹوٹی پھوٹی جمہوریت ہے پوری مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں آمریت ہے۔ یہ علاقے اسلام کے مراکز ہیں ان اسلامی مراکز میں انسانی حقوق کی اتنی بڑی خلاف ورزی ہورہی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن امریکہ نے آج تک ان پر عمل نہیں کیا۔ لوگ امریکہ کے خلاف احتجاج نہیں کر سکتے تو وہ امریکہ کو گالی دینا شروع کر دیتے ہیں چنانچہ امریکہ کو ان ممالک میں اصل جمہوریت پروان چڑھانے کی کوشش کرنا چاہیے۔

- آزادی اظہار کے پرچار کے لیے امریکہ اسلامی دنیا میں میڈیا پر سرمایہ کاری کرے۔
- پاکستان کے دینی مدارس میں شرح داخلہ کم کرنے کے لیے امریکہ پاکستان کے سرکاری تعلیمی اداروں میں مفت بنیادی تعلیم کا بندوبست کرے۔
- عرب اسرائیل تنازعہ میں امریکہ اسرائیل کی مخالفت نہیں کرسکتا تو کم از کم اسے نیوٹرل ہونے کا تاثر دینا چاہیے۔ (ضرب مومن، ۳ جنوری ۲۰۰۳ء)

چنانچہ تھنک ٹینک کی تجاویز امریکی خارجہ پالیسی کا حصہ بن گئیں اور انتظامیہ نے ان کو عملی جامہ پہنانہ شروع کر دیا۔

''امریکی وزیر خارجہ نے واشنگٹن میں ایک تقریر کے دوران اعلان کیا ہے کہ امریکہ مشرقِ وسطیٰ میں جمہوریت تعلیم اور کھلی منڈیوں کے فروغ کے لے دو کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر خرچ کرے گا۔ کولن پاؤل نے اس منصوبے کو مشرقِ وسطیٰ سے متعلق امریکہ کی سوچ میں وسعت آنے جانے سے تعبیر کیا۔ انہوں نے کہا دنیا بھر میں جمہوریت اور کھلی منڈیوں کے فروغ کے سبب مشرق وسطیٰ باقی دنیا سے پیچھے رہ گیا ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اس خطے کی جو تصویر کشی کی وہ معاشی جمود اور ایک فرسودہ سیاسی نظام کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے لاکھوں لڑکوں لڑکیوں کے لیے تعلیم کے مواقع نہ ہونے اور عورتوں کو معاشرہ کے مرکزی دھارے سے الگ رکھنے کے رویہ پر کڑی نکتہ چینی کی۔'' (روزنامہ جنگ، ۲۷ دسمبر ۲۰۰۲ء)

امریکہ نے عراق پر قبضہ کرلیا ہے وہاں جمہوریت کے لیے پلاننگ شروع ہے دیگر عرب ممالک کو وارننگ مل گئی ہے اسرائیل فلسطین تنازعہ کے حل کے لیے روڈ میپ کا چرچا عام ہے اور پاکستان میں میٹرک تک مفت تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے۔ ہم مسلمان اپنی ریاستوں میں رب کے قرآن اور محمد ﷺ کے فرمان سے پہلو تہی کرتے ہیں اور اسلامی نظریاتی کونسل کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سفارشات کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ جبکہ امریکہ صہیونی تھنک ٹینک کی پالیسی کو بزورِ قوت ساری دنیا میں رائج کرنا چاہتا ہے۔ ارباب علم و دانش کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

سعودی عرب میں جمہوریت کے رائج ہونے سے کون سی روحانی بیماریاں جنم لے سکتی ہیں؟

داعیانِ حق لوگوں کے دلوں میں ایمان کو مستحکم کرتے ہیں اور ان کے اخلاق کا تزکیہ کرتے ہیں، پھر ایسے ادارے قائم کرتے ہیں جن سے خیر کے پھول اور کلیاں کھلیں، نیز وہ ابلیس کے دریچوں کو قفل لگانے کی کوشش کرتے ہیں جن سے فواحش و منکرات نشو و نما پاتے ہیں۔

اس کے برعکس طاغوت کے پیروکار، لوگوں کے ایمان و یقین کو متزلزل کرتے ہیں اور خواہشات نفس کا پجاری بناتے ہیں، پھر ایسے ہتھکنڈے بروئے کار لاتے ہیں جن سے معاشرے میں روحانی بیماریاں سرایت کر جائیں، پھر وہ خیر کے اُن گلستانوں کو ویران کرنے کی تدبیریں کرتے ہیں جن سے عقائد میں پختگی اور روحانی بالیدگی نشو و نما پاتی ہے۔

امریکہ نے افغانستان اور عراق میں یہی حربہ آزمایا۔ ابلیسی فوج نے افغانستان کے دینی مدارس کا نظام درہم برہم کر دیا اور شیطانی آماجگاہوں کی سرپرستی کی، سینماؤں اور ویڈیو سنٹروں میں فحش اور اخلاق باختہ فلموں کی نمائش شروع ہوئی۔ خورد و نوش کی اشیاء مہنگی ہوئیں مگر وی سی آر، ڈش انٹینے نہایت سستے داموں فروخت ہوئے۔ افغانستان میں بیوٹی پارلر اور مشنری سکولوں کا اجرا ہوا جن کا خرچ امریکہ نے برداشت کیا۔ جبکہ عورتوں کی تزئین و آرائش (میک اپ) کا سامان مغربی کمپنیوں نے مفت تقسیم کیا، چادر اور چار دیواری میں محفوظ عورتوں کو تعلیمی اداروں اور دفاتر میں مردوں کے دوش بدوش بٹھایا۔ طالبان کے دور میں شراب کی جو فیکٹریاں بند ہوئی تھیں انہیں دوبارہ کھول دیا گیا۔ کابل کی دکانوں میں رسول اللہ ﷺ کی شبیہ پر مبنی تصاویر بھی فروخت ہوئیں۔ اب عراق میں بھی یہی صورت حال ہے۔ خبر ملاحظہ کریں:

”(بغداد آن لائن) عراق میں امریکی ایڈمنسٹریٹر جنرل (ر) جے گارنر امریکی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

طرز زندگی کا قانون پورے عراق میں رائج کرنے کے لیے سرگرم عمل ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے پہلا حکم جاری کرتے ہوئے عراق میں نائٹ کلبوں اور فحاشی کے اڈوں اور مسیحی برادری کے لیے نئے چرچ تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ہے تاکہ یہاں پر موجود امریکی و برطانوی فوجی اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہونے کے بعد وہاں جائیں اور ان میں اپنے وطن سے دور رہنے کا احساس پیدا نہ ہو۔ اسلامی ممالک کے بارے میں مستقبل کے منصوبے سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اسرائیل کے چار اور بھارت کے دو سابق وزراء کو عراقی حکومت میں شامل ہونے کی دعوت دیں گے تاکہ مسلمان ممالک کا شکنجہ کسنے کے لیے ان کے تجربات سے استفادہ کیا جا سکے۔" (نوائے وقت ۲۰۰۳-۴-۲۳)

"صدام حسین کے دور میں سیٹلائٹ چینلز پر پابندی تھی اب آزادی حاصل ہو گئی ہے تو عوام سیٹلائٹ ٹی وی پر ٹوٹ پڑے ہیں اور اپنے نفس امارہ کے پسندیدہ پروگرام دیکھ رہے ہیں۔ جبکہ عراقی ٹی وی پر قرآن کی آیات کو نشر کرنے سے روک دیا گیا۔" (روزنامہ دن ۲۰۰۳-۵-۱۵)

"امریکی تیور دیکھ کر عرب دنیا نے جمہوریت کی پٹری پر چلنا شروع کر دیا۔ ۲۹ر اپریل کو ریفرنڈم میں قطری عوام نے تحریری آئین کی منظوری دی تھی جس میں خواتین کو ووٹ کا حق دیا گیا تھا۔ اب شیخ بنت احمد الحمود کو تعلیم کا محکمہ دیا گیا ہے۔" (روزنامہ جنگ ۲۰۰۳-۵-۷)

عورتوں کی تعلیم اور آزادی کے لیے این جی اوز کام کرتی ہیں۔ امریکہ نے مشرقِ وسطیٰ میں جمہوریت کے فروغ کے لیے دو کروڑ نوے لاکھ ڈالر کے بجٹ کا اعلان کیا تو اس کے خرچ کے لیے این جی اوز متحرک ہوئیں، جہاں نہیں وہاں منظوری کے لیے کوشش کی۔ چنانچہ سعودی عرب کے شاہ فہد نے انسانی حقوق کی ایک این جی او کے قیام کی منظوری دی ہے جو اپنی نوعیت کی پہلی تنظیم ہوگی جو مکمل طور پر خود مختار ہوگی۔ شہزادہ سعود الفیصل نے اخباری نمائندوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایک اور این جی او بھی زیر تکمیل ہے لیکن اس بات کی تردید کی کہ اس این جی اوز کا قیام کسی بیرونی دباؤ کے تحت عمل میں لایا جا رہا ہے۔

جب ایٹمی قوت ہی نے امریکی پالیسی کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں تو عربوں سے کیا شکوہ؟ آیئے اب اس پہلو پر غور کریں کہ ''جمہوریت'' رائج ہونے سے کیا نتائج برآمد ہوں گے؟

جس طرح سعودی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ''چھ سال بعد شہریوں کو خفیہ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر اپنے نمائندے منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا'' اس عرصے کے دوران سعودی عرب میں کیا ہوگا؟ غیب دانی کا دعویٰ تو قطعاً نہیں، تاہم احوال و وقائع اور قرائن بتاتے ہیں کہ این جی اوز سیکولر ماحول بنانے کے لیے ہوم ورک کریں گی۔ امریکہ این جی اوز کے ذریعے عرب ممالک میں دینی مدارس کے مدمقابل رواجی تعلیم کا نظام وضع کرے گا۔ امریکہ انسانی حقوق، آزادئ صحافت اور عورتوں سے سماجی ظلم کی بنیاد پر تنظیمیں قائم کرے گا۔ یہی سوسائٹیاں مسئلہ فلسطین پر غیر جانب داری اور اسرائیل کی حمایت کے لیے فضا سازگار کریں گی۔ امریکہ عرب دنیا کے میڈیا میں سرمایہ کاری کرے گا، ٹیلی ویژن اور ویڈیو چینل بنائے گا۔ مقامی صحافیوں کو خرید کر اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرے گا۔ سیٹلائٹ چینلز پر عائد پابندی ختم کر کے اسلامی تہذیب وتمدن کا حلیہ بگاڑنے کے جتن کرے گا تاکہ انتخابات کے موقع پر شہری سیکولر نمائندوں کو ترجیح دیں۔

سعودی عرب میں قرآن وسنت کا دستور رائج ہے خدانخواستہ وہاں جمہوری نظام رائج ہوا تو خدشہ ہے کہ منتخب ارکان اسمبلی عراقی دستور (جو امریکہ میں یہودی مرتب کر رہے ہیں) میں ہلکی پھلکی ترمیم کے بعد اس کی منظوری دے دیں گے۔ بصورت دیگر اپنی مرضی سے بھی مرتب کریں گے تو وہ دستور ''وحدتِ ادیان'' کا آئینہ دار ہوگا۔ پاک افغان سرحدی علاقے میں مقیم امریکی فوج کے لیے نرم پالیسی پر محبانِ اسلام نے برا منایا لیکن مجھے یہ اندیشہ بڑا قوی نظر آ رہا ہے کہ جمہوری نظام میں یہود ونصاریٰ کو مکر وفریب کا جال پھیلانے کے لیے آئینی آزادی حاصل ہو جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی ریاست میں ذمیوں کی عزت اور جان و مال کا تحفظ تو حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن اُن کو سرِ عام تبلیغ کرنے اور اسلامی معاشرے کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ جبکہ جمہوری نظام میں آزادی کے نام پر ہر ایک کو کھلی چھٹی مل جاتی ہے۔ خواہ عیسائی مشنریاں پرائیویٹ سیکٹر میں سکول کھول کر، یا امداد کی آڑ میں عیسائیت کی تبلیغ کریں یا آغا خانی ہسپتال قائم کر کے غریب لوگوں کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اُن کو دین اسلام سے بے بہرہ کریں، یا یہودی، ہائی سوسائٹی کو ورغلانے کے لیے فحاشی کے کلب قائم کریں، یا یہود ''بسنت'' اور عیسائی ''ویلن ٹائنز ڈے'' کھلے عام منا کر اپنی ثقافت کو مسلمانوں پر مسلط کریں۔ ان پر کوئی گرفت نہیں بلکہ یہ سب انسانی حقوق کے بنیادی تقاضے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان اور ترکی کے حالات و واقعات اس کا بین ثبوت ہیں۔

دوسروں کو ناحق قتل کرنا گھناؤنا جرم ہے۔ لیکن مقتول کے ورثاء اگر قاتل کو معاف کر دیں تو اسلامی حکومت اُسے معاف کر سکتی ہے۔ مگر چوری، جوا، شراب نوشی اور زنا کاری ایسے جرائم ہیں جن کی معافی کا تصور ممکن نہیں، کیونکہ یہ معاشرے کے لیے ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سعودی عرب میں جمہوریت کا نفاذ نہیں ہوا مگر اِن جرائم کے انسداد کے لیے حدود و تعزیرات نافذ ہیں۔ اسی وجہ سے جرائم کی شرح عالمی سطح پر سب سے کم ہے۔ اس کے برعکس دنیا کے بیشتر مسلم ممالک میں جمہوریت رائج ہے، مگر ایسی پارلیمنٹ کا وجود قطعاً نہیں ہے جس کے ارکان کو عوام نے بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب کیا ہو اور اُس نے اسلامی حدود و قیود کا عملی نفاذ کیا ہو۔

سنگین جرائم کی روک تھام کے لیے عوامی نمائندے قانون سازی ضرورت کرتے ہیں لیکن باہمی رضامندی سے ہونے والے زنا کو جرم تصور نہیں کرتے۔ جبکہ شراب جوئے کو جائز قرار دیتے ہوئے ان کے پرمٹ (اجازت نامے) جاری کرتے ہیں۔ اگر بنیاد پرست مسلمانوں کا دباؤ بڑھ جائے تو ہلکی پھلکی سزا لاگو کر دیتے ہیں۔

اسلام میں پارٹی بازی اور جماعت سازی کا کوئی تصور نہیں لیکن جمہوری نظام میں آزادی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رائے کی وجہ سے جتنے منہ اتنی باتیں اور اتنی ہی جماعتیں قائم کرنے کا قانونی جواز حاصل ہوتا ہے۔ خلیج میں اس وقت قوم پرستی کی وجہ سے عرب تنظیم قائم ہے۔ جب جمہوریت آئے گی تو یہ خطرہ بھی قوی ہے کہ اقتدار کی جنگ میں قبائلی تعصب ابھرے گا جو سیاسی جماعتوں کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ فرقہ بندی کی وجہ سے مختلف مذہبی اور سیاسی جماعتیں قائم ہوں گی جو الیکشن میں ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہو کر الزام تراشی کریں گی۔ جبکہ کویت کے گزشتہ انتخابات میں اس کی جھلک نظر آتی رہی ہے اگرچہ زیادہ واضح اور ظاہر نہیں تھی۔

جس علاقے میں معدنی وسائل ہوئے اس علاقہ کی سیاسی جماعتیں اس پر اپنے صوبہ کا حق جتلائیں گی۔ مرکز سے رائلٹی طلب کریں گی۔ اس کو ایشو بنا کر وہ الیکشن میں حصہ لیں گی۔ اس صورت میں اہل مغرب کو اپنے آلہ کار تلاش کرنے میں زیادہ دقت نہیں ہوگی، اور پھر قبائلی ومذہبی تعصب ابھرنے سے عراق کو تین اور عرب کو چار صوبوں میں تقسیم کرنا زیادہ مشکل نہیں رہے گا۔

سعودی عرب اس وقت فی کس آمدنی کے لحاظ سے خوش حال ملک ہے۔ روزمرہ کی اشیائے ضرورت ارزاں نرخ پر دستیاب ہیں۔ بجلی، ٹیلیفون اور تیل کی سہولت میسر ہے۔ لیکن جمہوری نظام رائج ہونے سے یہ صورت حال یکسر تبدیل ہو جائے گی۔

جمہوری گاڑی سرمائے سے چلتی ہے، قومی اور صوبائی الیکشن پر لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں، جمہوری حکومت کامیاب امیدواروں کو غیر پیداواری کاموں مثلاً سڑکوں نالیوں وغیرہ کی تعمیرات کی مد میں کروڑوں روپے کی گرانٹ دیتی ہے۔ وہ ارکانِ اسمبلی اُسے کہاں خرچ کرتے ہیں یہ الگ مسئلہ ہے۔ لیکن اس کا بوجھ سرکاری خزانہ پر ہی پڑتا ہے۔ حکومت کو یہ خسارہ پورا کرنے کے لیے لامحالہ یہودی عالمی مالیاتی اداروں سے سود پر قرض لینا پڑتا ہے۔ حکومت سود کی قسط ادا کرنے کے لیے عوام پر نئے ٹیکس عائد کرتی ہے۔ یہودی ادارے سود کے ساتھ ساتھ اس ملک کی داخلہ وخارجہ پالیسی پر کڑی شرائط لاگو کرتے ہیں۔ سعودی عرب اور دیگر ریاستوں میں جمہوری نظام نافذ ہونے سے یہی صورت حال جنم لے گی۔ افغانستان میں تعمیر نو کا راگ الاپنے والا امریکہ کہہ رہا ہے ”کرزئی کو عالمی برادری سے تعاون کی بجائے قرضوں کے لیے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوشش کرنی چاہیے۔" تاکہ سودی دلدل میں پھنس کر اپنے قومی اثاثوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

سعودی عرب میں قرآن وسنت کی روشنی میں مذہبی یکجہتی کی فضا قائم ہے۔ تفرقہ پرستی کا نام ونشان نہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ سعودیہ میں مستند عالم دین کے علاوہ کسی کو حرمین شریفین میں تقریر کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر جمہوری نظام آیا تو محروم علماء کو بھی اظہارِ خیال کی اجازت مل جائے گی بلکہ سیکولر ماحول سے آئے ہوئے لوگوں کو آزادیِ رائے کا جمہوری حق حاصل ہوگا جو قرآن وسنت کی بجائے پارلیمنٹ کی بالا دستی کے لیے مہم چلائیں گے۔ فروعی مسائل ابھریں گے اور عقائد پر بھی مباحثے ہوں گے، لامحالہ الگ الگ تنظیمیں بھی قائم ہوں گی جو اپنی افرادی قوت کے مظاہرے کے لیے سڑکوں گلیوں میں جلوس نکالیں گی۔ ایک دوسرے پر الزام تراشی اور طعن وتشنیع کا بازار گرم ہوگا، اور پھر پریس کی آزادی سے "بیجنگ کانفرنس" کے ایجنڈے پر عمل آسان ہو جائے گا۔ مساواتِ مرد وزن کے نام پر حقوق انسانی کی تنظیمیں فعال ہو جائیں گی۔ پریس کی بے لگام آزادی سے شیطان رشدی کے پیروکار جنم لیں گے۔

مکہ مکرمہ چونکہ اسلام اور مسلمانوں کا مرکز ہے، اس لیے وہ دشمنانِ اسلام کا ہدف ہے۔ یہودی سازش سے اسلامی تاریخ میں جن جن فرقوں نے جنم لیا، اجماعِ امت اُن کو کافر قرار دے چکا ہے، وہ بھی اپنے مربی یہودیوں کی طرح خواب دیکھ رہے ہیں کہ مکہ معظمہ کو تبلیغ کا مرکز بنائیں۔ اُن کا تصور وعزم مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند اور اُن کے خلیفہ ثانی مرزا محمود احمد کے الفاظ میں یہ ہے:

> "میرے نزدیک احمدیت کے پھیلنے کے لیے اگر کوئی مضبوط قلعہ ہے تو مکہ مکرمہ ہے یا دوسرے درجے پر پورٹ سعید ...... ایسے ایسے علاقوں میں حضرت (مرزا غلام احمد) کا نام پہنچ جائے جہاں ہم مدتوں تک نہیں پہنچ سکتے ...... مکہ مکرمہ سب سے بڑا مقام ہے، وہاں کے لوگ ہمارے بہت کام آسکتے ہیں۔"

(الفضل، قادیان ۱۴ر جولائی ۱۹۲۱ بحوالہ: قادیانی غیر مسلم کیوں؟ از: حکیم عبدالرحیم اشرفؒ)

الفضل کے اوراق گواہ ہیں کہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں مکان خریدنے کے لیے چندہ جمع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی مہم شروع کی تھی۔ شاید انہوں نے مکان حاصل کر کے سعودی شہریت بھی حاصل کر لی ہو۔

مرزائیوں جیسے مذاہب باطلہ مثلاً بہائی، اسماعیلیہ اور پرویزیوں کے نام مسلمانوں سے مشابہ ہیں۔ مغربی جمہوری ممالک میں پاسپورٹ اور شناختی کارڈ پر مذہب کا اندراج نہیں ہوتا، اس لیے کارڈ دیکھ کر آپ تمیز نہیں کر سکتے کہ یہودی ہے یا نصرانی؟ مسلمان ہے یا قادیانی؟ چونکہ جمہوری نظام میں ہر شہری کے ووٹ کی قدر و قیمت یکساں ہوتی ہے، مسلم وغیر مسلم کی کوئی تمیز نہیں ہوتی، اس لیے جداگانہ انتخابات میں اقلیتیں اپنے ممبروں کو خود منتخب کرتی ہیں۔ مگر ریاست کے سربراہ کے انتخاب میں قومی وصوبائی اسمبلی کے ووٹ کاسٹ ہوتے ہیں جو بعض اوقات دو سیاسی جماعتوں کے درمیان ہار جیت کے فیصلہ میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔

طے شدہ فیصلے کی بات ہے کہ اقلیتی نمائندے ہمیشہ اس جماعت کو ووٹ دیتے ہیں جو ان کو آئینی و مذہبی آزادی کے حقوق زیادہ دینے پر رضا مند ہو۔ اس طرح اقلیتی ہر الیکشن میں زیادہ سے زیادہ مراعات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس طرح یہودی امریکہ میں تین یا چار فی صد ہیں لیکن الیکشن میں نوٹ اور ووٹ کی پالیسی اپنا کر وائٹ ہاؤس کے ترجمان بن گئے ہیں۔ سعودی عرب میں جمہوری نظام نافذ ہونے سے خدانخواستہ اسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے۔

''اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی'' کے مصداق جمہوریت میں اتنے ہی کل پرزے ہیں۔

❀ چنانچہ سعودی عرب کو جمہوری نظام اپنانے سے کلی طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر امریکہ کی طرف سے بالغ رائے دہی کی بنیاد پر انتخابات کرانے کا مطالبہ شدید ہو جائے تو اس کو قطعاً اہمیت نہ دی جائے۔ البتہ شورائے خاص (جو سعودی انتظامیہ، عدلیہ اور دعوت وارشاد کے سربراہوں پر مشتمل ہیں) از سر نو باہمی غور وفکر کے بعد امیر مملکت پر متفقہ اظہار واعتماد کرے۔ شوریٰ عام مسجد نبوی میں امیر مملکت کی اطاعت کی بیعت کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ جس طرح سعودیہ میں داخلی سطح پر شرعی قوانین پر علماء کے مشورے سے عمل درآمد ہورہا ہے، اسی طرح دفاعی معاملات، خارجہ تعلقات اور معاشی پالیسی وضع کرنے کے لیے بھی شوریٰ سے مشورہ لیا جائے۔

❀ شوریٰ میں مختلف امور کے ماہرین کو بھی شامل کیا جائے۔ احتیاط یہاں تک کہ وہ عالم دین بھی ہوں اور حکومت کے کسی ایک شعبہ میں ماہر بھی ہوں۔

❀ پاکستان اور سعودی عرب وغیرہ جن اسلامی ممالک نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا وہاں یہودی، امریکی اور یورپی سفارتی عملے اور صحافیوں کی آڑ میں اپنی سازشوں میں مصروف عمل رہتے ہیں، یہ ممالک جب اسرائیل کو تسلیم کرلیں گے اور ان میں اسرائیلی سفارت خانے قائم ہوجائیں گے تو پھر وہ صہیونی شرانگیزیوں سے کیسے محفوظ رہ سکیں گے؟ مصر اور اردن کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ اسرائیل ان ممالک کے حکومتی معاملات اور داخلہ وخارجہ پالیسی میں دخل اندازی کرتا ہے۔ علاوہ ازیں مصر اور اردن اسرائیلی مصنوعات کی تجارتی منڈی بن چکے ہیں۔ ان سے عبرت حاصل کریں، اپنی سلامتی کے پیش نظر اسرائیل کو کسی صورت تسلیم نہ کریں۔

❀ عراق سے نکل کر اسرائیل کو افرادی قوت فراہم کرنے والے یہودی آج امریکی فوج سے عراق میں اپنے اثاثے طلب کررہے ہیں، اگر سعودیہ نے اسرائیل کو تسلیم کرلیا یا...... خدانخواستہ جمہوری نظام رائج کیا تو مدینہ وخیبر سے نکلے ہوئے یہودی سعودی شہریت حاصل کریں گے، واپسی کی ہر ممکن صورت نکال کر اپنی جائدادیں اور اثاثے طلب کریں گے۔

اللہ مسلمانوں کو جمہوریت کے ''برگ وبار'' سے محفوظ رکھے اور خلفائے راشدین کے شورائی نظام کو اپنانے کی توفیق دے۔ ☆

☆ ہفت روزہ ''الاعتصام'' ۲۷ فروری تا ۴ مارچ ۲۰۰۴ء۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر انتخاب

اسلامی دنیا کے وہ ممالک جن میں عدل وانصاف کی وجہ سے امن دامان ہے یا وہ معاشی طور پر خوش حالی اور دفاعی لحاظ سے مستحکم ہیں، صیہونی اشارے پر امریکا ان کا نظام بزور قوت درہم برہم کر رہا ہے۔ اس آڑے وقت میں مسلم دنیا کو جن پہ تکیہ تھا انھوں نے فون سن کر امریکا کو سپورٹ فراہم کی اور کر رہے ہیں۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں سعودی حکومت نے بعض قدامت پسند طبقہ کے اختلاف کے باوجود جمہوریت رائج کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اب جمہوری عمل کے جواز میں دارالخلافہ ریاض میں مظاہرے بھی ہوئے ہیں۔ لندن ریڈیو مانیٹرنگ کے حوالے سے خبر شائع ہوئی ہے:

> ''سعودی دانشوروں نے نامزد شوریٰ کی بجائے ملک میں انتخابات کا مطالبہ کردیا۔ سعودی حکمران شاہ عبداللہ سے مطالبہ کرنے والے ۳۰۶ دانشوروں اور علماء میں اکیاون خواتین بھی شامل تھیں۔ مردوں کے مساوی حقوق کا مطالبہ، انتظامی بدعنوانیوں کے خاتمہ، امیر غریب کا فرق ختم اور امیروں کی جانب سے دولت کے بے تحاشہ استعمال کا محاسبہ کیا جائے۔ سعودی حکمرانوں کو احساس ہے کہ دوڑتے وقت کو لگام نہیں دے سکتے۔ حکمران طبقہ اب ایسی باتوں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔'' (نوائے وقت: ۲۰۰۳۔۱۰۔۱)

سوال یہ ہے کہ سعودی عرب میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر مقامی و مرکزی انتخابات کرانے سے اہل مغرب خاموش ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں، پھر وہ پارلیمنٹ کو بااختیار کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ پاکستان نے افغانستان پر حملہ کے دوران جو تعاون کیا وہ مخفی نہیں اور اکتوبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰۰۲ء کے انتخابات کے نتیجہ میں پارلیمنٹ کی تشکیل ہوگئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود دولت مشترکہ میں پاکستان کی رکنیت معطل ہے۔ بحالی کی درخواست کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا گیا کہ پارلیمنٹ کو مکمل اختیار حاصل نہیں۔ جب تک ارکانِ اسمبلی آئین کی تشکیل اور قانون سازی کے معاملہ میں خود مختار نہ ہوں اُس وقت تک پارلیمنٹ کو بااختیار نہیں سمجھا جاتا۔ سعودی عرب میں جو اس وقت اسلامی قانون کا نفاذ ہے وہ زیرو پوائنٹ تک پہنچ جائے گا، پھر وہ پارلیمنٹ کا مرہونِ منت بن کر رہ جائے گا۔ سعودی عرب میں کتاب وسنت کے مخالف جو چپ سادھ کر بیٹھے ہیں وہ سیاسی آزادی کے دور میں سعودی سیاست پر اس طرح اثر انداز ہوں گے جس طرح صیہونی تھنک ٹینک امریکا پر چھائے ہوئے ہیں۔

کویت میں شیعہ، آبادی کا ایک تہائی ہیں۔ اس کے باوجود جمہوری نظام سے قبل کویت کی عدالتیں بغیر کسی مذہبی تفریق کے تمام شہریوں کے معاملات نمٹاتی تھیں۔ جب سے جمہوری نظام کو فروغ دینے کے لیے پارلیمنٹ کی تشکیل ہوئی تو شیعہ سنی حقوق کا تنازعہ کھڑا ہوگیا۔ اس بنا پر کویتی وزیر انصاف احمد باقر نے پارلیمنٹ میں بیان دیا:

”کویت میں شیعہ مسلمانوں کے پرسنل آفیئرز کے لیے علیحدہ عدالتیں بنیں گی۔
کویت میں شیعہ ججوں کی کمی ہے باہر سے منگوائے جائیں گے۔“

(نوائے وقت ۲۰۰۲ء۔۱۰۔۲۸)

خدانخواستہ سعودی عرب میں جمہوری نظام نافذ ہوا تو وہاں بھی شیعہ سنی حقوق کی تفریق کا خطرہ لاحق ہوگا۔

سعودی عرب کا وہ طبقہ جو مغرب میں تعلیم حاصل کر چکا ہے یا وہ امراء جو اپنا سرمایہ مغرب میں منتقل کر چکے ہیں۔ جمہوری نظام میں سیاسی جماعتیں منظم کریں گے اور اپنے منشور میں عوام کو بے لگام آزادی دینے کا منشور پیش کریں گے۔

سعودی شاہی خاندان میں اس وقت یک جہتی ہے۔ جمہوری عمل کے ابتدائی مراحل میں وہ یقیناً بھاری اکثریت سے حمایت حاصل کرلیں گے۔ لیکن اس کے بعد خود اُن میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اقتدار کی رسہ کشی شروع ہو جائے گی۔ یہ جمہوریت کا خاصہ ہے۔

صیہونی میڈیا کافی عرصہ سے عالمی سطح پر ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے کہ سعودی عرب میں وہابیت ہے۔ عالم اسلام کا ایک طبقہ جو سعودی حکومت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا رہا ہے۔ جمہوری نظام میں آزادی رائے کی بنا پر وہاں کئی مذہبی تنظیمیں بھی قائم ہوں گی۔ کتاب وسنت کی بنیاد پر وہاں مذہبی یگانگت ہے اس کے پارہ پارہ ہونے کا خدشہ لاحق ہوگا۔

افغانستان میں طالبان حکومت کے خاتمہ کے بعد مخلوط نظامِ تعلیم رائج ہے۔ اس کے باوجود عالمی انسانی حقوق کی تنظیمیں دہائی دے رہی ہیں کہ افغان عورتیں آزاد نہیں کیوں کہ ابھی تک بعض افغان قبائل میں پردے کا رواج ہے۔ سعودی عرب میں بھی انسانی حقوق کی تنظیموں کا عمل دخل شروع ہے۔ جمہوری عمل سے یہی تنظیمیں وہاں پردے کے خلاف احتجاج کریں گی۔

اسلام میں کنواری لڑکی کا اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں لیکن موجودہ دور میں اسلامی جمہوری ممالک میں بالغ لڑکی اپنی مرضی سے کسی کفولڑکے سے قانونی نکاح کرسکتی ہے۔ اہل مغرب کی تنظیمیں اس سے بھی خوش نہیں۔ وہ تو اس حد تک آزادی چاہتی ہیں کہ کوئی عورت بغیر نکاح کسی مرد سے دوستانہ مراسم رکھنا چاہے اس پر کوئی قانونی گرفت نہ ہو، اور نہ معاشرہ میں سے کوئی اس پر لعن طعن کرنے والا ہو۔

آج سعودی عرب میں اکیاون عورتوں نے مردوں کے مساوی حقوق کا مطالبہ کیا ہے تو کل جمہوری نظام کے تحت مزید سیاسی آزادی کے حقوق ملے تو خدشہ ہے کہ اسی ملک سے کوئی شیریں عباس اور نیلوفر بختیار بن کر حدود وتعزیرات کے خلاف بھی احتجاج کرے گی۔

> ”نوبل انعام یافتہ ایرانی خاتون شیریں عباس نے کہا ہے کہ ایران میں اسلامی سزائیں ختم کرکے ان کی جگہ عصر حاضر کی سزائیں نافذ ہونی چاہئیں۔ فرانس کے اخبار ”لی مونڈے“ کو دیئے گئے انٹرویو میں کہا کہ پتھر مارنے، اعضاء کاٹنے کی سزائیں وحشیانہ ہیں اس لیے ان کو ختم کرکے مہذب ممالک کی سزائیں نافذ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرنی چاہئیں۔'' (نوائے وقت ۲۰۰۳ء۔۱۰۔۱۶)

جمہوری ملک میں قتل وغارت، لوٹ مار اور عصمت دری کے واقعات کی تعداد ہزاروں تک پہنچ جاتے ہیں۔ مثلاً جمہوری پاکستان کے ایک صوبہ پنجاب میں ایک سال کے دوران ۴۵۰۷ قتل، ۱۰۷۷ ڈاکے، ۵۵۳۵ اغوا برائے تاوان ہوئے۔ لیکن سعودی عرب میں اس قسم کے واقعات کا شمار سینکڑہ تک بھی نہیں پہنچتا۔ کیوں کہ سعودی عرب میں جو امن وامان ہے وہ حدود وقیود کے نفاذ کی وجہ سے ہے۔

سعودی عرب میں صیہونی میڈیا کی شیطانی یلغار پر پابندی ہے۔ میڈیا کی آزادی جمہوریت کا ستون ہے۔ جمہوری ماحول میں ان پر پابندیاں نرم ہو جائیں گی تو اس ماحول میں پرورش پانے والی نئی نسل سیکولر نمائندوں کو منتخب کرے گی۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب کی دعوت اور محمد بن سعود کی جہادی تحریک کے ثمر میں آلِ سعود کو حکومت حاصل ہوئی۔ انھوں نے شریعت اور حدود کے نظام کو نافذ کر کے مثالی امن قائم کیا۔ لیکن اُنھوں نے جمہوری نظام کا سہارا نہیں لیا۔ دنیا کے ستاون اسلامی ممالک میں سے سعودی عرب واحد ملک ہے جہاں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ حکومت کی سرپرستی میں انجام دیا جاتا ہے۔

اس کی بقا کا انحصار جہادی جذبہ پر ہے جب کہ جمہوری نظام، نہی عن المنکر کے جہادی جذبہ کو مدھم کرتا ہے۔ اسی لیے اہل مغرب بزورِ قوت اسے اسلامی ممالک میں رائج کرنا چاہتے ہیں۔ سعودی فرمانرواؤں پر دباؤ بڑھ گیا ہے تو وہ جمہوری نظام کی بجائے امارت وخلافت کا نظام نافذ کریں۔

خاندان بنوامیہ کے امراء نے مسجد میں خلافت کے لیے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بیعت خاص کرلی۔ اس کے باوجود انھوں نے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ میں کہا:

''میں نے کبھی خلافت کی تمنا نہیں کی۔ میری رائے اور مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر مجھ پر یہ بوجھ ڈالا گیا ہے۔ میں تمھیں اپنی بیعت سے آزاد کرتا ہوں۔ جسے چاہو اپنا امیر بنالو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاضرین بیک آواز پکارے ہم نے آپ کو امیر چن لیا۔

جدید سعودی عرب کے بانی عبدالعزیز دوم کی پالیسیوں سے اُس کے ساتھیوں نے شدت سے اختلاف کیا تو انھوں نے موتمر عام میں اعلان کیا:

''میں تخت سے دستبردار ہونا چاہتا ہوں اور تمھیں اختیار ہے کہ جس خاندان سے چاہو میری جگہ کسی کو اپنا بادشاہ یا امیر بنالو۔ کیوں کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں ایسی قوم کے امور کی باگ ڈور سنبھالوں جو کہ مجھے نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہو۔'' سب نے اس سے انکار کر دیا۔ علماء نے نزاعی امور پر فیصلہ صادر کیا تو عوام مطمئن ہو گئے۔

سعودی فرمانروا بین الاقوامی رائے عامہ کو ہموار کرنا چاہتے ہیں تو وہ عمر بن عبدالعزیز اور شاہ عبدالعزیز کی طرح اہل حل وعقد، روسائے عرب اور ارکانِ حکومت کو مسجد میں جمع کر کے بیعت عامہ حاصل کریں اور دیگر شعبوں کی طرح دفاع اور خارجہ پالیسی کو شریعت کے تابع بنائیں۔

مسلم دنیا میں سعودی عرب ایسا ملک ہے جہاں اسلامی قانون کی جھلک نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل مغرب اس کو سیکولر سٹیٹ میں تبدیل کرنے کے لیے جمہوری نظام رائج کرنا چاہتے ہیں۔ وہ عرب جو دیارِ غیر میں امت مسلمہ کے دفاع کے لیے جان کا نذرانہ دے سکتے ہیں تو وہ اپنے ملک میں یقیناً اسلامی قانون کے تحفظ کے لیے اہل مغرب کے سامنے آہنی دیوار کھڑی کر دیں گے۔ ☆

☆ طبع الاعتصام، ۲۰ تا ۲۶ اپریل ۲۰۰۷ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب سے تعاون کی ضرورت

افغانستان پر امریکی حملہ کو راقم نے ''صہیونی جنگ کے شعلے'' کے عنوان سے تعبیر کیا جس کا اصل ہدف سعودی عرب ہے۔ طاغوتی قوتیں اسلامی ممالک کو سیاسی، دفاعی اور معاشی طور پر مفلوج کرنا چاہتی ہیں تاکہ سعودی عرب کو ہدف بناتے وقت کوئی اس کی مدد کرنے کا اہل نہ رہے۔ ہر ایک کو اپنے ملک کی بقا کی فکر دامن گیر ہو۔

نیٹو افواج نے افغانستان اور عراق پر اعلانیہ حملہ کیا لیکن پاکستان میں غیر اعلانیہ جنگ جاری ہے۔ امریکی ڈرون حملوں سے بے گناہ شہری ہلاک ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں فوج اور عوام ایک دوسرے سے بدظن ہیں۔

عوامی انقلاب کی لہر نے مشرق وسطیٰ اور عرب ریاستوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اس انقلاب کا کیا نتیجہ برآمد ہوگا۔ ایک آمر جائے گا دوسرا آ جائے گا۔ انتخابی عمل سے کوئی سیاسی لیڈر برسر اِقتدار آ بھی گیا تو اُن کا سیاسی قبلہ بدستور واشنگٹن رہے گا۔ نومنتخب پارلیمنٹ وائٹ ہاؤس کے فیصلوں کی توثیق کرے گی۔

امریکہ نے نیو ورلڈ آرڈر کی تکمیل میں سنی شیعہ کشیدگی سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ عراق میں شیعہ کی اکثریت تھی لیکن سنی حکمران تھا۔ شیعوں کو ساتھ ملا کر صدام کا تختہ الٹ دیا گیا۔ شام میں اہل سنت کی اکثریت ہے۔ شیعہ حکمران طبقہ ہے۔ بادشاہی نظام کے خاتمے کے لیے مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی طرح سعودی عرب کے گرد ونواح شیعہ سنی بنیاد پر کشیدگی جاری ہے۔ امریکہ حزبِ اِختلاف کو ہڑتالوں، جلوسوں اور مظاہروں پر اکساتا ہے۔

المناک صورت حال یہ ہے کہ ایران اور لبنانی حزب اللہ شیعوں کی حمایت کر رہی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سعودی عرب اہل سنت کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ اس کے ردِّ عمل میں سعودی عرب میں مقیم شیعہ آبادی نے حکومت کے خلاف اور جمہوری نظام کے حق میں مظاہرے کیے، اس کے منفی اثرات پاکستان میں بھی ظاہر ہوئے۔ پاکستان کے در و دیوار پر آلِ سعود کے خلاف نعرے تحریر کیے گئے۔ کراچی میں سعودی سفارت کار کو نامعلوم افراد نے قتل کر دیا۔ مذہبی جماعتوں نے سعودی عرب کے حق اور مخالفت میں کار ز جلوس نکالے۔

وطن عزیز میں سیاسی کشیدگی نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ روز افزوں مہنگائی نے غریب طبقے کی فکر کو مفلوج کر دیا ہے۔ عالم اسلام کو مقامی سطح پر ایسے سنگین حالات سے دوچار کر دیا گیا کہ کل کہیں خدانخواستہ طاغوتی قوتیں سعودی عرب خصوصاً حرمین شریفین کو ٹارگٹ بنائیں تو اُس وقت پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک کو اپنی اپنی بقا کی فکر دامن گیر ہو اور وہ حرمین شریفین کے تحفظ سے غافل ہو جائیں۔

پاک سعودیہ رشتہ روحانی بنیاد پر پائیدار ہے۔ انھوں نے تکلیف دہ لمحات میں ایک دوسرے کا ساتھ دیا۔ شاہ فیصل نے پاکستان کو اسلام کا قلعہ قرار دیا۔ شاہ عبداللہ نے فخریہ طور پر پاکستان کو اپنا دوسرا گھر قرار دیا۔ سعودی عرب نے قدرتی آفات کے موقع پر پاکستان کا ساتھ دیا۔ جب پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کیا تو اہل مغرب نے پابندیاں عائد کیں تو سعودی عرب نے پاکستان کے لیے خزانے کا منہ کھول دیا۔ صیہونی تنظیم گھناؤنی وارداتیں کر کے پاک سعودیہ تعلقات میں نفرت کی دیوار حائل کرنا چاہتی ہے۔

حکومت پاکستان پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ جس طرح امریکہ کو مطلوب کسی پاکستانی شہری کی گرفتاری کے لیے ایجنٹوں کو متحرک کر دیتی ہے اسی طرح سعودی سفارت کار کے قاتل کا کھوج لگائے اور اسے عبرت ناک سزا دے۔ پاکستان کے ایران سے بھی خوشگوار تعلقات ہیں۔ حکومت پاکستان اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے ایران اور سعودی عرب میں کشیدگی کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔

وطن عزیز کے سیاسی و مذہبی راہنما قومی سیاست میں الجھے ہوئے ہیں، اُن کے پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرصت ہی نہیں کہ وہ سوچیں کہ سعودی عرب کے بارے صہیونیت کیا گیم کھیل رہی ہے۔ بلاشبہ پاکستان کی سلامتی وخود مختاری اہم مسئلہ ہے لیکن اس سے بڑا مسئلہ حرمین شریفین کے تحفظ اور سلامتی کا ہے۔ بقول کالم نگار اسد اللہ غالب:

"میں اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتا کہ ہم قبلہ اوّل سے کیوں محروم ہوئے۔ مجھے صاف نظر آرہا ہے کہ یہی کھیل سعودی عرب میں بھی کھیلا جائے گا۔ اللہ نہ کرے ایسی نوبت آئے۔ اس سے پہلے پہلے ہمیں حالات کی نزاکت کو سمجھنا ہوگا اور انتہائی تیز رفتار فیصلے کرنا ہوں گے۔ سعودی عرب کی خود مختاری، آزادی اور اس کے اقتدار اعلیٰ کے لیے ہمیں اپنی ساری فوج اپنی پوری ایٹمی قوت کے ساتھ جھونکنی پڑے تو ہمیں اس سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔ پوری مسلم امہ اور ہماری بقا کا راز اس ایک فیصلے میں مضمر ہے۔" (روزنامہ ایکسپریس، ۴؍اپریل ۲۰۱۱ء)

سعودی عرب کی یک جہتی وسلامتی اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے شاہ فیصل شہید رحمہ اللہ کے کہے ہوئے الفاظ "پاکستان اسلام کا قلعہ ہے" کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے۔ اللہ قدیر حکومت پاکستان کو اہم ذمہ داری سرانجام دینے کی توفیق دے۔ آمین

ملی مجلس شرعی کے لیے غور وفکر کا مقام:

ملی یک جہتی کونسل نے پاکستان میں شیعہ سنی تصادم کے خاتمے اور امن وامان قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا لیکن نادیدہ قوت نے اسے انتخابی دنگل میں دھکیل کر ملی اتحاد کی طرف پیش رفت پر کاری ضرب لگا دی۔ چند محبّ وطن احباب کی مساعی جمیلہ سے ملی مجلس شرعی قائم ہوئی ہے جس میں مختلف مکاتیب فکر کے علماء ماہانہ اجلاس میں اہم مذہبی وقومی مسائل پر غور وفکر کرتے ہیں۔ اُن کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بین الاقوامی نوعیت کے ملی مسائل پر غور کریں کہ صہیونی تنظیم کے حرمین شریفین سے متعلق مذموم عزائم کو ملیا میٹ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ خلیجی عرب ریاستوں میں حکمران طبقہ اور عوام میں شیعہ سنی بنیاد پر تصادم کا خاتمہ کس طرح کیا جاسکتا ہے؟ نیز پاکستان پر اس کے پڑنے والے اثرات کو زائل کیسے کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے؟ سعودی عرب میں جمہوری انقلاب سے کس قسم کے نتائج برآمد ہوں گے؟ عدمِ مداخلت کی بین الاقوامی قانون کی مجبوری کو مدنظر رکھ کر حکومت پاکستان کس طرح اور کس نوعیت کا سعودی حکومت سے تعاون کرے؟

مشرق وسطیٰ میں آزادی کی عوامی لہر نمودار ہوئی تو پاکستان میں سعودیہ مخالف لابی اس امر کی منتظر رہی کہ کب جمہوری انقلاب آئے تو ہمیں مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں مذہبی جلسے کرنے اور جلوس نکالنے کی آزادی حاصل ہو۔ چونکہ حرمین شریفین میں غیر مسلموں کے داخلے پر پابندی عائد ہے لیکن جمہوری نظام کے تحت اس پابندی کو ختم کرنا پڑے گا بلکہ انھیں مذہبی آزادی کے تحت گرجا، ہیکل اور مندر تعمیر کرنے کی اجازت دینا پڑے گی۔ اور سعودی عرب میں بسنے والے یہود ونصاریٰ اور ہنود کو ویلنٹائن ڈے، کرسمس اور بسنت بھی کھلے عام منانے کی آزادی حاصل ہو جائے گی۔ اگر آپ روکنا بھی چاہیں تو بین الاقوامی قانون کی رو سے نہ روک سکیں گے۔

درست ہے کہ آپ آزادی رائے کا حق استعمال کرتے ہوئے اپنی مرضی سے تقریر کر سکیں گے لیکن اس آزادی رائے کی آڑ میں توہین رسالت، اہل بیت عظام کی شان میں گستاخی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا کرنا قانوناً جرم نہ رہے گا۔

پاکستان کی دینی جماعتیں انسانی خود ساختہ دستور کو اسلامی بنانے کی مسلسل جدوجہد کر رہی ہیں۔ ساٹھ سال سے زائد عرصہ بیت گیا لیکن قرآن وسنت ''سپریم لا'' نہ بن سکا۔ اس کے برعکس سعودی عرب میں کتاب وسنت کی حکمرانی ہے۔ قابل غور امر ہے کہ جب جمہوری نظام آیا تو عوام کو آئینی حاکمیت کے اختیار حاصل ہو جائیں گے اور ربّ کے قرآن اور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا نفاذ عوام یا اُن کے منتخب نمائندوں کی منظوری کا محتاج ہو کر رہ جائے گا۔

سعودی عرب میں شرعی قانون کے نفاذ کی وجہ سے امن وامان قائم ہے۔ خدانخواستہ عوامی قانون نافذ ہوا تو پاکستان کی طرح سعودی عرب میں عوام کی عزت، جان ومال کو تحفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل نہ رہے گا۔ سود کی حرمت اور زکوٰۃ کی برکات کی وجہ سے سعودی عرب مالی طور پر مستحکم ہے۔ لیکن جمہوری نظام میں معاشی آزادی کی وجہ سے جوا اور سودی کاروبار کرنے والوں کو کھلی چھٹی مل جائے گی۔ علماء سے دردمندانہ التماس ہے کہ وہ سعودیہ میں جمہوری تگ ودو کرنے والوں کا دست وبازو نہ بنیں۔ ☆

☆ الاعتصام ۹ تا ۱۵ مارچ ۲۰۱۲ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چراغ روشن ہوگا

خاتم النبیین محمد ﷺ کی سیرت طیبہ ہی جامعیت واکملیت کا اعلیٰ وارفع نمونہ ہے جنہوں نے بیک وقت دعوت وتبلیغ، تدریس، اخلاقی تربیت، قیام عدل، خدمت خلق اور جہاد کے شعبوں میں امت کی راہنمائی کی۔ آپ ﷺ نے امت مسلمہ کو خبردار کردیا کہ میرے بعد امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کی ذمہ داری تم پر عائد ہے۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے گلشن کی آبیاری کی تو کرۂ ارض کا نصف سے زیادہ حصہ اسلام کی خوشبو سے مہک اٹھا۔ طاغوتی قوتوں نے اس کی بنیاد کو کھوکھلا کرنے کے لیے فکری محاذ پر ہر حربہ آزمایا۔ چنانچہ عصر حاضر میں ایک طرف خدمت دین کے مختلف شعبے ہیں دوسری طرف طاغوت کے فکری فتنوں کا تعاقب اور اعلانیہ جارحیت کا دفاعی مسئلہ درپیش ہے جن سے عہدہ برآ ہونا کسی ایک تنظیم کے بس کا روگ نہیں رہا۔ چنانچہ امت مسلمہ میں اس وقت کئی جماعتیں سرگرم عمل ہیں۔ ہر تنظیم نے اشاعت اسلام کے کسی ایک ذریعہ کو اپنا ماٹو بنالیا ہے یا اُس نے کسی ایک طاغوتی فتنے کی بیخ کنی کو ہدف بنالیا ہے۔ مثبت اور تعمیری نتائج کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم تنظیمیں سال میں ایک دفعہ مشترکہ اجلاس منعقد کریں۔ ایک دوسرے کی دینی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے بحث مباحثہ کے خوشگوار ماحول میں ایک دوسرے کے منفی پہلوؤں کی اصلاح کریں۔ اور غلبہ اسلام اور ملت اسلامیہ کی یک جہتی وسلامتی کے لیے متفقہ لائحہ عمل تیار کریں۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے۔ کیونکہ ہر تنظیم اس نظریہ کا پرچار کرتی آرہی ہے کہ اس کی تحریک کا مقصد ہی دین کی اساس ہے۔ اس کے بغیر خدمت دین کے دیگر امور بے معنی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظام خلافت ملت اسلامیہ کی یک جہتی کی علامت تھا۔ جسے صلیبی قوم نے صہیونی سازش سے سبوتاژ کر دیا۔ اس کی بحالی کے لیے فکری وعملی جدو جہد ضروری ہے۔ لیکن بحالی خلافت کو اساس بنا کر دیگر تنظیموں کی مساعی جمیلہ یا امت کی اسلام سے والہانہ عقیدت وعبادت کو حقیر اور بے معنی ثابت کرنا غیر دانش مندانہ فعل ہے۔

بحالیٔ خلافت کے داعی کا یہ کہنا کہ خلافت کے بغیر جہاد ممکن نہیں۔ مجھے اس نظریہ سے اختلاف ہے۔ میرا نقطہ نظریہ ہے کہ دعوت وجہاد کے ذریعے سے ہی خلافت کا قیام ممکن ہے۔ رب کی دھرتی پر مکینِ انسانیت کا کسی ایک بات پر اتفاق ہو جائے دوسری طرف اکیلے محمد ﷺ کا فرمان ہو۔ سن لو سب کی بات کو رد کیا جاسکتا ہے لیکن محمد عربی ﷺ کے فرمان کو نہیں۔ کیونکہ اُن کے بارے عرش والے رحمان نے فرمایا:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم: ۳، ۴)

''اور نہ وہ دینی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔''

ناطق وحی مخبر صادق ﷺ کا فرمان ہے:

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ میری امت میں قیامت تک ایک گروہ ایسا موجود رہے گا جو حق کی خاطر قتال کرتا رہے گا قیامت تک غالب رہے گا تا آنکہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) نزول فرما ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر (امام مہدی) ان سے کہے گا آئیں نماز پڑھائیں تو فرمائیں گے کہ نہیں تم ہی میں سے کوئی لوگوں پر امیر (امام) ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کو اعزاز دیا جائے گا۔''

(صحیح مسلم، بیان نزول عیسیٰ بن مریم)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جہادی قافلہ رکا نہیں، تھما نہیں، منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے ایشیاء افریقہ اور ترکستان میں جہادی پرچم بلند کیا جبکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترکوں نے خلافت عثمانیہ کے سائبان تلے یورپ میں دعوت و جہاد جاری رکھا۔ صیہونی سازش سے مسلمان خلافت کے سائبان سے محروم ہو گئے۔ یورپی اقوام نے اسلامی دنیا کی ریاستوں کو آپس میں بانٹ لیا۔ ہر علاقے میں آزادی کی تحریکوں نے زور پکڑا۔ جہاد کا میدان گرم رہا۔ صیہونی قوم نے بہائیت، بابیت، قادیانیت اور انکار حدیث کے پودے کاشت کیے جو فتویٰ دیتے رہے کہ جہاد حرام ہو چکا ہے اور انگریزوں کی اطاعت فرض ہے۔ چنانچہ برصغیر میں چند ضمیر فروش لوگ اس قادیانی نظریہ سے ضرور متاثر ہوئے لیکن مجاہدین نے گوریلا کارروائیوں سے انگریزوں کا جینا دوبھر کر دیا۔ انہوں نے کالا پانی جانا منظور کر لیا۔ چوراہوں پر درختوں سے الٹا لٹکنا گوارا کر لیا لیکن جہاد کے عزم سے روگردانی نہ کی۔ جہادی اور قانونی جدوجہد کے بعد پاکستان برطانوی غلامی سے آزاد ہوا۔ نسل نو میں مغربی فلسفہ کے زیر اثر ایسے سکالر نمودار ہوئے جنہوں نے جہاد کے حرام ہونے کا فتویٰ نہیں دیا بلکہ من مانی تعبیر سے چند شرائط عائد کر دیں مثلاً خلافت کے بغیر جہاد ناممکن ہے۔ دشمن سے مقابلہ کے لیے دفاعی وسائل میں توازن ہونا ضروری ہے۔ تیسرے طبقہ کا کہنا ہے کہ قرآنِ حکیم میں بنی اسرائیل قوم سے متعلق جن عادات بد کا ذکر ہوا ہے وہی روحانی بیماریاں مسلمانوں میں سرایت کر چکی ہیں۔ طاغوتی قوتیں دجال کا روپ دھار کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑی ہیں۔ قرب قیامت کے آثار نمودار ہو چکے ہیں۔ امام مہدی کا ظہور ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام آ کر یہود ونصاریٰ سے جہاد کریں گے۔ مذکورہ بالا نظریات کا مسلمانوں کے دلوں پر خاطر خواہ اثر نہ ہوا۔

امریکہ نے نائن الیون کی آڑ میں افغانستان اور عراق پر یکے بعد دیگرے حملہ کیا اگر اس وقت مسلمان خلیفہ کے منتخب ہونے تک جہاد کو مؤخر کرتے یا دفاعی وسائل میں کمی کا بہانہ وضع کر لیتے یا مسیح علیہ السلام کے منتظر ہو کر بیٹھ جاتے تو امریکہ ان پر قبضہ کرنے کے بعد پاکستان اور بیت اللہ (عرب) پر قبضہ کرنے کا رخ کر لیتے۔ لیکن کیا ہوا مسلم مزاحمتی فورس نے صیہونی فوج کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ امریکہ افغانستان میں برسرپیکار مجاہدین کو دہشت گرد کہتا تھا۔ ان کا نام سننا تک گوارا نہ کرتا تھا۔ آج گھٹنے ٹیک کر اُن سے مذاکرات کرنے کے لیے چور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دروازے تلاش کر رہا ہے۔

امریکی فوج کی افغانستان اور عراق پر، اسرائیلی فوج کی فلسطین پر، بھارتی فوج کی کشمیر پر اور بشارت الاسد کی شامی مسلمانوں پر درندگی و بربریت کی داستان پڑھتے ہیں۔ یا ٹی وی پر دردناک مناظر دیکھتے ہیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ لیکن جب نبی کریم ﷺ کے متوالوں کی دعوت و جہاد کی روداد پڑھتے ہیں تو دل سے مایوسی کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور مخبر صادق ﷺ کے فرمان کی تائید ہو جاتی ہے کہ میری امت کا ایک ایسا گروہ قیامت تک موجود رہے گا جو حق کی خاطر قتال کرتا رہے گا۔

جناب جاوید احمد ابراہیم پراچہ مسلم لیگ (ن) کے ٹکٹ پر کوہاٹ سے ایم این اے منتخب ہوئے۔ سقوطِ تورا بورا کے بعد ایک واقعہ نے ان کی زندگی کا رخ بدل ڈالا۔ وہ سیاست و وزارت چھوڑ کر پاکستان میں مجاہدین کے سب سے بڑے وکیل اور علمبردار بن کر سامنے آئے۔ انھوں نے امریکی عتاب میں آئے ہوئے مجاہدین کی قانونی جنگ لڑی ہے ان کی کوششوں سے اب تک دو ہزار سے زیادہ عرب مجاہدین پاکستانی جیلوں سے رہا ہو چکے ہیں۔

محترم ارشاد احمد ارشد نے ان سے انٹرویو لیا:

⊙ آپ کی زندگی پر دینی رنگ غالب ہونے کی کیا وجہ ہے؟

⊙ تعلیم حاصل کرنے کے بعد بہاولپور اسلامیہ یونیورسٹی میں مجھے جید سکالرز، پروفیسر اور علماء سے تعلیم اور فیض حاصل کرنے کا موقع ملا۔ تب اسلامی یونیورسٹی کے وائس چانسلر سید ابوبکر غزنوی مرحوم تھے جو حسن سیرت وصورت میں یگانہ اور دینی و دنیوی علوم کا بحر بے کنار تھے۔ یونیورسٹی میں اہل حدیث مسلک کی مشہور شخصیت پروفیسر عبداللہ بہاولپوری سے بھی فیض حاصل کرنے کا موقع ملا۔ ان علماء کی تعلیم و تربیت کا میری شخصیت پر گہرا اثر پڑا اور دین کے ساتھ میرا تعلق مضبوط تر ہوا۔

⊙ آپ مجاہدین کی رہائی کے لیے تمام کام بڑے دھڑلے سے کر رہے ہیں۔ کیا آپ بتائیں گے کہ وہ کون سا جذبہ ہے جس نے آپ کو ایسے خطرناک کاموں پر آمادہ کیا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⊙ آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ سقوطِ تورا بورا تک میں ایسا مسلمان تھا جس کا جہاد یا مجاہدین سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ میری سرگرمیاں سیاست تک محدود تھیں یا پھر اس مدرسہ تک جو کوہاٹ میں میری برادری نے قائم کر رکھا ہے۔ میں چالیس سال سے اس مدرسہ کے مہتمم کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں۔ مجاہدین کے ساتھ تعلق استوار ہونے کا پس منظر بڑا عجیب وغریب ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ تورا بورا سے ملحق پاکستانی علاقے کی طرف چارسدہ کرم ایجنسی (پارہ چنار) کے ساتھ کوہِ سفید نامی پہاڑ ہے اسے کوہِ سفید اس لیے کہا جاتا ہے کہ سال کے بارہ مہینے برف سے ڈھکا رہتا ہے کہ اسے عبور کرنا محال ہے۔ بلندی اور خطرناکی کی وجہ سے مشہور ہے کہ اس پہاڑ پر جنوں اور دیوؤں کا بسیرا ہے۔ پارہ چنار میں ہمارا قبیلہ بہت بڑی تعداد میں رہ رہا تھا۔ سقوط تورا بورا کے بعد رمضان المبارک کی کوئی تاریخ تھی۔ مجھے چارسدہ سے میرے قبیلے کے لوگوں نے اطلاع دی کوہِ سفید سے ایسی مخلوق اتر رہی ہے کہ جن کی زبان ہم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اپنے قبیلہ کا سردار ہونے کی حیثیت سے فی الفور چارسدہ پہنچا میں نے دیکھا وہ عرب مجاہدین تھے۔ میں نے پوچھا ''آپ لوگ پہاڑ سے کیسے اُترے؟ جواب ملا۔ ہمیں پہاڑ سے اترنے میں تین دن اور تین راتیں لگی ہیں اور ہم بہت مشکل سے رینگ رینگ کر اُترے ہیں۔

میرا دوسرا سوال تھا کہ سحری اور افطاری کیسے کرتے رہے؟ انہوں نے جیبوں اور تھیلوں سے پتھر نما خشک روٹی اور گھاس نکال کر دکھائی کہنے لگے روٹی گھاس سے کھا لیتے اور برف کھود کر پیاس بجھا لیتے۔

ان میں بڑی تعداد زخمیوں کی تھی۔ میں نے ڈاکٹر کو بلایا تا کہ مرہم پٹی کی جا سکے۔ جب ڈاکٹر نے مرہم پٹی شروع کی تو مجاہدین نے کہا۔ کیا تم جانتے نہیں کہ شفا شہد میں ہے۔ ہو سکے تو ہمیں کھانے کے لیے شہد دے دو اور ہمارے زخموں پر بھی لگا دو۔ پھر یہ ہوا کہ ان میں قد آور نورانی چہرے والا ایک بڑا شیخ مجھے مخاطب ہو کر بولا ...... اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو، میں تم سے ایک وعدہ لینا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ کہنے لگا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تمہیں نہیں جانتا اور تم مجھے نہیں جانتے اس کے باوجود میرے تمہارے درمیان ایک بہت ہی مضبوط تعلق اور رشتہ ہے وہ ہے دین کا رشتہ۔ میں تم سے وعدہ لے رہا ہوں، یاد رکھو اس کے خلاف کرو گے تو قیامت کے دن میرا یہی ہاتھ ہوگا اور تمہارا گریبان۔ میرے ہمراہ پاک آرمی کے ایک کرنل اور کوہاٹ کے رہنے والے ایک اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ وکیل خان مرحوم بھی تھے۔ شیخ نے ہم تینوں سے مخاطب ہو کر کہا: اگر تمہارے وعدے میں سچائی نہ ہوئی تو مرنے کے بعد بھی میری روح بے قرار رہے گی۔

ہم نے انہیں ایفائے عہد کی یقین دہانی کرائی پھر وہ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: وہ سامنے ایک بڑا پتھر ہے۔ جاؤ اس پتھر کے پیچھے کچھ سامان پڑا ہے وہ لے آؤ۔ میں وہاں پہنچا تو دیکھا پتھر کے پیچھے ایک نہایت ہی خوب صورت ننھا منھا پیارا سا بچہ جس کی عمر تقریباً چار سال تھی سکڑا سمٹا بیٹھا تھا۔ بچے کے پاس ایک تھیلا بھی پڑا تھا بچے نے مجھے دیکھا تو فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور نہایت ہی خوب صورت اور فصیح عربی لہجے میں گویا ہوا: بای ذنب قتلت ''کس گناہ میں وہ (بچی) ماری گئی؟'' اگرچہ یہ قرآنِ مجید کی ایک آیت تھی مگر جس موقع پر اُس نے آیت پڑھی اس کی مناسبت سے مجھے یوں لگا جیسے ہم کوہِ سفید کے دامن میں نہ ہوں بلکہ صحرائے عرب میں کھڑے ہوں۔ ہمارے ہاتھوں میں کدالیں اور بیلچے ہیں، گڑھے تیار ہو چکے ہیں، ان گڑھوں میں ہم انسانوں کو ڈال رہے ہیں ان میں بچے بھی ہیں بوڑھے بھی اور خواتین بھی ان کو زندہ دفن کر رہے ہیں۔ دل کی دنیا زیر و زبر ہوگئی۔ تھوڑی دیر بعد یوں لگا جیسے قبروں میں ہم نے انسانوں کو نہیں بلکہ اپنے ایمان کے تابوت اتار دیئے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی میں حقائق کی دنیا میں واپس آ گیا۔ بچے کی زبان سے نکلی ہوئی قرآن کی آیت ہتھوڑے کی طرح میرے دل و دماغ اور ضمیر پر برستی رہی۔ بچے کے چہرے پر کوئی خوف اور ڈر نہیں تھا۔ اس نے اپنے سر کو اٹھایا اور بڑی ہی بے خوفی اور جرأت و دلیری کے ساتھ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنے لگا: ''تم کافروں کے ایجنٹ ہو، میرے قریب آنے کی کوشش مت کرنا۔'' بچے کی بات سن کر میری آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں اور جسم پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لرزہ طاری ہوگیا۔ میں سوچنے لگا یہ کیسے عظیم اور باعمل مسلمان ہیں جن کا چار سالہ بچہ بھی قرآن کے ذریعے مافی الضمیر بیان کرتا ہے۔ شیخ نے بچے کو آواز دی: ''بیٹا یہ ہمارے مہمان ہیں ان کے ساتھ میرے پاس آ جاؤ۔'' جب ہم شیخ کے پاس پہنچے تو اُس نے بچے کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا اور کہنے لگا: کوشش کرنا یہ بحفاظت اپنے گھر (کویت) پہنچ جائے اور میرے عزیز واقارب کو میرا پیغام دے دینا کہ یہ بچہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس امانت کا حق تم تب ہی ادا کر پاؤ گے جب تم اسے ایک سچا اور پکا مجاہد بناؤ گے۔ شیخ نے مزید کہا ''تھیلا کھولو اور اسے الٹا دو۔'' جب میں نے تھیلا الٹایا تو سامنے ڈالروں کا ڈھیر تھا۔

شیخ کہنے لگا: یہ تین لاکھ ڈالر ہیں۔ انہیں آگ لگا دو میں نے شیخ کو روکنے کی بہت کوشش کی اور کہا یہ رقم آپ کے ساتھیوں، بچوں اور زخمیوں کے کام آئے گی مگر شیخ کا ایک ہی اصرار تھا کہ ڈالروں کو آگ لگا دو آخر کار ڈالروں کو آگ لگا دی گئی۔ شیخ نے اچانک ہی سوختہ ڈالروں کی راکھ زمین سے اٹھائی۔ کرنل اور پولیٹیکل ایجنٹ کے چہروں پر مل دی اور کہنے لگا یہ وہ ڈالر ہیں جن کی خاطر تم لوگوں نے اپنے ایمان بیچے اور جنت کے بدلے جہنم کا سودا کیا۔ اسلام کے مجاہد اور جانباز بننے کی بجائے امریکی غلام بن گئے۔ لو چکھو اس راکھ کا مزہ قیامت کے دن یہی راکھ آگ بن کر تمہارے منہ میں ڈالی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دنیا وآخرت دونوں جگہ رسوائی لکھ دی ہے۔

شیخ کی گفتگو تھی یا دل میں چبھتے ہوئے تیروں کی انیاں۔ ہماری یہ حالت تھی کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ خفت، ندامت، ذلت اور پشیمانی نے ہمیں گھیر لیا۔ دل چاہتا تھا زمین پھٹ جائے اور ہم اس میں دھنس جائیں۔ کوہِ سفید کی یخ بستہ، ٹھنڈی اور رگوں میں خون جما دینے والی سردی کے باوجود ہمارے جسم پسینے میں ڈوب گئے۔ ایک دوسرے سے آنکھیں چار کرنے کا ہم میں یارا نہیں تھا۔ آخر کرنل کے ہاتھوں میں جنبش ہوئی۔ اس نے پہلے اپنا ہیلمٹ اتارا پھر بیجز، اور آخر میں ٹوپی۔ تینوں چیزیں اس نے جلے ہوئے ڈالروں کی راکھ میں پھینک دیں۔ پولیٹیکل ایجنٹ نے بھی یہی کام کیا۔ وہاں آرمی کے ساتھ جھڑپ میں کچھ مجاہدین شہید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے جن کا لہو ابھی تک زمین پر بکھرا پڑا تھا۔ کرنل نے ایک شہید کے خون میں دونوں ہاتھ ڈبوئے اور اپنے چہروں پر مل لیے اور پولیٹیکل ایجنٹ نے بھی کرنل کی متابعت کی۔ میں نے دل میں کہا پراچہ یہ تو جنت کا سودا ہے۔ یہ سرکاری بلازم جن کا کام ہی مجاہدین کی اہانت، گرفتاری اور قتل کرنا ہے یہ جنت کے سودے میں سبقت لے جائیں تم پیچھے رہ جاؤ؟ افسوس ہے تیری زندگی پر چنانچہ میں بھی فوراً آگے بڑھا شہید کے لہو میں ہاتھ ڈبو کر چہرے پر مل لیے اللہ اکبر۔ مجھے یقین آ گیا کہ واقعی وہ شہید کا خون تھا جیسے ہی میں نے لہو چہرے پر ملا یوں لگا جیسے جنت کی خوشبو ہمارے چاروں طرف پھیل گئی۔ شہید کی عظمت وفضیلت کی وہ باتیں جن کو ساری زندگی میں نہیں سمجھ سکا تھا لمحوں میں آشکار ہو گئیں۔ یہاں سے میری زندگی کی کایا بدل گئی۔

کچھ دنوں کے بعد ایک اور واقعہ پیش آیا۔ سدہ میں کچھ عرب مجاہد زخمی ہو کر پہنچے انہیں بغرض حفاظت کرم ایجنسی کے ایک گاؤں لے گیا۔ بستی والوں نے مجھے کہا کہ تم اولادِ صحابہ اور آلِ رسول ﷺ کو ہمارے در پر لائے ہو۔ اللہ نے چاہا تو ہم اور ہمارے بچے کٹ مریں گے لیکن ان پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا پاکستانی آرمی اور ایف۔ بی۔ آئی کے اہلکار مجاہدین کی تلاش میں وہاں آ رہے ہیں۔ تمام زخمی عرب پانی کے ایک بہت ہی گہرے کنوئیں میں اتر گئے۔ فوج پانچ چھ گھنٹے تک تلاش کرنے کے بعد تھک ہار کر واپس چلی گئی۔ زخمی کنوئیں سے باہر نکلے۔ ٹھنڈے پانی کی وجہ سے اُن کے زخم مندمل اور خون بہنا بند ہو چکا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد گاؤں کے لوگوں کو پانی کی ضرورت پیش آئی تو کسی نے کہا کہ اب کنوئیں کا پانی پینے کے قابل نہ رہا لہٰذا ضروری ہے کہ پہلے کنوئیں کی صفائی کر لی جائے تاہم ڈول ڈالنے والے نے پانی نکال ہی لیا۔ پانی کا باہر نکلنا تھا کہ چاروں طرف ایک مہک پھیل گئی معلوم ہوا کہ خوشبو کنوئیں کے پانی سے آ رہی ہے جب اسے پیا گیا تو اس کی مٹھاس اور شیرینی میں بھی اضافہ ہو چکا تھا وہ اس دنیا کا پانی معلوم ہی نہیں ہو رہا تھا۔

کچھ عرصہ بعد حکومت نے قبائلی سردار کی حیثیت سے مجھ سے رابطہ کیا اور کہا کہ سی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایم۔ایچ کوہاٹ میں کچھ زخمی عرب پڑے ہیں جو ادویات اور خوراک لینے سے انکار کررہے ہیں۔میں ہسپتال پہنچا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔زخمیوں نے جواب دینے کی بجائے چہرے دوسری طرف پھیر لیے پھر میں نے کہا: اللھم اھلك الامریکه والمعاونین۔ سب نے بیک زبان اور بآواز بلند کہا: اللھم نصر المجاھدین الاسلام۔ سب نے بیک زبان اور بآواز بلند کہا آمین۔ یہاں تک کہ آمین کی آوازوں سے پورا ہسپتال گونج اٹھا۔وہ مریض اور زخمی جو تین دنوں سے نیم بے ہوشی کی حالت میں تھے یوں معلوم ہونے لگا جیسے ان کے جسموں میں نئی روح پھونک دی گئی ہو۔پھر دوائی اور علاج کی بات ہوئی تو عرب مجاہدین نے کہا سب سے پہلے ہمارے وارڈوں سے خاتون نرسوں کو نکالا جائے اس لیے کہ یہ غیر محرم ہیں۔ہم ان کے ہاتھوں سے دوائی لیں گے اور نہ ہی کھانا کھائیں گے۔یہ ایک ایسا روح پرور منظر تھا کہ جس نے ہسپتال کے سارے عملے کو اشکبار کردیا۔

ایمان اور یقین سے لبریز اس طرح کے واقعات نے میری زندگی بدل دی۔مجاہدین کے ایمان اور جذبہ جہاد کے سامنے مجھے اپنی سابق زندگی ہیچ نظر آنے لگی۔میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ مجھ پر تین قاتلانہ حملے ہوئے۔جسم میں ساٹھ سے زیادہ گولیاں لگیں پہلے میں سوچتا تھا اللہ نے ان حملوں میں مجھے کیوں محفوظ رکھا؟ آج سمجھ آتی ہے کہ اللہ مجھے اپنے مجاہدین کی خدمت کا اعزاز بخشنا چاہتا تھا۔سو وہ دن اور آج کا دن میں اپنی زندگی مجاہدین کی خدمت کے لیے وقف کر چکا ہوں۔ (پندرہ روز جہاد کشمیر، ۱۶ تا ۳۰ / اپریل ۲۰۰۶ء)

عرب مجاہدین جنھوں نے محلات کو خیر باد کہہ کر تورا بورا کی غاروں کو ترجیح دی۔کوہِ سفید کے برفانی پہاڑ پر رینگتے ہوئے ماہِ رمضان المبارک کا استقبال کیا۔خشک روٹی اور گھاس بھگو کر سحری کرلی اور برف کھود کر پانی سے افطاری کرلی۔انھوں نے زخموں سے نڈھال ہونے کے باوجود غیر محرم نرسوں سے مرہم پٹی نہ کرائی۔جن کے خون کے چند قطرے گرنے سے کنواں مشک کی خوشبو سے مہک اٹھا۔

مشرقِ وسطیٰ کے عرب مجاہدین جنھوں نے افغانستان میں جہاد کی داستان رقم کی جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکہ نے بغداد پر قبضہ کا اعلان کیا تو مجاہدین نے عراق میں امریکی فوج کے خلاف گوریلا جنگ کا آغاز کر دیا۔ وہ ابومصعب زرقاوی کی امارت میں مزاحمتی جہاد کرتے رہے۔ اتحادی فوج کے سپاہی پے در پے ہلاکتوں سے خوف زدہ ہو گئے۔ مجاہدین نے افغانستان اور عراق کے جس علاقے میں تسلط جمایا وہاں اسلامی قانون نافذ کیا۔ جس سے یورپ کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ غصہ کے عالم میں دل کی بات زبان پر آ جاتی ہے۔ امریکی فوجی جنرل رچرڈ مائر نے واشنگٹن میں پریس کانفرنس کے دوران کہا آج دنیا کے زرقاویوں کو عراق میں کامیاب ہونے دیا گیا تو یہ خلافت کا آغاز ہو گا جو مجاہدین کا ہدف ہے۔ پھر وہ اپنا دباؤ بڑھاتے ہوئے تحریک جاری رکھیں گے جس سے کرۂ ارض متاثر ہو گا۔ جبکہ برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے بیان جاری کیا کہ ''مسلمان خلافت کا نظام واپس لانا چاہتے ہیں۔'' (ماہنامہ شریعہ، جولائی ۲۰۰۶ء)

موجودہ دور میں مسلم حکمرانوں سے توقع رکھنا کہ وہ اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ چن لیں ناممکن ہے۔ کیونکہ مسجد اقصیٰ کو ۱۹۶۹ء میں آگ لگائی گئی تو اُس وقت مسلمانوں میں ملی غیرت کا جذبہ امڈ آیا۔ تو اُس وقت او۔ آئی۔ سی نے خلیفہ نامزد کر کے نظام خلافت رائج نہ کیا قرارداد پاس کر کے جہادی جذبہ کو پریس کر دیا۔

مخبر صادق محمد ﷺ کے فرمان کے مطابق قیامت تک مسلمانوں میں ایسا گروہ موجود رہے گا جو جہاد جاری رکھے گا۔ میرا پختہ یقین ہے کہ انتخابی مہم کی بجائے جہادی خون سے خلافت کا چراغ روشن ہو گا۔ جس سے دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے گی۔ ان شاء اللہ ☆

☆ طبع پندرہ روزہ المنبر، ۱۹ اپریل تا ۱۸ مئی ۲۰۰۷ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجرمانہ خاموشی کیوں؟

اسلامی ملک شام میں کچھ عرصہ سے ملک گیر مظاہرے جاری ہیں۔ سرکاری فوج کی فائرنگ سے روزانہ پچاس کے لگ بھگ افراد ہلاک ہو رہے ہیں۔ مظاہرین کے معصوم بچوں کو ذبح کر کے قیمہ بنایا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود صدر بشار الاسد کے خلاف لاکھوں افراد سڑکوں پر نکل کر احتجاج کر رہے ہیں۔ ۱۳/ مارچ ۲۰۱۲ء کی اخباری رپورٹ کے مطابق شام کے شہر حمص میں حکومتی فوج اور بشار الاسد کی حامی ملیشیا نے اتوار کی شب ۴۷ خواتین اور بچوں کو گلا کاٹ کر ہلاک کر دیا۔ شہر سے ۲۶ بچوں اور ۱۲ خواتین کی نعشیں ملی ہیں جن کے گلے کٹے ہوئے تھے۔ بعض خواتین کو قتل کرنے سے قبل انھیں جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ان واقعات کے بعد سینکڑوں شہری علاقے سے نقل مکانی کر گئے ہیں۔ ادلیب میں بھی سرکاری فوج کی تازہ ترین کارروائی میں ۲۷ افراد ہلاک ہوگئے۔ روزنامہ اخبارات کے کالم نگار میمو اور اصغر کیس جیسے داخلی مسائل میں الجھے ہوئے ہیں انھیں خارجی مسائل پر تبصرہ کرنے کی فرصت نہیں۔ دینی جماعتوں کے رسائل نے شام کے حالات پر حقائق بیان کرنے سے چشم پوشی اختیار کر لی ہے۔ مذہبی تنظیمیں صدر مشرف کی مذمت کرتے ہیں لیکن اس کی پالیسی ''پہلے پاکستان'' پر گامزن ہیں۔ انھوں نے اپنی سرگرمیوں کو دفاعِ پاکستان تک محدود کر دیا ہے۔

سرکاری اہلکار ہلاک ہوں یا مظاہرین، ہیں تو مسلمان پھر ہمارا دل کیوں نہیں دھڑکتا؟

مذہبی جماعتوں کی مجرمانہ خاموشی چہ معنی دارد؟

مسلم دنیا خلافت کے سایہ میں متحد تھی۔ طاغوتی قوتوں کی سازش سے آج وہ پچاس سے زیادہ ریاستوں میں بٹ چکی ہے۔ صہیونی تنظیم پاکستان انڈونیشیا اور سوڈان کی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیگر مسلم ریاستوں میں نسلی، لسانی اور مذہبی فساد بھڑکا کر چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے مسلم ممالک میں سامراجی قوتوں کی مداخلت قابل مذمت ہے۔ تاہم غور طلب پہلو یہ ہے کہ افغانستان میں طالبان کے دَور میں امن وامان تھا۔ عوام پرسکون تھے۔ مظاہروں کا نام ونشان تک نہ تھا۔ امریکا نے نائن الیون کی آڑ میں بمباری کر کے طالبان حکومت کا خاتمہ کردیا اور عراق میں کیمیائی ہتھیاروں کا واویلا مچا کر حملہ کردیا اور صدام کو پھانسی پر لٹکا دیا۔ امریکا نے ان ممالک میں مداخلت کے حق میں کون سی قرار داد اقوامِ متحدہ سے منظور کروائی؟ سلامتی کونسل کے کس مستقل رکن نے امریکا جارحیت کے ویٹو پاور کو استعمال کیا ہے؟ امریکا نے شام میں سرکاری فوج کی درندگی روکنے کے لیے عراق کی طرح شام میں مداخلت کیوں نہیں کی؟ چین اور روس نے افغانستان، عراق اور لیبیا میں امریکی جارحیت پر قانونی مزاحمت کیوں نہیں کی؟ لیکن اب وہ سلامتی کونسل میں شامی حکومت کے خلاف پیش ہونے والی قرار داد کی مخالفت کیوں کررہے ہیں۔ اگر سلامتی کونسل کے مستقل ارکان کو عراقی عوام سے ہمدردی تھی تو پھر شامی عوام سے کیوں نہیں؟ کیا عراق میں دھڑکتے دل والے انسان بستے تھے اور شام میں ذبح ہونے والے پتھر کے مجسمے ہیں؟

بلاشبہ پاگل مرد نے عورت کے چہرہ پر تیزاب پھینک کر مردود فعل کا ارتکاب کیا اس پر بنائی جانے والی دستاویزی فلم کو آسکر ایوارڈ ملا ہے لیکن عورتوں اور بچوں کے گلے کاٹنے پر انسانی حقوق کی تنظیمیں خاموش تماشائی کیوں؟

یمن اور بحرین میں عوام نے حکمرانوں کے خلاف احتجاج کیا۔ حکومت نے ان پر تشدد کیا۔ مسلم دنیا میں ہر جگہ ان کے غم خواروں نے احتجاج کیا۔ یمن اور بحرین کے حکمران خاندان اور حمایتی سربراہوں کے خلاف کھل کر نعرہ بازی کی۔ اُن سے وفاداری کا اظہار قابل تحسین عمل تھا۔

شامی عوام نے ۱۹۸۲ء میں بعث پارٹی سے نجات حاصل کرنے کے لیے مظاہرے کیے۔ حکومت نے ایک لاکھ افراد کو قتل کر کے تحریک کا خاتمہ کردیا۔ کسی عالمی ادارہ یا تنظیم نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی نوٹس نہ لیا۔

تیس سال بعد حزب اختلاف کی تحریک میں مظاہرین کے بچوں کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ عورتوں کی حرمت کو پامال کر کے قتل کیا جا رہا ہے۔ کسی مسلم حکمران نے ان خونخوار درندوں کی اعلانیہ مذمت کیوں نہیں کی؟ ملت اسلامیہ نے شامی عوام سے اظہار یک جہتی کے لیے پر امن مارچ تک کیوں نہیں کیا؟ علماء، لیڈروں اور کالم نگاروں سے پوچھنے پر مجبور ہوں کیا شامی عوام مسلمان نہیں ہیں؟ اگر کلمہ گو ہیں تو اُن کا کون سا جرم ہے جس کی وہ سزا بھگت رہے ہیں؟ اگر جرم نہیں تو ملت اسلامیہ کے اہل خیر کی مجرمانہ خاموشی چہ معنی دارد؟ ★

☆ طبع الاعتصام، ۳۰ مارچ تا ۵/ اپریل ۲۰۱۲ء۔ ☆ ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ، عالم اسلام نمبر مئی جون ۲۰۱۲ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برما میں مسلمانوں کے قتل عام پر مسلم حکمرانوں کی بے حسی اور حل

برما میں مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔ تیس ہزار قتل کیے جا چکے ہیں۔ دس ہزار لاپتا ہیں۔ نوے ہزار مسلمانوں کو ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ کئی بستیوں کو مساجد سمیت زندہ جلا دیا گیا۔ مساجد میں نماز تراویح کے دوران قرآنِ حکیم پڑھنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ میڈیا خاموش، او۔ آئی۔ سی خاموش، یو این او خاموش، عالمی برادری خاموش اور مسلم حکمران مجبور و بے بس!

قرونِ اولیٰ کے مسلمان جسم کی مانند تھے۔ جن کے جسم کا کوئی عضو دکھتا تو اُن کا سارا جسم تکلیف محسوس کرتا تھا۔ حجاج بن یوسف ظالم اور منتخب نمائندہ نہ سہی لیکن اس میں اسلامی حمیت وغیرت تو تھی جس نے ایک مسلم عورت کی فریاد پر محمد بن قاسم کو فوج سمیت سندھ پر حملہ کے لیے بھیجا۔ ہائے افسوس آج برما میں پانچ ہزار مسلم عورتوں کو بے آبرو کر دیا گیا لیکن پچاس سے زیادہ حکمرانوں میں سے کسی کی غیرت نہیں جاگی۔ یہود و ہنود اور نصاریٰ فلسطین، کشمیر اور افغانستان میں مسلمانوں کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ عالمی برادری میں بدھ مت کا مسلمانوں سے کوئی تنازعہ نہ تھا۔ صہیونی تنظیم کی تھپکی سے برما حکومت مسلم کشی میں اعلانیہ ملوث ہوئی۔ مسلمانوں نے عورتوں کی آبروریزی پر احتجاج کیا تو بدھوؤں نے بستی کو جلا دیا۔ مسلمانوں نے مزاحمت کی تو برمی پولیس اور فوج نے قتل عام شروع کر دیا۔ افغانستان سے روسی فوج کی پسپائی کے بعد نکسن، گوربا جوف نے مشترکہ اعلامیہ میں اسلام کو ہدف بنا لیا تھا۔ ہندو، یہود ونصاریٰ کی دیدہ دلیری دیکھ کر بدھ مت کے پیروکار بھی مسلمانوں کو کچلنے کے لیے میدان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکل آئے ہیں۔ مسلم حکمرانوں کو کون سی مجبوریاں حائل ہیں؟

۱: مسلم ممالک میں نسلی ولسانی اور مذہبی فساد کی بنا پر افتراق وانتشار ہے۔حزب اختلاف اور حزب اقتدار میں سیاسی جنگ جاری ہے۔

۲: اقوامِ متحدہ کی منظوری کے بغیر دوسرے ممالک کے معاملات میں دخل اندازی عالمی جرم ہے۔

۳: اربوں ڈالر مقروض ہونے کی وجہ سے استعماری قوتوں کے سامنے جرأت سے موقف پیش نہیں کر سکتے۔

عالمی تاریخ گواہ ہے کہ استعماری قوتوں کو حق حاصل ہے کہ جس مسلم ملک پر چاہیں حملہ کردیں۔ ویٹو پاور کی وجہ سے اُن کا یہ اقدام اقوام متحدہ کی خلاف ورزی نہیں۔ افغانستان اور عراق میں نیٹو افواج کی بربریت آپ کے سامنے ہے۔

او، آئی، سی کا فرض منصبی ہے کہ مسلم سربراہوں کا فوری اجلاس بلاکر برما میں قتل وغارت گری کا بازار بند کرنے میں عملی کردار ادا کرے۔ شام میں خانہ جنگی کے خاتمہ کے لیے اپنا اثر ورسوخ بروئے کار لائے۔

او، آئی، سی کے اجلاس میں قرارداد منظور کی جائے کہ خواہ بھوک پیاس کی شدت سے عوام نڈھال ہو جائیں یا آسمانی آفات کی وجہ سے آسمان تلے زندگی بسر کرنی پڑ جائے، یا جارحیت کی صورت میں دشمن دراندازی شروع کردے ہم کسی صورت سود پر قرضہ نہ لیں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ آزمائش کے بعد خوشی کی صورت میں رب کی رحمتوں کا نزول ہوگا، ان شاء اللہ۔

مسلم ممالک او، آئی، سی کو یا کسی ایک اسلامی ملک کو اقوام متحدہ کے مستقل رکن کی حیثیت دلوانے کی قانونی چارہ جوئی کریں بہ صورتِ دیگر مسلم اقوام متحدہ کا لائحہ عمل تیار کریں اور عملی جدوجہد کریں۔ مسلمانوں کے سیاسی مسائل کا پائیدار لائحہ عمل ہے۔ ☆

☆ طبع الاعتصام، ۲۱ تا ۲۷ ستمبر ۲۰۱۲ء۔ ☆ المنبر اکتوبر ۲۰۱۲ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرم کیوں نہیں؟

اسلام دشمنی کی انتہا ہے کہ گزشتہ دنوں میں روسی صدر ولادی پیوٹن نے فوج کو ارجنٹ ایکشن میمورنڈم جاری کیا جس میں شام پر حملے کی صورت میں سعودی عرب پر حملے کا حکم دیا گیا ہے۔ روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے خبردار کیا ہے امریکہ شام میں فوجی مداخلت سے باز رہے۔

یہ خبر میرے لیے باعث تعجب نہیں کیونکہ جس وقت امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو اُس وقت راقم نے ''صہیونی جنگ کے شعلے'' میں خدشہ ظاہر کر دیا تھا کہ طاغوتی قوتوں کا ہدف سعودی عرب ہے۔ تاہم وہ ہدف سے قبل سعودی عرب کے حمایتی اسلامی ممالک کی فوجی قوت کو کچل دے گا یا خانہ جنگی میں مبتلا کر کے فوجی ایکشن یا انتخابی عمل سے اپنے چہیتے برسراقتدار لائے گا۔ آپ اسلامی ممالک پر نظر دوڑائیں حکمران طبقہ بالواسطہ یا بلاواسطہ امریکہ کا حامی ہے۔ تیونس، لیبیا اور مصر کی طرح شام میں سیاسی حقوق کا مطالبہ ہوا عوام سڑکوں پر نکل آئے۔ شامی حکومت اُن کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کر رہی ہے۔ وہ عرصہ تین سال سے حق رائے دہی کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ امریکہ نے جس وقت عراق پر حملہ کیا اُس وقت وہاں نہایت امن وامان اور استحکام تھا حکومت کے خلاف خصوصاً عوامی سطح پر مظاہرے نہ ہوئے تھے صرف عراق کے جلاوطن لیڈر احمد شیلابی نے امریکہ سے مطالبہ کیا کہ عراقی حکومت کیمیائی ہتھیار بنا رہی ہے امریکہ نے بغیر ثبوت کے عراق پر حملہ کر دیا۔ صدام کو تختہ دار پر لٹکا کر اقتدار عراق کی اکثریتی جماعت کو منتقل کر دیا۔ توجہ طلب پہلو ہے کہ صدام حسین کافی عرصہ روس کا حامی رہا حملے کی صورت میں روس نے امریکی مخالفت کی بنا پر صدام حکومت کی حمایت کیوں نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی؟ شام کی دو سالہ خانہ جنگی کے دوران امریکہ خاموش تماشائی بنا رہا عراق کی طرح شام میں اُس نے فوری مداخلت کیوں نہ کی؟ سعودی حکومت نے شامی عوام کے حق میں اخلاقی حمایت کا بیان دیا۔ اگر یہ جرم ہے تو ایرانی حکومت بشار الاسد کی عسکری حمایت کر رہی ہے۔ طاغوتی قوتوں کی نظروں میں یہ جرم کیوں نہیں؟ تسلیم کرتا ہوں کہ عرب عوام شامی مہاجرین کے ساتھ مالی تعاون کر رہے ہیں لیکن غور طلب پہلو ہے کہ لبنان کی حزب اللہ شامی فوج سے مل کر احتجاجی عوام کے قتل عام میں ملوث ہے۔ یہ عالمی نوعیت کا جرم کیوں نہیں؟ اگر امریکہ کو شامی عوام سے ہمدردی ہوتی تو جب حافظ الاسد نے ایک لاکھ شہریوں کو ہلاک کیا تھا اُس وقت امریکہ نے نوٹس کیوں نہ لیا؟ آج اُس کا بیٹا بشار الاسد شامی مظاہرین پر قابو پانے کے لیے کیمیائی ہتھیار استعمال کر رہا ہے ایک لاکھ سے زیادہ شامیوں کو قتل کر چکا ہے امریکہ نے سیاسی دباؤ کے ذریعے بشار الاسد کو ملک بدر ہونے پر مجبور کیوں نہیں کیا؟

جب سے روس نے مغربی نظام اختیار کیا تو امریکہ و روس میں سیاسی نوعیت کا اختلاف مٹ گیا۔ اگر اختلاف ہے تو صرف عالمی چودھراہٹ کا ہے۔ تاہم اسلام دشمنی میں اُن کا موقف ایک ہے۔ روسی صدر کے بیان پر دیسی کہاوت یاد آئی ''گرا گدھا، سے غصہ کمہار پر'' حملہ کرنے والا امریکہ، غصہ سعودی عرب پر۔

دراصل امریکہ ہو یا روس دونوں کی ہائی کمان صہیونی کنٹرول میں ہے۔ جاننے والے جانتے ہیں اسرائیل کے نقشے میں مدینہ منورہ شامل ہے۔ لندن میں منعقدہ حجاز کانفرنس میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو کھلا شہر قرار دینے کی قرارداد پاس ہو چکی ہے۔ خدانخواستہ امریکہ نے شام پر اور روس نے سعودی عرب پر حملہ کیا تو صہیونی تنظیم یہودی پروٹوکول کی پیش قدمی دیکھ کر بغلیں بجائیں گے۔

تاریخ پر نظر رکھیں۔ ربّ ذوالجلال ابابیلوں سے ابرہہ کے لشکر کو بھوسے کے مانند تباہ وبرباد کر سکتا ہے وہی قدیر وعلیم حرمین شریفین پر اڑتی ہوئی ابابیلوں کو اشارہ کر کے فضا میں اڑنے والے دشمن کے طیاروں کو بھی تباہ کر سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا بھر کے مسلمانو! خواہ عربی ہو یا عجمی، شیعہ ہو یا اہل سنت، سن لو! اگر تم ربّ کے قرآن پر یقین رکھتے ہو تو اس پر عمل کرتے ہوئے یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، تاریخی حقیقت ہے اسے جب بھی موقع ملے گا وہ تمہیں مسلمان سمجھ کر جانی ومالی نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرے گا۔ چنانچہ مشترک اقدار کے فروغ کو ماٹو بنا کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور یہود ونصاریٰ کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دو اللہ سب مسلمانوں کا حامی وناصر ہو۔ ☆

☆ الاعتصام ۲۷ ستمبر ۲۰۱۳ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملت اسلامیہ کی پستی کا روحانی علاج

۱۱ ر ستمبر کے واقعے کا نزلہ امت محمدیہ پر گرا اور صہیونی دماغ پوری قوت سے اس کے پیچھے کارفرما تھا جس سے امریکہ اور یورپ سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے جینا دوبھر ہوگیا۔ مسلم حکمرانوں کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ اسرائیلی ٹینک فلسطینی علاقوں میں گھس کر گولے برسا رہے ہیں اور اِدھر اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں ہورہی ہیں۔ بھارتی وزیراعظم پاکستانی سرحد پر پہنچ کر جنگ کی دھمکی دیتا رہا اور اِدھر پاکستانی حکومت حریت پسند تنظیموں کو کرش کرکے مذاکرات کی راہ ہموار کرتی رہی۔ حتی کہ پاکستان نے الماتے میں اس اعلامیہ پر دستخط کردیے ''کوئی بھی رکن ملک کسی دوسرے ملک میں جاری علیحدگی کی تحریک کی حمایت نہیں کرے گا۔''

گویا اس کانفرنس کے اعلامیئیں کشمیر پر بھارت، افغانستان پر امریکہ، چیچنیا پر روس، فلسطین پر اسرائیل اور سنکیانگ پر چین کا حق ملکیت تسلیم کرلیا گیا۔ رکن ممالک نے ان علاقوں میں مظلوم مسلمانوں کی اخلاقی اور سیاسی حمایت نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ جب دانش ور مسلمانوں کی اس پستی کے اسباب پر غور وفکر کرتے ہیں تو وہ فنی تعلیم کی کمی، آبادی میں اضافہ، وسائل کی کمی اور غیر نمائندہ حکومتوں کو بنیاد بنا کر بحث مباحثہ کرتے ہیں حالانکہ خلفائے راشدین کے دور میں امیر المومنین نے شوریٰ کے مشورے سے اہم صوبوں کے گورنر ایسے صحابہ کرام کو مقرر کیا کرتا جو لکھنا پڑھنا تو نہیں جانتے تھے مگر ان کے سینے قرآن وسنت کے نور سے منور تھے۔ فقر وزہد کا یہ عالم تھا کہ روزہ رکھتے تو پانی ہی سے افطاری کر لیتے۔ لیکن ان کے رعب اور دبدبے کا یہ عالم تھا کہ دشمن نام سن کر کانپ جاتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجودہ دور کی مسلم تاریخ کا تجزیہ کریں تو ایمان کی کمزوری، متزلزل یقین، اعمال میں ریا کاری، آپس میں بغض وعناد اور یہود ونصاریٰ سے دوستی کے علاوہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فقدان امت مسلمہ کی تنزلی کے بنیادی اسباب ہیں۔

جیسے ہم ویسے ہمارے حکمران:

ہم مسلمان اللہ کے الٰہ ہونے کا اقرار کرتے ہیں مگر ہمارے معاشرے میں کلمہ گو لوگوں کی ایک اکثریت ایسی ہے جو اپنی مشکلات اور مصائب میں غیر اللہ کو پکارتے ہیں؟ ذرا سا کانٹا چبھ جائے تو غیر اللہ کے آستانوں پر سجدہ ریز ہوجاتے ہیں یعنی کلمے کے مفہوم اور تقاضوں سے قطعی نا آشنا ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے حکمران بھی اپنے اقتدار کی بقا کے لیے وائٹ ہاؤس کا طواف کرتے ہیں۔

''محمد رسول اللہ'' کہہ کر ہم دین ودنیا میں کامیابی کے لیے آپ ﷺ کو اپنا رہبر کامل تسلیم کرتے ہیں۔ مگر آپ کا فرمان آجائے تو اس کے مقابل اِمتیوں کا قول پیش کرنے والے لوگ بھی ایک بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ اسی طرح عوام الناس میں سے بھی بہت سے لوگ رسم ورواج کا بہانہ بنا کر منہ پھیر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے حکمران سود اور شراب وغیرہ کی حرمت اور نفاذِ حدود الٰہیہ میں دورِ جدید کی مجبوریوں کا جواز پیش کرتے ہیں۔

مسلمان، خلفائے راشدین سے عقیدت اور اہل بیت عظام سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر عملی زندگی میں انہیں اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے لیے آئیڈیل ماننے کی بجائے فلمی ایکٹروں اور کرکٹروں کو ہیرو مان کر انہی کے اطوار اپناتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے حکمران امورِ حکومت میں میکاولی کی سیاست، فرائیڈ کی نفسیات اور مارکس کے نظریہ اقتصادیات کو ترجیح دیتے ہیں۔ امت مسلمہ کے دل میں اللہ کی عدالت میں پیش ہونے کا خوف ختم ہوگیا تو ہمارے حکمرانوں کے دماغوں پر امریکہ کا ڈر سوار ہوگیا۔

مسلمان رنگ ونسل کے امتیاز کے بغیر ایک دوسرے کے ہمدرد اور غم گسار ہوتے ہیں، اس کے برعکس موجودہ دور کے مسلمان نسلی ولسانی بنیادوں پر تفریق کا شکار ہیں اور اسی وجہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے سے میل جول بھی نہیں رکھتے۔ قبائلی لیڈر اس تعصب کو ہوا دے کر سیاسی مفاد حاصل کرتے ہیں۔ مذہبی لیڈر فقہی اختلاف کی بنا پر ایک دوسرے سے بغض وعناد رکھتے ہیں جب کہ مفاد پرست لوگ ان لیڈروں میں بیٹھ کر پھولے نہیں سماتے۔

''جیسے ہم ویسے ہمارے حکمران'' وہ او۔ آئی۔ سی کے اجلاس میں آج تک کوئی دفاعی اور تجارتی معاہدہ نہیں کر سکے۔ لیکن اقوامِ متحدہ میں یہود و نصاریٰ کی مسلم کش قراردادوں پر بلا چون وچرا دستخط کر دیتے ہیں۔

رگِ حمیت نہیں پھڑکی:

''مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے حامی اور معاون ہوتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں......'' (التوبۃ:۷۱)

☆...... چیچنیا کے مسلمان ایک عرصے سے روسی بمباری کا نشانہ بن رہے ہیں۔ کون سا اسلامی ملک ہے جس نے ان کی فوجی مدد کی ہو یا عالمی پلیٹ فارم پر ان کے حق میں کلمہ خیر کہا ہو۔ یا روس کو وارننگ دی ہو کہ ان پر ظلم ڈھانا بند کرو۔ اگر اقوامِ متحدہ نے انسانی حقوق کی پامالی کا نوٹس نہیں لیا تو کسی مسلم ریاست نے یو این او کا بائیکاٹ کیا؟

☆...... برطانیہ نے فلسطین اور کشمیر کے تنازعوں کو جنم دیا اور عربوں کے سینے پر اسرائیل کا خنجر پیوست کیا، اس کے بعد امریکہ نے اس نوزائدہ بچے (اسرائیل) کی پرورش کے لیے اسے اپنے گود میں لے لیا۔

☆...... صہیونیوں نے مسجد اقصیٰ کو آگ لگائی، عراق کا ایٹمی پلانٹ تباہ کیا۔ کیا عرب ممالک نے اسرائیل کی مدد کرنے والے ممالک کو تیل کی سپلائی بند کی؟ برطانیہ اور امریکہ سے تجارتی اور سفارتی بائیکاٹ کیا؟ یورپ اور امریکہ کے بنکوں سے احتجاجاً روپیہ نکلوایا؟

☆...... بھارت نے بابری مسجد شہید کی۔ ۹۰ ہزار کے لگ بھگ کشمیریوں کو شہید کر چکا ہے۔ اسلامی ممالک کے بھارت سے بدستور تعلقات قائم ہیں حتیٰ کہ بعض عرب ممالک کے پاکستان کی نسبت بھارت سے تجارتی تعلقات بہتر ہیں۔ کس عرب ملک نے بھارت کو دھمکی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دی کہ اجودھیا میں بابری مسجد کو شہید کرنیوالے لیڈروں کو ہمارے حوالے کرو یا ان پر مقدمہ چلاؤ اور کشمیری مسلمانوں کو حق خود ارادیت دو، ورنہ عرب ریاستوں میں کام کرنے والے ہندوؤں کو ملک بدر کر دیا جائے گا۔ بھارت کی ثقافتی یلغار کی مارکیٹ متحدہ عرب امارات ہے جہاں سے دیگر ممالک کو مال سپلائی ہوتا ہے۔ کیا اس کا سد باب کیا گیا؟

☆...... احمد آباد (گجرات) میں بھارتی حکومت کے ایما پر انتہا پسند ہندوؤں نے خونِ مسلم سے جو ہولی کھیلی اس پر پاکستان سمیت کون سا اسلامی ملک ہے جس نے بھارت کو تنبیہ کی ہو اور اسے ان حالات کا خمیازہ بھگتنے کے لیے وارننگ دی ہو؟

☆...... کشمیر و فلسطین کے ہنوز تشنہ حل قضیے کے باوجود انڈونیشیا کے اہم معدنی علاقے مشرقی تیمور میں صلیبی اسرائیل قائم کر دیا گیا۔ مگر کسی مسلم ریاست کے سربراہ کی رگِ حمیت نہیں پھڑکی کہ وہ عالمی سطح پر احتجاج کرے اور صلیبیوں کی اس یلغار کے آگے بند باندھ سکے۔

۱۱ر ستمبر کے واقعے کا رخ مسلمانوں کی طرف موڑ دیا گیا جو صہیونی سازش کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مگر کسی اسلامی ملک نے جرأت نہیں کی کہ امریکہ یا اقوامِ متحدہ کے دربار میں دہائی دے کہ افغانستان پر حملے سے پہلے تفتیش تو کرو اور دنیا کی کسی بھی غیر جانب دار عدالت میں طالبان وغیرہ پر مذکورہ الزام ثابت کرو۔

افغانستان سے آگ کے شعلے نکل کر آسمان سے باتیں کر رہے تھے اور مسلم حکمران ایئر کنڈیشنڈ محلات میں مستی کے عالم میں خراٹے بھر رہے تھے یا بعض عاقبت نا اندیش امریکہ کے چرنوں میں بیٹھ کر یا اُسے سر کا تاج اور گلے کا ہار بنا کر اپنے اقتدار کی بھیک مانگتے رہے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فقدان:

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو یہ ذمہ داری سونپی ہے کہ تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو دوسروں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور اس امت کا شرف بھی اسی فریضے کی ادائیگی سے وابستہ رکھتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کسی معاشرے میں فسق وفجور عام ہوجائے، امر بالمعروف کا فریضہ ادا کرنے والے تو موجود ہوں لیکن نہی عن المنکر کا حق ادا کرنے والا کوئی نہ رہے تو اس قوم کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

”اللہ عام لوگوں کو خاص (یعنی نافرمان) لوگوں کے برے اعمال کی سزا نہیں دیتا جب تک نوبت یہاں تک نہ پہنچ جائے کہ وہ اپنے سامنے برے کام ہوتے دیکھیں اور ان کو روکنے کی قدرت رکھتے ہوں اور پھر نہ روکیں۔ جب وہ ایسا کرنے لگتے ہیں تو اللہ خاص اور عام سب پر عذاب نازل کرتا ہے۔“ (احمد)

اسلام کا ابتدائی دور اس قدر درخشاں تھا کہ اگر کسی مسلمان سے کوئی غلطی سرزد ہوجاتی تو چہ جائے کہ اس کے لیے عدالتی تحقیقات ہوں، شہادتیں قائم کی جائیں، اس دور کے مسلمانوں میں آخرت کی جواب دہی کا خوف اس قدر ہوتا تھا کہ مجرم خود عدالت میں حاضر ہوکر اپنے جرم کا اعتراف کرتا اور شرعی سزا پاکر اپنے آپ کو آخرت کے عذاب سے بچالیتا۔ اور اگر عدالت میں پیشی سے جی گھبراتا تو رب العالمین ہی کے دربار میں آنسو بہا کر اپنے گناہوں کے لیے معافی کی بھیک مانگتا۔

ماضی قریب کی بات ہے کہ اگر کسی سے خلافِ قانون واخلاق کوئی عمل سرزد ہوجاتا اور اچانک کسی کی نظر پڑ جاتی تو وہ علاقے کے رئیس کے پاس جا کر اپنا بیان قلم بند کروا دیتا کہ فلاں شخص نے یہ جرم کیا ہے۔ اگر معاملہ عام نوعیت کا ہوتا تو رئیس مدعی اور مدعا علیہ کا بیان سن کر فیصلہ صادر کردیتا۔ دیہی علاقوں میں تو سماجی ومعاشی بائیکاٹ تک نوبت پہنچ جاتی تھی، بعض دفعہ اس کے گلے میں جوتوں کا ہار ڈال دیا جاتا۔ اسے گدھے پر بٹھا کر گلیوں میں گھمایا جاتا۔ گاؤں کے بچے نفرت کے نعرے لگاتے اور تالیاں بجاتے۔ اگر کوئی مسئلہ شرعی حدود کا ہوتا تو شہر کا رئیس اس کو قاضی کی عدالت میں حاضر کرتا۔ مگر موجودہ دور میں کوئی جرم کرتا ہے تو چشم دید گواہ شہادت دینے سے فرار اختیار کرتے ہیں۔ علاقے کا ممبر، کونسلر، اپنی پارٹی کے حامی فرد کا ساتھ دیتا ہے چاہے وہ ظالم ہی ہو۔ نیز معاشرہ اس قدر بگڑ چکا ہے کہ اے کلاس ہوٹلوں میں رات گزارنے کے لیے پسند کے سودے ہوتے ہیں۔ (الامان والحفیظ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جس ملک کے اخبارات نیم برہنہ مردوں اور نیم برہنہ عورتوں کی تصویریں شائع کریں اور معاشرہ اسے ''تائیٹ دیر'' وغیرہ کا اشتہار سمجھ کر نظر انداز کر دے، عورتیں باریک لباس پہن کر جسم کی نمود ونمائش کریں اور معاشرہ اسے فیشن سمجھ کر خاموش ہو جائے، جب ملک میں شراب کے پرمٹ جاری ہوں، سودی کاروبار کو تجارت سمجھ کر اپنا لیا جائے اور معاشرے کے باا ثر افراد شرعی احکام کی علانیہ تضحیک واستہزاء کریں اور کوئی روکنے والا نہ ہو، تو ایسے معاشرے اور ملک کا انجام کیا ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی پڑھ کر معلوم کر لیجیے:

''جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے یا قریب ہے کہ اللہ تم پر اپنا عذاب مسلط کرے پھر تم دعا مانگو اور وہ قبول نہ ہو۔'' (ترمذی)

پاکستان میں سودی نظام سرطان کی حیثیت اختیار کر چکا ہے:

مسلم ممالک میں بعض سنگین قسم کے جرائم علانیہ ہو رہے ہیں۔ قانون کی نظروں میں اس پر کوئی گرفت نہیں۔ معاشرے نے بھی ان مجرموں کے خلاف سماجی ومعاشی بائیکاٹ کرنے کی پالیسی ترک کر دی ہے کیونکہ عوام الناس نے بخوشی یا بامر مجبوری اس کو قبول کر لیا ہے۔

پاکستان کی معیشت میں سودی نظام سرطان کی حیثیت اختیار کر چکا ہے حکومت عالمی اداروں سے سود پر قرضہ لیتی ہے۔ قومی بنک صنعت کاروں اور زمین داروں کو سود پر قرضہ فراہم کرتے ہیں۔ عوام الناس حتی کہ ریٹائرڈ تعلیم یافتہ ملازمین اپنی رقم بنک میں رکھ کر ماہانہ انٹرسٹ حاصل کر کے اپنے اہل وعیال کا پیٹ پالتے ہیں۔ جب سودی نظام کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی گئی تو حکومت نے بیان جاری کیا کہ سودی نظام ختم ہونے سے ملک تباہی کے دہانے پر پہنچ جائے گا۔

ہمارے وہ قومی راہ نما جو حکومت گرانے کے لیے دھرنوں کی کال دے سکتے ہیں مگر خالص سودی نظام کے خاتمہ کے لیے اصلاحی طریقہ اپنا کر احتجاج نہیں کرتے اور عوام الناس کو سودی نظام سے اظہارِ براءت کی کال نہیں دیتے۔ بلکہ سنا ہے کہ ہمارے ایک مذہبی راہ نما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے تو بوڑھوں کے لیے سود کے مباح ہونے کا فتویٰ پیش کر دیا ہے۔

پہلے دور میں دینی مدارس میں احتیاط کا یہ عالم تھا کہ زکوٰۃ کی رقم صرف مسکین، یتیم طلباء کی کفالت پر خرچ ہوتی تھی جب کہ مدرسین کی تنخواہ کے لیے علیحدہ فنڈ کا اہتمام ہوتا تھا۔ حسن اتفاق سے ایک دفعہ کسی دارالعلوم میں مدرسین کے تنخواہ فنڈ میں رقم نہ تھی تو خازن نے زکوٰۃ فنڈ سے عارضی طور پر رقم لے کر تنخواہ دینے کی اجازت طلب کی تو علم وعمل کے پیکر مہتمم صاحب نے جواب دیا ''میں دوزخ کا ایندھن نہیں بننا چاہتا۔''

حکومت اکاؤنٹ ہولڈر کے انٹرسٹ میں سے زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے۔ آج کل اکثر دینی مدارس سرکاری زِکوٰۃ فنڈ سے مالی بجٹ پورا کر رہے ہیں ایسے مدارس سے بوڑھوں کے لیے سود کی حلت کا فتویٰ دینے والے جنم تو لے سکتے ہیں لیکن اسلام کے بے باک سپاہی فارغ ہو کر نہیں نکل سکتے جو موت کا پھندا تو چوم لیتے ہیں مگر جابر سلطان کے سامنے نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرتے۔

دشمن کا خوف کیوں؟

صیہونی جنگ کے خطرے کی گھنٹی پاکستان میں کیوں بج رہی ہے؟ اس سے بچنے کے لیے ایٹمی قوت کے حامل ملک پر دشمن کا خوف اس قدر مسلط ہے کہ وہ بھارت سے کنفیڈریشن کی راہ ہموار کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غنیمت میں خیانت کرنا کسی قوم میں ظاہر نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کا رعب اس کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ اور کسی قوم میں زنا نہیں پھیلتا مگر اس میں موت بہت ہوتی ہے۔ کوئی قوم ماپ تول میں کمی نہیں کرتی مگر اس سے رزق موقوف کر دیا جاتا ہے۔ اور کوئی قوم ناحق فیصلہ نہیں کرتی مگر اس میں خون ریزی پھیلتی ہے، اور کوئی قوم عہد نہیں توڑتی مگر اس پر دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے۔''

(مشکوٰۃ باب تغیر الناس)

تحریک پاکستان کے دوران مسلمانوں نے رب سے وعدہ کیا تھا کہ تو ہمیں زمین عطا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرہم تیری زمین میں تیرا نظام رائج کریں گے۔نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر گیا مگر ہم نے وعدہ پورا نہیں کیا۔رب تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

﴿يٰبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِىۡٓ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ وَاِيَّاىَ فَارۡهَبُوۡنِ﴾ (البقرۃ: ٤٠)

"اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری نعمت، جو میں نے تم پر انعام فرمائی اور مجھ سے کیے ہوئے (اطاعت وفرماں برداری کے) وعدے پورے کرو میں تم سے کیے ہوئے (فتح بلاد اور نصرت کے) وعدے پورے کروں گا اور مجھ سے ڈرو۔"

یہ رب کی گرفت نہیں تو اور کیا ہے کہ حالات کے دوسرے بہت سے خطرناک پہلوؤں کے ساتھ ساتھ امریکی فوج نے القاعدہ کی تلاش کی آڑ میں پاکستان میں اپنے مرکز قائم کر لیے ہیں۔ جب پاکستان قائم ہوا تو مہاجرین کی آباد کاری، زرعی وصنعتی ترقی کے لیے مالی سہارے کی ضرورت تھی تو اس وقت کی ہماری مخلص قیادت نے سود پر قرضہ نہیں لیا اور نہ کسی نے قرضہ دینے کی پیشکش کی جب ملک اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا تو سودی قرضوں کا سلسلہ شروع ہوا جو اربوں ڈالر تک پہنچ گیا۔ غدارانِ وطن حیلوں بہانوں سے قرضہ لیتے رہے، قومی خزانے میں خیانت کر کے معاف کراتے رہے تو ایسے لوگوں پر دشمن کا خوف کیوں نہ سوار ہو؟

افغانستان جارحیت میں کیوں مبتلا؟

افغانستان تین دہائیوں سے قتل وغارت، خانہ جنگی اور بیرونی جارحیت میں مبتلا ہے۔ آخر کیوں؟ یہ ایک ایسا پیچیدہ مسئلہ ہے جس پر وہی لوگ صحیح رائے دے سکتے ہیں جن کو اللہ نے نورِ بصیرت بھی عطا کیا ہو اور وہ افغانستان کے حالات سے خود بخوبی واقف ہوں۔ لیکن میرے جیسے کیا روحانی جواز تلاش کر سکتے ہیں جن کو صوبہ سرحد تک جانے کا بھی اتفاق نہیں ہوا۔ بہر حال اس کے اسباب معلوم کرنے اور اصل پس منظر تک پہنچنے کی فکر دامن گیر رہتی تھی کہ اچانک ایک دن بی بی سی سے رپورٹ نشر ہوئی کہ افغانستان ہم جنس پرستی کا مرکز ہے، تو یقین نہ آیا۔ لیکن جب نوائے وقت میں ارشاد احمد عارف کا کالم بعنوان "بلبل" نظر سے گزرا کہ افغانستان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلبل سے دل بہلانے کی بیماری عام ہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ارشاد یاد آیا کہ

''اللہ جل جلالہ خاص اشخاص کے گناہوں کے سبب عام لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا مگر جب گناہ کی بات علانیہ کی جائے تو سب کے سب عذاب کے لائق ہوں گے۔'' (موطا امام مالک)

جب روس نے افغانستان پر حملہ کیا تو افغانستان میں نسلی ولسانی بنیاد پر کئی تنظیمیں قائم تھیں۔ وطن کے دفاع کے لیے اسلحہ اور خوراک کا حصول ان کی مجبوری تھی۔ جہاد کے لیے ایک امیر کی بیعت پر علماء کا اتفاق تھا اور ہے۔ اگر ''مردِ مومن'' ان کی اس مجبوری سے فائدہ اٹھا کر ان میں اماراتی نظام قائم کر کے خود صرف اسلحہ وخوراک فراہم کرتا تو روس کے جانے کے بعد اقتدار کے لیے باہمی جنگ جدل کی نوبت نہ آتی۔

قبائلی سردار عالمی غنڈوں کے آلہ کار بن کر ایک دوسرے سے برسر پیکار رہے اور ڈالروں کے چکر میں اپنے مسلم بھائیوں کے خون سے ہاتھ رنگتے رہے۔ وہ قوم جو آپس میں بھائی چارہ قائم کرنے کا عہدہ کرے، عہد کرنے والی قوم خیر الامت ہو، جس جگہ عہد کیا جائے وہ حرم شریف ہو، اس کے باوجود ایک قوم اپنے عہد پر قائم نہ رہے۔ تو ایسے بے وفا افغان قبائلی سردار رب کی رحمت کے مستحق تھے یا دشمن کے مسلط ہوجانے کے؟

اسلامی خارجہ پالیسی سے انحراف:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۝﴾ (المائدہ: ۵۱)

''اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا وہ انہی میں سے ہے۔ بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ﴾ (آلِ عمران : ۱۰۰)

''اے مومنو! اگر تم اہل کتاب کے کسی فریق کا کہا مان لو گے تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے۔''

﴿وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا﴾ (البقرة : ۲۱۷)

''اور وہ (کفار) تم سے جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر وہ مِقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں......''

مسلم ریاستیں نو آبادیاتی دور کی آزادی سے لے کر اب تک اسلامی خارجہ پالیسی اصول سے روگردانی کر رہی ہیں۔ افغانستان پر حملے کے دوران مسلم ممالک طالبان سے بے وفائی کر کے یہود ونصاریٰ کے حلیف بن گئے۔ اس جرم کی پاداش میں طاغوتی قوتوں نے اسلامی دنیا میں فوجی ہیڈ کوارٹر قائم کر لیے۔ جنگ کے خطرے کا احساس دلا کر منہ مانگی مراعات حاصل کر رہے ہیں۔ اب یہودِ ونصاریٰ مسلمانوں کو دین سے مرتد کرنے کے لیے اپنی مرضی کے قوانین وضع کرا رہے ہیں۔

پاکستان میں جہادی تنظیموں پر پابندی عائد کروانے کے بعد دینی مدارس اور مسلم این جی اوز پر چھاپہ مار کارروائیوں کا طویل سلسلہ جاری رہا اور اب تک ہے۔ اور پھر اب امریکہ یاترا کے نتیجے میں نئی حکمت عملی کے ساتھ مساجد ومدارس کو کنٹرول کرنے کی از سر نو تیاری ہو رہی ہے اور امریکہ اس کے لیے امداد (یعنی قرض) فراہم کرتا ہے۔ خدانخواستہ یہ صورتِ حال برقرار رہی اور امریکی ایما پر پیش رفت جاری رہی تو مدارس ومساجد کا اصل کردار اور ذمہ داری ختم ہو کر رہ جائے گی۔ ولا قدر اللہ

اللہ والی گلی:

خدانخواستہ جب کوئی شخص کسی موذی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو ادویات کھا کھا کر عموماً اس کا جی متلانے لگتا ہے۔ ٹیکے لگوا کر اس کے بازو چھلنی ہو جاتے ہیں، رگیں پھول جاتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب اسے افاقہ نہیں ہوتا تو وہ درباروں کا رخ کرتا ہے۔ اہل قبر کا قرب حاصل کرنے کے لیے چادر چڑھاتا ہے اپنی منت پوری کرنے کے لیے نیاز پکاتا ہے۔ اپنی صحت وسلامتی کی خاطر قبر پر پڑے پتھر اٹھا کر اپنے جسم پر پھیرتا ہے اور دربار سے منسلک کنویں یا تالاب میں غسل کرتا ہے۔ جب لیبارٹری ٹیسٹز اور ڈاکٹروں کی منہ مانگی فیس دینے کی جیب اجازت نہیں دیتی اور درباروں کا چکر لگا کر مریض اور اس کے لواحقین تھک جاتے ہیں تو ایسے موقع پر ہر طرف سے مایوس ہو کر لاعلاج مریض کی زبان سے بے ساختہ الفاظ نکلتے ہیں کہ اب ''اللہ والی گلی'' ہے۔ تو ایسے نازک موقع پر جو ہٹ دھرم استغفار نہیں کرتا اور ندامت کے آنسوؤں سے اپنے گناہوں کو نہیں دھوتا تو وہ تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے اور دوسروں کے لیے باعث عبرت بن جاتا ہے۔

اس کے برعکس اگر کوئی مریض رب کے دربار میں خشوع وخضوع سے استغفار پڑھ کر اپنی صحت وسلامتی کی بھیک مانگتا ہے تو اللہ ذوالجلال کی غفاری وکریمی اسے اپنی رحمت کی آغوش میں لے لیتی ہے۔ اللہ ایسے لاعلاج مریض کو صحت دے کر اپنی قدرت کا مظاہرہ دکھاتا ہے یا اس کی روح ایسی قبض ہوتی ہے کہ لواحقین اسے سکتہ کا مریض سمجھ کر نبض ٹٹولتے رہتے ہیں۔

صہیونی ماسٹر مائینڈ پلان بنا سکتے ہیں:

پاک بھارت کشیدگی کے باوجود فوری جنگ کے امکان نہیں کیونکہ اس صورت میں دشمن بخوبی آگاہ ہے کہ پاکستانی قوم متحد ہو کر مقابلہ کرے گی۔ البتہ طاغوت پاکستان پر دوستی کا دباؤ ڈال کر اہم مفادات حاصل کر رہا ہے۔ امریکہ نے پاکستان کو آلہ کار بنا کر افغانستان پر تسلط جما لیا جہاں وہ افغان قوم کو مغربی تہذیب وتمدن کے سانچے میں ڈھال رہا ہے۔ جب نئی افغان نسل طاغوت کی اسیر ہو جائے گی تو صہیونی قوت ان کو فرنٹ لائن بنا کر پاکستان پر فوج کشی کی سازش کرے گا اور مشرقی سرحد سے بھارت در اندازی کرے گا۔ اللہ دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملائے۔

طاغوت نے عوام کے گلے میں غلامی کا طوق ڈالنے کے لیے گورکھ دھندوں کا جال بچھا دیا ہے۔ ہمارے عوامی لیڈر اس جال میں پھنسنے کے لیے بے قراری سے منتظر ہیں۔ اس طرح وہ بالواسطہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا بلاواسطہ طور پر اسلام دشمن اقدامات کی حمایت کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب

استغفار کر کے رحمت و نصرت طلب کریں:

ملت اسلامیہ اس مایوسی کے عالم میں اللہ سے ڈر کر علانیہ جرائم سے کنارہ کشی اختیار کرے۔

اگر ہم فواحش و منکرات سے دامن بچا کر ذکر الٰہی سے تسکین کی دولت حاصل کریں گے ...... سودی کاروبار اور لین دین ترک کر کے زکوٰۃ ادا کریں گے ...... شرعی احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو وعظ و نصیحت کریں اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنے والوں سے سماجی و معاشی بائیکاٹ کریں ...... امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ اسرانجام دینے والوں سے جانی و مالی تعاون کریں ...... رب کے دربار میں لا علاج مریض کی طرح خشوع و خضوع سے استغفار کر کے رحمت و نصرت طلب کریں ...... دین حق سے روکنے والے طاغوت کی تباہی و بربادی کے لیے قنوت نازلہ کا سلسلہ بلا ناغہ جاری رکھیں۔

تو یاد رکھیے کہ...... اللہ استغفار کرنے والی قوت کو عذاب نہیں دیتا۔ قوم یونس نے عذاب کے آثار دیکھ کر معافی طلب کی تو اللہ نے ان کی توبہ کو قبول کرلیا۔ خیر الامت بھیک مانگے تو اللہ ذوالجلال ضرورت نصرت فرمائے گا۔

الٰہی......! ہم یہود و نصاریٰ کی پالیسی ترک کر کے تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما کہ وہ دین اور دینداروں کے محافظ بن جائیں۔

اگر خدمت دین ان کے مقدر میں نہیں ہے تو ایسی صالح قیادت کو حکومت دے جو اغیار کی بجائے اسلامی ممالک میں اتحاد و یک جہتی کی فضا سازگار کرے۔ وما ذلك على الله بعزيز ☆

☆ طبع الاعتصام ۴ جولائی ۲۰۰۳ء۔ ☆ ماہنامہ الفاروق کراچی شوال ۱۴۲۵ھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد اقصیٰ کو ہیکل میں تبدیل کرنے کی دھمکی کیوں؟

اقوامِ عالم میں صہیونی دجل وفریب کا ثانی کوئی نہیں۔ جنگ عظیم یورپی اقوام میں ہوئی لیکن اس کا نزلہ مسلمانوں پر گرا وہ خلافت کے سائبان سے محروم ہو گئے اور عربوں کے سینہ میں اسرائیل کا خنجر پیوست ہو گیا جس نے فلسطینیوں کا جینا دوبھر کر دیا۔ وہ غزہ میں آگ اور خون کا کھیل کھیلتے رہے کسی نے اُن کو لگام نہ دی۔ قبل ازیں صہیونی پس منظر میں رہ کر مکارانہ پالیسی جاری کرتے تھے اب وہ عالمی قیادت کے لیے کھل کر میدان میں آ گئے ہیں۔ اسرائیلی فورسز ۵ نومبر ۲۰۱۴ء کو مسجد اقصیٰ کے کمپاؤنڈ میں جوتوں سمیت داخل ہو گئی اور نمازیوں پر فائرنگ کر دی۔ زخمی فلسطینیوں پر پتھراؤ کیا جس کے بعد مسجد کو فلسطینیوں کے لیے بند کر دیا اور اسرائیلی فورسز نے مسجد اقصیٰ کو یہودیوں کی عبادت گاہ میں تبدیل کرنے کا اعلان کر دیا۔ یہ دھمکی اُس وقت ہوئی جب مشرق وسطیٰ نسلی ومذہبی فساد کی آگ میں جھلس رہا ہے۔ اس کی ابتدا کب ہوئی؟

ایران اور عراق کی جنگ میں اربوں ڈالر کا اسلحہ استعمال ہوا جس نے لاکھوں مسلمانوں کو موت کے منہ میں دھکیل دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مسلم دنیا مذہبی بنیاد پر دو بلاکوں میں بٹ گئی۔ عربوں کے نمائندہ صدام حسین نے اپنی حماقت سے کویت پر چڑھائی کی اور امریکہ کو خلیج میں فوجی مداخلت کا جواز فراہم کر دیا۔ جب وہ قابل نفرت بن گیا تو امریکہ نے کیمیائی ہتھیاروں کا بہانہ تراش کر عراق پر حملہ کر دیا اور صدام حسین کو تختہ دار پر لٹکا دیا۔ اس طرح عرب علاقہ میں مذہبی مخالفت سنگین نوعیت اختیار کر گئی۔

امریکہ نے سرد جنگ کے دوران فکری محاذ پر آزادی کی نیل پری کے اسیروں کی کھیپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیار کی۔ عرب بہار کے نام پر انقلابی لہر نے مشرق وسطی کی مستحکم حکومتوں کو سیاسی خانہ جنگی میں دھکیل دیا۔ اس وقت عراق، شام، لیبیا، یمن اور مصر میں نسلی، مذہبی اور سیاسی بنیاد پر قتل وغارت کا بازار گرم ہے۔ جن میں ایک ہزار مسلمان روزانہ ہلاک ہو رہے ہیں۔ مخالفین کی عورتوں کو زیادتی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ شام کے پناہ گزین کیمپوں پر بم برسائے گئے۔ معصوم بچوں کے جسموں کو چھلنی کیا گیا۔

جن پہ امت کو ناز تھا وہ الجھ گئے خانہ خراب میں۔ مصر کی فوج نے اسرائیل کے خلاف کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ اپنے ملک میں سیاسی مخالفین کو کچل رہے ہیں۔ پاک فوج کی حکمت عملی نے عالمی جنگ میں شہرت یافتہ روسی فوج کو پسپائی پر مجبور کیا اُس کو قبائلیوں سے الجھا دیا۔ مشرقی محاذ پر بھارتی بنیا موقع کی نزاکت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جھڑپوں پر اُتر آیا۔ اُدھر مغربی سرحد پر پڑوسی ملک اندر گھس کر کارروائی کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ چنانچہ صہیونی مکارانہ پالیسی سے ملت اسلامیہ خانہ جنگی میں مبتلا ہے یہی وجہ ہے کہ اسرائیل یدہ دلیری سے مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کا اعلان کر رہا ہے۔ یہودی آگ اور خون کا کھیل رچا کر مشرق وسطی کے نقشہ کو تبدیل کر کے عالمی سیادت کا مرکز نیو یارک سے تل ابیب منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی عبادت گاہوں میں مسیح (دجال) کی آمد کے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔ مشرق اوسط کے بعد ترکی، پاکستان اور سعودی عرب کو فتنہ وفساد میں مبتلا کر کے بخرے کرنا صہیونی ھدف ہے تاکہ مدینہ منورہ سے داخلہ کے وقت کسی اسلامی ملک میں مقابلہ کرنے کی سکت نہ رہے۔

مسلم دنیا میں ایران کو مذہب کے پرچار سے والہانہ لگاؤ ہے۔ وہ امام قائم کی آمد کے استقبال کے لیے قدیم صفوی سلطنت کے نقشہ کی تکمیل کے لیے متحرک دفعال ہے۔ ایرانی پاسداران انقلاب عراق، شام اور دیگر مقامات پر اپنے انقلابی حامیوں کے ساتھ اعلانیہ عسکری تعاون کر رہے ہیں۔ جبکہ دیگر مسلم ممالک اقوام متحدہ کے ضابطوں کی بنا پر عدم مداخلت کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ اگرچہ مسلم حکمران صہیونی پروٹوکول کی پیش قدمی کی دوڑ میں اندھے ہو چکے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاہم مسلم امہ کے سینے اللہ کے خوف اور نبی مکرم ﷺ کی محبت واطاعت سے معمور ہیں۔ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے۔ میری امت کا ایک گروہ تاقیامت حق پر قائم رہے گا۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں گے حتی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ (صحیح مسلم: ۱۹۲۰)

آپ کی پیشین گوئی کے مصداق طائفہ منصورہ فکری وعسکری محاذ پر طاغوتی قوتوں سے برسر پیکار ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔'' (بخاری) آپ ﷺ کی دعا کی تاثیر ہے کہ شام اور یمن کے سرفروش یہود ونصاریٰ اور ان کے گماشتوں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ خراسان کے مجاہدین کا بھی سامراجی قوت کے خلاف جہاد جاری ہے۔ افغانستان کے برفانی پہاڑ عربوں کے عزم واستقلال پر شاہد ہیں اور وہ مشرق وسطیٰ کے مظلوم ساتھیوں کی حتی المقدور نصرت کر رہے ہیں۔

صہیونی یلغار دراصل ملت اسلامیہ کے لیے آزمائش کا امتحان ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جہاد کے میدان میں کھرا اور کھوٹا پرکھنا چاہتا ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے کامیابی مجاہدین کے قدم چوم رہی ہے۔ جس طرح روس پسپائی پر مجبور ہوا اسی طرح امریکہ کو افغانستان کی طرح ہر محاذ پر رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا اور اسرائیل کی عالمی قیادت کے غبارہ سے ہوا نکل جائے گی۔ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے ناپاک منصوبے خاک میں مل جائیں گے۔ اللہ کی رضا کی خاطر لڑنے والے اُس کی دھرتی پر خلافت راشدہ کا نظام رائج کریں گے۔ دنیا بھر کے مسلمان خلافت کے سائبان تلے پناہ لے کر امن وسکون کی نعمت سے سرفراز ہوں گے۔ ان شاء اللہ ☆

☆ ماہنامہ ضیائے حدیث فروری ۲۰۱۵ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البغدادی کون؟ چند قابل غور نکات

عراق میں ابوبکر البغدادی نے حکومت کے ستائے ہوئے نوجوانوں کی کھیپ تیار کرلی تو اس نے ایک ماہ کے دوران موصل، تکریت، فلوجہ اور طل انصار کے 90 ہزار کلومیٹر علاقہ پر قبضہ کرلیا، تو البغدادی نے دائرہ شام تک پھیلا کر عالمی خلافت کا اعلان کردیا۔ تب مشرق وسطیٰ کے جوان خلافت کا متبرک نام سن کر البغدادی کے پرچم تلے جمع ہو گئے۔

پرنٹ میڈیا 13 اکتوبر 2014ء کے مطابق امریکہ نے کہا کہ داعش یورپ میں انتقامی کارروائیاں کرسکتی ہے۔ یورپی یونین نے کہا کہ دنیا داعش کے خلاف طاقت کا استعمال بڑھائے۔ امریکی وزیر دفاع نے کہا کہ داعش کے خلاف جاری مہم طویل المدتی ہوگی چنانچہ صلیبی فوج کے بمبار جہاز البغدادی کے سپاہیوں کو ہلاک کررہے ہیں۔

البغدادی کون ہے؟ اس بارے متضاد رائے ہے۔ البغدادی کا نام ابراہیم بن عوام بن ابراہیم البدری ہے، ابودعاء کنیت ہے، اُس کا سلسلہ نسب الحسینی الہاشمی ہے۔ عراق کے شہر سمارا کے قریبی علاقہ میں 1971ء کو پیدا ہوا۔ اسلامی یونیورسٹی بغداد سے پی ایچ ڈی شریعت کیا۔ اسلامی ثقافت و علوم میں ماہر ہے اور کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ 16 مئی 2010ء کو دولت اسلامیہ عراق کا امیر المومنین منتخب ہوا۔

اس کے برعکس دوسری رپورٹ ہے۔ امریکی نیشنل سیکورٹی ایجنسی این ایس اے کے منحرف ایجنٹ اسنوڈن نے میڈیا میں انکشاف کیا: البغدادی موساد کا ایجنٹ سائمن ایلاٹ ہے۔ (جنگ سنڈے میگزین 9 نومبر 2014ء) اسے باقاعدہ دینی تعلیم دی گئی اور تقریر کا فن سکھایا گیا۔ جس کی تربیت موساد کے ساتھ ساتھ امریکی برطانوی ایجنسیز نے کی۔ ان تینوں نے مل کر تنظیم تشکیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی جو دنیا کے تمام انتہا پسندوں کو متاثر کر کے ایک جگہ جمع کر سکے۔

البغدادی کی اصل حقیقت کیا ہے اللہ عالم الغیب بہتر جانتا ہے۔ قرآن شاہد ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے گھر میں پرورش پا کر جوان ہوئے تو انھوں نے فرعون کی خدائی کا انکار کر کے اللہ کے مالک الملک ہونے کا برملا اعلان کیا۔ تاہم یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ برطانوی کرنال تھامس ایڈورڈ لارنس (لارنس آف عریبیاء) نے عرب شہزادے کا روپ دھار کر عربوں میں ترکوں کے خلاف نسلی تعصب کو ابھارا اور جنگ کے شعلے بھڑکا کر عرب خطہ کی تقسیم کرنے میں گھناؤنا کردار ادا کیا۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ نیتوں کا مالک اللہ ہے۔ اس لیے حتمی رائے قائم کرنا مشکل ہے، تاہم چند توجہ طلب امور ہیں۔

البغدادی کا نام ابراہیم کنیت ابودعا ہے۔ ابوبکر کا لاحقہ کہاں سے آیا، کہیں اہل سنت میں مقبول ہونے کے لیے تو نہیں؟

برطانیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کا عیسائی پادری سے مناظروں کا ڈرامہ رچا کر بام عروج تک پہنچایا۔ پھر اس نے مجدد، مسیح اور نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اسی طرح البغدادی کے پندرہ ہزار سپاہیوں نے عراق کے پانچ لاکھ سپاہیوں کو مار مار کر بھگا دیا۔ اُس کو مسلمانوں میں معروف کرنے کا حیلہ تو نہیں؟

البغدادی نے ایک ماہ میں عراق کے نوے ہزار کلومیٹر رقبہ پر قبضہ کر لیا۔ بقیہ عراق کو فتح کر کے مستحکم حکومت قائم کرنے کی بجائے شام کا رخ کر لیا۔ جبکہ شام میں النصر و دیگر مزاحمتی گروپ اپنے حقوق کی بحالی کے لیے متحرک تھے۔ دمشق کے قرب و جوار میں مزاحمت جاری تھی کہ البغدادی کی داعش نے شام میں کارروائی شروع کر دی۔ دیگر مزاحمتی تحریکوں کو داعش میں ضم ہونے اور اپنی بیعت کرنے کا سگنل دیا۔ صوبہ دیرالزور میں ان سے جھڑپیں ہوئیں۔ اس کا فائدہ شامی صدر بشار کو ہوا یا مزاحمتی گروپ کو؟

عراق کے اہل سنت اکثریتی علاقہ پر قبضہ کرنے کے بعد شام کے اکثریتی اہل سنت پر قبضہ کرنے کی تگ و دو کے پس منظر عراق شام کو نسلی و مذہبی بنیاد پر شیعہ، اہل سنت اور کرد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسٹیٹ میں تقسیم کرنے کا منصوبہ تونہیں؟

صحافیوں و دیگر گرفتار قیدیوں کے گلے کاٹ کر سروں کو لٹکانا کیا یہ اسلامی انصاف کا تقاضا ہے؟

روس کے خلاف لڑنے والے مجاہدین کی پاک افغان سرحد پر ٹریننگ ہوئی، کس نے دی دنیا باخبر ہے، داعش کے جوانوں نے تربیت کہاں حاصل کی اور کس نے دی؟

داعش کے زیراستعمال جدید ہتھیار اسٹینگر میزائل، ٹینک شکن گنز، توپیں، بکتربند گاڑیاں، اسکن گنز، راکٹ لانچر اور اسکڈ میزائل ان کے خود تیار کردہ نہیں ہیں۔تو پھران کو کہاں سے ملے، ان کو استعمال کرنے کی ٹریننگ کس نے دی؟

تسلیم کرتے ہیں کہ موصل ایئرپورٹ پر قبضہ کے دوران ہیلی کاپٹر اور کارگو جہاز داعش کے کنٹرول میں آگئے لیکن فضا سے گرنے والا حساس اور خطرناک اسلحہ بغدادی کے علاقہ میں کیوں گرا؟ اگر کردوں کے لیے تھا تو اتنی بے احتیاطی کیوں کی گئی، لاپرواہی کرنے والوں کو سزا کیوں نہ دی گئی؟

امریکہ سیٹلائیٹ کے ذریعے دشمن کی حرکات وسکنات معلوم کرسکتا ہے۔ میزائل داغ کر یا ڈرون حملوں سے القاعدہ کے لیڈروں کونشانہ بنا سکتا ہے۔لیکن اس کی ناک تلے داعش کے پندرہ ہزار نے اُن پانچ لاکھ کو بھاگنے پر مجبور کیا۔ امریکہ کوخبر کیوں نہ ہوئی؟ اگر خبر ہوئی تو اُس نے بروقت کارروائی کر کے ان کو پسپا کیوں نہ کیا؟

اللہ کے فضل سے سعودی عرب میں امن واستحکام ہے۔ داعش نے سعودی عرب کو دھمکی دی ہے تو سعودی عرب نے سکیورٹی ہائی الرٹ کردی ہے۔ خدانخواستہ انتہا پسندوں نے سعودی عرب کی شیعہ اقلیت کو ہلاک کرنے کا سلسلہ شروع کیا تو ایرانی پاسدارانِ انقلاب جس طرح شام اور یمن میں اپنے انقلابی ساتھیوں کی مدد کر رہا ہے، وہ سعودی عرب میں بھی اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لیے حمایت کرسکتا ہے۔ داعش کا یہ اقدام سعودی عرب کے استحکام کو تقویت دے گا یا خانہ جنگی میں دھکیلنے کا منصوبہ ہوگا؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

البغدادی کی داعش مالدار تنظیم ہے جس کے پاس دو ارب ڈالر ہیں۔ چلو تسلیم کر لیا کہ انھوں نے تیل وگیس بیچ کر رقم حاصل کی ہو۔ غور طلب پہلو ہے کہ تیل وگیس ہرگز سونا (Gold) کی طرح نہیں جو آسانی سے منتقل ہو سکے۔ جس کے سر کی قیمت میں اربوں ڈالر انعام مقرر ہو۔ اُس سے تیل وگیس خریدنے والے کون سے ملک ہیں؟

جب بغدادی کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا گیا تو تیل خرید کر عالمی قانون کی خلاف ورزی کون کر رہا ہے؟

عراق پر حملے کے لیے وسیع پیمانے پر کیمیائی ہتھیاروں کی موجودگی کا پروپیگنڈہ کیا گیا لیکن قبضہ کے بعد کچھ نہ ملا۔ مغربی میڈیا نے دوبارہ شبہ ظاہر کیا ہے کہ داعش نے موصل یونیورسٹی کے ایٹمی مواد پر قبضہ کر لیا۔ خدانخواستہ صہیونی منصوبہ تو نہیں کہ خلافت کا متبرک نام سن کر البغدادی کی آواز پر لبیک کہنے والے مشرق وسطیٰ کی جہادی کریم کو ملیامیٹ کر دیا۔

الٰہی شام وعراق کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرما اور مسلم دنیا کو مذہبی ونسلی بنیادوں پر تقسیم کرنے کے شر سے محفوظ فرما۔ اگر بغدادی مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے میدان میں آیا ہے تو اُسے کامیاب فرما، اگر نہیں تو اس کے فساد سے ملت کو محفوظ رکھ۔ آمین! ☆

☆ ماہنامہ ضیائے حدیث جنوری ۲۰۱۵ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سانحہ فرانس...... قابل غور پہلو

عالم کفر اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کو مٹانے کے منصوبہ پر عمل پیرا ہے۔ طاغوتی قوتوں نے عربوں کے سینہ میں اسرائیل کا تیر پیوست کیا تو اسرائیل نے جن حربوں سے فلسطینیوں کو بے دخلی پر مجبور کیا آج طاغوتی قوتوں اور ان کے چیلوں نے وہی حیلہ اپنا کر مسلمانوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کر کے کیمپوں میں رہنے پر مجبور کردیا ہے۔ افغانی، عراقی، کرد، افریقی اور شامی مسلمان لاکھوں کی تعداد میں آسمان کی چھت تلے زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔ ظلم کی انتہا ہے کہ بمبار طیاروں کی گولہ باری سے کیمپوں میں محصور بے گناہ ہلاک ہو رہے ہیں۔ نوآبادیاتی دور میں مسلمان یورپی ممالک میں آباد ہوئے تو وہ نہایت امن وسکون سے اپنے کام کاج میں مصروف تھے۔ انھیں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت تھی۔ سیکولر لہر کی بدولت اہل مغرب کے سماجی نظام کا شیرازہ منتشر ہو رہا تھا۔ وہ مسلمانوں کے مستحکم خاندانی نظام سے متاثر ہوئے، نائن الیون کے بعد ان میں اسلام سے آگاہی کا شعور پیدا ہوا۔ اہل ذوق نے مطالعہ کرنے کے بعد اسلام کو دین فطرت کے مطابق پایا، اس طرح اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔

شمالی یورپ کے ملک برطانیہ میں ایک مسجد شاہ جہان تھی جو 1899ء میں تعمیر ہوئی، لیکن اب برطانیہ میں ایک ہزار سے زیادہ مساجد ہیں۔ برطانیہ میں 30، جرمنی میں 40 اور فرانس میں 66 لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ برطانیہ میں مسلمان ارکانِ پارلیمنٹ کی تعداد 9 ہے۔

یہودیوں نے سرمایہ دارانہ نظام میں ووٹ اور نوٹ کے بل بوتے پر مغربی دنیا میں سیاسی اجارہ داری حاصل کی ہوئی تھی۔ ان کے اثر ورسوخ کا اندازہ لگائیں کہ "امریکی سینٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ریپبلکن پارٹی سے تعلق رکھنے والے سینیٹرز گراہم نے کہا کہ اگر فلسطینیوں کی جانب سے انٹرنیشنل کریمنل کورٹ میں اسرائیل کے خلاف درخواست دائر کی گئی تو امریکی امداد رک جانے کا امکان موجود ہے۔" (روزنامہ نئی بات 2015-1-21) یہودی لابی کی منظوری سے مغربی دنیا کے ایوانوں میں قانون سازی ہوتی ہے۔ یہودیوں کو خطرہ لاحق ہوا کہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ جاری رہا تو وہ انتخابی سیاست میں نمایاں مقام حاصل کرلیں گے اور اسلام کے آفاقی قوانین کو پاس کرانے کی پوزیشن اختیار کرلیں گے، چنانچہ یہودیوں نے اسلام کو وحشیانہ مذہب اور مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لیے مغربی دنیا میں گھناؤنی وارداتوں کا سلسلہ شروع کیا۔ مغربی میڈیا جس پر صہیونی کنٹرول ہے، اُس نے دہشت گردی کی واردات کے فوراً بعد مسلمانوں پر الزام عائد کیا۔ لیکن اصل حقائق اس کے برعکس ہیں۔

"لاہور فارن ڈیسک یورپ اور امریکہ میں زیادہ تر دہشت گردی غیر مسلموں نے کی۔ 1981ء سے 2005ء تک دہشت گردی کے 94 فیصد واقعات میں کوئی مسلمان ملوث نہ تھا۔" (روزنامہ نئی بات 2015-1-19) میڈیا کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہوکر مغربی حکومتوں نے اسلامی تشخص کو نمایاں کرنے والے شعار پر پابندی عائد کردی۔ جرمانے ادا کیے، لیکن مسلم عورتوں نے پردہ ترک نہیں کیا۔ اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے کے لیے عدالتی دروازہ پر دستک دی تاہم نقل مکانی نہیں کی۔

یہودیوں نے مسلمانوں اور عیسائیوں کو باہم لڑانے کے لیے تدبیر سوچی۔ اپریل 2003ء میں امریکی صدر بش نے یونائیٹڈ سٹیٹس انسٹی ٹیوٹ آف پیس میں ڈینیئل پائپس نامی صہیونی کو اہم عہدہ دیا۔ اس نے عالمی امن کی راہ ہموار کرنے کی بجائے دنگا فساد پھیلانے کا منصوبہ بنایا۔ اکتوبر 2004ء میں جیلنڈس پوسٹن کے کلچرل ایڈیٹر فلیمنگ روز سے مل کر رحمت کائنات ﷺ کے گستاخانہ خاکے شائع کرنے کا پروگرام بنایا، چنانچہ اس نے 2005ء میں توہین آمیز خاکے چھاپے۔ فرانس کے اخبار چارلی ایبڈو نے 2006ء میں خاکے شائع کیے۔ 2011ء میں چارلی ایبڈو کے دفتر کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی، اس کے باوجود اخبار نے نبی اکرم ﷺ کی شان میں طنز و مزاح کا سلسلہ جاری رکھا۔ 2014ء کے آخر میں اسی اخبار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے شریعت کے نام سے ضمیمہ شائع کیا جس میں آپ ﷺ کی شان اقدس سے متعلق توہین کی گئی۔ 7 جنوری 2015ء کو فرانس کے اسی جریدہ چارلی ایبڈو دفتر پر حملے اور تشدد کے نتیجہ میں 12 افراد ہلاک ہوئے۔ مسلمانوں نے جذبات میں آکر کارروائی کی یا طاغوتی قوت نے مسلمانوں اور صلیبی قوم کو لڑانے کی کوشش کی اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ تاہم چند نکات قابل غور ہیں:

* چارلی ایبڈو نے توہین آمیز کارٹون شائع کیے تو اس کے دفتر کو آگ بھی لگا دی گئی۔ جب اس نے دوبارہ مذموم حرکت کی اور عملے کا اہم ترین اجلاس ہو رہا تھا، حکومت نے اس کی سکیورٹی کا خاطر خواہ انتظام کیوں نہ کیا۔ ملزم موقع پر فرار ہو گئے۔ کئی گھنٹوں کی جستجو کے بعد ان کے ٹھکانے کا علم ہو گیا تو مجرموں کو زندہ گرفتار نہ کرنا اور مار گرانا، کیا مشکوک معاملہ نہیں ہے؟

* 7 جنوری کو دفتر اخبار پر حملہ ہوا اور صرف چار دن بعد 11 جنوری کو 30 لاکھ افراد کا پیرس میں احتجاجی مارچ ہوا۔ چالیس ممالک کے سربراہوں نے شرکت کی۔ یہ پہلے سے طے شدہ منصوبہ کا حصہ تو نہیں تھا؟ اگر نہیں تو دنیا کے دیگر مقامات پر تاریخ کے المناک سانحے ہوئے، مثلاً: 16 دسمبر 2014ء کو آرمی پبلک سکول پشاور میں دہشت گرد کارروائی میں بچوں سمیت 142 افراد جاں بحق ہوئے۔ انسانی حقوق کے علمبرداروں نے پاکستان آکر ریلیوں کی قیادت کیوں نہ کی؟

فرانس کے دیگر شہروں میں بھی لاکھوں افراد نے ریلیاں نکالیں۔ غور طلب پہلو ہے کہ اس واقعہ کی تشہیر کر کے اہل مغرب کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت ابھاری گئی یا عدالتی تحقیقات تک صبر و تحمل کی تعلیم دی گئی؟

* نیٹو طیارے افغانستان اور عراق کے شہروں پر بمباری کر کے بے گناہ سول شہریوں کو ہلاک کرتے رہے۔ اس وقت مسلم دنیا میں بین المذاہب کانفرنسوں کا انعقاد ہوتا رہا جن میں مشترکہ اقدار کو فروغ دینے اور رواداری کی تلقین کی جاتی رہی۔ لیکن فرانس کے اس واقعہ پر بردباری کرنے کی بجائے احتجاجی مارچ کے دوران اہل مغرب کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا کیوں گیا؟

* طنزیہ میگزین چارلی ایبڈو کے ایک شمارہ کی 60 ہزار کاپیاں شائع ہوتی تھیں۔ حملہ کے بعد نیا شمارہ فروخت کے لیے پیش کیا گیا جس کے سرورق پر رحمت کائنات ﷺ کا خاکہ شائع کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ مانگ کی وجہ سے اس کی 60 لاکھ کاپیاں شائع کی گئیں۔ یہ آزادی ہے یا دل آزاری؟

پیرس میں گستاخانہ خاکوں کی موجودگی اور فرنچ میگزین کا دس لاکھ گستاخانہ خاکے چھاپنے کا اعلان مفاہمت کی پالیسی ہے یا اہل مغرب اور مسلم دنیا کو لڑانے کی سازش؟

* فرانس کی سیاسی جماعت فرنٹ نیشنل کی سابق سربراہ لی پین کا بیان حقائق کی نقب کشائی کرتا ہے۔ ''لی پین نے پیرس میں دہشت گردی کو مشکوک قرار دیا۔ لی پین نے کہا ہے کہ پیرس میں دہشت گردی امریکہ اور اسرائیل کی سازش ہوسکتی ہے۔ کارروائی کا مقصد اسلام اور مغرب کے درمیان سول وار کرانا ہوسکتا ہے۔ کارروائی کی جگہ سے دہشت گرد کا شناختی کارڈ مضحکہ خیز ہے۔ نائن الیون کے وقت بھی ایک ہائی جیکر کا پاسپورٹ ملا تھا۔ پیرس میں دہشت گرد کارروائی سیکرٹ سروس آپریشن سے ملتی ہے۔'' (روزنامہ نئی بات 2015-1-19) لی پین کا خدشہ درست ثابت ہوا۔ ڈینش پیپلز پارٹی کے چیئرمین کرسچین تھولیسن وائیل نے بیان دیا ہے کہ فرانس کی حکومت کو مسلمانوں کے خلاف ایک جارحانہ رویہ اپنانے کی ضرورت ہے اور میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ڈنمارک میں موجود تمام مساجد کو بھی بند کر دیا جائے۔

* عوام کے ذہنوں کو منفی و مثبت سرگرمیوں کی طرف رخ موڑنے کے لیے میڈیا مؤثر ذریعہ ہے۔ حملہ کے دوسرے دن 8 جنوری کو فرانس کے مشہور ادیب مشل ہولی بیک کے ناول سم بشن کی فروخت شروع ہوئی۔ اس کتاب میں فرانس کو تصوراتی طور پر 2022ء میں اسلامی مملکت کے طور پر دکھایا گیا۔ جس میں ایک مسلمان جماعت کا راہ نما فرانس کا صدر بن جاتا ہے۔ تعلیمی اداروں میں قرآن حکیم کی تعلیم لازمی ہوجاتی ہے۔ خواتین کا پردہ عام ہوجاتا ہے۔ ان کی ملازمتیں ترک کرنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ فرانس کے شہریوں کو ماضی قریب میں اسلام کے غلبہ کا تاثر دے کر اہل یورپ کے نوجوانوں میں مسلم مخالف جذبات کو منتقل کیا گیا۔

چارلی ایبڈو پر حملہ کے ردعمل میں یورپ کی مساجد پر حملے ہوئے اور نمازیوں کو زخمی کیا گیا۔ پولیس نے مساجد کی سکیورٹی سخت کردی اور مسلمانوں کی کڑی نگرانی شروع کردی۔ امام کائنات محمد ﷺ نے مکہ معظمہ میں اسلام کی دعوت دی۔ قریش مکہ نے آپ کی آواز پر لبیک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہنے والے مسلمانوں پر ظلم کی انتہا کر دی لیکن وہ صبر و استقلال کا پہاڑ بن کر اللہ کی کبریائی کا اعلان کرتے رہے اور اپنے آقا کا دامن نہیں چھوڑا۔ اہل مغرب کے مسلمانوں نے رہبر کامل ﷺ کی مکی زندگی کے اسوۂ حسنہ کو سینے سے لگائے رکھا تو اللہ کی نصرت سے مستقبل قریب اشاعت اسلام کے مثبت اور تعمیری نتائج برآمد ہوں گے۔ البتہ حرمت رسول ﷺ کے تحفظ کے لیے دفاعی اقدام اختیار کرنا فرض اولین ہے۔ اگر وہ کوتاہی کریں گے تو دنیا و آخرت میں رسوا ہوں گے۔

طاغوتی قوتیں سازشی پلان سے مسلمانوں کو ہلاک کریں یا بے دخلی کے جتن کرتے رہیں وہ مسلمانوں کو ختم کر سکتے ہیں نہ اسلام کو ہی مٹا سکتے ہیں۔ روز روشن کی طرح حقیقت ہے کہ میڈیا کی بدولت اسلام کا پیغام مشرق سے مغرب تک ہر گھر میں پہنچ کر رہے گا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف محدود مدت کے لیے مبعوث ہوئے۔ اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کریں۔ انقلابِ فرانس کے نتیجہ میں مغربی دنیا میں جمہوری نظام رائج ہوا تو عیسائیت کا دائرۂ کار گرجا گھروں میں چند رسم و رواج تک محدود ہو کر رہ گیا۔ جبکہ دیگر معاملات میں اہل مغرب آزاد ہو گئے۔ دور کلیسا کے برعکس مذہب کی تبدیلی جرم نہ رہا، چنانچہ وہاں کے اہل ذوق تحقیق کرنے پر اسلام قبول کر رہے ہیں۔ عورتوں نے سماج کے استحصالی نظام سے نجات حاصل کرنے کے لیے اسلام قبول کرنا شروع کیا تو مغرب کی بعض ریاستوں میں اسلام کے عفت و حیا کے اصولوں کو رائج کیا جا رہا ہے۔ یورپ میں جس شرح سے جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے یقیناً امن و امان کی خاطر شرعی قانون کو رائج کرنا اُن کی مجبوری بن جائے گا۔ اہل مغرب کا سنجیدہ طبقہ اسلام کے آفاقی قانون کی برکات کے ثمرات دیکھ کر اسلام قبول کرے گا۔ رفتہ رفتہ مسلمان کثرت میں ہو جائیں گے تو جمہوری نظام کی بدولت ان کا سربراہ یقیناً مسلمان منتخب ہو گا۔ وہ اللہ کے نازل کردہ اور رحمت کائنات ﷺ کے فرمودہ احکام کو نافذ کر کے خطہ کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنا دے گا۔ ان شاء اللہ! اور یہودیوں کا منصوبہ خاک میں مل جائے گا۔ ☆

☆ ماہنامہ ضیائے حدیث، مارچ ۲۰۱۵ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت

دل کے ارادوں سے باخبر رہنے والے اللہ عالم الغیب نے اُمت مسلمہ کو تنبیہ فرمائی:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ (المائدۃ: ۵۱)

”اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ ان ہی میں سے ہوگا یقیناً ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

اسلام کے سنہرے دور میں ایران، روم اور افریقہ کا وسیع و عریض علاقہ فتح ہوا۔ حکومت نے یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کی عزت اور جان و مال کو تحفظ فراہم کیا اور عدل و انصاف کے معاملے میں مساوی سلوک کیا۔ اُن کے دکھ درد کو اپنا سمجھا۔ لیکن اُن کو اپنا دوست اور راز دان نہ بنایا بلکہ ذمیوں میں سے جس نے طاغوتی قوتوں سے در پردہ سازش کی ہوتی اور اُس کا جرم عدالتی کارروائی کے بعد پایہ ثبوت تک پہنچ جاتا تو اسلامی حکومت اس کی جائیداد کی قیمت ادا کر کے اسے جلاوطن کر دیتی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلاف کی حکومت کافی حد تک مستحکم رہی۔

جب سے ہمارے حکمران طبقے نے مسلم دنیا سے تعاون و اشتراک کی بہ جائے یہود و نصاریٰ سے دوستی کے عہد و پیمان کیے اور قومی ترقی کے نام پر سودی قرضوں پر مبنی اقتصادی اور دفاعی معاہدوں کو ترجیح دی تو مسلم دنیا سیاسی و معاشی بحران میں مبتلا ہوگئی۔ دہشت گردی کے واقعات اور فرقہ وارانہ فسادات روزمرہ زندگی کا معمول بن گئے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اہل مغرب نے ون ورلڈ آرڈر کی تکمیل کے لیے مسلم دنیا میں یکے بعد دیگرے مختلف تنظیموں کو کھڑا کیا۔ اُن کو اپنے مفادات کے تحت فنڈ جاری کیے اور ان کے ساتھ عسکری تعاون کیا۔ جب ذاتی مفادات حاصل ہو گئے تو اُن کو عالمی طور پر نفرت کا سمبل بنا کر ان کے خلاف آپریشن شروع کر دیا۔

طاغوتی قوتوں کی معاشی وسیاسی اور عسکری جارحیت کے دوران مسلم دنیا میں سے جو بھی حقائق کا ادراک ہونے کے باوجود اُن کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں اور اُن کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں، قرآن حکیم نے انھیں ﴿فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ فرمایا، یعنی وہ انھی میں سے ہیں۔ اور ان سب کو ظالم کہہ کر اعلان کر دیا اللہ ظالموں کو ہدایت کی نعمت سے محروم کر دیتا ہے۔

اسلام یہود ونصاریٰ سے تجارتی لین دین اور عالمی امن کے معاملوں پر غور وفکر کرنے پر پابندی عائد نہیں کرتا البتہ ان سے دوستی قائم کرنے اور راز دان بنانے سے اس لیے منع کیا ہے کہ وہ خود ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ چنانچہ اُن سے دفاعی تعاون کے معاہدے کرنا اور اُن سے خیر خواہی کی توقع رکھنا اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ ☆

☆ الاعتصام ۲۰ تا ۲۶ مارچ ۲۰۱۵ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد اور دہشت گردی میں فرق

اہل مغرب میں اسلام قبول کرنے والوں کی شرح میں اضافہ ہونے سے صیہونی قوم کو اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا ہے۔ تب مغربی میڈیا نے پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ اسلام دہشت گردوں کا مذہب ہے جو حقیقت کے سراسر منافی ہے۔

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے جب کہ دہشت گردی فتنہ وفساد کا نام ہے۔ کسی کو ناحق قتل کرنا، خودکش دھماکے سے معصوم جانوں کو ہلاک کرنا، قتل کی دھمکی دے کر مال واسباب لوٹ لینا۔ عورتوں کی آبروریزی کرنا اور کسی کو زبردستی مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کرنا' یہ سب دہشت گردی کے افعال ہیں کیوں کہ اس سے آزادیٔ نفس سلب ہو جاتی ہے اور معاشرہ خوف و ہراس کا شکار ہو جاتا ہے۔

اسلام اور دہشت گردی آپس میں متضاد ہیں۔ اسلام بلا امتیاز رنگ ونسل اور مذہب شہریوں کی عزت جان و مال کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ شرعی حدود و قیود کا فلسفہ فرد کی آزادی کا محافظ ہے۔ اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت اس حد تک ہے کہ ایک انسان کا قتل ساری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے:

﴿ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَ مَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ﴾

[المائدة:٣٢]

''جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو شخص کسی ایک کی جان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچالے اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔"

رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا:

"ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا سبب ہوگا۔" (بخاری)

آپ ﷺ نے غیر مسلموں سے زیادتی کرنے سے منع فرمایا:

"خبردار! جس نے ذمی کافر پر ظلم کیا یا اُسے نقصان پہنچایا یا اس کی طاقت سے زیادہ کام لیا یا اُس کی تھوڑی سی چیز بھی اس کی رضا کے بغیر لی تو کل قیامت کے دن میں ایسے شخص سے جھگڑوں گا۔" (ابوداود)

مخبر صادق محمد ﷺ نے اُمت کو تنبیہ فرمائی کہ بلی کو باندھ کر بھوکا رکھنے والی عورت جہنم میں چلی گئی اور ایک بدکار عورت پیاسے کتے کو پانی پلانے سے جنت میں داخل ہوگئی۔ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جانور پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ لادو۔

سوچنے کی بات ہے کہ جب اسلام روئے کائنات پر انسانوں کے علاوہ جان داروں پر رحم کرنے کی تعلیم دیتا ہے وہ دہشت گرد کیسے ہوسکتا ہے؟

اے اہل مغرب! تم اپنی تاریخ کا مطالعہ کرو۔ تم نے زندہ انسانوں کو پنجرے میں بھوکے شیروں کے سامنے ڈال کر تماشا دیکھا۔ تم نے مخالفین کو جلتی آگ میں پھینک کر راکھ میں تحلیل کیا۔ اور ایٹم بم پھینک کر بچوں عورتوں سمیت لاکھوں کو ہلاک کیا۔ فلسطین، عراق، افغانستان میں کارپٹ بمباری سے چمکتے دمکتے شہروں کو ملبے کا ڈھیر بنادیا اور انسانوں کو زندہ درگور کردیا کیا یہ انسانیت ہے! یا دہشت گردی کی انتہا؟

اسلام نے دہشت گردی کے خاتمے اور معاشرے میں امن وامان قائم کرنے کے لیے کفار کے ساتھ جہاد کا حکم دیا ہے:

﴿وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾

[الانفال:۳۹]

"اور اُن سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔“

دہشت گردی، قتل و غارت گری اور تباہی و بربادی کا نام ہے۔ لیکن اسلام ظلم و ستم روکنے اور تخریب کاری کا بہ زورِ بازو مقابلے کا حکم دیتا ہے۔ تاہم اسلام نے جہاد کے زریں اُصول طے کر دیے ہیں:

ا: مخالفین کو آگ میں نہ جلایا جائے۔

۲: لاش کو بگاڑا، یعنی مثلہ نہ کیا جائے۔

۳: کسی کو باندھ کر نہ مارا جائے۔

۴: قیدی کو قتل نہ کیا جائے۔

۵: آبادیاں ویران نہ کی جائیں۔

۶: جانوروں کو ہلاک نہ کیا جائے۔

۷: راہبوں اور عابدوں کو ستایا نہ جائے۔

۸: اُن کی عبادت گاہیں مسمار نہ کی جائیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی سرحد پر دہشت گردی کے خاتمے کے لیے لشکر روانہ کیا تو اس لشکر کو نصیحت کی:

”عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرنا، پھل دار درخت نہ کاٹنا، بستیاں ویران نہ کرنا، کوئی بکری یا اونٹ کھانے کے سوا ذبح نہ کرنا، کھجور کے درخت نہ کاٹنا، نہ جلانا، خیانت نہ کرنا اور بزدلی نہ دکھانا۔“ (موطأ امام مالک)

دشمن سے لڑائی کے دوران عدل و انصاف اور امن و سلامتی کی تعلیم دینے والے مذہب اسلام کو تم دہشت گرد کہتے ہو۔ کیا تم اپنی تاریخ سے انصاف کی ایسی مثال پیش کر سکتے ہو؟ بوسنیا، افغانستان اور عراق میں انسانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والو! غور کرو کیا یہ اخوت و محبت اور ہم دردی و غم گساری کی تعلیم دینے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشنری پیغام ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ عیسائیت نہیں، صہیونیت ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اسلام کے زریں ضابطوں کے مطابق دہشت گردی کے خلاف جہاد کیا تو وہ کامیابی سے ہم کنار ہوئے۔ اُنھوں نے اسلام کی اشاعت کے لیے تلوار کا سہارا نہیں لیا، بلکہ مفتوحہ علاقوں کے لوگوں کو ایسا عدل وانصاف دیا کہ وہ اس سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

طاغوتی کفر نے مسلم دنیا میں سے ایسے افراد کا انتخاب کیا جنھوں نے جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا جب اس نظریے کو پذیرائی نہ ملی تو اُنھوں نے جہاد کے نام پر ایسی تحریکوں کی سرپرستی کی جو خودکش بم دھماکوں سے بے گناہ شہریوں کو ہلاک کر کے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ملت اسلامیہ کو طاغوتی قوتوں اور اُن کے چیلوں کی سازشوں سے محفوظ رکھے۔

حالات کا تقاضا ہے کہ اُمت مسلمہ مسجد اقصیٰ کے تقدس کی بحالی اور حرمین الشریفین کے تقدس کی حفاظت کو ماٹو بنا کر متحد ہو جائیں اور عدل وانصاف کا ترازو تھام کر طاغوت کی دہشت گردی کے پروپیگنڈے کے خلاف اتحاد واتفاق سے مسلمانوں کو مسلم اُمہ بنانے کا فریضہ ادا کریں۔ ✩

✩ الاعتصام مطبوعہ ۱۳ فروری تا ۱۹ فروری ۲۰۱۵ء۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خودمختار اسلامی ریاست کی علامات

کرۂ ارض کے نقشہ پر ساٹھ کے لگ بھگ مسلم ریاستیں موجود ہیں لیکن یورپی یونین کی طرز پر اُن میں اتحاد نہیں ہو رہا۔ دراصل وہ حقیقی معنوں میں آزاد نہیں۔

خودمختار اسلامی ریاست کی علامات:

❀...... ریاست میں قرآن وسنت کو سپریم لاء کی حیثیت حاصل ہو۔ صدر یا پارلیمنٹ کے فیصلے قرآن وسنت کے تابع ہوں۔

❀...... ریاست معاشی طور پر خوشحال ہو۔ سود سے پاک معاشی نظام ہو۔ کسی عالمی مالیاتی ادارہ کی مقروض نہ ہو۔ شہریوں کو روزمرہ زندگی کی ضروریات آسانی سے دستیاب ہوں۔

❀...... دفاعی طور پر خود کفیل ہو۔ بری بحری فضائی حدود کا دفاع کرنے کی عسکری مہارت رکھتی ہو۔

❀...... بلا رنگ ونسل اور مذہب ریاست کے تمام شہریوں کی عزت جان ومال کو تحفظ حاصل ہو۔

عالمی امن کے قیام کے لیے بین الاقوامی معاہدوں کا احترام ضروری ہے۔ تاہم دفاع اور خارجہ پالیسی میں اس حد تک آزاد ہو کہ اگر کسی اسلامی ملک پر طاغوتی قوت حملہ کرے تو وہ ریاست دفاعی تعاون کرنا چاہے تو اس پر بین الاقوامی سطح پر قدغن نہ ہو۔

❀...... نیکی کے فروغ اور برائی کی روک تھام کے لیے سرکاری سطح پر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا شعبہ مستعد اور فعال ہو۔

❀...... ذرائع ابلاغ خبروں کی ترسیل میں آزاد ہو لیکن عفت وحیا اور قومی سلامتی کے منافی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروگرام پیش کرنے پر پابندی عائد ہو۔

❀...... تعلیمی اداروں میں جدید عصری علوم اور فنی مہارت کے حصول کا انتظام ہو لیکن اسلام کی نظریاتی تعلیم اور تزکیہ کا خاطر خواہ اہتمام ہو۔

❀...... طاغوتی قوت سے مرعوب ہو کر اُس کے سفارتی عملہ اور شہریوں کو اس قدر بے پناہ مراعات نہ دی جائیں کہ وہ داخلی معاملات میں مداخلت شروع کر دے اور قومی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو جائے بلکہ جس قدر اُس نے تمہارے سفارتی عملہ کو مراعات اور شہریوں کو حقوق دیئے ہوں اس کے مساوی دیئے جائیں۔

چنانچہ مسلم امہ کو اپنی ریاستوں میں دعوت واصلاح اور پرامن ذرائع بروئے کار لا کر حقیقی معنوں میں خود مختار اسلامی ریاست بنانے کے لیے حتی المقدور آئینی جدوجہد کرنا چاہیے۔ ☆

☆ الاعتصام مطبوعہ ۰۳ نومبر تا ۰۵ فروری ۲۰۱۵ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یگانگت کی ضرورت

قرونِ اولیٰ میں اتحاد و یک جہتی کی فضا سازگار تھی بدقسمتی سے امت مسلمہ میں مسئلہ امامت سے متعلق اختلاف کی بنا پر شیعہ اور اہل سنت دھڑوں میں بٹ گئی۔ فرقہ وارانہ بنیاد پر تحریکوں نے جنم لیا ایران میں اہل تشیع نے اثر ورسوخ حاصل کر لیا لیکن فتنہ فساد برپا نہ تھا بلکہ ناگہانی آزمائش میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ بھارت نے جب ۱۹۶۵ء میں پاکستان پر حملہ کیا تو ترکی اور سعودی عرب کے علاوہ ایران نے بھی بھرپور انداز میں پاکستان کو سپورٹ فراہم کی۔

کمیونزم کا نظریہ، جہاد کی برکت سے دریا برد ہو گیا تو صہیونی تنظیم نے اسلام کو ہدف بنا لیا چنانچہ طاغوتی قوتوں نے امت میں شیعہ سنی فساد بھڑکانے کی سازش کی جو عراق ایران کی جنگ کی صورت میں نمودار ہوئی جس میں لاکھوں افراد لقمہ اجل بن گئے۔ تاریخ کے اس دور میں شیعہ اور اہل سنت میں نظریاتی اختلاف علمی سطح پر کتب تک محدود تھا، پھر جلسے جلوس کی شکل میں لاوہ پھٹ گیا، نفرت انگیز نعروں نے اُن میں خلیج حائل کر دی جس کا بھیانک نتیجہ نکلا۔

امریکا نے نائن الیون کی آڑ لے کر افغانستان اور عراق پر یکے بعد دیگرے حملے کیے تو شیعہ اور اہل سنت دشمن کا متحد ہو کر مقابلہ کرنے کی بجائے اپنے مفاد کی خاطر طاغوتی فوج کے دست وبازو بن گئے۔

صہیونی نیل سے فرات تک بشمول مدینہ منورہ گریٹ اسرائیل قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے دیرینہ منصوبہ کی تکمیل کے لیے سازشی جال پھیلا کر امت مسلمہ کو باہم دست وگریبان کر دیا۔ ان مذہبی فساد کے شعلوں نے عراق، شام، یمن، پاکستان، افغانستان اور بحرین کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے خانہ جنگی کے دوران لاکھوں ہلاک ہو چکے ہیں، جھڑپوں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ تا حال جاری ہے۔

اقوام عالم میں سے ہندو لا تعداد بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ اہل کتاب کے باہمی اختلاف پر نگاہ ڈالیے، نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کو الوہیت کے مقام پر فائز کرتے ہیں۔ جب کہ یہودی ان مقدس ہستیوں پر بہتان تراشی کرتے ہیں۔ نظریاتی اختلاف کے باوجود ہندو، یہود ونصاریٰ نے اسلام کو ہدف بنا کر آپس میں گٹھ جوڑ کر لیا ہے لیکن امت مسلمہ اللہ کی وحدانیت، سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر یقین رکھتی ہے اور قرآن حکیم کو اللہ کی آخری کتاب تسلیم کرتی ہے لیکن اُن کا آپس میں اتحاد نہیں بلکہ وہ آپس میں الجھے ہوئے ہیں۔ عالمی حالات کا تقاضا ہے کہ وہ امریکا واسرائیل کے آلہ کار بن کر ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار نہ ہوں بلکہ وہ مشترک اقدار کو فروغ دے کر اتحاد کی فضا سازگار کریں۔

مسلم ریاستوں میں شیعہ اور اہل سنت کثرت وقلت کے اعتبار سے آباد ہیں۔ وہ دونوں اپنی ریاستوں میں حکومت پر قبضہ کرنے یا اسے برقرار رکھنے کی تگ ودو میں ہیں۔ چنانچہ سربراہان مل کر مذہبی عبادات اور مخصوص تہوار پر رسومات ادا کرنے کے معاملات پر متفقہ لائحہ عمل وضع کریں۔

خلفائے راشدین کے دور میں ذمیوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا، چنانچہ تمام گروہ بہ زور قوت اپنے نظریات ایک دوسرے پر مسلط کرنے کی پالیسی ترک کریں۔ ایک دوسرے کے اسلاف کو دل میں جگہ نہ دینے کا آپ کو حق حاصل ہے لیکن ان کو برملا برا بھلا کہنا آزادیٔ رائے اظہار نہیں دوسروں کی دل آزاری کا موجب ہے اس سے اجتناب ضروری ہے۔

اللہ مسلمانوں کو طاغوتی قوتوں کے شر سے محفوظ رکھے اور آپس میں اتفاق واتحاد سے خلافت کے سائبان تلے زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔ آمین ☆

☆ ہفت روزہ ''الاعتصام'' ۰۲ تا ۰۸ جنوری ۲۰۱۵ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کامرانی کا ذریعہ

خالقِ کائنات نے دہشت گردی کے خاتمے اور معاشرے میں امن و سلامتی قائم کرنے کے لیے کفر کی سرکوبی کا حکم دیا:

﴿وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ [الانفال:۳۹]

''اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ کے لیے ہو جائے، پھر اگر وہ باز آجائیں تو بے شک اللہ، جو کچھ وہ کر رہے ہیں اسے خوب دیکھنے والا ہے۔''

اللہ قادرِ مطلق پر توکل مومن کی پہچان ہے لیکن دفاعی تیاری سے غفلت قرآنی تعلیمات کے منافی ہے:

''اور ان کے لیے، جتنی کر سکو قوت کی صورت میں اور تیار بندھے گھوڑوں کی صورت میں، تیاری رکھو جس کے ساتھ تم اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو ڈراؤ گے اور ان کے علاوہ کچھ دوسروں کو بھی جنھیں تم نہیں جانتے، اللہ انھیں جانتا ہے اور تم جو چیز بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے وہ تمھاری طرف پوری لوٹائی جائے گی اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تو بھی ان کی طرف مائل ہو جا اور اللہ پر بھروسہ کر۔ بے شک وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔'' (الانفال:٦٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امن وامان اور سکون کی کامیابی میں کلیدی کردار ملت اسلامیہ کا اتحاد ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران:۱۰۳]

"اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ۔"

اسی آیت کے معانی کو ڈاکٹر اقبال نے یوں بیان کیا ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

اتحاد و یکجہتی کا راز نظام خلافت میں مضمر ہے:

"اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں زمین میں ضرور جانشین بنائے گا، جس طرح ان لوگوں کو جانشین بنایا جو ان سے پہلے تھے۔" (النور:۵۵)

احیائے خلافت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل ہمارے لیے مشعل راہ ہے:

"محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔" (الفتح:۲۹)

اُمت مسلمہ میں نفاق کا بیج بونا طاغوتی قوتوں کا مشن بھی ہے اور شیوہ بھی۔ ان فتنوں سے دامن بچانے کے لیے مخبر صادق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ نمائی فرمائی:

((ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما؛ کتاب الله و سنة رسوله.))

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں جب تک تم ان کو تھامے رکھو گے گمراہ نہ ہو گے؛ اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول کی سنت۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل مغرب نے گستاخانہ خاکے شائع کر کے ملت اسلامیہ کے جذبات کو مجروح کیا ہے سانحہ فرانس کے بعد چالیس ممالک کے سربراہوں نے پیرس میں ریلی کے دوران آزادی رائے کے حق میں یک جہتی کا اعلان کیا ہے۔

سید الانبیاء، امام کائنات اور محسن انسانیت ﷺ کی عزت، عظمت اور حرمت کا تحفظ ایمان کی شرط اول ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم حکمران حرمت رسول کے تحفظ اور حرمین شریفین کی پاسبانی کے نکتے پر متحد ہو جائیں۔ اور دنیا میں دہشت گردی کے فتنے کی بیخ کنی کر کے امن و سلامتی کا پرچم بلند کریں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لیے جدوجہد کرنا دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ✩

الٰہی! ملت اسلامیہ کو طاغوتی دہشت گردی سے محفوظ فرما اور حرم کی پاسبانی کے لیے ملت اسلامیہ کو جسد واحد کی مانند باہم پیوست کر دے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

✩ ہفت روزہ "الاعتصام" ۲۰ تا ۲۶ فروری ۲۰۱۵ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصنف کی دیگر کتب

- ☆ عہد ساز شخصیت (حافظ محمد دین)
- ☆ جمہوریت اور شورائیت کا تقابلی جائزہ (زیر طبع)
- ☆ دوقومی نظریہ کی ضرورت اور تشکیلِ پاکستان (زیر طبع)
- ☆ نظریۂ پاکستان اور تقاضے (زیر طبع)
- ☆ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام (زیر طبع)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

ڈاکٹر محمد امین صاحب کا تجزیہ

''حرم کی پاسبانی'' عطا محمد جنجوعہ صاحب کے مضامین کا مجموعہ ہے جو انہوں نے مختلف موقع پر مختلف جرائد واخبارات کے لیے لکھے۔ مصنف کا فکری ڈھانچہ چونکہ مستحکم ہے اور اُن کی نظریاتی ترجیحات غیر متبدل ہیں لہٰذا اُن کی تحریر میں ایک معنوی ربط اور ہم آہنگی موجود تھی جس نے انہیں بآسانی ایک لڑی میں پرو دیا اور مصنف نے اُن کو مختلف عناوین کے تحت ایک کتاب کی صورت میں مرتب کر دیا۔ اُن کے اہم اہداف یہ ہیں:

- ...... امت کو اتحاد و یک جہتی کی دعوت۔
- ...... اہل مغرب کی اسلام اور مسلم دشمنی کو نمایاں کرنا۔
- ...... ہماری حکومتوں کی مغربی قوتوں کی حاشیہ برداری اور اندھی نقالی کی مذمت۔
- ...... صیہونیوں کی عالم اسلام کے خلاف سازشیں۔
- ...... جہادی قوتوں کی حمایت۔
- ...... جمہوریت اور مغربی تہذیب کے دیگر اداروں پر تنقید۔

ظاہر ہے یہ سب مثبت اور تعمیری اہداف ہیں اور مصنف کی ان کے لیے عرق ریزی قابل مدح وستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ انہیں جزائے خیر سے نوازے اور قوم کو ان سے استفادہ کی توفیق دے۔ آمین

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

ڈاکٹر محمد امین
مدیر ماہنامہ البرہان لاہور

Design By: 0300-4525821
MUHAMMAD AHSUN Gull

کتاب سرائے
پبلشرز، ڈسٹری بیوٹرز، تاجران کتب
الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان
فون: 0092-42-37239884-37320318
ای میل: kitabsaray@hotmail.com

فضلی بک سپر مارکیٹ
اردو بازار، نزد ریڈیو پاکستان، کراچی۔
فون: 32212991-32629724